

کتاب مستطاب  
الشیخانی

ترجمہ

فرع کافی

جلد اول

مفسر قرآن العبد المذنب مولانا الشیخ محمد سعید صاحب قیامہ مظاہر العالی نقوی الابرار کوی

ظفر شمسہم پبلیکیشنز ٹرسٹ  
ناظم امتداد، کراچی

سبیل سکینہ

عبدالرحمن بن عبدالمطلب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مُسْتَطَاب

الشَّافِي

کتاب الطَّهَارَاتِ وَکِتَابِ الْجَنَائِزِ

فَرْعٌ كَافِي

جلد اول

حضرت ثقتہ الاسلام علامہ فحامد مولانا شیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب امیر اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مُصَنَّفٌ دُوَّصَدَ کَتَبٌ

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد علی کلچر

*[The main body of the page contains extremely faint and illegible text, likely bleed-through from the reverse side of the paper. The text is too light to be transcribed accurately.]*





ادیب اعظم مفسر القرآن عالیجناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قلیہ



www.muhammadilibrary.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابِ مُسْتَطَابٍ

الشَّافِي

کِتَابُ الطَّهَارَاتِ وَکِتَابُ الْجَنَائِزِ

فِرْعَانِ

جِلْدِ اَوَّلٍ

حضرت ثقتہ الاسلام علامہ فرہامہ مولانا شیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مُترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا الیٰف ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مُصنّف دوسرے کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (جیٹوڈ)

ناظم آباد علی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر —————  
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)  
بلاک نمبر ۱۰، سب بلاک ۱۷، رو نمبر ۵  
مکان نمبر ۱۱۱، ناظم آباد، کراچی

مطبع —————  
تشریفی آرٹ پریس کراچی

کتابت —————  
سید محمد رضا زیدی

حلیہ —————  
160/- ایک سو ساٹھ روپے



# فہرست مضامین

## کتاب الطہارت

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	مضامین	باب نمبر
عربی متن	اردو ترجمہ	عربی متن	اردو ترجمہ		
۸۳	۳۲	۱۴	۴۳	۱۸	۱
۸۴	۳۳	۱۵	۴۳	۱۸	۲
۸۴	۳۴	۱۶	۴۳	۱۹	۳
۸۵	۳۵	۱۷	۴۴	۲۰	۴
۸۶	۳۸	۱۸	۴۵	۲۲	۵
۸۸	۳۹	۱۹			۶
۸۹	۴۱	۲۰	۴۶	۲۳	
۹۰	۴۲	۲۱			۷
۹۲	۴۴	۲۲	۴۷	۲۴	
۹۳	۴۷	۲۳	۴۷	۲۵	۸
۹۴	۴۸	۲۴	۴۸	۲۶	۹
۹۵	۴۸	۲۵			۱۰
۹۶	۴۹	۲۶	۴۹	۲۷	
۹۶	۴۹	۲۷			۱۱
۹۶	۵۰	۲۸	۶۹	۲۸	
۹۸	۵۲	۲۹	۸۰	۲۹	۱۲
۹۹	۵۲	۳۰	۸۲	۳۱	۱۳

صفحہ		مضامین	باب نمبر	صفحہ		مضامین	باب نمبر
اردو ترجمہ	عربی متن			اردو ترجمہ	عربی متن		
۱۴۰	۱۱۸	غسل حائض	۶	۱۰۰	۵۵	بعد غسل چوڑی ظاہر ہو	۳۱
۱۴۱	۱۱۹	جنابت میں حیض ہونا	۷	۱۰۰	۵۵	جنب پر کیا حرام ہے اور کیا مکروہ	۳۲
۱۴۱	۱۲۲	جمع حیض و استحاضہ	۸	۱۰۱	۵۷	جنب کا پسینہ	۳۳
۱۴۶	۱۲۲	حیض اور استحاضہ کی شناخت	۹	۱۰۲	۵۸	منیٰ اور منیٰ جو کپڑے پر ہو	۳۴
۱۴۷	۱۲۵	شناخت خون حیض و بکارت و زخم	۱۰	۱۰۲	۵۹	طہارت بول	۳۵
۱۴۸	۱۲۶	حائل کا خون دیکھنا	۱۱	۱۰۳	۶۰	موشیوں کا بول و براز	۳۶
۱۴۹	۱۲۸	زچہ کے متعلق	۱۲	۱۰۴	۶۱	وہ کپڑا جس پر خون ہو	۳۷
۱۵۰	۱۲۹	نفاس والی پاک ہونے کے بعد جو خون دیکھے۔	۱۳	۱۰۵	۶۳	کتا اگر جسم یا لباس سے مل جائے	۳۸
۱۵۱	۱۳۰	اوقات نماز میں حائض پر کیا واجب ہے۔	۱۴	۱۰۶	۶۴	تیم کا بیان	۳۹
۱۵۱	۱۳۱	وقت نماز داخل ہونے سے پہلے حائض ہونا۔	۱۵	۱۰۸	۶۶	اوقات تیم	۴۰
۱۵۱	۱۳۱	عورت کو نماز میں احسان حیض ہو	۱۶	۱۰۸	۶۶	سفر اور قلت آب	۴۱
۱۵۲	۱۳۲	حائض پر روزہ قضا ہے نماز کی نہیں۔	۱۷	۱۰۹	۶۸	اگر جنب کو برف کے سوا کچھ نہ ملے	۴۲
۱۵۲	۱۳۲	حیض اور نفاس والی عورت قرآن پڑھ سکتی ہے	۱۸	۱۰۹	۶۸	گیلی مٹی پر تیم	۴۳
۱۵۳	۱۳۲	حائض کے دیگر احکام	۱۹	۱۰۹	۶۸	زخم خوردہ اور چپکے لٹنے کا تیم	۴۴
۱۵۳	۱۳۳	حد ایساں	۲۰	۱۱۰	۶۹	توادر	۴۵
۱۵۳	۱۳۵	جب حیض رک جائے	۲۱	۱۱۰	۶۹		
۱۵۵	۱۳۵	زن حائض کا خضاب	۲۲	۱۱۰	۶۹		
۱۵۵	۱۳۶	حائض کا کپڑے دھونا	۲۳	۱۱۰	۶۹		
<b>کتاب الحیض</b>							
۱۵۴	۱۳۳	حیض اور طہر کی صورت	۱۸	۱۱۳	۱۱۳	حیض اور طہر کی صورت	۱
۱۵۳	۱۳۲	قبل ایام حیض اور بعد طہر خون آنا۔	۱۹	۱۱۳	۱۱۳	قبل ایام حیض اور بعد طہر خون آنا۔	۲
۱۵۳	۱۳۳	حیض یا بعد حیض زردی دیکھنا	۲۰	۱۱۳	۱۱۳	حیض یا بعد حیض زردی دیکھنا	۳
۱۵۳	۱۳۵	پہلی بار حیض دیکھنا	۲۱	۱۱۳	۱۱۵	پہلی بار حیض دیکھنا	۴
۱۵۵	۱۳۵	استبراء حائض	۲۲	۱۳۹	۱۱۶	استبراء حائض	۵

صفحہ		مضامین	باب نمبر	صفحہ		مضامین	باب نمبر
آرڈر نمبر	عربی متن			عربی متن	آرڈر نمبر		
۲۹۰	۱۸۳	مستحب و مکروہ کفن	۲۰	۱۳۶	حالیض کا پانی ڈالنا اور سجادہ اشٹانا	۲۷	
۲۹۱	۱۸۵	غسل میت کے لئے پانی اور کافور کی مقدار۔	۲۱	<b>کتاب الجنائز</b>			
۲۹۲	۱۸۶	جسید سے	۲۲				
۲۹۳	۱۸۸	میت اگر جنب حالیض یا نفاس والی ہو۔	۲۳	۲۶۰	۱۵۶	موت کی بیماری	۱
۲۹۳	۱۸۸	جیب بچہ عورت کے شکم میں مر جائے۔	۲۴	۲۶۱	۱۵۷	ثواب المرض	۲
۲۹۴	۱۸۹	میت کے بال یا ناخن کاٹنا کھڑکے	۲۵	۲۶۳	۱۶۰	حد شکایت	۳
۲۹۴	۱۸۹	غسل کے بعد اگر کوئی چیز بدن سے نکلے	۲۶	۲۶۳	۱۶۱	مریض کا لوگوں کو مرض سے آگاہ کرنا	۴
۲۹۴	۱۹۰	مرد عورت کو غسل دے سکتا ہے اور عورت مرد کو۔	۲۷	۲۶۴	۱۶۱	کب عیادت کی جائے اور کتنی دیر تک۔	۵
۲۹۴	۱۹۰	لڑکے کی وہ عمر جس میں عورت اسے غسل دے سکتی ہے۔	۲۸	۲۶۴	۱۶۲	ثواب عیادت مریض	۶
۲۹۴	۱۹۲	غسل میت اور غسل	۲۹	۲۶۵	۱۶۳	تلقین میت	۷
۲۹۶	۱۹۴	جنت غسل میت و غسل جنابت	۳۰	۲۶۶	۱۶۴	نزع کی سختی	۸
۲۹۹	۱۹۵	جو مومن کو غسل دے	۳۱	۲۶۸	۱۶۶	قبسہ رو کرنا	۹
۲۹۹	۱۹۶	مومن کو کفن دینے کا ثواب	۳۲	۲۶۸	۱۶۸	مومن قبض روح کو بڑا نہیں جانتا	۱۰
۲۹۹	۱۹۶	ثواب قبر کھودنے کا	۳۳	۲۶۹	۱۶۸	مومن اور کافر کیا دیکھتا ہے	۱۱
۳۰۰	۱۹۶	حد قبر و لحد	۳۴	۲۸۳	۱۶۷	مومن و کافر کی روح نکلتا	۱۲
۳۰۰	۱۹۶	اعلان میت	۳۵	۲۸۵	۱۶۷	دفن میں تعمیل	۱۳
۳۰۱	۱۹۸	جنازہ دیکھ کر کیا کلمات کہے جائیں	۳۶	۲۸۵	۱۶۷	نادر	۱۴
۳۰۱	۱۹۸	جنازہ اٹھانے میں امور مستنود	۳۷	۲۸۵	۱۶۷	زن حالیض اور عذرت مریض	۱۵
۳۰۲	۱۹۹	جنازہ کے ساتھ چلانا	۳۸	۲۸۵	۱۶۶	غسل میت	۱۶
				۲۸۷	۱۶۹	حنوط و کفن	۱۷
				۲۸۹	۱۸۲	عورت کی تکفین	۱۸
				۲۹۰	۱۸۳	گرم پانی اور انگلیشی کی کوہت	۱۹



صفحہ	عربی متن	اردو ترجمہ	باب نمبر	صفحہ	عربی متن	اردو ترجمہ	باب نمبر
۳۱۴	۲۱۵	قبر کے پاس جنازہ رکھنا	۵۸			جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر چلنا	۳۹
۳۱۴	۲۱۵	نادر	۵۹	۳۰۲	۲۰۰	مکروہ ہے۔	
۳۱۴	۲۱۶	دخول ترویج قبر	۶۰	۳۰۳	۲۰۱	کون جنازہ کے ساتھ چلے اور لوٹے	۴۰
۳۱۵	۲۱۷	کون قبر میں داخل ہو کر نہ نہیں۔	۶۱	۳۰۳	۲۰۱	جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب	۴۱
۳۱۶	۲۱۸	میت کا قبر میں اتارنا	۶۲	۳۰۴	۲۰۳	جنازہ اٹھانے کا ثواب	۴۲
۳۱۸	۲۲۰	محمد کا فرسش	۶۳			مردوں، عورتوں اور بچوں اور	۴۳
۳۱۹	۲۲۱	قبر پر مٹی ڈالنا	۶۴	۳۰۴	۲۰۳	آزاد و غلام کے جنازے	
		قبرستانا، اس پر پانی چھڑکانا اور اس	۶۵	۳۰۵	۲۰۴	نادر	۴۴
۳۲۰	۲۲۲	کو بلند کرنا				نماز جنازہ میں امام کے کھڑے	۴۵
۳۲۱	۲۲۳	قبر کو مٹی سے بنانا اور پختہ کرنا	۶۶	۳۰۶	۲۰۵	ہونے کی جگہ	
۳۲۱	۲۲۳	وہ مٹی جس میں میت دفن کی جلتے	۶۷	۳۰۶	۲۰۵	نماز میت زیادہ پڑھانے کا حقدار	۴۶
۳۲۲	۲۲۴	تعزیت اور مصیبت	۶۸	۳۰۶	۲۰۶	کیا ہے و ہونماز جنازہ پڑھ سکتے	۴۷
۳۲۳	۲۲۵	تعزیت کا ثواب	۶۹	۳۰۷	۲۰۷	عورتوں کی نماز جنازہ	۴۸
		اگر عورت مر جائے اور بچہ شکم میں	۷۰	۳۰۷	۲۰۷	وقت نماز جنازہ	۴۹
۳۲۳	۲۲۵	متحرک ہو۔				نماز جنازہ میں پانچ تکبیروں	۵۰
۳۲۳	۲۲۶	بچوں کا غسل اور ان پر نماز	۷۱	۳۰۷	۲۰۸	کی علت۔	
۳۲۵	۲۲۸	غریق اور برق زدہ	۷۲	۳۰۸	۲۰۹	مساجد میں نماز جنازہ	۵۱
۳۲۶	۲۲۹	مقتول کا دفن	۷۳	۳۰۸	۲۰۹	مومن پر نماز تکبیر اور دعا	۵۲
۳۲۷	۲۳۰	درندوں اور پرندوں کا کھایا ہوا	۷۴	۳۱۰	۲۱۱	نماز میں میت کے لئے دعا کا حکم	۵۳
۳۲۷	۲۳۱	کشتی میں مرنے والا	۷۵	۳۱۱	۲۱۱	پانچ تکبیر سے زیادہ کی صورت	۵۴
۳۲۸	۲۳۲	سوانی نیٹے ہونے اور رجم پر نماز	۷۶	۳۱۲	۲۱۲	ضعیف الامان پر نماز	۵۵
۳۲۹	۲۳۳	میت کے ہمسایوں کا فرض	۷۷	۳۱۳	۲۱۳	نواصب کی نماز جنازہ	۵۶
۳۲۹	۲۳۴	مرگ پسر	۷۸	۳۱۳	۲۱۳	دوسرے جنازہ پر نماز	۵۷

صفحہ		مضامین	باب نمبر	صفحہ		مضامین	باب نمبر
اردو ترجمہ	عربی متن			اردو ترجمہ	عربی متن		
		قبر میں کسی سے پوچھا جاتا ہے	۸۶	۳۳۶	۲۳۵	تعمیرت	۷۹
۳۳۹	۲۴۷	کسی سے نہیں۔		۳۳۶	۲۳۷	صبر و جموع و استرجاع	۸۰
۳۴۳	۲۵۲	قبر کیا کہتی ہے	۸۷	۳۳۳	۲۴۰	ثواب تعزیت	۸۱
۳۴۴	۲۵۳	ارواحِ مؤمنین کے ہاں ہے	۸۸	۳۳۳	۲۴۰	شکلی دینا	۸۲
۳۴۷	۲۵۴	ارواحِ مؤمنین کہاں رہتی ہیں	۸۹	۳۳۳	۲۴۱	زیارت قبور	۸۳
۳۴۵	۲۵۵	ارواحِ کفار کا مقام	۹۰			مرنے والا اپنے گھر والوں کی	۸۴
۳۴۶	۲۵۶	احوال ارواح	۹۱	۳۳۵	۲۴۳	زیارت کرتا ہے۔	
۳۴۷	۲۵۷	اطفال	۹۲			مرنے سے پہلے مال و اولاد	۸۵
۳۴۹	۲۵۹	نور	۹۳	۳۳۶	۲۴۴	عمل سامنے آتے ہیں۔	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرض مترجم

اصول کافی جلد اول دومی کے ترجمہ کے بعد میرا قسم تھا کہ کیا تھا تین سال کی شب و روز کی محنت اور پیرا سال کا اقتضا تو یہ تھا کہ کچھ روز آرام کروں۔ لیکن میری قسمت میں آرام کہاں، اگرچہ یہ انسانی فطرت ہے کہ ایک ہی کام کرتے کرتے طبیعت اکتا جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ العادة كالطبیعة انشا ئیسہ بھی کوئی چیز ہے جو قسم ساتھ برس سے صفحہ ہفتہ طاس پر سیاہی بکھیرنا چلا آ رہا ہے اور جس کی دو ادویش سے دوسو گنا ہیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں جس نے ۲۸ برس سالہ نور کے صفحات کو پورے لور بنا یا ہو یک دم ششہ میں اس کا بند ہو جانا اور قسم کا رنگ جانا بھی کچھ شہ گامہ شیز نہ تھا۔ حمد دل و دماغ ہر ماہ رس کے مضامین لکھنے میں پوری کوشش سے اسے کامیاب بنانے میں مصروف رہا ہو اس کا معطل ہو رہا ہے۔ میرے ذوق کی ناقص موت تھی۔

ابھی اسی سوچ بچار میں تھا کہ اب کیا کروں کہ مومنین کرام کی طرف سے خطوط آنے شروع ہو گئے کہ اصول کافی کے ترجمہ کے بعد آپ کو شروع کافی کا بھی ترجمہ کرنا چاہیے ورنہ یہ کام ادھورا رہ جائے گا۔ قوم پر آپ کا یہ مزید احسان ہو گا اصول کے ساتھ فرسے کا ہونا ضروری ہے تاکہ کافی کی چاروں جلدوں کا ترجمہ مومنین کے سامنے آجائے اور مدت کے پایے مومنین کو احادیث معصومین کے ان نورانی اور روحانی سرخسوں سے پوری طرح سیرانی کا شرف حاصل ہو جائے۔ اس خواہش میں چونکہ وزن تھا (اور حصول سعادت کے لئے ایک ناقابل انکار تجویز بھی تھی لہذا اس مسئلہ پر مجھے غور کرنے کی ضرورت تھی۔ اصول کافی کے ترجمہ سے یہ کام زیادہ مشکل نظر آیا۔ کیونکہ ان دونوں جلدوں میں فقہی مسائل کے متعلق احادیث ہیں اور مسائل فقہیہ میں بہن العلماء بہت کچھ اختلاف ہے اور اکثر احادیث میں تضاد اور معارضہ بھی ہے نوعیت کے لحاظ سے ان کے درجات بھی مختلف ہیں لہذا ان کے درمیان توافق پیدا کرنا اور احادیث آئمہ سے کسی مسئلہ کا استنباط کرنا فقہائے کرام اور مجتہدان عظام کا کام ہے کیونکہ اصل اجتہاد یہی ہے۔ میں نہ فقہیہ ہوں نہ مجتہد بلکہ دینی مدرسہ کا ایک معمولی طالب علم ہوں جسے جو کچھ دلچسپی ہے وہ علم کلام سے ہے ایسی صورت میں یہ کوشش کیونکہ کامیاب ہوگی میں صرف لونا پونہا ترجمہ کر سکتا ہوں اختلاف اور نوعیت کے متعلق کچھ نہیں لکھ سکتا۔

اسی تردد میں وقت گزرتا جا رہا تھا اور قسم اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ غیب سے ایک تحریک ہوئی ایک رات خواب



میں دیکھا ایک عالم دین نے مجھے ایک کتاب دے کر کہا کہ تو یہ تمہاری کتاب ہے کھول کر دیکھا تو سرورق پر لکھا تھا در ترجمہ فروع کافی! آنکھ کھلی تو سمجھا کہ قدرت مجھ سے یہ کام لینا چاہتی ہے یہ خواب و خیال نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے اور میرے لئے ایک بشارت ہے کبھی ہونے کی طبیعت چمک اٹھی، ایمانی جذبے نے لسکارا۔ اب دیر کیا ہے کام شروع کرو۔ اب اس کتاب کی شرحوں کی جستجو ہوئی۔ آخر علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب مرآة العقول، عراق سے منگوائی یہ کتاب چار جلدوں میں اور اصول کافی و فروع کافی کی بہترین شرح ہے۔ عربی زبان میں ہے اور نہایت باریک قلم سے لکھی ہوئی ہے اس کے مطالعہ میں بڑا وقت صرف کرنا پڑا۔ میں نے سوچا اگر ہر حدیث کے متعلق وہ تمام توضیحات و تشریحات درج کی جائیں جو علامہ علیہ الرحمہ نے لکھی ہیں تو فروع کافی کی ایک جلد کی کئی جلدیں بن جائیں گی اور اس کام کے لئے نہ تو میری عمر و ناکر سکتی ہے اور نہ ان تمام جملدات کو طبع کرنے کا سامان مہیا ہو سکتا ہے تیرہ میں کل کی طلب میں حرد وہی نرت ہو جائے گا۔ لہذا صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کرنا ضروری سمجھا گیا اس سلسلے میں یہ بات سبھی پیش نظر تھی کہ فقہی اصلاحات و تشریحات اور رواہ کی جرح و تعدیل علماء کے مختلف ساکھ اور بیانات سے عوام کو کوئی دلچسپی بھی نہ ہوگی یہ زمانہ مختصر پندی کا ہے۔ ضخیم جلدیں پڑھنے میں کون اپنا وقت صرف کرے گا البتہ یہ اہتمام ضرور کیا جائے کہ ہر حدیث کے بعد اس کی نوعیت نکھ دی جائے تاکہ پڑھنے والے کو پتہ چل جائے کہ یہ کس قسم کی حدیث ہے نیز جہاں کسی حدیث کے متعلق توضیح ضروری ہو اسے ضرور لکھا جائے۔

میں انسان ہوں اور پھر اتنی برس کا لوڑھا ہوں نہ بدن میں سکت نہ تو میں ڈر و خدا کا فضل ہی فضل ہے کہ ایسی عمر میں جبکہ انسان اپنی ذہنی صلاحیتیں کھو بیٹھتا ہے میں نے یہ بھاری بوجھ اپنے سر دھر لیا ہے مجھ سے ہر قسم کی غلطی کا امکان ہے میں نے تو کلت و علی اللہ کہہ کر قلم اٹھایا ہے وہی میری عسرات و زلات کا معاف کرنے والا ہے مجھے اس پر فخر ہے کہ

اس دینی خدمت کی سعادت مجھے نصیب ہوگئی۔ ممکن ہے میرے لئے یہی ذریعہ ہو جائے

قدرت حق بہانہ ہے جوید قدرت حق بہائے جوید

ترجمہ کے بعد مجھے امید نہ تھی کہ یہ کتاب جلد چھپ جائے گی کیونکہ اب کسی کتاب کا چھپو آنا آسان کام نہیں۔ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ گئی۔ کتابت و طباعت کی آجڑوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ مکی سرایہ کی بنا پر کتابت بھی اچھی نہ ہو سکی۔ کیونکہ اگر کچھ کمی ہو سکتی تھی تو اسی مد میں ہو سکتی تھی اچھے کاتب چار روپے صفحہ سے کم نہیں لیتے معمولی کاتب دو روپے فی صفحہ سے کم پر راضی نہیں ہوتے۔

میں نے فروع کافی کی جلد اول کو دو حصوں میں تقسیم کرنا مناسب سمجھا ورنہ دو حصے بن کر ایک ہزار صفحہ سے زیادہ ضخیم ہوتا۔ ایسی کتاب کا اعلیٰ تو چھپنا مشکل ہو جاتا اور اگر چھپ جاتی تو زیادہ قیمت کی کتاب خریدتے لوگ گھبراتے۔ اس حصہ میں کتاب الطہارت سے لے کر کتاب الصلوٰۃ تک ہے دوسرے حصہ میں زکوٰۃ و صوم و حج و حجاب ہے۔

## کتاب کافی پر ایک نظر

قرنہ شیعہ کی کتب احادیث میں چار کتابیں زیادہ مشہور و مہتمم بالشان ہیں۔ تہذیب الاحکام، من لایخضرہ الفقیہ کافی اور استبصار۔ ان چاروں میں کافی کو ایک خاص مرتبہ حاصل ہے کیا بلحاظ تقدم زمانی اور بحیثیت اصول و تشریح دونوں کا مجموعہ ہونے کے۔ کتاب کافی کی چار جلدوں میں علامہ یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے سترہ ہزار احادیث جمع کی ہیں اس عالم ربانی نے بیس سال کی طویل مدت میں ان احادیث کو فرمایا کہم کی ہے۔ ان کے جمع کرنے میں کیا کیا صعوبتیں اس مقدس ہستی کو اٹھانا پڑیں اور کیسے کیسے سخت مواقع کا سامنا ہوا۔ جمع کرنے والے کا دل ہی جانتا ہوگا۔ ایک جگہ تو یہ احادیث تھی نہیں کہ وہاں سے بہ آسانی لے لی جاتیں بلکہ مشہر مشہر قریہ قریہ اور گھر گھر جانا پڑا۔ جس کسی سے معلوم ہوا کہ فلاں عالم کے پاس حدیثیں ہیں جس طرح بن پڑا وہیں پہنچے اور نقل کر لیں اس زمانہ کی طرح اس زمانہ میں سفر آسان بھی نہ تھا غالباً سفر کا زیادہ حصہ پایادہ ہی طے ہوا ہوگا اور نہ معلوم کیا کیا دشواریاں پیش آئی ہوں گی۔ اس صعوبت سفر کے علاوہ سلاطین جو رکی حکومت اور دشمنان اہلبیت کی ہرجہ کہرت اور شیعوں سے وہ سخت عداوت کہ خون کے پیاسے، احادیث آئمہ کے صغر ہستی سے ملانے پر کمر بستہ، ایک ایک شیعہ پر کڑی نظر ہر طرف حکومت کے جاسوس چھوٹے ہوئے۔ ان حالات کے تحت سترہ ہزار حدیثیں جمع کر لینا بڑا مشکل کام تھا۔ قریبہ کہتا ہے کہ یہ کام بہ سینڈرز انجام دیا ہوگا یہ تھے مذہب حق کے جاننا دشمنی اور ملت بیفانے بزرگوار اگر ایسے نہ ہوتے تو علوم آل محمد کاسی کو پتہ ہی نہ چلتا۔

یہ مقدس کتاب اس اعتبار سے کافی کہی جاتی ہے کہ اس میں اصول و فروع کے متعلق اس کثرت سے احادیث ہیں کہ وہ شیعوں کی ہدایت کے لئے کافی و ودانی ہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ کسی وقت نہیں ہوا کہ کافی میں جتنی احادیث ہیں وہ سب صحیح ہیں بلکہ اس میں ہر قسم کی احادیث ہیں صحیح، موثق، مرفوع، مرسل، ضعیف، مجہول اور حسن وغیرہ۔ ان کو درج کرنے کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسی احادیث کو جو معیار پر پوری صحیح ثابت نہیں ہوتیں لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ان سے تو بہت سے شبہات و اعتراضات پیدا ہوتے ہیں جن سے اس سادہ مذہب میں تزلزل پیدا ہوتا ہے۔ میں کہوں گا کہ ہر وقت و ہر حالت کا تقاضہ جدا گانہ ہوتا ہے معترض کو نہ زمانہ اپنے ذہن میں لینے ہوئے اعتراض کرنا چاہیے۔ وہ زمانہ شیعوں کے لئے اضطراب انگیز، صبر آزما اور نہایت پر آشوب تھا احادیث معتد بہ میں کا بیان کرنے والا گردن زدنی قرار پاتا تھا۔ تعصب کی آگ ہر طرف بھڑکی ہوئی تھی۔ شیعوں کی زبان محفوظ تھی نہ آبرو، عرصہ حیات ان پر تنگ تھا۔ ایسی صورت میں جب کسی کے گھر میں آگ لگی ہوا اور صاحب خانہ یہ چاہتا ہے کہ کچھ نکل سکے سیرکتے شعلوں میں سے نکال سکیں۔ اس کو اس وقت یہ خیال نہیں ہوتا کہ کون سی چیز نکلنے کے قابل ہے

اور کون سی نہیں، کون قیمتی اثاثہ ہے اور کون کم قیمت، کون ضرورت کی ہے کون نہیں۔ اس وقت تو نہ کسی ترتیب کا لحاظ ہوتا ہے نہ قدر و قیمت کا۔ جو چیز ہاتھ میں آجاتی ہے نکال کر پھینکتا جاتا ہے یہ وقت اس فیصلہ کا نہیں ہوتا کہ کون چیز کہاں رکھی جائے گی یا کس شے کے پچانے کی ضرورت ہے اور کس کی نہیں، جب اہلنجان نصیب ہو جائے اس وقت یہ بائیں سوچی جاتی ہیں۔

یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے مسلمان بھائی جن کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں جن کو تدریس کرنے والوں نے حکومتوں کے زیر سایہ امن و سکون کے عالم میں جمع کیا ہے تو حقیقتاً ان تمام کتابوں کے اندر تمام احادیث صحیح نہیں ہیں اگر وہ سب کی سب صحیح ہوتیں تو رنگیلا رسول جیسی ناپاک کتاب ان سے مدد لے کر نہ لکھی جاتی۔ ان صحاح میں بہت سی حدیثیں ایسے راویوں سے منقول ہیں جو نہ صرف کاذب نہیں بلکہ کذاب کتب رجال میں دکھائے گئے ہیں ان احادیث کے مضامین درایتاً صحیح بھی نہیں۔ حدیث کی صحت کا معیار یہ ہے کہ وہ آدل تو قرآن کے خلاف نہ ہو۔ دوسرا اس سے کسی فروغی یا اصولی مسئلہ پر زد نہ پڑتی ہو۔ تیسرے وہ درایتاً بھی صحیح ہو اور اس کے راوی معتبر و مؤثق ہوں، مومن ہوں ورنہ ان پر عمل کرنا ذریعہ نجات نہیں ہو سکتا۔ اگر ہر کس دانکس کی بیان کردہ حدیث قابل و ثوق ہوتی تو رجال کی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ فرقہ شنید نے اپنی کتابوں کے متعلق کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ من اولہ الی آخرہ ان کی تمام احادیث صحیح اور مستواتر ہی ہیں کسی کتاب میں کسی حدیث کا پایا جانا اس کا ثبوت نہیں کہ وہ صحیح ہے تا وقتیکہ وہ معیار پر صحیح نہ آئے۔

کافی کے متعلق یہ کہنا کہ اس کے لئے حضرت مجتہد نے فرمایا ہے ہذا کانکاش یعتنا۔ علمائے شیعہ کے نزدیک ثابت نہیں اور اگر بالفرض یہ فرمودہ امام ہو بھی تو اس کے یہ معنی کیوں لئے جائیں کہ اس کتاب ان ہر حدیث صحیح اور مستند ہے بلکہ اس کے معنی یہ بھی تو ہو سکتے ہیں کہ اصولی اور فردی لحاظ سے یہ مجموعہ احادیث مذہبی ضروریات کے لئے کافی ہے۔

## چند ضروری باتیں

اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے چند امور کو اپنے ذہن میں رکھئے۔

۱۔ اس میں ایسی احادیث بھی ہیں جن کو کلینی علیہ الرحمہ نے ایسے لوگوں سے لیا ہے جن کو راویوں کا سلسلہ یاد نہ تھا صرف ایک یا دو راویوں کے نام ان کو یاد تھے ایسی حدیث ضعیف یا مجہول ہے جب تک دوسری احادیث سے تائید نہ ہو اس پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔

۲۔ ایسی احادیث بھی ہیں جن کا سلسلہ امام تک نہیں پہنچتا بلکہ اصحاب امام پر ختم ہوا ہے۔

۳۔ ایسی احادیث بھی ہیں جن کے راوی مجہول الحال ہیں۔

۴۔ ایسی احادیث بھی ہیں جن کی تائید و توثیق دوسری احادیث سے نہیں ہوتی۔

۵۔ ایسی احادیث بھی ہیں جو یلیحا کا مضمون ایک مقام پر تو مؤثق ہیں اور دوسرے مقام پر ضعیف، یہ فرق بلحاظ روایات ہے نہ بلحاظ مضمون حدیث۔

۶۔ ایسی احادیث بھی ہیں جو بہ مصلحت امام نے اپنے شیعوں سے بیان کی ہیں یعنی ان کی عملی صورت اگرچہ مسلک و معتقدات کے خلاف ہے مگر امام نے اس لئے تعلیم کی کہ ان کے پیرو دشمنوں کے ضرر سے محفوظ رہیں اور ایسا نہ ہو کہ مخالفین شیعوں کو اپنے عقیدہ کے خلاف عمل کرنے دیکھ کر ان کو قتل کر دیں اور امام کو کھل مصائب کا سامنا کرنا پڑے۔

۷۔ بعض احادیث ایسی ہیں کہ امام نے بصورت تقیہ کسی کو ایک مسئلہ کا جواب لکھا ہے اور خطرہ ٹل جانے کے بعد دوسرا جواب لکھ بھیجا ہے۔

۸۔ بعض اوقات مجلس امام میں حکومت کے جاسوس بھی آجاتے تھے ان کی وجہ سے سائل کو بالاجمال جواب دیا جاتا تھا۔

۹۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ازراہ تقیہ امام نے مخالفوں کی نماز جماعت میں شرکت کی اجازت دیا ہے۔

۱۰۔ ایسی احادیث بھی ہیں کہ دشمنوں کے خون سے امام نے سائل کو ہدایت کی ہے کہ ان کے جواب کو نشر نہ کرے۔

۱۱۔ ضعیف روایات کا زیادہ ہونا یہ بتاتا ہے کہ ناقلان حدیث یا تو امام کے ارشاد کو بالکل محفوظ نہیں رکھ سکے یا رایوں کا سلسلہ نقل درنقل ہوتے ہوتے غائب ہو گیا ہے صاحب کافی نے بغیر تقیہ و تحقیق اس کو درج کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ کے شیعہ جو بجز اللہ امن و امان سے زندگی بسر کر رہے ہیں اپنے آئمہ کی شکایات کا اندازہ نہیں کر سکتے بڑے سخت دور سے گزرے ہیں ان زمانوں میں نقل احادیث کا طریقہ یہ تھا کہ جو لوگ حضرت آئمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے سوالات کے جوابات حاصل کرتے تھے ان کو کچھ لوگ تو حفظ کر لیتے تھے اور اکثر لکھ لیتے تھے اس کے بعد ان سے اور لوگ نقل کرتے تھے اور یوں یہ سلسلہ من فلاں عن فلاں کی صورت میں کلینی علیہ الرحمہ تک پہنچا۔ لہذا اس صورت میں راویوں کے بعض سلسلے باقی رہے اور بعض نہ رہے اور اسی فرقہ کی بنا پر احادیث کی نوعیت قائم ہوئی جو ہر حدیث کے بعد علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی مرآة العقول سے نقل کر دی گئی ہے۔

کلینی علیہ الرحمہ کے حالات ہم اس سلسلے میں جلد اول میں لکھ آئے ہیں۔

## احادیث شیعہ کی تدوینی صورت اور ادوار آئمہ

شیعوں کے نزدیک وہ احادیث قابل عمل نہیں جن کا سلسلہ کسی معصوم تک نہیں پہنچتا۔ قرآن کے بعد ہمدانی روایت کا سر شیعہ احادیث ہیں۔ احادیث رسول کو سننے والی دو ہستیاں خاص تھیں اول حضرت علی علیہ السلام اور دوسرے

جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا، کیونکہ یہی دو آغاز امر رسالت سے آخر تک جلوت و خلوت میں آنحضرت کے ساتھ رہنے والے تھے ان کے تعلیم دینے کی صورت یہ تھی کہ جب یہ حضرت سے سوال کرتے تو حضرت بتاتے اور جب خاموش رہتے تو حضرت بتاتے۔ خود امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اذا سألته انبائی واذسکت فابتدانی

جب میں پوچھتا تو حضرت بتاتے اور جب چپ رہتا تو حضرت خود بتاتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ احادیث رسول کا بڑا سچا حصہ حضرت علیؑ تھے جناب فاطمہ کی وفات تو آنحضرت کی رحلت کے چند روز بعد ہی ہوئی تھی لہذا ان کو اتنا موقع نہ ملا کہ زیادہ احادیث بیان کر سکیں۔ جو بیان کی تھیں ان کے دشمنوں نے انہیں بھی آگے نہ چلنے دیا اور ان کے مقابل جناب عائشہ کی احادیث سے صحاح کو پر کر دیا۔

حدیث کے معتبر ہونے میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ اس کی روایت کا سلسلہ کسی معصوم پر جا کر ختم ہو اور معصوم سے نقل کرنے والا انہی کے زمانہ کا آدمی ہو اور کتب رجال میں اس کے معتبر و موثق اور صادق القول ہونے کی تصدیق کی گئی ہو۔ اصحاب رسولؐ اور اصحاب امیر المؤمنینؑ میں جو لوگ ناقلان حدیث تھے ان میں سے جن کی عقیدت حضرت علیؑ سے وابستہ تھی صحاح ستہ میں یا تو ان سے کوئی حدیث لی ہی نہیں گئی یا لی تو بہت کم تعداد میں۔

ایک طرف تو قرآن سے اہلیت کا تعلق یوں قطع کیا گیا کہ حضرت علیؑ کے مرتبہ قرآن کو جو موافق تشریح تھا اس کو رد کر دیا گیا۔ دوسری طرف ہماری آئمہ سے احادیث نقل نہ کی گئیں۔ اس طرح حدیث سے بھی الگ رکھا گیا۔ ایسی صورت میں کافران کو ان سے کیا عقیدت ہوتی اور وہ کیسے سمجھتے کہ اسلام کا ان سے کیا گہرا تعلق ہے۔

کس قدر عجیب بات ہے کہ حضرت ابوہریرہ سے جن کو دو سال چند ماہ شرف صحبت رسولؐ حاصل ہوا تھا ان سے پانچ ہزار سے زائد احادیث منقول ہیں اور دفتر رسولؐ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا سے کل انیس اور حضرت علیؑ سے تقریباً چار سو۔

امیر معاویہ کے زمانہ میں حدیث سازی کا خاص طور پر ایک محکمہ قائم ہوا جس میں اتنی کثیر احادیث نئے سے نئے سانچوں میں ڈھالی گئیں کہ امام بخاری نے بخاری شریف لکھتے وقت تقریباً ایک لاکھ احادیث کو ناقابل اندراج قرار دی۔

اسی دور میں حضرت علیؑ اور دیگر آئمہ کی شان میں جو احادیث رسولؐ تھیں ان کا زبان پر لانا کسی سے بیان کرنا، ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا۔ تمام قلمرو اسلامی میں یہ احکام نافذ ہوئے کہ جو کوئی حضرت علیؑ کی تعریف کرے یا ان سے کوئی حدیث نقل کرے اس کی گردن ماری جائے اور اس کا گھر لوٹ لیا جائے۔ ایسی صورت میں یہ معجزہ ہی معجزہ تھا کہ فضائل امیر المؤمنین اتنے باقی رہ گئے کہ ان سے کتا بس پھلکا رہی ہیں اور باوجود اس کے کہ بنی امیہ اور بنی عباس

کے دور میں ایسے بہت سے کتب خانے جلا دیئے گئے جن میں ہزار ہا کتابیں تھیں۔ اب بھی آئمہ طاہرین علیہم السلام کے اقوال و احادیث کے بڑے بڑے فقیرے موجود ہیں۔

حضرت امام حسن علیہ السلام اور امیر معاویہ کے درمیان صلح ہو جانے کے بعد دمشق حکومت نے زور و زور و طاقوتوں سے کام لے کر ان احادیث کی پوری طرح روک تھام کی جن کے ناقل امام حسن علیہ السلام تھے بلکہ ان کو اجازت نہ تھی کہ وہ احادیث پر سر منبر بربیان کریں جو مدرج اہلبیت یا مذمت بنی امیہ میں ہوں دوسری طرف تمام اسلامی حکومت کے خطیبوں کو تاکیداً حکم دیا گیا تھا کہ برسہا برسہا حضرت علیؑ پر لعن کریں۔ حکومت بنی امیہ کے اس متشددانہ انداز نے مشابیحوں پر عرصہٴ حیات تنگ کر دیا تھا ایسی صورت میں شیعہ احادیث کی تدوین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

امام حسن کے بعد جب امام حسین علیہ السلام کا دور حکومت آیا تو پہلے سے بہت زیادہ خطرناک بن گیا جس کی انتہا ایسے آغوشہ بہ کفر کے دور میں تدوین و ترمیم احادیث کا کیا ذکر جو لوگ سستے داموں ایمان بیچ رہے تھے وہ کان دگا کر بیزیر کی بات سنتے تھے یا حسینؑ کی جو احادیث بار بار امام حسینؑ کے متعلق سرکارِ دو عالم نے بیان کی تھیں کہ بلا کی چالیس ہزار توحید کی تصدیق سے اس کا کیا واسطہ تھا زبانِ امام سے کوئی شفاک نہ چاہتا تھا اور امام مظلومؑ کی بات کا جواب تیروں کی زبان سے دیا جاتا تھا چوتھا دور امام زین العابدینؑ کا تھا۔ واقعہ کہ بلا اہلبیتؑ رسولؐ کا رہا سہا وفادار بھی بنی امیہ کے ہوا خواہوں کی نظر میں ختم ہو گیا تھا۔ صدیوں میں گھر میں وحی آتی تھی اب وہ دیران تھا جس در پہ ملائکہ سجدہ رحمت الہی کا نازل تھا۔ اب اس کی عظمت کے تقویٰ سے کچھ تھے اور در و دیوار پر حسرت برس رہی تھی جو دروازہ خلق اللہ کی ہدایت کے لئے کھلا ہوا تھا اب وہ بند ہو چکا تھا۔ جس خادہ فضل و کمال میں جو انان بنی ہاشم کی جلوہ آرائی تھی اب اس میں ایک ستم رسیدہ نالوں کے سوا کوئی نہیں اب درس حدیث کون لے کون لے، حاکم مدینہ کی طرف سے یہاں تک تشدد ہے کہ واقعہ کہ بلا کے متعلق زبان سے ایک حرف نہ نکالا جائے۔ فضیلتِ امام حسینؑ کے متعلق کوئی بات نہ کی جائے۔

پانچواں دور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کا تھا چونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولؐ کی تقسیم کو تاقیامت باقی رکھنا تھا۔ لہذا اس نے یہ بندوبست کیا کہ اہلبیت سے ہدایت رکھنے والوں کو باہم دست و گریبان کر دیا یہ وقت تھا جب بنی امیہ کے ایوان حکومت میں زلزلہ آیا ہوا تھا اور بنی عباس اپنی حکومت کی جڑیں جھا رہے تھے جمہول اقتدار کی جدوجہد میں خون کی ندیاں بہ رہی تھیں۔ ہر ایک کو اپنی پگڑی سنہا لنی دشوار تھی لہذا اہلبیت رسولؐ کا خون چوسنے والی تلواریں کچھ دنوں کے لئے نیام میں چلی گئی تھیں اور اپنے اپنے وقار کی روک تھام کی فکر میں آئمہ علیہا السلام کی طرف سے غافل ہو گئے تھے ہمارے دونوں اماموں کو اس وقفہ میں آنا موقع مل گیا کہ مسجد نبوی میں درس کا آغاز کر دیا لوگ موضوعہ احادیث سنتے سنتے اکتائے تھے قرآنی آیات کی نمی سے نمی تاویلیں اضطراب پیدا کر رہی تھیں۔ مسائل فقہیہ اپنی جگہ سے ہٹ کر کچھ سے کچھ ہو گئے تھے لوگوں کی تیزی لگا ہوں نے جب امام محمد باقر علیہ السلام کو مسجد نبوی میں درس دیتے دیکھا تو جوتی در جوتی

لوت اس معصوم اور ایسا ان فرزندوں میں شرکت کے لئے دور دور سے آنے لگے رفتہ رفتہ ان کھل گئے۔ قلم چل پڑے امام کی زبان صداقت ترجمان سے احادیث صحیحہ سن سن کر ضبط تحریر میں لانے لگے۔ یہ احادیث لکھنے والے چار ہزار صاحبان علم و فضل تھے۔ اسلامی حکومت کا کوئی حصہ ایسا نہ رہا جہاں کے لوگ اس سعادت عقلی سے محروم رہے ہوں۔ انتہا یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ جیسے لوگ بھی اس درس میں شریک ہوئے جس کو حقیقی احادیث لکھنے کا موقع مل گیا وہ لکھ کر لے گیا اور اپنی بستی کے مومنین کو جا کر سنائیں اس دور میں چار سو کتا بوں کے اندر احادیث جمع ہوئیں جو اصول الرعاۃ کہلاتی ہیں ان چار سو زریں صحیفوں میں کئی کئی حدیثیں تھیں ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ یہ مجموعہ جو چار سو کتا بوں کی صورت میں تھا متفرق مقامات پر پہنچ گیا۔ انہی کو کس کس لوگوں نے حفظ کر لیا اور ان کی نقلیں بھی کر لیں۔ ان چار سو کتا بوں میں جو احادیث جمع تھیں وہ بے ترتیب تھیں۔ جس نے جو حدیث کسی مضمون کی سنی درج کر لی۔ سب سے پہلے جس نے بقید ابواب احادیث کو جمع کیا وہ صاحب کانن فرزند جناب ابوالجعفر یعقوب کلینی علیہ الرحمہ والغفران تھے انہی چار سو کتا بوں کی جستجو میں وہ پورے بیس سال تک سرگرداں رہے کانن نے زیادہ تر احادیث وہی ہیں جن کا سلسلہ روایت یا تو امام محمد باقر علیہ السلام تک پہنچتا ہے یا امام جعفر صادق علیہ السلام تک۔ ابوالجعفر علیہ السلام سے مراد امام محمد باقر علیہ السلام اور ابوعبید اللہ سے مراد امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔

اگر یہ چار سو کتا بیں دشمنوں کے دست برد سے محفوظ رہتیں تو کتنا بڑا علمی سراپا ہوتا۔ مگر جن ناحق شناسوں نے معصوموں کے گلے پر چھری پھیری وہ ان کے ذمہ احادیث کو کہاں چھوڑنے والے تھے چنانچہ جہاں کہیں شیعوں کا قتل عام ہوا وہاں ان کے کتب خانے بھی بھونک دیئے گئے۔ سب سے زیادہ کتا بیں بغداد کے حملہ کرخ میں تھیں جو سب کی سب تباہ کر دیں۔ محقق طوسی نے شیعوں کی تباہی کا جو مشیہ لکھا ہے اس میں خصوصیت سے کتب خانوں کے جھلانے کو لکھا ہے۔

اس کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا دور حکومت آیا تو وہی جان و مال و آبرو کے خطرہ کو ساتھ لے کر آیا اب سلطنت عباسیہ کی بنیادیں مستحکم ہو چکی تھیں۔ لہذا آل رسول کی عداوت کی دلی آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجے میں امام علیہ السلام پندرہ سال سے زیادہ تیر و تار زندانوں میں بند رہے۔

مولا پہ انتہائے اسپیری گزر گئی      زنداں میں جوانی و پیری گزر گئی

ایسی صورت میں احادیث بیان کرنے کا کیا موقع تھا مومنین ترستے رہ گئے تاہم قید و بند سے جب فتویٰ رہائی ملی ہدایت کو اپنا فریضہ سمجھا۔ ہدایت کے مواقع کم ملنے کی وجہ سے آپ سے بہت ہی کم احادیث مروی ہیں۔

آپ کے بعد امام رضا علیہ السلام کو کچھ وقت ایسا مل گیا کہ آپ نے احادیث کو بیان فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دور حکومت میں تندرین حدیث کا کام از سر نو شروع ہوا۔ آپ کی احادیث کا مجموعہ کتاب بیون الاخبار مشہور ہے۔

زمانہ کی ناسازگاری اور شیعوں کی بے بسی کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے آئینہ کی صورت دیکھنے اور ان کی زبانی حدیث رسول سننے کے لئے ترس گئے تھے چنانچہ جب مامون رشید عباسی خلیفہ تھے۔ امام رضا علیہ السلام کو اپنا ولی مقرر کرنے کے لئے بلایا اور لاؤشکر کے ساتھ جب آپ کی سواری خراسان پہنچی تو بغرض زیارت ہزار مومنین جمع ہو گئے جب حمل کا پردہ اٹھا اور



مومنین شرف زيارت مشرف ہوتے تو فرط مسرت سے آنکھوں میں آنسو آگئے اور تعزہ ہائے صلوات سے تمام فضا گونج اٹھی سب نے کہاں ادب عرض کی یابن رسول اللہ ہم آپ کی زبان مبارک سے آپ کے حدک کوئی حدیث سنا چاہتے ہیں۔ امام نے اس درخواست کو قبول فرمایا اور یہ حدیث بیان فرمائی۔

ایھا الناس قال جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من قال لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ لکن بشرطہا وشرطہا وانا من بشرطہا۔  
ترجمہ: لوگو! میرے جد نامدار حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہوگی لیکن کچھ شرطوں کے ساتھ اور ان میں سے ایک شرط میں بھی ہوں۔  
یعنی ہم اہلبیت کی محبت ووجوب جنت کی شرط ہے۔

جب امام علیہ السلام نے یہ حدیث بیان فرمائی ہے شمار قلمدان کھلے اور لوگوں کے قلم چلنے لگے۔ غور کرو کیسے کیسے نارک دور عجمان اہلبیت پر گزرے ہیں وہ نہ تو آزادانہ طور پر اپنے آئمہ سے مل سکتے تھے نہ ان کی زبان سے احادیث سن سکتے تھے نہ ان سے سنی ہوئی احادیث بالاعلان بیان کر سکتے تھے بلکہ کافی میں بہت سی حدیثیں ایسی ہیں کہ ان کو بیان کر کے امام نے تاکید فرمائی ہے کہ چونکہ یہ عقائد عامہ کے خلاف ہیں لہذا ان کو بیان نہ کریں ورنہ ان کی جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی اور ہمارے لئے مصیبت بن جائے گی اگر بغض و نفرت نکل کر ناہی پڑے تو یہ کہہ کر بیان کرنا۔ قال الرجل یعنی ایک شخص نے بیان کیا ہے ہمارا نام نہ لینا یا کسی ہمارے صحابی کا نام لے کر بیان کرنا کہ میں نے فلان شخص سے سنا ہے تمام احادیث میں امامین علیہما السلام کی کثرت مذکور ہے نام نہیں لیا گیا یعنی قال ابو جعفر اور قال ابو عبد اللہ ہے۔ یوں نہیں لکھا گیا قال جعفر الصادق علیہ السلام۔ بعض احادیث میں قال مرہلہ صائم یعنی ایک مرد بیک نے فرمایا اور اس سے مراد ہیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام یا قال ابو الحسن سے مراد ہیں امام رضا علیہ السلام چونکہ عام لوگ کثرت سے ناواقف تھے لہذا راوی خطرے سے محفوظ رہا ہے۔

امام رضا علیہ السلام کے بعد پھر کوئی ایسا دور نہ آیا کہ کسی امام سے سن کر تدوین احادیث کا کام کیا جاتا کیونکہ امام محمد تقی، امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہم السلام کی زندگیاں یا تو قید خانوں میں گزریں یا ان کے دروازوں پر پہرے رہے یا حکومتوں کے جاسوس ان کے اور ان کے شیعوں کے پیچھے لگے رہے جو لوگ جان پر کھین کر ان تک پہنچ جاتے وہ کچھ نیغ پالیتے۔ ایک مدت دراز تک ہمارے آئمہ کی احادیث یا تو سینوں میں محفوظ رہیں یا خفیہ طور پر نقل ہوتی رہیں جیسے جیسے علمائے شیعہ کو موقع ملتا رہا تحریراً یا تقریراً نشر و اشاعت کرتے رہے البتہ جب شیعی سلطنتیں قائم ہوئیں تو تدوین احادیث کا زیادہ موقع ملا۔ یہ کام زیادہ تر آل بویہ صفوی اور قاجاری سلطنت میں زیادہ ہوا۔

## ضرورت تدوین احادیث پر تبصرہ

ہمارے لئے ہدایت کا سچا چشمہ قرآن کریم ہے لیکن اس میں بہت سی آیات ایسی ہیں کہ ان کے مفہیم کو لغت عرب کی مدد سے یا عربی زبان کے اسلوب بیان کی واقفیت کے بعد بھی سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے مثلاً والفر وللبال عشر سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ راتیں کون سی ہیں لامحالہ ایسی آیات کو سمجھنے کے لئے ہم کو احادیث کی طرف رجوع کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ یا تو اس کا صحیح مفہوم رسول بنا سکتے ہیں یا اللہ رسول جن کو رسول نے بنا لیا ہے۔

علمائے اسلام اس پر اتفاق ہے کہ قرآن فہمی کے لئے احادیث سے مدد لینا ضروری ہے اس میں شکا نہیں کہ آنحضرت کی احادیث ہی سے علم اسلام کا نشرو پوایے اور لوگوں کو جو اطن قرآن سے آگاہی ہوئی ہے۔ علم حدیث نے رفتہ رفتہ ترقی کی ہے اور اب یہ ایک مستقل فن بن گیا ہے جیسا کہ سیرت ابن ہشام، تاریخ طبری، بلاذری اور فتوح البسملان کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

یہود و نصاریٰ نے جو غلط اور شرمناک قصے دنیا میں پھیلا رکھے تھے اور آسمانی کتابوں میں جو تصرفات کئے تھے احادیث رسول نے اس کی نشاندہی کی، قرآن نے ان کی غلط بیانی کا بھانڈا بھجوریا لیکن افسانہ نویسوں نے قصص انبیاء و مرسلین میں واقعات لمبا چوڑا بنا کر ایک دوسرا راستہ اختیار کیا تو احادیث کے علاوہ اثر سے وہ جدا ہو گئے لیکن اسلامی معتقدات کے دائرہ اندر ہی گھومتے رہے۔

نعمادات کے تفصیلی احکام کے علاوہ تہذیب اخلاق کے اصول بھی ہم کو احادیث ہی سے معلوم ہوئے۔ ایرانی، ایرانی رومی اور ہندی فلسفہ کار و کبھی ہم کو احادیث ہی سے معلوم ہوا۔ انہی احادیث میں اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، دینی اور دیوبی ضوابط حیات و نجات کا بحر بیکراں بھی ہے انہی میں ما بعد الطبیعیات اور حیات بعد الموت کے مسائل مشککہ کو بھی حل کیا گیا ہے احادیث و قرآن میں ہم آہنگی لازمی ہے جس حدیث کا مضمون مطابق قرآن نہ ہو یا جس سے اصول اسلام پر زور پڑتی ہو وہ حدیث صحیح نہیں کہی جاسکتی۔ جیسا کہ رسول نے فرمایا ہے جو حدیث موافق قرآن نہ ہو اسے بیان کرنے والے کے منہ پر مار دو۔ چونکہ حدیث و قرآن میں موافقت ضروری ہے لہذا جس طرح احکام قرآنی پر عمل کرنا ضروری ہے حدیث رسول پر بھی ہے۔ کیونکہ اطاعت خدا کی طرح اطاعت رسول بھی فرض ہے قرآن کہتا ہے۔ کما اتاکم اللہ الرسول فخذوه و کما نہاکم عنہ فانتہوا۔ پس جب ایسا ہے تو احادیث کی نگہداشت بھی ضروری ہے تاکہ وہ ضائع نہ ہوں۔

رسول اللہ کی وفات کے بعد اس امر میں اختلاف ہوا کہ احادیث کو جمع کیا جائے یا نہیں۔ علامہ سیوطی نے تدریب لراوی میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام کے درمیان کتابت اور تدوین احادیث کے بارے میں اختلاف ہوا ان میں اکثر اس لئے تدوین کے خلاف تھے کہ قرآن و احادیث غلط ملط نہ ہو جائیں اور یہ کہ لوگوں کی توجہ قرآن سے زیادہ احادیث کی طرف نہ ہو جائے۔ دوسرا گروہ

اس لئے ضروری جانتا تھا کہ ان کے اذہان سے جو ہو جانے یا کچھ حصہ بھول جانے کا اندیشہ تھا یہ رائے ان کی حضرت علیؑ کے اس قول کے مطابق تھی قید در العسۃ فی الکتابۃ (علم کو لکھ کر قید کر لو) یعنی تحریر میں آنے کے بعد ضائع ہونے کا اندیشہ ہائی نہیں رہتا۔  
الغرض غور و خوض کے بعد صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا کہ تدوین ضروری ہے چنانچہ تدوین کا پہلا نقش حضرت علیؑ علیہ السلام کا وہ صحیفہ ہے جس کا تذکرہ امام بخاری نے اپنی کتاب "الفرایض" کے باب

ابراہیم تمیمی سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام فرماتے تھے۔ پہلے ہاس قرآن کے سوا کوئی کتاب نہیں سوائے اس صحیفہ کے۔ حضرت نے اس صحیفہ کو باہر نکالا تو دیکھا کہ کچھ احادیث متعلق اقسام قضاہ اور اونٹوں کے اس میں درج ہیں۔  
دوسری مدنی تک اس کا وجود اہلبیت میں ثابت ہے جس کا پتہ محمد بن الحسن الصفحاکتاب بصائر الدرجات والی حدیث سے ملتا ہے جو عبد الملک کی تاریخ کے لحاظ سے یہ پہلی کتاب ہے جس میں ترتیب کے ساتھ احادیث کو جمع کیا گیا۔ اس کے بعد صحابہ ابو ذر نے سبھی تدوین حدیث میں پورا حقد لیا۔ ان کتابوں کا تذکرہ شیخ الطایفہ ابو جعفر طوسی اور ابو عباس نجاشی نے اپنی اپنی تہذیب مصنفین میں کیا ہے، لیکن اب یہ کتابیں ناپید ہیں۔

لفظ حدیث قرآن میں کئی جگہ آیا ہے رھلت اناک حدیث موسیٰ، اھلک اناک سفیف ابراہیم علیہ السلام من تاویلہ الاحادیث وغیرہ یوں تو حدیث کے معنی بات یا واقعہ کے ہیں لیکن اصطلاح معنی میں وہ روایت ہے جس میں قول معصوم فعلی معصوم یا تقریب معصوم نقل کی گئی ہو اور روایت کے معنی ایک کلام کو دوسرے سے نقل کرنا ہے۔

علامہ شیخ طری نے مجمع البیان میں فرمایا ہے کہ روایت اصطلاح میں وہ بات ہے جو ایک کو دوسرے سے اس طرح پہنچے کہ اس کا نقطہ آخر معصوم ہو خواہ وہ متواتر ہو یا واحد اور رادی وہ کہلاتا ہے جو اسناد کے ساتھ نقل کرے اور اگر بغیر اسناد نقل کرے تو اس کو تخریج کہتے ہیں لیکن بعض اوقات تخریج پر رادی اور رادی پر تخریج کا لفظ بولا جاتا ہے۔  
احادیث رسولؐ کے ناقلین اول اہلبیت رسولؐ ہیں پھر صحابہ پھر تابعین پھر تابع تابعین۔ صحابہ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے صحبت رسولؐ کا شرف حاصل کیا ہو اور رسولؐ کے آداب و رسوم کو یاد رکھا ہو، جہاد میں شریک ہو، اور ایسے لوگ بھی صحابہ کہلاتے ہیں جو جنگ میں تو شریک نہ ہوں مگر رادی حدیث ہوں یہ دوسرے طبقہ میں شامل ہیں۔ تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جنہوں نے صحیح سن میں رسولؐ کو دیکھا ہو اور ان کا سبب جہاد میں شریک ہونے یا حدیث ذکر کرنے کے قابل نہ ہو۔

صحابہ کی تعداد میں اختلاف ہے صدوق علیہ الرحمہ نے اخصال میں روایت امام جعفر صادق علیہ السلام اصحاب رسولؐ کا تعداد بارہ ہزار بیان کیا ہے اور شہید علیہ الرحمہ نے درایہ میں ایک لاکھ لکھی ہے اور بعض کے نزدیک ایک لاکھ ۲۰ ہزار ہے غالباً صدوق علیہ الرحمہ نے یہ تعداد راویان حدیث کی بیان کی ہے۔  
اہل سنت کی صحاح اور دیگر کتب میں یوں تو ہزار رادی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ حضرت ابو ہریرہ کی روایتیں ہیں

جن کی تعداد پانچ آرتین سو چوبتر ہے ان کے بعد امام المؤمنین جناب عائشہ کا نمبر ہے جن سے دو ہزار دو سو بیس روایتیں مروی ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ سے ۱۲۲، حضرت عمرؓ سے ۵۳۷، عبداللہ بن عباسؓ سے ۱۵۰۰، حضرت فاطمہؓ سے کل ایس اور حضرت علیؓ سے ۵۸۶۔ تعجب ہے کہ حضرت ابو ہریرہ جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے اور جن کو آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف صرف دو سال تھا اتنی کثیر حدیث کے رادی کیسے ہو گئے۔ درآنحالیکہ ان کا شمار اہل صف میں تھا اور جن کو صحبت رسولؐ میں شرکت کا موقع کم ملتا تھا اور حضرت علیؓ سے کل ۵۸۶، حالانکہ وہ سب سے زیادہ خدمت رسولؐ میں رہے تھے اور تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ سے کل ۱۹ احادیث منقول ہیں اور حضرت عائشہؓ سے دو ہزار سے زیادہ، حالانکہ حضرت فاطمہؓ کو حضرت عائشہؓ سے معیت رسولؐ اللہؐ زیادہ رہی تھی۔

یہ بھی کچھ کم تعجب کی بات نہیں کہ آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کا تعلق جن جہان اہلبیت سے تھا اور ان احادیث کی نہرست سے ان کے نام خارج ہیں۔ حالانکہ ان سے حضورؐ کی غیب دانی کا ثبوت ملتا تھا۔ بطور نمونہ ہم یہاں صرف پیشین گوئی لکھتے ہیں جن کو صرف صاحب کنز العمال نے لکھا ہے۔

ابو عمرو بن عمر بن عبد العزیز نے جو چوتھی صدق کے علمائے اعظم سے تھے، فضل بن زبیر سے روایت کی ہے۔

ایک روز میثم تمار اور حبیب بن مظاہر گھوڑوں پر سوار جا رہے تھے جب مسجد نبویؐ اسد کے قریب پہنچے تو حبیب نے فرمایا۔ اس وقت میں ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو دانا الرزق کے قریب خربوز سے بیچتا ہے (یعنی میثم تمار) ان رسولؐ کی محبت میں اسے سولی دی جائے گی اور سولی پر اس کا پیٹ لگا کر کیا جائے گا۔ میثم نے کہا میں ہی ایک ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو فتنہ زندقہ رسولؐ کی نصرت میں قتل کیا جائے گا (حبیب بن مظاہر) اس کا سر نیزے پر رکھ کر کوہ کو فرے جایا جائے گا اور پھر ابا جائے گا یہ کہہ کر دونوں چلے گئے۔ حاضرین نے کہا کہ ہم نے ان سے پوچھا کسی کو نہیں دیکھا۔ دونوں نے کہا غیب ہانگی ہے۔ تھوڑی دیر بعد رشید سہمی وہاں پہنچ گئے لوگوں نے یہ واقعہ ان سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا وہ اس شخص کا تذکرہ کرنا سمجھوں گے جس کا سر لانے کا قاتل کو سوراخ سپہ انعام دیا جائے گا (یعنی رشید سہمی) لوگوں نے کہا یہ ان دونوں سے زیادہ سچی ہے لیکن بعد میں لوگوں نے دیکھ لیا کہ آنحضرتؐ کی یہ دونوں پیشین گوئیاں پوری ہوئیں اور خدا کے یہ عبارت گزار بندے ان احادیث رسولؐ کے بیان کرنے کے جرم میں مارے گئے جن میں فضائل اہلبیت تھے۔

عائشہ عامہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری بعقیدہ سواد اعظم اپنے زمانہ کے امام الحدیث تھے انھوں نے اپنی صحیح میں تمام طرق حماد و عراق و شام سے احادیث لکھی ہیں اور نہرباب میں تکرار احادیث کیا ہے یہاں تک کہ ان کا ۲۹ ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ جن میں تین ہزار حدیثیں مکرر ہیں۔ اسانید بھی مختلف ہیں۔ ابن جریر نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس نے احادیث کو جمع کیا وہ ربیع بن صبیح تھے جن کی وفات ۱۰۰ سالہ میں ہوئی۔ ان کے بعد سعید بن عودہ پھر ابوالحسن مسلم بن

جملہ فقہی نے جن کی وفات سلسلہ میں ہوئی امام بخاری کی طرح احادیث کو جمع کیا اور مکررات کو حذف کر دیا اور اسناد کے ساتھ احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب سے جمع کیا۔ ان کے علاوہ امام مالک نے مدینہ میں عبد الملک بن جریج نے مکہ میں اور زاعمی نے شام میں، سفیان ثوری نے کوفہ میں، محمد بن مسلم نے بصرہ میں احادیث جمع کیں ان کے علاوہ شریک عبد اللہ، عبد اللہ بن ابی لیلیٰ، محمد بن ادریس شافعی، مالک بن انس، احمد حنبل بھی اصحاب حدیث سے ہیں ان کتب کے علاوہ سنن ابوداؤد، سنن ابی ماجہ، سنن نسائی، سنن ترمذی اور موطا بھی کتب احادیث ہیں۔

ابن خلدون کا اعتقاد یہ ہے کہ اہل حجاز نے اہل عراق سے اکثر احادیث نقل کی ہیں حالانکہ مدینہ دار ہجرت اور پناہ گاہ صحابہ بھی تھا وجہ یہ ہے کہ اکثر حلیل القدر صحابہ حجاز عراقی منتقل ہو گئے تھے اور وہ اہل حجاز بھی تھے۔ امام ابو حنیفہ نے صرف ستر احادیث نقل کی ہیں امام مالک نے تقریباً تین سو اور احمد حنبل نے پچاس ہزار۔ فقہ احادیث کی صورت سواد اعظم نے یہ بیان کی ہے۔

اسوی خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے ایک گورنر ابو بکر بن مکرم کو ایک خط لکھا کہ حضرت رسول خدا کی جو احادیث ہیں ان کو لکھ لیا کرو۔ مجھے تمہارا کئی سے یہ اندیشہ ہے کہ علم حدیث ختم نہ ہو جائے مگر یہ خیال رہے کہ سوائے احادیث پیغمبر اور کوئی چیز کتابت میں نہ آئے۔ مجلس مذاکرہ میں احادیث کا بیان ہونا چاہیے تاکہ لوگ ارشادات رسولی سے واقف ہوں یا در کھو علم اس وقت مر تلے ہے جب اس کو چھپایا جائے۔

## تدوین احادیث شیعہ

پہلی صدی میں تدوین احادیث کی ضرورت کا احساس ہونے لگا تھا اس کی ابتداء جیسا کہ بیان ہوا امام محمد باقرؑ کے زمانہ سے ہوئی۔ آپ کے درس میں آپ کے وہ اصحاب بھی شریک ہوتے تھے جو علمی علم و فضل و زہد و روح و تقویٰ سرآمد روزگار اور علم حدیث کے نامور روایات میں سے تھے۔ جابر بن یزید جعفی، ابان بن تغلب وغیرہ جنہوں نے امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادقؑ سے ۳۰ ہزار حدیثیں روایت کیں۔ انہوں نے ایک کتاب میں احادیث کو جمع بھی کیا تھا جو معتبر اصول احادیث مانی جاتی تھیں۔ افسوس ہے کہ زمانہ کے دست برد سے وہ تلف ہو گئیں ابو عمرو ثمالی جو اصحاب امام میں ایک درجہ رکھتے ہیں علم حدیث میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے ان کی کتاب النوادر میں احادیث کا ایک ذخیرہ تھا۔ زرارہ بن اعین جب امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے تھے تو اپنا تلمذ ان کے ساتھ لاتے تھے اور جو امام فرماتے تھے وہ لکھتے جلتے تھے اور مختلف قسم کے سوالات کر کے امام سے جواب حاصل کرتے تھے اس کتاب میں ان سے بہت سی حدیثیں نقل ہیں۔ زرارہ محمد بن مسلم بھی روایان حدیث سے ہیں۔ یہ بہت بے باکی سے احادیث آئمہ لوگوں سے بیان کرتے تھے جس کی وجہ سے دشمنان اہلبیت در پے آزار ہوئے امام علیہ السلام نے یہ تاکید ان کو نشر احادیث سے منع فرمایا۔

یہ تھے وہ لوگ جن کے متعلق امام فرمایا کرتے تھے (سواء حوالہ لفظ کھبت احادیث) اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو میرے پدر بزرگوار کی احادیث تلف ہو جاتیں۔ صاحب اعلام النوری شیخ ابو علی طبری نے لکھا ہے کہ جن لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے احادیث کو نقل کیا ہے وہ چار ہزار علماء تھے اور جو کتابیں امام محمد باقر علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ تک ایک حدیث کے اندر علم حدیث میں تصنیف ہوئیں ان کی تعداد چھ ہزار چھ سو تھی۔ لیکن جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے وسائل الشیعہ میں لکھا ہے کہ امام محمد باقر امام جعفر صادق علیہم السلام کے زمانہ میں چار سو کتابیں علم حدیث میں لکھی گئیں جو اصل اربعہ مائة کہلاتی ہیں یہ سب حدیث کی معتبر و منتخب کتابیں تھیں انہی سے بعد کے زمانوں میں صحیح حدیث کا کام لیا گیا ان کتابوں میں سے اب صرف سلیم بن قیس کی کتاب با ایک دور اور باقی ہیں باقی دشمنوں نے یا تلف کر دیں یا دبا کر دیں۔

کلینی علیہ الرحمہ کے علاوہ شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ علیہ الرحمہ نے "سنن لایحضرہ الفقہ" تالیف کی پانچویں صدی میں شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی نے کتاب تہذیب الاحکام اور کتاب استبصار لکھی یہ چاروں کتابیں کتب اربعہ کہلاتی ہیں ان کتابوں میں تعداد احادیث کی صورت یہ ہے۔

کافی ۱۶۰۹۹، سنن لایحضرہ الفقہ ۹۰۴۲، تہذیب الاحکام ۱۱۳۵۹، اس کتاب میں ۳۹۳۳ باب ہیں۔

استبصار ۵۸۱ اس میں ۹۲۰ باب ہیں احادیث کی کل تعداد ۲۲۲۲۲۲ ہوتی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ باوجود طرح طرح کے مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کے ہمارے آئمہ نے دین کی کیا خدمت کی ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ چاروں مصنفین کے نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار اللآئین اور کو ۲۷ جلدوں میں تالیف کیا جس میں کتب اربعہ کے علاوہ سیکڑوں کتابوں سے ہر شعبہ کے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے ان کے علاوہ جناب شیخ حر عاملی نے وسائل الشیعہ میں صرف فقہی احادیث کو جمع کیا ہے اس کے بعد آج تک انہی کتابوں سے استناد کر کے ہر شمار علماء شیعہ نے کتابیں تصنیف کیں۔

## احادیث کی صحت جانچنے کا طریقہ

انہی بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی بات جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے اور مختلف لوگ اپنے اپنے الفاظ میں اسے نقل کرتے ہیں تو الفاظ کے علاوہ معنوی تغیرات بھی ہو جاتے ہیں اور بعض بے احتیاط لوگ حاشیہ آرائی بھی کر دیتے ہیں اپنی طرف سے الفاظ بھی بڑھاتے ہیں بعض خود غرض اور ایمان فروش اپنی طرف سے کچھ عبارتیں بنا کر اس شخص کی طرف منسوب کر دیتے ہیں یہی صورت احادیث میں پیش آئی۔ رسول کی زبان سے احادیث سننے والے بکثرت تھے ان کی قوت سامعہ اور حافظہ میں کئی کمی بیشی تھی۔ ان میں مومن بھی تھے اور منافق بھی۔ پست ذہنیت والے بھی تھے اور اونچی ذہنیت والے بھی۔ فاسق بھی تھے اور سنی بھی، سچے بھی تھے اور جھوٹے بھی ہند ایک حدیث مختلف طریقہ سے بیان ہوئی۔ مثلاً حدیث نقلین کو بعض نے یوں بیان کیا۔ ایہا الناس ان تارک فیکم

انتقائیں کننا بل اللہ عتوقی و اہلبیت سے ما ان تمسکتہم بہما لتے تفسلوا بعدی و من یفترقا  
حتی یرد اعلیٰ الخوض بعض نے عتوقی اہلبیتی کی جگہ سنتی بیان کر دیا۔ بعض نے ما ان تمسکتہم من تفسلوا  
بعدی پر حدیث ختم کر دیا۔ جتنی یرد اعلیٰ الخوض کو چھوڑ دیا۔ بعض نے قطعاً اس حدیث ہی سے انکار کر دیا۔ بہر حال  
اس طرح کے تغیرات ہونے لازم تھے کیونکہ بیان کرنے والے سب غیر معصوم تھے جن سے سہو اور سیماں بہر حالت میں ممکن تھا  
پھر اہلبیت سے دشمنی بھی تھی اس کی وجہ سے الفاظ کو بدل دینے میں باک نہ رہا۔

اس صورت میں نگہداشت کا صرف یہی طریقہ ہو سکتا تھا کہ جو معصوم بیان کرے وہی صحیح مانا جائے۔ اور غیر معصوم  
کا بیان سندنہ ہو لیکن لوگوں نے معصوم کہا ناہی نہیں اور جو تھے ان کی بات پر کان ہی نہ لگا یا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کی  
جراثیم اس حد تک بڑھ گئیں کہ چھوٹی حدیثیں بنا نا شروع کر دیں اور ارباب اقتدار کے چشمہ ابرو کے اشارہ پر احادیث بننے لگیں  
چنانچہ تھوڑے عرصہ میں حدیثوں کا ڈھیر لگ گیا اور لوگوں کو خوب کمایا۔ مانی فائدہ کے علاوہ ایک محرم یہ بھی تھا کہ جن لوگوں کو اہلبیت  
سے کاوش تھی اور ان کے روحانی اقتدار کو گرانا چاہتے تھے انہوں نے نہ صرف ان احادیث کو مٹانے کی کوشش کی جو اہلبیت کی شان  
میں تھیں بلکہ وہی ہی حدیثیں ان کی شان میں بنا ڈالیں بلکہ ان سے مذنی اور طولانی حدیثیں سا بنوں میں ڈھالیں مثلاً اس حدیث  
رسول کے مقابلے میں کہ انا مدینۃ المسلمہ و علوہ بابہا۔ ایک حدیث بنا لی گئی میں شہر علم ہوں فلاں اس کا دروازہ  
ہے اور فلاں اس کی چھت ہے اور فلاں پر نام ہے اس سے بحث نہیں کہ شہر کا چھت اور پر نام سے کیا تعلق۔

جب یہ طوفان آنکے بڑھا اور گاجروں میں گھٹلیاں اور جوہرات میں سنگ مریم سے ملنے ہی چلے گئے تو وہ لوگ چونکے  
جنہوں نے معصوموں کو مرجع حدیث بنانے سے چشم پوشی کی تھی لہذا اب راویوں کی جانچ کے لئے علم الرجال کی ضرورت پیش آئی اور ایک  
راوی کی چھان بین شروع ہوئی اس تنقید میں لاکھوں حدیثیں ساقط الاعتبار قرار پائیں پھر کئی دودھ کی مکھیاں اور تیل کی کچھٹ  
رہ ہی گئی۔ مذہبی تعصب نے ایسے بہت سے راویوں کی حمایت کا دم سبھا جو دائرہ ایمان و معرفت سے باہر تھے بلکہ اس کو دین مبین  
کی خدمت سمجھا گیا کہ اہلبیت کی عداوت میں جو زیادہ نمایاں ہوں بلکہ ان کے قاتل ہوں ان کی روایات کو بار بار خصوصیت سے جگہ  
دی جائے اور ان کی ذات کو تنقید سے بالاتر سمجھا جائے۔

غور کیجئے جن احادیث کے ایسے راوی ہوں جنہوں نے بے جرم و خطا معصوموں کے گلے پر پھری پھری ہڈیاں ایمان کو  
ذبح کیا ہوا اور جن کو جھوٹ بولنے میں باک نہ ہو ان کی مرویات میں کیا وزن، ایک طرف تو یہ بے اعتباری دوسری طرف یہ ظلم  
کہ مسلمان و ابوذر و عمار جیسے مقدس اصحاب رسول کی مرویات کو قطعاً ترک کر دیا جائے، کہاں کا انصاف ہے۔ سب  
سے معتبر قرار پائے تو جناب ابوہریرہ جن کے واقعات زندگی پڑھنے والا حیران رہ جاتا ہے کہ یہ خصوصیت انہیں کیسے حاصل ہوئی۔  
شبیہ احادیث کا سلسلہ اگر معصوم تک نہیں پہنچتا اور ان کے ناقل اصحاب آئمہ میں سے کچھ لوگ نہیں ہوتے تو  
شیعوں کے نزدیک ان کو صحیح نہیں سمجھا جاتا۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کسی حدیث کو کتنے راویوں نے نقل کیا ہے اسے درجہ



تو از حاصل ہے یا وہ خیر اعاد ہے نیز یہ کہ وہ درایت صحیح ہے یا نہیں۔

## اقسام احادیث

۱۔ صحیح :- وہ حدیث ہے جس کا نقل کرنے والا صاحب عقل و شعور ہو صادق اللہجہ ہو، محتاط ہو، شاذ نہ ہو، سلسلہ

روایات میں کوئی مستقیم نہ ہو۔ (شرح تفسیر، نووی، رسالہ سید شریف)

۲۔ حسن :- جس کی اسناد میں کوئی راوی ایسا نہ ہو جس پر کذب یا فسق و فجور کی تہمت لگائی گئی ہو اور شاذ نہ ہو (شرح نووی، تفسیر تفسیر)۔

۳۔ متواتر :- جس کو بہ کثرت ایسے لوگوں نے نقل کیا ہو جن پر کذب کا اتہام نہ ہو ان کی عدالت مسلم ہو۔ بعض کے نزدیک ان کا تعداد سات ہو، بعض کے نزدیک چالیس اور بعض کے نزدیک ستر اور یہ کہ وہ حدیث سلسلہ کے ساتھ

نقل کی گئی ہو۔ (نور الانوار)

۴۔ احاد :- جس کا راوی صرف ایک ہو۔

۵۔ ضعیف :- جس میں صحیح اور حسن کے شرائط نہ پائے جاتیں۔

۶۔ مؤثر :- جس کو راوی نے اپنی طرف سے بنا لیا ہو یہ قسم مواظفہ و قصص و فضائل میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

۷۔ متصل :- جس کے راویوں کا سلسلہ معصوم لگتا چلا گیا ہو خواہ وہ سند نبوی تک پہنچے یا امام تک

۸۔ مرفوع :- جس کی نسبت نبی یا امام کی طرف ہو۔

۹۔ معلق :- جس کے اسناد مخدوف ہوں۔

۱۰۔ مدسج :- جس میں راوی کا کلام بھی شامل ہو۔

۱۱۔ مشہور :- جو چند محدثین میں مشہرت یافتہ ہو۔

۱۲۔ مصحف :- جس میں تحفیس خطی کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گیا ہو جیسے مرام و غرام۔

۱۳۔ مسلسل :- جس کا سلسلہ برابر رسول تک پہنچا ہو۔

۱۴۔ مقبض :- جس کے راوی محتاط و متبرہ ہوں۔

۱۵۔ مؤتوف :- جس میں راوی نے کسی مسئلے کی شرح اپنی یاد دہری کے رکن سے کی ہو۔

۱۶۔ مرسل :- جس میں تابعین نے کسی قول یا فعل رسول کو بیان کیا ہو۔

۱۷۔ منقطع :- جس کی روایات کے اسناد غائب ہوں۔

۱۸۔ مفصل :- جس کے دو یا زیادہ راوی غائب ہوں۔

- ۱۹۔ مدلس : جس کے راوی عیب دار ہوں۔  
۲۰۔ جھپول : جس کی صحت کا پتہ نہ کسی آیت سے چلے نہ حدیث سے نہ اس کے راویوں کا پتہ ہو۔  
(مشقول از مجمع البحرین فی اولہ فریقین)

## ترجمہ کی خصوصیات

- ۱۔ تحت اللفظ ترجمہ کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کا ذہن اصل عبارت سے دور نہ ہو جائے۔
- ۲۔ ہر حدیث کے بعد قسم کی وہ حدیث ہے جو بریکے میں لکھ دی گئی ہے۔
- ۳۔ مکدرات کو ترک نہیں کیا گیا۔ راویان حدیث کے نام طوالت کی وجہ سے ترک کر دیے ہیں وقت ضرورت اصل کتاب میں دیکھیے۔
- ۴۔ جو حدیث قابل توضیح سمجھی گئی ہے تو توضیح کر دی گئی ہے فقہی مسائل میں بین العلماء وجہ اختلاف ہے اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

## كتاب الطهارة

### باب ﴿١﴾

(طهور الماء) ﴿١﴾

- قال أبو جعفر محمد بن يعقوب الكليني - رحمه الله - :
- ١ - حدثني علي بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الماء يطهر ولا يطهر .
  - ٢ - محمد بن يحيى وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن الحسن بن الحسين الأزلوني بإسناده <sup>(١)</sup> قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : الماء كله طاهر حتى يعلم أنه قذر .
  - ٣ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن أبي داود المنذقي ، عن جعفر بن محمد ، عن يونس ، عن حماد بن عثمان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الماء كله طاهر حتى يعلم أنه قذر .
  - ٤ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس بن عبد الرحمن ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال سأله عن ماء البحر أطهر هو ؟ قال : نعم .

### باب ﴿٢﴾

(الماء الذي لا ينجسه شيء) ﴿٢﴾

- ١ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى جميعاً ، عن معاوية بن عمارة قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا كان الماء قذر كرّم لم ينجسه شيء .
- ٢ - عبدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن أبي أيوب الخزاز ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الماء الذي يبول فيه الدوابّ و تلغ <sup>(١)</sup> فيه الكلاب ويغتسل فيه الجنب ؛ قال : إذا كان الماء قذر كرّم لم ينجسه شيء .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : إذا كان الماء أكثر من رابوة لم ينجسه شيء تفسخ فيه أولم تفسخ فيه إلا أن يجيئ له ريح يغلب على ريح الماء .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن الحسن بن صالح الثوري عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كان الماء في الركني كركم لم ينجسه شيء . قلت : وركم الكركم ؟ قال : ثلاثة أشبار ونصف عمقها في ثلاثة أشبار ونصف عرضها

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الكركم من الماء كم يكون قدره ؟ قال : إذا كان الماء ثلاثة أشبار ونصف في مثله ثلاثة أشبار ونصف في عمقه في الأرض ذلك الكركم من الماء .

٦ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الكركم من الماء ألف ومائتان .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن البرقي ، عن ابن سنان ، عن إسماعيل بن جابر قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الماء الذي لا ينجسه شيء ؟ قال : كركم . قلت : وما الكركم ؟ قال : ثلاثة أشبار في ثلاثة أشبار .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الكركم من الماء نحو حسي هذا - وأشار بيده إلى حب من تلك الحباب التي تكون بالمدينة .

### ﴿ باب ﴾

﴿ الماء الذي تكون فيه قلة و الماء الذي فيه الجيف ﴾

﴿ و الرجل يأتي الماء ويده قدرة ﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عبد الله بن يحيى الكاعلي قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا أتيت ماءً و فيه قلة فانضح عن يديك وعن يشارك وبين يديك وتوضأ .

- ٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن ابن مسكان قال : حدثني محمد بن الميسر قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل الجنب ينتهي إلى الماء التليل في الطمريق ويريد أن يغتسل منه وليس معه إناء يعرف به ويدها قدرتان ؟ قال : يضع يده ويتوضأ ثم يفصل ، هذا مما قال الله عز وجل : « ما جعل عليكم في الدين من حرج » .
- ٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعجل بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حماد ، عن حريز ، عن أسبغ بن عمير ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : كلما غلب الماء ريح الجيفة فتوضأ من الماء واشرب وإذا تغير الماء وتغير الطعم فلا تتوضأ ولا تشرب .
- ٤ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس بن عبد الرحمن ، عن عبد الله بن سنان قال : سألت رجلاً أبا عبد الله عليه السلام - وأنا جالس - عن غدبير أتوه وفيه جيفة ؟ فقال : إذا كان الماء قاهراً ولا يوجد فيه الريح فتوضأ .
- ٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الماء الساكن ، والاستنجاء منه ، والجيفة فيه ؟ فقال : توضأ من الجانب الآخر ولا تتوضأ من جانب الجيفة .
- ٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الماء الآجن : تتوضأ منه إلا أن تجد ماء غيره فتتره منه .
- ٧ - علي بن محمد ، عن سهل ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن صفوان الجمال قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحياض التي بين مكة والمدينة تردها السباع وتلغ فيها الكلاب ويقتل فيها الجنب يتوضأ منها ؟ قال : وكم قدر الماء ؟ قلت : إلى نصف الساق وإلى الركبة وأقل ، قال : توضأ .

### باب

#### (البشر وما يقع فيها)

- ١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع قال : كتبت إلى رجل أسأله أن يسأل أبا الحسن الرضا عليه السلام عن البشر تكون في المنزل للوضوء فتقطر فيها قطرات من بول آدم أو يسقط فيها شيء من عذرة كالبقرة ونحوها ما الذي يطهرها حتى يعجل الوضوء منها للصلاة ؟ فوقع عليه السلام بنخطه في كتابي : تنزه منها دلاء .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن أبي أسامة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الفارة والسنور والدجاجة والطيور والكلب قال :  
 مالم يتفسخ أو يتغير طعم الماء فيكفيك خمس دلاء فإن تغير الماء فخذ منه حتى  
 يذهب الريح

٣ - محمد بن يحيى ، رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يفسد الماء إلا ما كان له  
 نفس سائلة .

٤ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن سالم ، عن أحمد بن النضر ، عن عمرو بن شمر ،  
 عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام في السام أبرص يقع في البئر قال : ليس بشيء حرك  
 الماء بالدلو .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن ابن سنان ،  
 عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عما يقع في الآبار فقال : أصاب  
 الفارة وأشباهها فينزح منها سبع دلاء إلا أن يتغير الماء فينزح حتى يطلب فإن سقط فيها  
 كلب فقدرت أن تنزح ماها فافعل ، وكل شيء وقع في البئر ليس له دم مثل العقرب  
 : الخنافس وأشباه ذلك فلا بأس .

٦ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن سفوان ، عن ابن مسكان ، عن  
 الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا سقط في البئر شيء صغير فمات فيها فانزح منها  
 دلاء وإن وقع فيها جنب فانزح منها سبع دلاء فإن مات فيها بعير أو صب فيها خمر  
 فلينزح .

٧ - محمد بن يحيى ، عن العمركي بن علي ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن  
عليه السلام قال : سألته ، عن رجل ذبح شاة فاضطربت ووقعت في بئر ماء و أوداجها تشعب  
 دماً <sup>(٦)</sup> هل يتوضأ من تلك البئر ؟ قال : ينزح منها ما بين الثلاثين إلى الأربعين دلواً  
 ثم يتوضأ منها ولا بأس به . قال : وسألته عن رجل ذبح دجاجة أو حمامة فوقعت في بئر هل  
 يصلح أن يتوضأ منها ؟ قال : ينزح منها دلاء يسيرة ثم يتوضأ منها ، وسألته عن رجل  
 يستقي من بئر فيتزغف فيها هل يتوضأ منها ؟ قال : ينزح منها دلاء يسيرة

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : بشر يخرج في مائها قطع جلود ؟ قال : ليس بشيء إن الوزغ ربنا طرح جلده ، وقال : يكفيك دلو من ماء .

٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رباب ، عن زرارة عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرجل يكون من شعر الخنزير يستقي به الماء من البئر هل يتوضأ من ذلك الماء ، قال : لا بأس .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن العذرة تقع في البئر ، قال : ينزع منها عشرة دلاء ، فإن ذابت فأربعون أو خمسون دلواً .

### ﴿ باب ﴾

#### ﴿ البئر تكون التي جنب البالوعة ﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن الحسن بن رباط عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألت عن البالوعة تكون فوق البئر ، قال : إذا كانت فوق البئر فسبعة أذرع وإذا كانت أسفل من البئر فخمسة أذرع من كل ناحية وذلك كثير .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه : عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن زرارة عن محمد بن مسلم وأبي بصير قالوا : قلنا له : بشر يتوضأ منها يجري البول قريباً منها أينجسها ؟ قال : فقال : إن كانت البئر في أعلى الوادي والوادي يجري فيه البول من تحتها وكان بينهما قدر ثلاثة أذرع أو أربعة أذرع لم ينجس ذلك شيء ، وإن كان أقل من ذلك ينجسها وإن كانت البئر في أسفل الوادي <sup>(١)</sup> ويمر الماء عليها وكان بين البئر وبينه تسعة أذرع لم ينجسها وما كان أقل من ذلك فلا يتوضأ منه .

قال زرارة قلت له : فإن كان يجري البول بلزقها وكان لا يثبت على الأرض ؟ فقال : ما لم يكن له قرار فليس به بأس وإن استقر منه قليل فإنه لا ينجس الأرض ولا قمره حتى يبلغ البئر وليس على البئر منه بأس ، فيتوضأ منه وإنما ذلك إذا استنقع كله .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن أبي إسماعيل



السراج عبد الله بن عثمان ، عن قدامة بن أبي يزيد الحمّار ، عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته كم أدنى ما يكون بين البئر - بالماء - والبالوعة ؛ فقال : إن كان مهلاً فسبعة أذرع وإن كان جبلاً فخمسة أذرع ، ثم قال : الماء يجري إلى القبلة إلى يمين ويجري عن يمين القبلة إلى يسار القبلة ويجري عن يسار القبلة إلى يمين القبلة ولا يجري من القبلة إلى دبر القبلة .

٤ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن عباد بن سليمان ، عن سعد بن سعد ، عن محمد بن القاسم ، عن أبي الحسن عليه السلام في البئر يكون بينها وبين الكنيف خمسة أذرع أو أقل ، أو أكثر فتوضأ منها ؛ قال : ليس يكره من قرب ولا بعد . فتوضأ منها ويفتسل ما لم يفسر الماء .

### ﴿ باب ﴾

﴿ الوضوء من صور الدواب والطيور ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن عبد الله بن مهران ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بأن يتوضأ مما شرب منه ما يؤكل لحمه .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، والحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : فضل الحمامة والدجاج لا بأس به والطيور .

٣ - أبو داود <sup>(١)</sup> ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن مساعة قال : سألته : هل يشرب سؤر شيء من الدواب ويتوضأ منه ؛ قال : فقال : أمّا الإبل والبقر والغنم فلا بأس .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة - عن زرارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن في كتاب علي عليه السلام أن الهر سبع <sup>(٢)</sup> ولا بأس بسؤره وإنني لأستحي من الله أن أدع طعاماً لأن أأكل منه .

٥ - أحمد بن إدريس ، ومحمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن محمد بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن موسى ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عما شرب منه الحمامة فقال : كل ما أكل لحمه فتوضأ من سؤره واشرب . وعما شرب منه باذ أو صقر

أوعقاب . فقال : كل شيء من الطير توضعاً مما يشرب منه إلا أن ترى في منقاره دماً فإن رأيت في منقاره دماً فلا توضعاً منه ولا تشرب .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام ، عن جرة وجد فيها خنفساء قدماءت ؟ قال : ألقها وتوضعاً منه وإن كان عثرباً فارق الماء وتوضعاً من ماء غيره ؛ وعن رجل معه إناء ان فيها ماء وقع في أحدهما قدر ولا يدري أيهما هو وليس يقدر على ماء غيره ؛ قال : يهرقتهما جميعاً ويتيمم .  
٧ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن أيوب بن نوح ، عن الوشاء ، عن ذكره عن أبي عبد الله عليه السلام أنه كان يكره مؤر كل شيء لا يؤكل لحمه .

### ﴿ باب ﴾

﴿ التوضوء من سؤر الحائض والحنب واليهودي والنصراني والناصب ﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين بمحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم ، عن شيبعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اشرب من سؤر الحائض ولا توضعاً منه .

٢ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن العيص بن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام هل يغتسل الرجل والمرأة من إناء واحد فقال : نعم يفرغان على أيديهما قبل أن يضا أيديهما في الإناء ، قال : وسألته عن سؤر الحائض ؟ فقال : لا توضعاً منه وتوضعاً من سؤر الحنب إذا كانت مأمونة ثم تغسل يديها قبل أن تدخلها في الإناء وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يغتسل هو وعائشة في إناء واحد يغتسلان جميعاً .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحائض يشرب من سؤرها ؟ قال : نعم ولا يتوضعاً منه .  
٤ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن ابن أبي يعفور قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام أن توضعاً الرجل من فضل المرأة ؟ قال : إذا كانت تعرف الوضوء ؛ ولا يتوضعاً من سؤر الحائض .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن سميد الأعرج قال : سألت  
أبا عبدالله عليه السلام عن سؤر اليهودي والنصراني فقال : لا .  
٦ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن أيوب بن نوح ، عن الوشاء ، عن ذكره  
عن أبي عبدالله عليه السلام أنه كره سؤر ولد الزنا وسؤر اليهودي والنصراني والمشرک  
وكل ما خالف الإسلام وكان أشد ذلك عنده سؤر النصاب .

### ﴿ باب ﴾

﴿ الرجل يدخل يده في الإناة قبل أن يغسلها والحد في غسل اليدين ﴾  
﴿ من الجنابة والبول والغائط والنوم ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن سماعة ، عن أبي بصير  
عنه عليه السلام قال : إذا دخلت يدك في الإناة قبل أن تغسلها فلا بأس إلا أن يكون أصابها  
قدر بول أو جنابة فإن دخلت يدك في الإناة وفيها شيء من ذلك فاهرق ذلك الماء .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمد بن سنان  
عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن عبدالكريم بن عتبة قال : سألت الشيخ عن  
الرجل يستيقظ من نومه ولم يبل أي تدخل يده في الإناة قبل أن يغسلها ، قال : لا لأنه  
لا يدري أين كانت يده فليغسلها .

٣ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن إسماعيل ، عن علي بن الحكم ، عن شهاب بن عبد  
ربه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل الجنب يسهو فيغمس يده في الإناة قبل أن يغسلها  
أنه لا بأس إذا لم يكن أصاب يده شيء .

٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن الحكم ، عن العلاء بن رزين  
عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته ، عن الرجل يبول ولم يمس  
يده شيء ، اغتسلها في الماء ، قال : نعم وإن كان جنباً .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي  
عبدالله عليه السلام قال : ستل كم يفرغ الرجل على يده قبل أن يدخلها في الإناة ، قال :  
واحدة من حدث البول وثنين من الغائط وثلاثة من الجنابة .

٦ - علي بن محمد ، عن سهل ، عن ذكروه ، عن يونس ، عن بكار بن أبي بكر قال :  
قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرجل يضع الكوز الذي يفرغ به من الحب في مكان فثد  
ثم يدخله الحب ، قال : يصب من الماء ثلاثة أكف ثم يدلك الكوز

### ﴿ باب ﴾

﴿ اختلاط ماء المطر بالبول وما يرجع في الآلاء من غسالة الجنب ﴾

﴿ والرجل يقع ثوبه على الماء الذي يستنجى به ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن  
أبي عبدالله عليه السلام في ميزابين سالا أحدهما بول والآخر ماء المطر ، فاختلطا فأصاب ثوب  
رجل لم يضره ذلك

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الهيثم بن أبي مسروق ، عن الحكم  
ابن مسكين ، عن محمد بن مروان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لو أن ميزابين سالا أحدهما  
ميزاب بول والآخر ميزاب ماء فاختلطا ثم أصابك ما كان به بأس .

٣ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الكاهلي ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام  
قال : قلت : أمر في الطريق فيسيل علي الميزاب في أوقات أعلم أن الناس يتوضؤون ، قال :  
قال : ليس به بأس لأنسأل عنه ، قلت : ويسيل علي من ماء المطر أرى فيه التغير وأرى فيه  
آثار الفذر فتقطر القطرات علي وينتضح علي منه و البيت يتوضأ على سطحه فيكف  
على ثيابنا ، قال : ما بدأ بأس ، لأنفسه ، كل شيء يراه ماء المطر فقد طهر

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن بعض أصحابنا ،  
عن أبي الحسن عليه السلام في طين المطر أنه لا بأس به أن يصيب الثوب ثلاثة أيام إلا أن  
يعلم أنه قد نجسه شيء بعد المطر فإن أصابه بعد ثلاثة أيام فأغسله ، وإن كان الطريق  
نظيفاً لم تغسله .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن علي بن الحكم ،  
عن شهاب بن عبد ربّه ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنه قال - في الحب يقتسل فيقطر الماء

عن جسده في الإناء وبتنضح الماء من الأرض فيصير في الإناء - : أنه لا بأس به إذا كثر .  
 ٤ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ، عن ربعي بن عبدالله ،  
 عن الفضل بن يسار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في الرجل الجنب يفتسل فيتنضح  
 من الماء في الإناء ، فقال : لا بأس به ما جعل عليكم في الدين من حرج .  
 ٥ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن عمر  
 ابن يزيد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أتغتسل في مفتسل يبال فيه و يفتسل من الجنابة  
 فيقع في الإناء ماء ينزود من الأرض ، فقال : لا بأس به .

### باب ٤

(ماء الحمام والماء الذي تسخنه الشمس)

١ - بعض أصحابنا ، عن ابن جبير ، عن محمد بن القاسم ، عن ابن أبي يعقوب ،  
 عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : لا تغتسل من البئر التي تجتمع فيها غسالة الحمام  
 فإن فيها غسالة ولداننا وهو لا يطهر إلى سبعة آباء . وفيها غسالة الناصب وهو  
 شرهما ، إن الله لم يخلق خلقاً شرّاً من الكلب وإن الناصب أمون على الله من الكلب .  
 قلت : أخبرني عن ماء الحمام يفتسل منه الجنب والصبي واليهودي والنصراني  
 والمجوسي ، فقال : إن ماء الحمام كماه الشهر يطهر بعضه بعضاً .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن  
 يحيى ، عن منصور بن حازم ، عن بكر بن حبيب ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ماء الحمام  
 لا بأس به إذا كانت له مادة .

٣ - الحسين بن محمد ، عن عبدالله بن عامر ، عن علي بن مهزيار ، عن محمد بن إسماعيل  
 عن حنان قال : سمعت رجلاً يقول لأبي عبدالله عليه السلام : إني أدخل الحمام في السحر  
 وفيه الجنب وغير ذلك فأقوم فأغتسل فيتنضح علي - بعدما أفرغ - من مائه ، قال : ليس  
 هو حرج ، قلت : بلى ، قال : لا بأس .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن أبي يحيى الواسطي ، عن بعض أصحابنا  
 عن أبي الحسن الماضي عليه السلام قال : مثل عن مجمع الماء في الحمام من غسالة الناس

يسيب الثوب ؛ قال : لأبأس .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن أبي الحسين الفارسي ، عن سليمان بن جعفر ، عن إسماعيل بن أبي زياد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الماء الذي تسخنه الشمس لا توضعوا به ولا تنسلوا به ولا تمجنوا به فإنه يورث البرص .

### ﴿ باب ﴾

( الموضع الذي يكره أن يتغوط فيه أو يبال )

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من قه الرجل أن يرتاد موضعاً لبوله .

٢ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عاصم بن حديد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رجل لملي بن الحسين عليه السلام : أين يتوضأ الغرباء قال : يتقى شطوط الأنهار و الطرق النائية وتمت الأشجار المثمرة ومواقع اللعن .  
فتقبل له : وأين مواضع اللعن ؛ قال : أبواب الدور .

٣ - محمد بن يحيى بإسناده رفعه قال : سئل أبو الحسن عليه السلام : ما حد الغائط ؛ قال : لا تستقبل القبلة ولا تستديرها ولا تستقبل الريح ولا تستديرها . و روى أيضاً في حديث آخر لا تستقبل الشمس ولا القمر .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : نهي النبي صلى الله عليه وآله أن يلمح الرجل ببوله من السطح أو من الشيء المرتفع في الهواء .

٥ - علي بن إبراهيم ، رفعه ، قال : خرج أبو حنيفة من عند أبي عبد الله عليه السلام وأبو الحسن موسى عليه السلام قائم وهو غلام فقال له أبو حنيفة : يا غلام أين يضع الغريب بيلدكم فقال : اجتنب أنية المساجد و شطوط الأنهار ، ومساقط الثمار ، و منازل النزال ، ولا تستقبل القبلة بغائط ولا بول ، و ارفع ثوبك وضع حيث شئت .

٦ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل ، عن صالح بن عقبة

عن إبراهيم الكرخي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ثلاث خصال مملون من فعلهن : المتغوط في ظل النزال والمانع الماء ، المتناهب ساد المطريق المسلوك .

### ﴿ باب ١ ﴾

﴿ القول عند دخول الخلاء وعند الخروج والاستنجاء ومن نسيه ﴾

﴿ (والتسمية [عند الدخول و] عند الوضوء) ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن معاوية بن عمار قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا دخلت المخرج قل : « بسم الله اللهم إني أعوذ بك من الخبيث المخبث الرجس النجس الشيطان الرجيم » فإذا خرجت قل : « بسم الله الحمد لله الذي عافاني من الخبيث المخبث وأماط عني الأذى » وإذا توضأت قل : « أشهد أن لا إله إلا الله ، اللهم أجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين والحمد لله رب العالمين » .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا سميت في الوضوء طهر جسدك كله وإذا لم تسم لم يطهر من جسدك إلا ما مر عليه الماء .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : سمعت الرضا عليه السلام يقول : يستنجى ويفسل ما ظهر منه على الشرج ولا تدخل فيه إلا نملة .

٤ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن علي ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار الساباطي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الرجل إذا أراد أن يستنجى بأيما يبدأ بالمقعدة أو بالاحليل ، فقال : بالمقعدة ثم بالاحليل .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يستنجى الرجل بيمينه .

٦ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحسين بن



عبد ربه قال ، قلت له : ما تقول في الفيس يتخذ من حجارة زمر ؟ قال : لا بأس به  
ولكن إذا أراد الاستنجاء نزع

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام  
قال : الاستنجاء باليمين من الجفاء ، وروي أنه إذا كانت باليسار علة

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ،  
عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا انقطعت درة البول فصب  
الماء .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن المغيرة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت  
له : للاستنجاء حدث ؟ قال : لا ، يتقى مائسة ، قلت : فإنه يتقى مائسة ويتقى الريح قال :  
الريح لا ينظر إليها .

١٠ - علي بن محمد ، عن سهل ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم بن  
عمرو ، عن الحسن بن زياد قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الرجل يبول فيصيب فخذه  
وركبته قدر نكبة من بول فيصلي ثم يذكر بعد أنه لم يفسله ؟ قال : يفسله ويعيد  
صلاته .

١١ - محمد بن الحسن ، عن سهل ، عن موسى بن القاسم ، عن عمرو بن سعيد ، عن  
مصدق بن صدقة ، عن عمارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : الرجل يريد أن  
يستنجي كيف يقعد ؟ قال : كما يقعد للفاط ، وقال : إنما عليه أن يفسل ما ظهر منه و  
ليس عليه أن يفسل باطنه .

١٢ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسمدة بن زياد ، عن أبي عبد الله  
عليه السلام أن النبي صلى الله عليه وآله قال لبعض نسائه : مري نساء المؤمنين أن يستنجين بالماء وبنالفرن  
فإنه مطهرة للحواشي ومذهبة للبواسير .

١٣ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان [ بن شاذان ] ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه  
عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال في قول الله عز وجل :  
« إن الله يحب التوابين ويحب المتطهرين » قال : كان الناس يستنجون بالكرفس  
والأحجار ثم أحدثوا الوضوء وهو خلق كريم فأمر به رسول الله صلى الله عليه وآله وصنعه وأنزل الله

في كتابه «إن الله يحب التوابين ويحب المتطهرين»

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أذينة ، عن زرارة

قال : توضأت يوماً ولم أغسل ذكري ثم صليت فسألت أبا عبد الله عليه السلام فقال : اغسل  
ذكرك وأعد صلاتك .

١٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن علي بن يقطين ، عن

أخيه الحسين ، عن علي بن يقطين ، عن أبي الحسن عليه السلام في الرجل يبول فينسى غسل  
ذكره ثم يتوضأ وضوء الصلاة ، قال : يغسل ذكره [ بعد الصلاة ] ولا يعيد الوضوء .

١٦ - عنه ، عن أحمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن بعض أصحابنا ، عن

أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يبول وينسى أن يغسل ذكره حتى يتوضأ ويصلي ، قال :  
يفسل ذكره ويعيد الصلاة ولا يعيد الوضوء .

١٧ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن زرعة ، عن سماعة ،

قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا دخلت الفائط قضيت الحاجة فلم تهرق الماء <sup>(١)</sup> ثم  
توضأت ونسيت أن تستنجي فذاكرت بعدما صليت فمليك الإعادة وإن كنت أهرقت الماء  
فنسيت أن تغسل ذكرك حتى صليت فمليك إعادة الوضوء والصلاة وغسل ذكرك لأن  
البول ليس مثل البراز

### «باب ١٦»

«(الاستبراء من البول وغسله ومن لم يجده الماء)»

علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن جريز ، عن محمد بن مسلم قال :

قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجل بال ولم يكل معه ماء ، قال : يغسله أصل ذكره إلى  
طرفه ثلاث حضرات ويترطره ، قال : خرج بعد ذلك في فليس من البول ولكن من  
الجمائل

١ - عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد ، وأبي داود جيماء ، عن الحسين بن سعيد

عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء ، عن ابن أبي عمير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن

رجل بال ثم يتوضأ وقام إلى الصلاة فوجد بللاً ، قال : لا يتوضأ إنما ذلك من الجمائل .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أحمد بن أشيم ، عن صفوان قال :

سأل الرضا عليه السلام رجلاً وأنا حاضر فقال: إن بي جرحاً في مقدمتي فأتوضأ وأستنجي ثم أجد بعد ذلك الشحوب المصفرة من المقدمة أفاعيد الوضوء؟ فقال: وقد أهيت [وقال]: نعم، قال: لا ولكن رشه بالماء ولا تمد الوضوء.

أحد، عن أبي نصر قال: سأل الرضا عليه السلام رجلاً ينحو حديث صفوان.

٤ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حنان بن سدير قال: سمعت رجلاً سأل أبا عبد الله عليه السلام فقال: ربما بليت ولم أقدر على الماء ويشد علي ذلك؟ فقال: إذا بليت وتسمعت فامسح ذكرك بريقك فإن وجدت شيئاً فقل: هذا من ذلك.

٥ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبد الله بن المغيرة، عن منصور بن حازم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: الرجل يعثره البول ولا يقدر على حبسه؟ قال: فقال لي: إذا لم يقدر على حبسه فإلى بالمند، يجل خريطة.

٦ - الحسين بن محمد، عن أحمد بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن سعد بن عبد الرحمن قال: كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام في نصي ببول فيلقني من ذلك شدة ويرى البول بعد البلل؟ قال: يتوضأ به ينتضج في النهار مرة واحدة.

٧ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن الحسين بن أبي العلاء قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن البول يسبب الجسد؟ قال: سب عليه الماء مرتين.

٨ - محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن ابن فضال، عن غالب بن عثمان، عن روح بن عبد الرحمن قال: قال أبو عبد الله عليه السلام وأنا قائم على رأسه ومعى أداة أو قال: كوز فلما انقطع شخب البول قال بيده هكذا إلى فناولته بالماء فتوضأ مكانه.

## باب

(مقدار الماء الذي يجزى للوضوء والفعل ومن تهدي في الوضوء)

١ - علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن العلاء، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: يأخذ أحدكم الرأحة من الدهن فيبلا بها جسده والماء أوسع من ذلك.

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة وعبد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنما الوضوء حد من حدود الله ليعلم الله من يطعمه ومن يصيه وإن المؤمن لا ينحسه شيء .  
 ٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وأبو داود جميعاً ، عن الحسين بن سعيد عن فضالة ، عن داود بن فرقد قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن أبي كان يقول : إن للوضوء حداً من تعداه لم يوجر ، وكان أبي يقول : إنما يتلذذ . فقال له رجل : وما حده ؟ قال : تغسل وجهك وبديك وتمسح رأسك ورجليك .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الجنب ما جرى عليه الماء من جسده قليلاً وكثيره فقد أجزأه .

٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان ، عن الهادي بن زرير ، عن محمد ابن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألت عن غسل الجنابة كم يجزى من الماء ، فقال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يغتسل بغضبية أمداً بينه وبين صاحبه ويفتسلان جميعاً من إناه واحد .  
 ٦ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن يزيد بن إسحاق ، عن هارون بن حمزة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يجزئك من الفسل والاستنجا ما ملكت <sup>(١)</sup> بيمينك .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام في الوضوء قال : إذا مس جلدك الماء فحسبك .

٨ - علي ، عن أبيه ، عن السوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : الرجل يجنب فيرتس في الماء ارتمامة واحدة فيخرج بجزءه ذلك من غسله ، قال : نعم .

٩ - علي بن محمد وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الحسين بن شمسون ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن لله ملكاً يكتب صرف الوضوء كما يكتب عدوانه <sup>(٢)</sup> .

﴿ باب ﴾

﴿ ( السواك ) ﴾

١ - علي بن محمد ، عن سول ؛ وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن عبدالله بن ميمون القداح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ركعتان بالسواك أفضل من سبعين ركعة بغير سواك ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك مع كل صلاة .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن يونس بن يعقوب عن أبي أسامة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من سنن المسلمين السواك .

٣ - أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن العلاء ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم : كازال جبرئيل عليه السلام يوصيني بالسواك حتى خفت أن أحفى .. أو أورد .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن بكير ، عن ذكره ، عن أبي جعفر عليه السلام في السواك قال : لا تدعه في كل ثلاث ولو أن تمر مرة .

٥ - علي ، بإسناده قال : أدنى السواك أن تدلك بإصبعك .

٦ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن المعلّى أبي عثمان عن مملّى بن خنيس قال سألت أبا عبدالله عليه السلام عن السواك بعد الوضوء فقال : الاستياك قبل أن تتوضأ ، قلت : أرايت إن نسي حتى يتوضأ ؛ قال : يستاك ثم يتمضمض ثلاث مرات وروي أن السنة في السواك في وقت السحر .

٧ - علي بن محمد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن عبدالله بن حماد ، عن أبي بكر بن أبي سمك قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا قمت بالليل فاستاك فإن الملك يأتيك فيضع فاه على فيك وليس من حرف تلووه وتنطق به إلا صدق به إلى السماء فليكن فوك طيب الرّيح .

﴿ باب ﴾

﴿ ( المضمضة والاستنشاق ) ﴾

١ - الحسين بن محمد ، عن معلّى بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن

حكيم بن حكيم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المضمضة والاستنشاق أمن الوضوء ، هي ، قال : لا .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن شاذان بن الخليل ، عن يونس بن عبد الرحمن ، عن حماد ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته ، عن المضمضة والاستنشاق قال : ليس هما من الوضوء ، هما من الجوف .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي بكر الحضرمي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس عليك مضمضة ولا استنشاق لأنهما من الجوف .

### ﴿ بَاب ﴾

#### ﴿ صفة الوضوء ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس بن عبد الرحمن ، عن أبان بن رجيل ، عن زرارة قال : حكى لنا أبو جعفر عليه السلام وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله فدعا بقدح فأخذ كفاً من ماء فأسدله على وجهه ثم مسح وجهه من الجانبين جيناً ثم أعاد يده اليسرى في الإناء فأسدلها على يده اليمنى ثم مسح جوانبها ثم أعاد اليمنى في الإناء فمسحها على اليسرى ثم مسح بها كما صنع باليمنى ثم مسح بها في يده رأسه ورجليه ولم يعدهما في الإناء .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن داود بن النعمان ، عن أبي أيوب ، عن يكيك بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ألا أحكى لكم وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله ، فأخذ بكفه اليمنى كفاً من ماء ففسل به وجهه ثم أخذ يده اليسرى كفاً من ماء ففسل به يده اليمنى ، ثم أخذ يده اليمنى كفاً من ماء ففسل به يده اليسرى ، ثم مسح بفضل يديه رأسه ورجليه .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد ابن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : يأخذ أحدكم الراحة من الدهن فيملا بها جسده

والماء أوسع [من ذلك] ألا أحكي لكم وضوء رسول الله ﷺ؟ قلت: بلى قال: فأدخل يده في الإناء ولم يقل يده فأخذ كفاً من ماء فصبه على وجهه ثم مسح جانبيه حتى مسح كاهه ثم أخذ كفاً آخر يمينه فصبه على يساره ثم غسل به ذراعه الأيمن ثم أخذ كفاً آخر فغسل به ذراعه الأيسر ثم مسح رأسه ورجليه بما بقي في يديه.

٤- علي، عن أبيه؛ وطلحة بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن حماد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة قال: قال أبو جعفر عليه السلام: ألا أحكي لكم وضوء رسول الله ﷺ؟ قلنا: بلى، فدعا بقب فيه شيء من ماء ثم وضعه بين يديه ثم حسر عن ذراعيه ثم غمس فيه كفه اليميني ثم قال: هكذا إذا كانت الكف طاهرة، ثم غرف فنلأها ماءً فوضعا على جبينه ثم قال: «بسم الله» وسدله على أطراف لحيته ثم أمر يده على وجهه وظاهر جبينه مرة واحدة ثم غمس يده اليسرى فغرف بها مبالاً ثم وضعه على مرفقه اليميني وأمر كفه على ساعده حتى جرى الماء على أطراف أصابعه، ثم غرف يمينه مبالاً فوضعه على مرفقه اليسرى وأمر كفه على ساعده حتى جرى الماء على أطراف أصابعه ومسح مقدم رأسه وظهر قدميه بيلاً يساره وبقية بيلاً يمينه.

قال: وقال أبو جعفر عليه السلام: إن الله عز وجل يحب الوتر فتدبج بك من الوضوء ثلاث غرفات: واحدة للوجه واثنان للذراعين، وتمسح بيلاً يمينك ناصيتك وما بقي من بيلاً يمينك ظير قبمك اليميني وتمسح بيلاً يسارك ظير قبمك اليسرى.

قال زرارة: قال أبو جعفر عليه السلام: سألت رجلاً أمير المؤمنين عليه السلام عن وضوء رسول الله ﷺ فحكى له مثل ذلك.

٥- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن أذينة، عن زرارة وبكير أنهما سألا أبا جعفر عليه السلام عن وضوء رسول الله ﷺ فدعا بطست أو تورفيه ماء فغمس يده اليمنى فغرف بها غرفة فصبها على وجهه، فغسل بها وجهه، ثم غمس كفه اليسرى فغرف بها غرفة فأفرغ على ذراعيه اليمنى فغسل بها ذراعه من المرفق إلى الكف لا يردّها إلى المرفق ثم غمس كفه اليميني فأفرغ بها على ذراعه اليسرى من المرفق وصنع بها مثل ما صنع باليميني، ثم مسح رأسه وقدميه بيلاً كفه، لم يحدث لهما ماءً جديداً ثم قال: ولا يدخل أصابعه تحت الشرايين<sup>(١)</sup> قال: ثم قال: إن الله عز وجل يقول:

«بأيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم» (٣) ، فليس له أن يدع شيئاً من وجهه إلا غسله وأمر بغسل اليدين إلى المرفقين فليس له أن يدع شيئاً من يديه إلى المرفقين إلا غسله لأن الله يقول : «اغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق» ثم قال : «وامسحوا برؤوسكم وأرجلكم إلى الكعبين» فإذا مسح بشيء من رأسه أو بشيء من قدميه ما بين الكعبين إلى أطراف الأصابع فقد أجزأه .

قال : فقلنا : أين الكعبان ؟ قال ، ههنا يعني المفصل دون عظم الساق ، فقلنا : هذا ما هو ؟ فقال : هذا من عظم الساق والكعب أسفل من ذلك (٤) فقلنا : أصلحك الله فالترفة الواحدة تجزئ للوجه وعرفة للذراع ؟ قال : نعم ، إذا بالغت فيها والثنتان (٥) تأنيان على ذلك كله .

٣ - محمد بن الحسن وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن زياد ، عن يونس بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الوضوء للصلوة فقال : مرة مرة .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وأبي داود جميعاً ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن حماد بن عثمان ، عن علي بن الحنفية ، عن ميسرة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الوضوء واحدة واحدة ، ووصف الكعب في ظهر القدم .

٨ - الحسين بن محمد ، عن عبد الله بن عامر ، عن علي بن مهزيار ، عن محمد بن يحيى ، عن حماد بن عثمان قال : كنت قاعداً عند أبي عبد الله عليه السلام فديعاً بماء فملا به كفه فعم به وجهه ثم ملا كفه فعم به يده اليمنى ثم ملا كفه فعم به [يده] اليسرى ثم مسح على رأسه ورجليه وقال : هذا وضوء من لم يحدث حدثاً . يعني به التمدد في الوضوء .

٩ - علي بن محمد ، ومحمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه ، ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الوضوء فقال : ما كان وضوء علي عليه السلام إلا مرة مرة . هذا دليل على أن الوضوء إنما هو مرة مرة لأنه صلوات الله عليه كان إذا ورد عليه أمر أن كلاهما لله طاعة أخذ بأحوطهما وأشدّهما على بدنه وإن الذي جاء عنهم عليه السلام أنه قال : «الوضوء مرتان» أنه هو لمن لم يقنعه مرة واستزاده فقال : مرتان ، ثم قال : ومن



زاد على مرتين لم يوجر وهذا أقصى غاية الحد في الوضوء البذي من تجاوزه أثم ولم يكن له وضوء وكان كمن صلى الظهور خمس ركعات ولو لم يطلق بالتيمم في المرتين لكان سيئهما سيئ الثلاث

وروي في رجل كان معه من الماء مقدار كف وحضرت الصلاة قال : فقال : يقسمه أثلاثاً : ثلث للوجه وثلث لليد اليمنى وثلث لليد اليسرى ويمسح بالبلّة رأسه ورجليه .

### باب ١٨

(حد الوجه الذي يقبل والذراعين وكيف يقبل) \*

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت له : أخبرني عن حد الوجه الذي ينبغي له أن يوضأ الذي قال الله عز وجل : فقال : الوجه الذي أمر الله تعالى بوضئه الب واليد اليمنى لا حدان يزيد عليه ولا ينقص منه ، إن زاد عليه لم يوجر وإن نقص منه أثم : ما دارت عليه السبابة والوسطى والإبهام من قصاص الرأس إلى الذقن وما جرت عليه الأصابع من الوجه مستديراً فهو من الوجه وما سوى ذلك فليس من الوجه . قلت : الصّدغ ليس من الوجه ؟ قال : لا .

٢ - محمد بن يعقوب ، عن أحمد بن محمد ؛ وعبد بن الحسين ، عن صفوان ، عن العلاء ، عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال : سألت عن الرجل يتوضأ أبطن لحيته ؟ قال : لا .

٣ - محمد بن يحيى ، عن عبد الله بن محمد بن عيسى ، عن أبيه ، عن ابن المغيرة ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تضربوا وجوهكم بالماء ضرباً إذا توضأتم ولكن شئوا الماء شئاً .

٤ - علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن إسماعيل بن مهران قال : كتبت إلى الرضا عليه السلام أسأله عن حد الوجه فكتب : من أول الشعر إلى آخر الوجه وكذلك الجبين .

٥ - محمد بن الحسن وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن الحكم ، عن الهيثم ابن عروة التميمي قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : « فاغسلوا وجوهكم

وأيديكم إلى المرافق . فقلت : هكذا ومسحت من ظهر كفي إلى المرفق ، فقال : ليس هكذا تنزليها إسماعي فاضلوا وجوهكم وأيديكم من المرافق ، ثم أمر يده من مرفقه إلى أصابعه .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أخيه إسحاق بن إبراهيم ، عن محمد بن إسماعيل بن

بزيغ ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : فرض الله على النساء في الوضوء للصلاة أن يتدننن بباطن أذرعهن وفي الرجال بظاهر الذراع .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نجران ، عن عاصم بن حميد ، عن

محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن الأقطع اليد الرجل قال : يغسلها

٨ - [و] عنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة ، ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن

محمد ، عن الحسن بن علي ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الأقطع ، قال :

ينسل ما قطع منه

٩ - محمد بن يحيى ، عن العمركي ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام

قال : سألت عن رجل قطعت يده من المرفق كيف يتوضأ ، قال : يغسل ما بقي من عضده .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن زرارة

قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أن آتاساً يقولون : إن بطن الأذين من الوجه وظاهرهما من

الرأس ، فقال : ليس عليهما غسل ولا مسح .

### ﴿ باب ﴾

#### ﴿ مسح الرأس والتدمين ﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن شاذان بن الخليل النيسابوري

عن معمر بن عمر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : يجزى من المسح على الرأس موضع ثلاث

أصابع وكذلك الرجل .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب ، عن محمد بن مسلم ،

عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الأذنان ليسا من الوجه ولا من الرأس ، قال : وذكر المسح

فقال : امسح على مقدم رأسك وامسح على التدمين وأبدأ بالشفق الأيمن .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن شاذان بن الخليل ، عن يونس ، عن حماد ، عن الحسين بن علي بن عبد الله رضي الله عنه : قال : رأيت رجلاً يوضأ وهو مغمى فقل عليه نزع العمامة لمكان البرد ، فقال : ليدخل إبعده .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر رضي الله عنه : ألا تخبرني من أين علمت وقلت : إن المسح ببعض الرأس وبعض الرجلين ، فضحك ثم قال : يا زرارة قال : رسول الله صلى الله عليه وآله و نزل به الكتاب من الله لأن الله عز وجل يقول : « فاعصلوا وجوهكم » فعرفنا أن الوجه كله ينبغي أن يفسل ثم قال : « وأيديكم إلى المرافق » ثم فصل بين الكلام فقال : « وامسحوا برؤوسكم » فعرفنا حين قال : « برؤوسكم » أن المسح ببعض الرأس لمكان المياه ، ثم وصل الرجلين بالرأس كما وصل اليدين بالوجه : فقال : « وأرجلكم إلى الكعبين » فعرفنا حين وصلها بالرأس أن المسح على بعضها ثم فسرد ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله للناس فضيحوه ثم قال : « فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيداً طيباً فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه » فلما وضع الوضوء إن لم تجدوا الماء أثبت بعض الفسل مسحاً لأنه قال : « بوجوهكم » ثم وصل بها « وأيديكم » ثم قال : « منه أي من ذلك التيمم لأنه علم أن ذلك أجمع لم يجر على الوجه لأنه يعلق من ذلك الصعيد ببعض الكف ولا يعلق ببعضها ، ثم قال : « ما يريد الله ليجعل عليكم (في الدين) حرجاً » والخرج الضيق .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال سألته : عن المسح على القدمين كيف هو ؟ فوضع كفه على الأصابع فمسحها إلى الكعبين إلى ظاهر القدم ، قلت : جعلت فداك لو أن رجلاً قال يا سبعين من أصابعه هكذا ، فقال : لا إلا بكفة .

٦ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس قال : أخبرني من رأى أبا الحسن عليه السلام يمسح ظهر قدميه من أعلى القدم إلى الكعب ومن الكعب إلى أعلى القدم ويقول : الأمر في مسح الرجلين موضع من شاء مسح مقبلاً ومن شاء مسح مدبراً فإنه من الأمر الموضع إن شاء الله .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قال :  
لو أنك توضأت فجمعت مسح الرّجلين غسلًا ثم أضمرت أن ذلك هو المفترض لم يكن ذلك  
بوضوء . ثم قال : ابدأ بالمسح على الرّجلين فإن بدالك غسل فمسحت فامسح بعده ليكون آخر  
ذلك المفترض

٨ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن الحكم بن مسكين ، عن محمد بن  
وان قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إنه يأتي على الرّجل ستون وسبعون سنة ما قبل الله  
منه صلاة ، قلت : وكيف ذلك ؟ قال : لأنه يغسل ما أمر الله بمسحه .

٩ - محمد بن يحيى ، عن علي بن إسماعيل ، عن علي بن النعمان ، عن القاسم بن محمد ،  
عن جعفر بن سليمان عنه قال : سألت أبا الحسن موسى عليه السلام قلت : جعلت فداك يكون  
خف الرّجل خرقاً فيدخل يده فيمسح ظهر قدمه أيجزئ ذلك ؟ قال : نعم .

١٠ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن أبيان ، عن زرارة ، عن  
أبي جعفر عليه السلام قال : توضأ علي عليه السلام ففصل وجهه وذراعيه ثم مسح على رأسه وعلى  
نعليه ولم يدخل يده تحت الشراك

١١ - محمد بن يحيى ، رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الذي يغضب رأسه بالحناء  
ثم يبدله في الوضوء ، قال : لا يجوز حتى يصيب بشرة رأسه بالماء .

## ﴿ باب ﴾

### في مسح الخف (١)

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن  
أيوب ، عن أطن ، عن إسحاق بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المريض هل  
له رخصة في المسح ؟ قال : لا .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت له في مسح  
الخفين قتيبة ؟ فقال <sup>(١)</sup> : ثلاثة لا تأتي فيهن أحدًا : شرب المسكر ، ومسح الخفين ، ومثمة المسح .  
قال زرارة : ولم يقل : الواجب عليكم ألا تشقوا فيهن أحدًا .

## ﴿ باب ﴾

### ﴿ الجبائر والفروح والجراحات ﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام <sup>(١٢)</sup> عن الكسير تكون عليه الجبائر أو تكون به الجراحة كيف يصنع بالوضوء ، وعند غسل الجنابة ، وغسل الجمعة ؟ قال : يغسل ما وصل إليه الغسل <sup>(١٤)</sup> مما ظهر مما ليس عليه الجبائر ويدع ما سوى ذلك مما لا يستطيع غسله ولا ينزع الجبائر و [لا] يعيب بجراحته .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألت عن الجرح كيف يصنع به صاحبه ؟ قال : يغسل ما حوله .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي : عن أبي عبدالله عليه السلام أنه سئل عن الرجل يكون به القرحة في ذراعه أو نحو ذلك في موضع الوضوء فيعصبها بالخرقة ويتوضأ ويمسح عليها إذا توضأ ؟ فقال : إن كان يؤذيه الماء فليمسح على الخرقة وإن كان لا يؤذيه الماء فلينزغ الخرقة ثم ليغسلها ، قال : سألته عن الجرح كيف أصنع به في غسله ؟ قال : اغسل ما حوله .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن علي بن الحسن ابن رباط ، عن عبد الأعلى مولى آل سام قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : عنرت فاقطع نظري فجمعت على إسبمي حرارة فكيف أصنع بالوضوء ؟ قال : يعرف هذا وأشباهه من كتاب الله عز وجل فما جعل عليكم في الدين من حرج ، اسمح عليه .

## ﴿ باب ﴾

### ﴿ الشك في الوضوء ومن نسيه أو قدم أو أخر ﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن العباس بن عامر ، عن عبدالله بن

بكبير، عن أبيه، قال: قال لي أبو عبدالله عليه السلام: إذا استيقنت أنك قد أحدثت نوضاً وإيّاك أن تحدث وضوءاً أبداً حتى تستيقن أنك قد أحدثت.

٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ وعبد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن حماد بن عيسى، عن حرير، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا كنت قاعداً على وضوء، ولم تدر أفسلت ذراعك أم لا فأعد عليها وعلى جميع ما شككت فيه أنك لم تغسله أو تمسحه بما سمى الله مادمت في حال الوضوء، فإذا قمت من الوضوء، وفرغت فتدصرت في حال أخرى في صلاة أو غير صلاة فشككت في بعض ما سمى الله مما أوجب الله تعالى عليك فيه وضوءاً فلا شيء عليك وإن شككت في مسح رأسك وأصبت في لحيتك بلمة فامسح بها عليه وعلى ظهر قدميك وإن لم تصب بلمة فلا تنقض الوضوء بالشك وأمسح في صلاتك وإن تيقنت أنك لم تشم وضوءك فأعد على ما تركت يقيناً حتى تأتي على الوضوء. قال حماد: وقال حرير: قال زرارة: قلت له: رجل ترك بعض ذراعه أو بعض جسده في غسل الجنابة؟ فقال: إذا شك ثم كانت به بلمة وهو في صلاته مسح بها عليه وإن كان استيقن رجوع وأعاد عليه الماء ما لم يصب بلمة فإن دخله الشك وقد دخل في حال أخرى فليمض في صلاته ولا شيء عليه وإن استبان رجوع وأعاد الماء عليه وإن رآه وبه بلمة مسح عليه وأعاد الصلاة باستيقان وإن كان شاكاً فليس عليه في شكه شيء فليمض في صلاته.

٣ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إن ذكرت وأنت في صلاتك أنك قد تركت شيئاً من وضوءك المفروض عليك فانصرف وأتم الذي نسيت من وضوءك وأعد صلاتك وبكفك من مسح رأسك أن تأخذ من لحيتك بللمها إذا نسيت أن تمسح رأسك فتمسح به مقدّم رأسك.

٤ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا نسي الرجل أن يغسل يمينه فغسل شماله ومسح رأسه ورجليه وذكر بعد ذلك غسل يمينه وشماله ومسح رأسه ورجليه وإن كان إنما نسي شماله فليغسل الشمال ولا يمسح على ما كان توضأ وقال: اتبع وضوءك بعضه بعضاً.

٥ - علي، عن أبيه؛ وعبد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن حماد، عن

حرير، عن زرارة قال : قال أبو جعفر عليه السلام : تابع بين الوضوء ، كما قال الله عز وجل إبدأ بالوجه ثم باليدين ثم امسح الرأس والرجلين ولا تقدمن شيئاً بين يدي شيء ، تخالف ما أمرت به وإن غسلت الذراع قبل الوجه فابدأ بالوجه وأعد على الذراع وإن مسحت الرجل قبل الرأس فامسح على الرأس قبل الرجل ثم أعد على الرجل ، إبدأ بما بدأ الله به .

٦- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ وأبي داود جيماً ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ؛ عن الحسين بن عثمان . عن سماعة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا نسيت فغسلت ذراعك قبل وجهك فأعد غسل وجهك ثم اغسل ذراعيك بعد الوجه فإن بدأت بذراعك الأيسر قبل الأيمن فأعد غسل الأيمن ثم اغسل اليسار وإن نسيت مسح رأسك حتى تغسل رجليك فامسح رأسك ثم اغسل رجليك .

٧- وبهذا الإسناد قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا توضأت بعض وضوءك فمضت لك حاجة حتى ينشف وضوءك فأعد وضوءك فإن الوضوء لا يقبض .

٨- علي بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ربما توضأت فندمنا فدعوت الجارية فأبطأت علي بالماء فيجف وضوءي ؟ فقال : أعد .

٩- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن حكيم بن حكيم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل نسي من الوضوء الذراع والرأس ؟ قال : يعيد الوضوء ، إن الوضوء يتبع بعضه بعضاً .

### باب ٢٢

﴿ ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه ﴾

١- محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وأحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبد الجبار بن يعقوب ، عن صفوان بن يحيى ، عن سالم أبي الفضل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس ينقض الوضوء إلا ما خرج من طرفيك الأسفلين اللذين أنعم الله عليك بهما .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال :  
سأل أبو عبد الله عليه السلام : إن الشيطان يفتح في دبر الإنسان حتى يخيل إليه أنه قد خرج  
منه ريح ، فليبتض الوضوء ، إلا ريح تسمعها أو تجد ريحها .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن ظريف ، عن  
ثعلبة بن ميمون ، عن عبد الله بن يزيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس في حب القرع  
والدريدان الصغار وضوء ، إنما هو بمنزلة القمل .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن أخي فضيل ، عن  
فضيل ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يخرج منه مثل حب القرع ، قال : ليس عليه وضوء .  
وروي إذا كانت ملطخة بالمعدة أعاد الوضوء .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي  
جعفر عليه السلام ولأبي عبد الله عليه السلام : ما يبتض الوضوء ؟ فقالا : ما يخرج من طرفيك الأسفلين من  
الدبر والدكر ، غائط أو بول أو مني أو ريح والنوم حتى يذهب العقل وكل النوم  
يكبره إلا أن تكون تسمع الصوت .

٦ - محمد بن يحيى ، عن العمركي ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه موسى عليه السلام قال :  
سألته عن الرجل هل يصلح له أن يستدخل الدواء ثم يصلي وهو معه أبتض الوضوء ؟  
قال : لا يبتض الوضوء ولا يصلي حتى يطرحه .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء  
قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يتجشأ فيخرج منه شيء أيبعد الوضوء ؟ قال : لا .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أذينة ، عن أبي أسامة قال :  
سألت أبا عبد الله عليه السلام عن التقي ، هل يبتض الوضوء ؟ قال : لا .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وأبو داود ، عن الحسين بن سعيد ،  
عن فضالة ، عن أبان ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا قام الرجل  
وهو على طهر فليتمضمض .

١٠ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن سفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ،  
عن محمد الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يكون على طهر فيأخذ من أظفاره



أرشد ما يريد الوضوء ، فقال : لا ولكن بمسح رأسه وأظفاره بالماء ، قال : قلت : فإنهم  
 يزعمون أن فيه الوضوء ، فقال : إن خاصمكم فلا تغاصمهم و قولوا : هكذا السنة .  
 ١١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر  
 عليه السلام قال : ليس في القبلة ولا مس الفرج ولا المباشرة وضوء .

١٢ - محمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ،  
 عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الرعاف والحجامة وكل دم سائل ؛  
 فقال : ليس في هذا وضوء إنما الوضوء من طرفيك اللذين أنعم الله تعالى بهما عليك .

١٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن معمر بن خلاد قال : سألت أبا الحسن  
 عليه السلام عن رجل به علة لا يقدر على الاضطجاع والوضوء يشتد عليه وهو قاعد مستند  
 ما لو ساند فرسما أعني وهو قاعد على تلك الحال ؛ قال : بتوضأ ، قلت له : إن الوضوء يشتد  
 عليه له مال عاتيه ؛ فقال : إذا خفي عليه الصوت فقد وجب الوضوء عليه ، وقال : يؤخر  
 التلثم ويصليها مع العصر يجمع بينهما وكذلك المغرب والمشاء .

١٤ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، ومحمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين  
 عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الخفقة  
 والخفقتين ؛ فقال ما أدري ما الخفقة والخفقتان إن الله يقول : «بل الإنسان على نفسه بصيرة»  
 إن علياً عليه السلام كان يقول : من وجد طعم السوم قائماً أو قاعداً فقد وجب عليه الوضوء .

١٥ - علي بن محمد ، عن ابن جمهور ، عمن ذكره ، عن أحمد بن محمد ، عن سعد ، عن  
 أبي عبد الله عليه السلام قال : أذنان وعينان تمام العينان ولا تمام الأذنان وذلك لا يفتن  
 الوضوء فإذا نامت العينان والأذنان انتقض الوضوء .

١٦ - أحمد بن إدريس ؛ ومحمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن  
 عن شمر بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار الساباطي ، عن أبي عبد الله عليه السلام  
 قال : الرجل يفرض من شعره بأسنانه أي مسحه بالماء قبل أن يصلي ؛ قال : لا بأس ، إنما  
 ذلك في المتديد .

﴿باب ٢٣﴾

﴿الرجل يطأ على العذرة أو غيرها من القدر﴾

١- محمد بن يعقوب ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن صالح ، عن الأحول ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في الرجل يطأ على الموضع الذي ليس بنظيف ثم يطأ بعده مكاناً نظيفاً ، قال : لا بأس إذا كان خمسة عشر ذراعاً أو نحو ذلك .

٢- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام إذ مر على عذرة يابسة فوطأ عليها فأصاب ثوبه ، فقلت : جعلت فداك قد وطأت على عذرة فأصاب ثوبك ، فقال : أليس هي يابسة ؟ فقلت : بلى ، فقال : لا بأس : إن الأرض تطهر بعضها بعضاً

٣- محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمارة ، عن محمد الحلبي قال : نزلنا في مكان بيننا وبين المسجد زقاق قدر فدخلت على أبي عبدالله عليه السلام فقال : أين نزلتم ؟ فقلت : نزلنا في دار فلان ، فقال : إن بينكم وبين المسجد زقاقاً قدراً - أو قلنا له : إن بيننا وبين المسجد زقاقاً قدراً - فقال : لا بأس ، الأرض تطهر بعضها بعضاً ، قلت : والسرقين الرطب أطأ عليه ؟ فقال : لا يضره مثله .

٤- علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل يطأ في العذرة أو البول أو عييد الوضوء ؟ قال : لا ولكن يغسل ما أصابه . وفي رواية أخرى إذا كان جافاً فلا يغسله .

٥- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن المعلى بن خنيس قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الخنزير يخرج من الماء فيمر على الطريق فيسبل منه الماء ، أمر عليه حافياً ؟ فقال : أليس وراءه شيء جاف ؟ قلت : بلى ، قال : فلا بأس ، إن الأرض تطهر بعضها بعضاً .

﴿باب ٢٤﴾

﴿المندى والودى﴾

١- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِنْ سَالَ مِنْ ذَكَرْكَ شَيْءٌ مِنْ مَذْيِ أَوْ رُودِي وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَغْسِلْهُ وَلَا تَقْطَعْ الصَّلَاةَ وَلَا تَنْقُضَ لَهُ الْوُضُوءَ وَإِنْ بَلَغَ عَقِيْبِكَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ النَّخَامَةِ وَكُلِّ شَيْءٍ يَخْرُجُ مِنْكَ بَعْدَ الْوُضُوءِ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَبَائِلِ أَوْ مِنَ الْبُؤْسِ وَلَا يَسِيءُ ، فَلَا تَغْسِلْهُ مِنْ تَوْبِكَ إِلَّا أَنْ تَقْدِرَهُ .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن عمر بن حفص قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المذي ، فقال : ما هو والنخامة إلا سوء .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن يزيد بن معاوية قال : سألت أحدهما عليهما السلام عن المذي ، فقال : لا ينقض الوضوء ولا يغسل منه توب ولا جسد إنما هو بمنزلة المخاط والبراق .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن المذي يسيل حتى يصيب الفخذ ، فقال : لا يقطع صلاته ولا يغسله من فخذيه ، إنه لم يخرج من مخرج المني ، إنما هو بمنزلة النخامة .

### باب أنواع الغسل

١ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : الغسل من الجنابة ويوم الجمعة والعيدين وحين تحرم وحين تدخل مكة والمدينة ويوم عرفة ويوم تزدور البيت وحين تدخل الكعبة وفي ليلة تسع عشرة وإحدى وعشرين وثلاث وعشرين من شهر رمضان ومن غسّل مائة .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن أسامة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن غسل الجمعة فقال : واجب في السفر والحضر إلا أنه رخص للنساء في السفر لقلّة الماء ، وقال : غسل الجنابة واجب وغسل الحائض إذا طهرت واجب وغسل المستحاضة واجب إذا احتشمت بالكرم فجاز الدم الكرم فغسلها الغسل لكل صلاتين وللجمعة غسل وإن لم يجز الدم الكرم فغسلها الغسل كل يوم مرة والوضوء لكل صلاة وغسل النفساء واجب وغسل المولود واجب وغسل الميت واجب وغسل الزيارة واجب وغسل دخول البيت واجب وغسل الاستسقاء واجب وغسل أول ليلة من شهر رمضان يستحب

وغسل ليلة إحدى وعشرين وغسل ليلة ثلاث وعشرين سنة لا تتركها فإنه يرجى في إحدى ليلة القدر وغسل يوم الفطر وغسل يوم الأضحية سنة ، لأحب تركها وغسل الإستخارة يستحب ، العمل في غسل الثلاث الليالي من شهر رمضان ليلة تسعة عشرة وإحدى وعشرين وثلاث وعشرين .

### ﴿ باب ﴾

﴿ ما يجزئ الغسل منه إذا اجتمع ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : إذا اغتسلت بعد طلوع الفجر أجزأك غسلك ذلك للجنابة والجمعة وعرفة والنحر والحلق والذبيح والزيارة وإذا اجتمعت عليك حقوق أجزأها عنك غسل واحد : قال : ثم قال : كذلك المرأة يجزئها غسل واحد للجنابة وإحرامها وجمعتها وغسلها من حيضها وعيها .

### ﴿ باب ﴾

﴿ وجوب الغسل يوم الجمعة ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : سألت عن الغسل يوم الجمعة فقال : واجب على كل ذكر وأشي ، عبد أو حر .  
٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان ، عن منصور بن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الغسل يوم الجمعة على الرجال والنساء في الحضر وعلى الرجال في السفر وليس على النساء في السفر وفي رواية أخرى أنه رخص للنساء في السفر لقلة الماء .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن سيف ، عن أبيه سيف بن عميرة ، عن الحسين بن خالد قال : سألت أبا الحسن الأول عليه السلام كيف صار غسل يوم الجمعة واجباً ؟ فقال : إن الله تبارك وتعالى أتم صلاة الفريضة بصلاة السافلة ؛ وأتم صيام الفريضة بصيام النافلة ؛ وأتم وضوء الفريضة بغسل يوم الجمعة ، ما كان في ذلك من سهو أو تقصير أو نسيان [ أو نقصان ] .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمري ، عن عبدالله بن حماد الأحمري ، عن صباح المزني ، عن الحارث بن حصيرة ، عن الأصمغ قال : كان أمير المؤمنين عليه السلام

إذا أراد أن يويح الرجل يقول : والله لا أنت أعجز من التارك الغسل يوم الجمعة وإنه لا يزال في طهر إلى الجمعة الأخرى .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن موسى ، عن أمه وأمه أهدبت موسى قالتا : كنا مع أبي الحسن عليه السلام بالبادية ونحن نريد بغداد فقال لنا يوم الخميس : اغتسلا اليوم لذي يوم الجمعة فإن الماء بها غداً قليل ، فاغتسلنا يوم الخميس ليوم الجمعة .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا بد من غسل يوم الجمعة في السفر والحضر فمن نسي فليعد من الغد ؛ وروي فيه رخصة للليل .

### باب ٢٨

صفة الغسل والوضوء قبله و بعده والرجل يتنسل في مكان غير طيب وما يقال عند الغسل وتحويل النعائم عند الغسل

١ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ؛ ومحمد بن اسماعيل ، عن الفضل بن شاذان بنياً ، عن صفوان بن يحيى ؛ عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألت عن غسل الجنابة فقال : تبدأ بكفسيك فتغسلهما ثم تغسل فرجك ثم تصب الماء على رأسك ثلاثاً ثم تصب الماء على سائر جسدك مرتين فما جرى عليه الماء فقد طهر .

٢ - محمد بن اسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ، عن ربيع بن عبد الله عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يفيض الجنب على رأسه الماء ثلاثاً ، لا يجزئه أقل من ذلك .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت <sup>(١)</sup> : كيف يغتسل الجنب ، فقال : إن لم يكن أصاب كفه شيء <sup>(٢)</sup> غمسها في الماء ثم بدأ بفرجه فأنشاه بثلاث غرف ثم صب على رأسه ثلاث أكف ثم صب على منكبه الأيمن يمين وعلى منكبه الأيسر مرتين فما جرى عليه الماء فقد أجزأه .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن بعض أصحابنا قال : قال : تقول في غسل الجمعة : اللهم طهر قلبي من كل آفة تمحق بها ديني

وتبطل بها عملي» وتقول في غسل الجنابة: «اللهم طهر قلبي وزك عملي وتقبل سعبي واجعل من أوزنك خير ألي».

٥ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الطحيطي قال: سئلت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا ارتمس الجنب في الماء ارتماسة واحدة أجزأه ذلك من غسله.

٦ - محمد بن يحيى، عن العمركي، عن علي بن جعفر، عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام قال: سألته عن المرأة عليها السوار والدملج في بعض ذراعها، لا تندي بجري الماء تحته أم لا، كيف تصنع إذا توضأت أو اغتسلت؟ قال: تحرّك حتى يدخل الماء تحته أو تنزعه. وعن الخاتم الضيق لا يندري هل يجري الماء تحته إذا توضأ أم لا، كيف يصنع؟ قال: إن علم أن الماء لا يدخله فليخرجه إذا توضأ.

٧ - علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن محمد بن عيسى، عن إبراهيم بن عمر اليماني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن علياً عليه السلام لم ير بأساً أن يغسل الجنب رأسه غدوة ويغسل مائر جسده عند الصلاة.

٨ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد، عن حرير، عن زرارة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من اغتسل من جنابة فلم يغسل رأسه ثم بدّله أن يغسل رأسه لم يجديداً من إعادة الغسل.

٩ - محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن حماد، عن بكر بن كريب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يغتسل من الجنابة يغسل رجليه بعد الغسل؛ فقال: إن كان يغتسل في مكان يسيل الماء على رجليه بعد الغسل فلا عليه أن لا يغسلهما وإن كان يغتسل في مكان يستنقع رجلاه في الماء فليغسلهما.

١٠ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن أبي يحيى الواسطي، عن هشام بن

سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: جعلت فداك أغتسل في الكنيف الذي يال فيه وعلي نمل منديّة؟ فقال: إن كان الماء الذي يسيل من جسده يصيب أسفل قدميك فلا تغسل قدميك.

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن شاذان بن الخليل ، عن يونس ، عن يحيى بن طلحة ، عن أبيه ، عن عبدالله بن سليمان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول :  
الوضوء بعد الغسل بدعة .

١٢ - محمد بن يحيى ؛ وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كل غسل قبله وضوء إلا غسل الجنابة ،  
١٣ و روي أنه ليس شيء من الغسل فيه وضوء إلا غسل يوم الجمعة فإن قبله وضوء . وروي أي وضوء أطهر من الغسل .

١٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الغتائم إذا اغتسلت ؛ قال : حوله من مكانه ؛ وقال في الوضوء : تديره و إن نسيت حتى تقوم في الصلاة فلا آمره أن تعيد الصلاة .  
١٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اغتسل أبي من الجنابة فقبل له : قد أقيت لعة في ظهرك لم يصبها الماء ، فقال له : ما كان عليك لو سكت ، ثم مسح تلك اللمة بيده .

١٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المطيرة ، عن ابن مسكان ، عن محمد الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تنقض المرأة شعرها إذا اغتسلت من الجنابة .  
١٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام ما تصنع النساء في الشعر والقرون فقال : لم تكن هذه المشكلة إنما كن يجمهه ثم وصف أربعة أمكنة ثم قال : ينالهن في الغسل .

### باب ٢٥

( ما يوجب الغسل على الرجل و المرأة )

١ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين

١- عن محمد بن مسلم ، عن أحمدهما عليهما السلام قال : سألته متى يجب الغسل على الرجل والمرأة ؟ فقال : إذا أدخله فقد وجب الغسل والمهر والرجم .

٢- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن إسماعيل قال : سألت الرضا عليه السلام عن الرجل يجامع المرأة قريباً من الفرج فلا ينزلان متى يجب الغسل ؟ فقال : إذا التقى الختانان فقد وجب الغسل ، فقلت : التقاء الختانيين هو غيبوبة الحشفة ، قال : نعم .

٣- وبهذا الإسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي بن يقطين ، عن أخيه الحسين ، عن علي بن يقطين قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرجل يصيب الجارية البكر لا يفضي إليها ولا ينزل <sup>(١)</sup> عليها أعلينا غسل ؟ وإن كانت ليست بيكر ثم أصابها ولم يفتن إليها أعلينا غسل ؟ قال : إذا وقع الختان على الختان فقد وجب الغسل البكر وغير البكر <sup>(٢)</sup> .

٤- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن عبيد الله الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام ، عن المفخذ عليه غسل ؟ قال : نعم إذا انزل .  
٥- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن إسماعيل بن سعد الأحمري قال : سألت الرضا عليه السلام عن الرجل يلمس فرج جاريته حتى تنزل الماء من غير أن يباشر ، يبعث بها بيده حتى تنزل ، قال : إذا انزلت من شهوة فعليها الغسل .

٦- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع قال : سألت الرضا عليه السلام عن الرجل يجامع المرأة فيما دون الفرج و تنزل المرأة عليها غسل ؟ قال : نعم .

٧- الحسين بن محمد ، عن عبد الله بن عامر ، عن علي بن مهزيار ، عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة تعاق زوجها من خلفه فتحر ك على ظهره فتأتيها الشهوة فتنزل الماء عليها الغسل أولاً يجب عليها الغسل ؟ قال : إذا جاءتها الشهوة فأنزلت الماء وجب عليه الغسل .

٨- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن البرقي رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال :



إذا ابى الرجل المرأة في دبرها فلم ينزل فلا غسل عليهما وإن انزل فعليه الغسل ولا غسل عليها .

## باب

### احتلام الرجل والمرأة

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يرى في المنام حتى يجد الشهوة فهو يرى أنه قد احتلم فإذا استيقظ لم يرف في ثوبه الماء ولا في جسده ؟ قال : ليس عليه الغسل . وقال : كان علي عليه السلام يقول : إنما الغسل من الماء الأكبر فإذا رأى في منامه ولم ير الماء الأكبر فليس عليه غسل .

٢ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن رجل احتلم فلما انتبه وجد بللاً ؟ فقال : ليس بشيء إلا أن يكون مريضاً فعليه الغسل .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : إذا كنت مريضاً فأصابك شهوة فإنه ربما كان هو الدافق لكنه يجيء مجيئاً ضميماً ليس له قوة لكان مرضك ، ساعة ، بعد ساعة ، قليلاً قليلاً فاغتسل منه .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن المغيرة ، عن حريز ، عن ابن أبي عمير قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يرى في المنام ويجد الشهوة فيستيقظ وينظر فلا يجد شيئاً ، ثم يمكث بعد فيخرج ؟ قال : إن كان مريضاً فليغتسل وإن لم يكن مريضاً فلا شيء عليه ، قال : فقلت له : فما فرق بينهما ؟ فقال : لأن الرجل إذا كان صحيحاً جاء بدققة وقوة وإذا كان مريضاً لم يجيء ، إلا بعد .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن المسلمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله ، عن المرأة ترى في المنام ما يرى الرجل ؟ قال : إذا أتت فعليها الغسل وإن لم تنزل فليس عليها الغسل .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن عبد الله بن سنان قال : سألت

أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة ترى أن الرجل يجامعها في المنام في فرجها حتى تنزل؛ قال :  
تغتسل . وفي رواية أخرى؛ قال : عليها غسل ولكن لا تحسدنوهن بهذا فيتخذنه علة .  
٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألت  
أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل ينام ولم ير في نومه أنه احتلم فيجد في ثوبه و على فخذه  
الماء هل عليه غسل ؟ قال : نعم .

### باب

( الرجل والمرأة يفتسلان من الجنابة ثم يخرج منهما شيء بعد الغسل )

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن عبد الله بن مسكان ، عن  
سليمان بن خالد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن رجل أجنب فاغتسل قبل أن  
يبول ، فخرج منه شيء ؟ قال : يعيد الغسل ، قلت : فالمرأة يخرج منها بعد الغسل ؟ قال :  
لا تميد ، قلت : فمافرق بينهما ؟ قال : لأن ما يخرج من امرأة إنما هو من ماء الرجل .  
٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن  
أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن الرجل يفتسل ثم يجد بعد ذلك بللاً وقد كان بال قبل  
أن يفتسل ؟ قال : إن كان بال قبل أن يفتسل فلا يعيد الغسل .

٣ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الروشاء ، عن أبان بن عثمان ، عن  
عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة تفتسل من الجنابة ثم  
ترى نطفة الرجل بعد ذلك هل عليها غسل ؟ فقال : لا .

٤ - أبو داود ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة  
قال : سألت <sup>(١٢)</sup> عن الرجل يجنب ثم يفتسل قبل أن يبول فيجد بللاً بعد ما يفتسل ؟ قال :  
يعيد الغسل ، وإن كان بال قبل أن يفتسل فلا يعيد غسله ولكن يتوضأ ويستنجي

### باب

( الجنب يأكل ويشرب ويقرأ ويدخل المسجد ويختضب ويدهن )  
( و يطلى و يحتجم )

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ،

١- عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الجنب إذا أراد أن يأكل ويشرب غسل يده ونمضه من غسل وجهه وأكل وشرب .

٢- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجنب يأكل ويشرب ويقرأ ؛ قال : نعم يأكل ويشرب ويقرأ ويمشى عز وجل ماشاً .

٣- علي بن محمد ؛ و محمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن جميل ابن دراج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : للجنب أن يمشي في المساجد كلها ولا يجلس فيها إلا المسجد الحرام ومسجد الرسول صلى الله عليه وآله .

٤- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجنب يجلس في المساجد ؛ قال : لا ولكن يمر فيها كلها إلا المسجد الحرام ومسجد الرسول صلى الله عليه وآله .

٥- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن حماد بن عيسى ، عن الحسين بن المختار ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام ممن قرأ في المصحف وهو على غير وضوء ؛ قال : لا بأس ولا يمس الكتاب .

٦- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبد الله بن بحر ، عن حرير قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الجنب يدهن ثم يغتسل ؛ قال : لا .

٧- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : قلت للرضا عليه السلام : الرجل يهضم فيسبب جسده ورأسه الغلوق<sup>(١)</sup> والطيب والشيء اللكد مثل علك الزوم والدمار وما أشبهه فيغتسل فإذا فرغ وجد شيئاً قد بقي في جسده من أثر الغلوق الطيب وغيره قال : لا بأس .

٨- أبو داود ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن عبد الله بن سنان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجنب والحامض يتناولان من المسجد المتاع يكون فيه ؛ قال : نعم ولكن لا ينعان في المسجد شيئاً .

٩- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نصر ، عن أبي جميلة ، عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال : لا بأس أن يغتضب الجنب بجنب المغتضب ويطلق بالنورة

و روي أيضاً أن المختضب لا يجنب حتى يأخذ الخضب و أما في أول الخضب فلا .  
 ۱۰ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ،  
 عن زرعة ، عن سماعة قال : سأله عن الرجل يجنب ثم يريد النوم ؟ قال : إن أحب أن  
 يتوضأ فليفعل والغسل أحب إلي وأفضل من ذلك فإن هو نام ولم يتوضأ ولم يغتسل  
 فليس عليه شيء إن شاء الله تعالى .  
 ۱۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن  
 أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس بأن يحتجم الرجل وهو جنب .  
 ۱۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله  
عليه السلام قال : لا بأس أن يختضب الرجل ويجنب وهو مختضب ولا بأس أن يتنور الجنب و  
 يحتجم ويدبج ولا يذوق شيئاً حتى يغسل يديه ويتمضم من فائه يخاف منه الوضوح .

### باب

الجنب يعرق في الثوب أو يصيب جسده ثوبه وهو رطب

- ۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أذينة ، عن أبي أسامة  
 قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الجنب يعرق في ثوبه أو يغتسل فيعائق امرأته و  
 يضاحمها وهي حائض أو جنب فيصيب جسده من عرقها ؟ قال : هذا كله ليس بشيء .
- ۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن أبي  
 أسامة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : يصيبني السماء وعلي ثوب فتبله وأنا جنب فيصيب  
 بعض ما أصاب جسدي من المني أفأصلي فيه ؟ قال : نعم .
- ۳ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن  
 محمد ، عن علي بن أبي حمزة قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام وأنا حاضر عن رجل أجنب في  
 ثوبه فيعرق فيه ، فقال : ما أرى به بأساً ، فقيل : إنه يعرق حتى لو شاء أن يعصره عصره ؟  
 قال : فقطب أبو عبدالله عليه السلام في وجه الرجل وقال : إن أبيتم فشيء من ماء ينضجه به .
- ۴ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن حمزة بن

حران ؟ عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يجنب الثوب الرجل ولا يجنب الرجل الثوب

٥ - محمد بن أحمد ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن أبي أسامة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الثوب تكون فيه الجنابة فتصيني السماء حتى يتل علي ؟ قال : لا بأس .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرجل يببول وهو جنب ثم يستنجي فيصيب ثوبه جسده وهو رطب ؟ قال : لا بأس .

### ﴿ باب ١٠ ﴾

#### ﴿ المنى والمنى يصيان الثوب والجمد ﴾

١ - الحسين بن محمد ، عن مكي بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المنى يصيب الثوب ؟ قال : إن عرفت مكانه فاغسله وإن خفي عليك مكانه فاغسله كله .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن ميسر قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أمر الجارية فتغسل ثوبي من المنى فلا تبلغ غسله فأسلي فيه فإذا هو باس ؟ قال : أعد صلاتك ، أما إنك لو كنت غسلت أنت لم يكن عليك شيء .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته <sup>(١)</sup> عن المنى يصيب الثوب ، قال : اغسل الثوب كله إذا خفي عليك مكانه قليلاً كان أو كثيراً .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا احتلم الرجل فأصاب ثوبه شيء فليغسل الذي أصابه وإن

فقلت له : أليس لحومها حلالاً ، قال : بلى ولكن ليس مما جعله الله للأكل .  
 ٥ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن أبان بن عثمان ، عن  
 أبي مریم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما تقول في أبوالدواب و أروانها ، قال :  
 أما أبوالها فاغسل إن أصابك وأما أروانها فهي أكثر من ذلك .  
 ٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن البرقي ، عن أبان ، عن الحلبي ، عن  
 أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس بروث الحمير واغسل أبوالها .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن سماعة ، عن أبي  
 عبدالله عليه السلام قال : إن أصاب الثوب شيء من بول السنور فلا يصلح الصلاة فيه حتى  
 تمسه .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن جميل بن دراج ، عن  
 أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كل شيء يطير فلا بأس ببوله و خثره .  
 ٩ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن الحكم ، عن أبي الأعرابي  
 الشحام <sup>(١)</sup> قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنني أعالج الدواب فربما خرجت بالليل وقد  
 بالت ورائت فيضرب أحدها برجله أريده فينضح علي ثيابي فأصبح فأرى أثره فيه ؟  
 فقال : ليس عليك شيء .

### ﴿ باب ٢ ﴾

#### ﴿ الثوب يصيبه الدم والمدة ﴾ (٢)

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن معاوية بن حكيم ، عن المعلى أبي  
 عثمان ، عن أبي بصير قال : دخلت على أبي جعفر عليه السلام وهو يصلي ، فقال لي قائدي :  
 إن في ثوبه دماً فلماذا انصرف قلت له : إن قائدي أخبرني أن بثوبك دماً ، فقال لي : إن  
 في دما ميل ولست أغسل ثوبي حتى تبرأ .

٢ - أحمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن الرجل به القرح  
 أو الجرح ولا يستطيع أن يربطه ولا يغسل دمه ، قال : يصلي ولا يغسل ثوبه كل يوم  
 إلا مرة فإنه لا يستطيع أن يغسل ثوبه كل ساعة .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حرير ، عن محمد بن مسلم قال : قلت له : الدم يكون في الثوب علي وأنافي الصلاة ، قال : إن رأيت عليك ثوب غيره فاطرحه وصل وإن لم يكن عليك غيره فامض في صلاتك ولا إعادة عليك ما لم يزد على مقدار الدرهم وما كان أقل من ذلك فليس بشيء ، رأيت قبل أول ثمرة وإذا كنت قد رأيت وهو أكثر من مقدار الدرهم فضيبت غسله وصليت فيه صلاة كثيرة فأعد ما صليت فيه .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن علياً عليه السلام كان لا يرى بأساً بدم ما لم يذك يكون في الثوب فيصلي فيه الرجل يعني دم السمك

٥ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن علي ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عماد الساباطي قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن رجل يسيل من أنفه الدم هل عليه أن يغسل باطنه ؛ يعني جوف الأنف ، فقال : إنما عليه أن يغسل ما ظهر منه .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن العبد الصالح عليه السلام قال : سألت أم ولد لأبيه فقالت : جعلت فداك إنني أريد أن أسألك عن شيء وأنا أستحي منه ؛ قال : سلمي ولا تستحيي ، قالت : أصاب ثوبي دم الحيض ففسلته فلم يذهب أثره ؛ فقال : اصفيه بمشق حتى يختلط ويذهب .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه رفته ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : دمك أنظف من دم غيرك إذا كان في ثوبك شبه النضح من دماء فلا بأس وإن كان دم غيرك قليلاً أو كثيراً فاغسله .

٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن سنان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن دم البراغيت يكون في الثوب هل يمنعه ذلك عن الصلاة فيه ؛ قال : لا وإن كثر فلا بأس أيضاً بشبهه من الرعاف ينضحه ولا يغسله .

## بَابُ

(الوقت الذي يوجب التيمم ومن تيمم ثم وجد الماء)

١ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان ، عن العلاء ، عن محمد بن مسلم قال : سمعته يقول : إذا لم تجد ماء وأردت التيمم فأخّر التيمم إلى آخر الوقت فإن فاءك الماء لم تنك الأرض .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أذينة ، عن زرارة ، عن أسد بن مالك قال : إذا لم يجد المسافر الماء فليطلب ما دام في الوقت فإذا خاف أن يفوته الوقت فليتيمم وليصل في آخر الوقت فإذا وجد الماء فلاقض عليه وليتوضأ لما يستقبل .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن العلاء قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا لم يجد الرجل طهوراً وكان جنباً فليمسح من الأرض وبسلي ، فإذا وجد ماءً فليغتسل وقد أجزأته صلاته التي صلى .

٤ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : يصلي الرجل بوضوء واحد صلاة الليل والنهار كلها ؟ قال : نعم ما لم يحدث ، قلت : فيصلّي بتميم واحد صلاة الليل والنهار كلها ؟ قال : نعم ما لم يحدث أو يصب ماءً ، قلت : فإن أصاب الماء ، ورجا أن يتدر على ماء آخر وظن أنه يقدر عليه كلما أراد ، فمسر ذلك عليه ، قال : ينقض ذلك تيممه وعليه أن يعيد التيمم ، قلت : فإن أصاب الماء وقد دخل في الصلاة ؟ قال : فليصرف وليتوضأ ما لم يركع فإن كان قد ركع فليمض في صلاته فإن التيمم أحد الطهورين .

٥ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن أبيان بن عثمان ، عن عبد الله بن عاصم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل لا يجد الماء فيتيمم و يقيم في الصلاة نجاء الغلام فقال : هوذا الماء ، فقال : إن كان لم يركع فليصرف وليتوضأ وإن كان



قد رُكع ولبعض في سلاته .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن داود الرقي قال :  
فك لأبي عبد الله عليه السلام : أكون في السفر ونحضر الصلاة وليس معي ماء ويقال : إن الماء  
قريبٌ مما أفا طلب الماء - وأنا في وقت - يمينا وشمالا ، قال : لا تطلب الماء ولكن تيمم  
فإنني أخاف عليك التخلف عن أصحابك فتضلّ فيأكلك السبع .

٧ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت  
أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يمرُّ بالركبة - وليس معه داو ، قال : ليس عليه أن ينزل  
الركبة ، إن رب الماء هو رب الأرض فليتيمم .

٨ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن  
يعقوب بن سالم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل لا يكون معه ماء و الماء عن يمين  
الطريق ويساره غلوتين أو نحو ذلك ؛ قال : لا أمره أن يغرّ بنفسه فيعرض له لئس أوسع .

٩ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن منصور بن حازم ،  
عن ابن أبي يعفور ؛ وعن عتبة بن مصعب ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أتيت البئر وأنت جنب  
ولم تجد دلوا ولا شيئا تعرف به فتييمم بالصعيد فإن رب الماء و رب الصعيد واحد  
ولا تقع في البئر ولا تنفسد على التيمم ماءهم .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن ابن مسكان ، عن  
أبي بصير قال : سألته عن رجل كان في سفر وكان معه ماء فنسيه و تيمم وصلى ثم ذكر  
أن معه ماء قبل أن يخرج الوقت ؛ قال : عليه أن يتوضأ ويميد الصلاة . قال : وسألته عن  
تيمم الحائض والجنب سواء إذا لم يبيدا ماء ؛ قال : نعم .

### باب

(الرجل يكون معه الماء القليل في السفر و يخاف العطش)

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن ابن سنان ، عن أبي عبد الله  
عليه السلام في رجل أصابته جنابة في السفر وليس معه ماء إلا قليل وخاف إن هو اغتسل  
أن يعطش ، قال : إن خاف عطشا فلا يهرق منه قطرة و ليتيمم بالصعيد فإن الصعيد

أحسب إلي

٢ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن ابن أبي عمير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يجنب ومعه من الماء قدر ما يكفيه لشربه أيتيمم أو يتوضأ ؟ قال : التيمم أفضل ألا ترى أنه إنما جعل عليه نصف الطهور .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن حران وجميل قالوا : قلنا لأبي عبد الله عليه السلام : إمام قوم أصابته جنابة في السفر وليس معه ماء يكفيه للفصل أيتوضأ بمضمون ويصلي بهم ؟ قال : لا ولكن يتيمم ويصلي بهم فإن الله عز وجل قد جعل التراب طهوراً .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المنيرة قال : إن كانت الأرض مبتلة وليس فيها تراب ولا ماء فانظر أجف موضع تجدته فتييمم من غباره أو شي من شبر وإن كان في حال لا تجد إلا الطين فلا بأس أن تتييمم به .

### باب

«الرجل يصيبه الجنابة فلا يجحد إلا الثلج أو الماء الجامد»

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن حماد ابن عيسى ، عن حرير ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن رجل أجنب في السفر ولم يجد إلا الثلج أو ماءً جامداً ، فقال : هو بمنزلة الضرورة يتيمم ولا أرى أن يعود إلى هذه الأرض التي توبق دينه .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه رحمه قال : قال : إن أجنب فعليه أن يغتسل على ما كان عليه وإن احتلم تيمم .

٣ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن جعفر بن بشير ، عن رواه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن رجل أصابته الجنابة في ليلة باردة يخاف على نفسه التلف إن اغتسل ، قال : يتيمم ويصلي فإذا أمن البرد اغتسل وأعاد الصلاة .

### ﴿باب﴾

﴿التيمم بالطين﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رجب ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كنت في حال لا تجد إلا على الطين فتيمّم به فإن الله أولى بالعدر ، إذا لم يكن معك ثوب جاف أو لبد تدر أن تنفضه وتيمّم به سعيد طيب وماء طهور .

### ﴿باب﴾

﴿الكسير والمجدور ومن به الجراحات وتصببهم الجنابة﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيوب النخعي ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرجل يكون به القرح والجراحة يجنب ؟ قال : لا بأس بأن لا يغسل ، [و] يتيمّم .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : يتيمّم المجدور والكسير بالشراب إذا أصابته الجنابة .

٣ - عروة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أحمد رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن مجدور أصابته جنابة ؟ قال : إن كان أحبب هو فليغتسل وإن كان احتلم فليتيمّم .

٤ - أحمد بن محمد ، عن بكر بن صالح ، وابن فضال ، عن عبد الله بن إبراهيم الفاري ، عن جعفر بن إبراهيم الجعفري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن النبي صلى الله عليه وآله ذكر له أن رجلاً أصابته جنابة على جرح كان به ، فأمر بال غسل فاعتسل فكثر فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : قتلوه قتلهم الله إنما كان دواء العي السؤال .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن مسكين <sup>(٣)</sup> وغيره ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قيل له : إن فلاناً أصابته جنابة وهو مجدور فغسلوه فمات ، فقال : قتلوه ، ألا سألوا ، ألا يسموه ، إن شفاء العي السؤال .

قال . وروي ذلك في الكسير والمبتون يتيمّم ولا يغتسل .

## ﴿ باب النواذر ﴾

١ - علي بن محمد بن عبدالله ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن الحسن بن علي الرضا قال : دخلت على الرضا عليه السلام وبين يديه إبريق يريد أن يتبسم منه للصلاة فدنوت منه لأصعب عليه فأبى ذلك وقال : مه يا حسن فقلت له : لم تنهاني أن أصعب على يدك ، تذكره أن أوجع ؟ قال : توجع أنت وأوزرنا ، فقلت له : وكيف ذلك ؟ فقال : أما سمعت الرسول صلى الله عليه وآله يقول : « فمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا » ، وها أناذا أتوضأ للصلاة وهي العبادة فأكره أن يشركني فيها أحد .

٢ - علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن القداح بن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله افتتح الصلاة الوضوء وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن صباح الحداد ، عن أبي أسامة قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فسأله رجل من المغيرة عن شيء من السنن فقال : « ما من شيء يحتاج إليه أحد من ولد آدم إلا وقد جرت فيه من الله ومن رسوله سنة ، عرفها من عرفها وأنكرها من أنكرها ، فقال رجل : فما السنة في دخول الغلاء ؟ قال : تذكر الله وتعوذ بالله من الشيطان الرجيم وإذا فرغت قلت : « الحمد لله على ما أخرج مني من الأذى في بصر وعافية » . قال الرجل :

فإنسان يكون على تلك الحال ولا يصبر حتى ينظر إلى ما يخرج منه ؟ قال : إنه ليس في الأرض آدمي إلا ومعه ملكان موكلان به فإذا كان على تلك الحال نيا برقبته ثم قال : يا ابن آدم انظر إلى ما كنت تكدر له في الدنيا إلى ما هو صائر .

٤ - محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن إبراهيم بن محمد الثقفي ، عن علي بن الملقى ، عن إبراهيم بن محمد بن عمران ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من توضأ فتسندل كانت له حسنة وإن توضأ ولم يتمدح حتى يجف وضوءه كانت له ثلاثون حسنة .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن جراح الحداد ، عن سماعة ابن مهران قال : قال أبو الحسن موسى عليه السلام : من توضأ للمغرب كان وضوءه ذلك كفارة

لما سئى من ذنوبه في نهاره ما خلا الكبار ومن توضعاً لصلاة الصبح كان وضوءه ذلك كقراءة ما مضى من ذنوبه في ليلته إلا الكبار .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن قاسم النخزاز ، عن عبد الرحمن بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : بينا أمير المؤمنين عليه السلام قاعد ومعه ابنه محمد إذ قال : يا محمد إيتني بائناً من ماء فأتاه به فصبه بيده اليمنى على يده اليسرى ثم قال : الحمد لله الذي جعل الماء طهوراً ولم يجعله نجساً ، ثم استنجى فقال : اللهم حصن فرجى وأضفه واستر عورتى وحرّمها على النار ، ثم استنشق فقال : اللهم لا تحرّم عليّ ريح الدبنة واجعلني ممن يشم ريحها وطيبها وريحانها ، ثم تمضمض فقال : اللهم أنطق لساني بذكرك واجعلني ممن ترضى عنه ، ثم غسل وجهه فقال : اللهم ييسر رجلي يوم تسود [فيه] الوجوه ولا تسود وجهي يوم تبيض [فيه] الوجوه ، ثم غسل يمينه فقال : اللهم أعطني كتابي يميني والخلد يساري ، ثم غسل شماله فقال : اللهم لا تمطن كتابي بشمال ولا تجعلها مغلولة إلى عنقي وأعوذ بك من مقطعات النيران ، ثم مسح رأسه فقال : اللهم غشني برحمتك وبركانك وغفوك ، ثم مسح على رجله فقال : اللهم نبئت قدمي [على الصراط] يوم نزل فيه الأقدام واجعل سمعي فيما يرضيك عنّي ، ثم التفت إلى محمد فقال : يا محمد من توضعاً بمثل ما توضعأت وقال مثل ما قلت عاق الله له من كل قطرة ملكاً يمدّسه ويسبّحه ويكبّره ويهلّله ويكتب له ثواب ذلك .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن عمار بن قيس قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول وهو يحدث الناس بمكة : صلى رسول الله صلى الله عليه وآله الفجر ثم جلس مع أصحابه حتى طلعت الشمس فجعل يقوم الرجل بعد الرجل حتى لم يبق معه إلا رجلان أنصاري وفتي فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وآله : قد علمت أن لكما حاجة وتريدان أن تسألا عنها فإن شئتما أخبرتكما بعاجتكما قبل أن تسألاني وإن شئتما فاسألا عنها ، قالا : بل تخبرنا قبل أن نسألك عنها فإن ذلك أجلى للعلمي وأبعد من الإرتياب وأثبت للإيمان ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : أما أنت يا أبا خبيف فإنك جئت أن تسألني عن وضوءك وصلاتك مالك في ذلك من الخير

• أما وضوءك فأنتك إذا وضعت يديك في إنائك ثم قلت : « بسم الله » تانرت منها ما اكتسبت من الذنوب فإذا غسلت وجهك تانرت الذنوب التي اكتسبتها عينك بنظرهما وفوك ، فإذا غسلت ، ذراعيك تانرت الذنوب عن يمينك و شمالك فإذا مسحت رأسك و قدميك تانرت الذنوب التي مشيت إليها على قدميك ، فهذا لك في وضوءك .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الوضوء شطر الإيمان .

٩ - أبو علي الأشعري ، عن بعض أصحابنا ، عن إسماعيل بن مهران ، عن سباح الصدّاء ، عن سماعة قال : كنت عند أبي الحسن عليه السلام فصلّى الظهر والعصر بين يديّ وجلست عنده حتى حضرت المغرب فدعا بوضوء فتوضأ للصلاة ثم قال : لم يتوضأ ، فقلت : جعلت فداك أنا على وضوءي ، فقال : وإن كنت على وضوء إن من توضأ للمغرب كان وضوءه ذلك كفارة لما مضى من ذنوبه في يومه إلا الكبائر ومن توضأ للصبح كان وضوءه ذلك كفارة لما مضى من ذنوبه في ليلته إلا الكبائر .

١٠ - محمد بن يحيى ؛ وأحمد بن إدريس ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعدان ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الطهر على الطهر عشر حسنات .

١١ - محمد بن الحسن وغيره ، عن سهل بن زياد بإسناده ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا فرغ أحدكم من وضوءه فليأخذ كفأ من ماء فليمسح به ففاه يكون ذلك فكأه وقتة من النار .

١٢ - علي بن عطاء ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن عيسى ، عن بونس ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : الرجل يفتسل بماء الورد ويتوضأ به للصلاة قال : لا بأس بذلك <sup>(١)</sup> .

١٣ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الوهاب عن محمد بن أبي حزة ، عن هشام بن سالم ، عن إسماعيل الجعفي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن مس عظم الميت ، قال : إذا كان سنة فليس به بأس .

۱۲ - محمد بن يحيى رفعه ، عن أبي حمزة قال : قال أبو جعفر عليه السلام : إذا كان الرجل نائماً في المسجد الحرام أو مسجد الرسول صلى الله عليه وآله فاحتلم فأصابته جنابة فليتييم ولا يمر في المسجد إلا متيماً حتى يخرج منه ثم يغتسل وكذلك الحائض إذا أصابها الحيض تفعل كذلك ولا بأس أن يمر في سائر المساجد ولا يجلسان فيها .

۱۵ - محمد بن يحيى ، عن المروكي بن علي ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل رعف فامتخط فصار بعض ذلك الدم قطعاً صغيراً فأصاب إنباه هل يصلح له الوضوء منه ؟ فقال : إن لم يكن شيء يستين في الماء فلا بأس وإن كان شيئاً يئناً فلا يتوضأ منه .

قال : وسألته عن رجل رعف وهو يتوضأ فيقطر قطرة في إنباه هل يصلح الوضوء منه ؟ قال : لا .

۱۶ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير قال : سألته عن حية دخلت حباً فيه ماء وخرجت منه ، قال : إن وجد ماء غيره فليهرقه .

۱۷ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن البرقي ، عن سعد بن سعد ، عن صفوان قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل احتاج إلى الوضوء للصلاة وهو لا يقدر على الماء فوجد بقدر ما يتوضأ به بمائة درهم أو بألف درهم وهو واجد لها ، يشتري ويتوضأ أو يتييم ؟ قال : لا بل يشتري ، قد أصابني مثل ذلك فاشترت وتوضأت وما يشتري بذلك مال كثير .

## ۱۔ باب طہارت آب

- ۱۔ فرمایا پانی طاہر کرتا ہے اس کو طاہر نہیں کیا جاتا۔
- ۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے پانی کل طاہر ہے جب تک اس کے نجس ہونے کا علم نہ ہو۔ (مسلم)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے کہ دریا کا پانی طاہر ہے۔ (مجموع)
- ۴۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ آیا دریا کا پانی طاہر ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ (مسیح)

## ۲۔ وہ پانی جس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی

- ۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب پانی بقدر گڑ ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھا جس میں خوشی پیشاب کرتے ہوں، کتے پانی پیتے ہوں جنب آدمی نہاتے ہوں۔ فرمایا اگر وہ پانی بقدر گڑ ہو تو کوئی چیز اسے نجس نہیں کرتی۔ (مسیح)
- ۳۔ فرمایا۔ صادق آل محمد نے جو پانی بکثرت جاری ہو تو اسے کوئی شے نجس نہیں کرتی خواہ مردہ جسم اس میں پھٹے یا نہ پھٹے ہاں اگر اس کی بوبانی کی بڑ پر غالب آجائے تو نجس ہو جائے گا۔ (حسن)
- ۴۔ ایک کڑ پانی کو کوئی شے نجس نہیں کرتی اور کڑ کی مقدار ساڑھے تین باشت گہرا اور تانہیں چوڑا اور لمبا ہے۔ (مسیح)
- ۵۔ ترجمہ اوپر ہے۔ یہ ہے پانی کا کڑ۔
- ۶۔ فرمایا۔ صادق آل محمد نے کڑ کا پانی ایک ہزار دو سو رطل ہے (۹ من، ۲۶ پیمبر)۔ (مسیح)
- ۷۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھا جسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ فرمایا تین باشت لمبائیں باشت چوڑا اور تین باشت گہرا پانی۔
- ۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ پانی کا ایک گڑ میرے اس ٹکے کی طرح ہے اور اشارہ ایک ٹکے کی طرف کیا جو مدینہ کا بنا ہوا تھا۔ (حسن)

## ۳۔ آب قلیل کے احکام

- ۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر ایسا پانی تمہارے پاس آئے جس میں کثافت ہو تو راجعہ بائیں اور آگے سے تمہوڑا سا پانی صاف کر کے وضو کرو۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس جنب کے متعلق پوچھا جو راستہ میں تمہوڑا سا پانی پائے اور اس سے نہانا



- چاہے مگر اس کے پاس کوئی ایسا ظرف نہ ہو جسے ڈبو کر پانی لے لے اور اس کے ہاتھ بھی گندے ہوں فرمایا وہ اپنے ہاتھ پانی میں ڈال کر دھوئے پھر غسل کرے اس مجبوری کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے تمہارے لئے دین میں تنگی نہیں (حسن)
- ۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ اگر پانی کی بکری پر غالب آ جائے تو وضو بھی کر سکتے ہیں اور پی بھی سکتے ہیں اور اگر پانی میں تغیر پیدا ہو جائے اور مزہ بدل جائے تو اس پانی سے نہ وضو کرو اور نہ اسے پیو۔ (مرسل)
- ۴۔ کسی نے صادق آل محمد سے دریافت کیا میں بھی بیٹھا تھا کسی نے پوچھا۔ موسم برسات میں جو پانی گڑھوں میں جمع ہو جاتا ہے اس میں اگر مراد ہو جانور ہو تو کیا حکم ہے فرمایا اگر پانی بدبودار نہیں ہوا ہو تو وضو کرو۔ (۴)
- ۵۔ میں نے صادق آل محمد سے ایسے ساکن پانی کے متعلق پوچھا جس میں مردار پڑا ہو اس سے استنجہ کیا جائے یا نہیں فرمایا جس طرف مردار پڑا ہو اس کے خلاف طرف سے وضو کرو
- ۶۔ فرمایا حضرت نے بودار پانی کے متعلق اگر اور پانی نہ ملے تو اسی سے وضو کرو۔ (حسن)
- ۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا۔ جو مکہ اور مدینہ کے درمیان پائے جاتے ہیں جس میں درندے گھس جاتے ہیں کتے پانی پیتے ہیں اور جب لوگ نہاتے ہیں تو کیا اس سے وضو ہو سکتا ہے فرمایا پانی کی مقدار کیا ہوتی ہے۔ میں نے کہا نصف ساق یا گھٹنے تک یا کچھ کم۔ فرمایا وضو کرو۔ (ضعیف)
- علامہ مجلسی نے مرآة العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان حوضوں میں جو پانی مذکورہ صورت میں ہوگا وہ ضرور کئی برابر یا اس سے زیادہ ہے یعنی وہ حوضیں چونکہ بڑی ہوتی ہیں لہذا زائونیک پانی کر سے زیادہ ہی ہوگا۔

## احکام چاہ

- ۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو لکھا کہ وہ امام رضا علیہ السلام سے دریافت کرے کہ ایسے کنوئیں سے وضو کرنے کے لئے جو کسی منزل پر ہو اور اس میں کچھ قطرے پیشاب کے یا خون کے گر گئے ہوں یا گائے وغیرہ کا فضلہ گر جائے تو اس کی طہارت کیسے ہو گی اس سے وضو کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے حضرت نے اپنے حکم سے میرے خط پر تحریر فرمایا کہ چند ڈول اس سے نکال کر وضو کر لیا جائے۔ (۱۵)
- علامہ مجلسی مرآة العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں بول اور خون کی کم مقدار مراد ہے اگر فضلہ نجس جانور یا غیر ماکول الامم کا ہے تو یہ پانی کھینچنا واجب ہوگا اور اگر پاک جانور کا ہے تو استحباباً ہوگا۔
- ۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر چار تہی، مرغی پرندہ یا کتا گر جائے، بدن نہ پھٹے یا پانی کامزہ نہ بدلے تو پانچ ڈول نکالنے کافی ہیں اور اگر پانی میں تغیر پیدا ہو جائے تو اتنا پانی نکالو کہ بوجھتی رہے یہ حکم ایسی صورت میں ہوگا جب کہ زندہ نکل آئیں۔ (۱۵)

علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ صدوق علیہ الرحمہ نے کتے کے لئے نہیں ڈول سے چالیں تک لکھے ہیں بلکہ لئے سات ڈول بکری اور اس سے شاہ جانور ڈول کے لئے دس اور طیور کے لئے سات ڈول لکھے ہیں۔

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ پانی خراب نہیں ہوتا جب تک اس میں نفسِ جہلہہ والا جانور نہ گرے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے اگر سام ابرس (ایک قسم کا چھپکن کنوئیں میں گر جائے تو کوئی مضافہ نہیں۔ ڈول سے حرکت دے کر پانی لے لو۔ (مرفوع)

۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کنوئیں میں کوئی شے گر جائے فرمایا اگر چوہا اور اس سے

مشابہ جانور گر جائے۔ تو سات ڈول نکالیں بشرطیکہ پانی میں تغیر پیدا نہ ہو ورنہ پھر اتنا پانی نکالیں کہ بدل ہو جاتی رہے اگر اس میں کتہا گر جائے تو اگر کھان پانی نکالنے کی قدرت ہو تو نکال ڈالو اور اگر کوئی ایسا جانور جس میں خون جندہ نہ ہو جیسے اور گریلا وغیرہ تو کوئی حرج نہیں۔ (ص)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کوچھوٹا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو چند ڈول پانی نکالو اگر جب گر کر مر جائے تو سات ڈول نکالو اور اگر اوت گر کر مر جائے یا شراب گر جائے تو ترح کر در چار آدمی باری باری صبح سے شام تک پانی نکالیں۔ (حسن)

۷۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے بکری کو ذبح کیا وہ تڑپ کر کنوئیں میں جا گری۔ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا۔ کیا اس کنوئیں کے پانی سے وضو کر لیا جائے۔ فرمایا تیس اور چالیس کے درمیان ڈول پھینچے جائیں۔ پھر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے مرغی یا کبوتر ذبح کیا اور وہ کنوئیں میں جاگرا۔ آیا اس کے پانی سے وضو درست ہے فرمایا۔ کچھ ڈول نکال کر وضو کرو۔ پھر میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو کنوئیں سے پانی لے رہا ہوا اور گیسر کا خون اس میں گر جائے آیا اس پانی سے وضو درست ہے فرمایا کچھ ڈول نکالنے کے بعد۔

۸۔ میں نے پوچھا اگر پانی سے کھان کا کوئی ٹکڑا نکل آئے۔ فرمایا۔ قابل نہیں اکثر چھپکن اپنی جلد کا ٹکڑا اگر اسی ہے احتیاطاً ایک ڈول پانی نکال دو۔ (ص)

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس رستی کے متعلق جو ستور کے بالوں سے بنتی ہو پانی کھینچ کر وضو کرنے میں کوئی مضافہ نہیں

۱۰۔ میں نے پوچھا اس پاجانہ کے متعلق جو کنوئیں میں جاگے فرمایا۔ دس ڈول نکالیں۔ میں نے کہا اگر گھل جائے فرمایا تب چالیں یا پچاس ڈول نکالیں۔ (ص)

### ۵۔ چھ بچہ کے مسائل

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ متعلق پوچھا فرمایا۔ اگر وہ کنوئیں سے اونچا ہے تو سات فٹ دور ہونا

- چاہیے اور اگر پہلے تو بہر طرف سے پانچ فٹ دور ہو اور زیادہ تر یہی صورت ہوتی ہے۔ (۲)
- ۲۔ راولوں نے حضرت سے پوچھا اس کنوئیں کے پانی سے وضو کرنے کے متعلق جس کے قریب پیشاب بہتا ہو کیا وہ پانی نجس ہے فرمایا اگر وہ پانی بلند ہی پر ہو اور وادی میں پیشاب نیچے بہتا ہو اور دونوں کے درمیان بقدر زمین یا چار ہاتھ کے فاصلہ پر ہو تو وہ نجس نہیں لیکن اگر اس سے کم ہو تو وضو نہ کرے۔ (زرارہ نے کہا۔ حسن)
- اگر پانی زمین پر رکھا ہوا نہ ہو اور جاری رہے تو کیا حکم ہے فرمایا اگر وہ پانی ٹھہرا ہوا نہ ہو تو وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اور تھوڑا سا بھی ٹھہرا ہوا ہے اور اس نے زمین میں سورج نہ کیا ہو اور کوئی گڑھا نہ بنایا ہو اور کنوئوں کو اس سے کوئی نقصان نہ پہنچا ہو تو اس سے وضو کر لیں کیونکہ پانی اس کی نجاست سے پاک ہے۔
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ پانی اور چہرہ کے درمیان فاصلہ کی صورت یہ ہے کہ اگر زمین نرم ہو تو سات ہاتھ کا فاصلہ ہو اور اگر پتھری زمین ہو تو پانچ ہاتھ کا۔ پھر فرمایا۔ پانی بہتا ہے قبلہ کی داہنی جانب سے بائیں جانب اور بائیں طرف سے داہنی طرف، لیکن قبلہ کے پیچھے کی طرف نہیں بہتا۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کہ کنوئیں اور مویشیوں کے بازو کے درمیان پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہونے پر اس کے پانی سے وضو کر لو، قریب ہو یا بعید، اگر کراہت نہ ہو تو اس سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل بھی کر لے بشرطیکہ پانی تیز نہ ہو اور (حسن)

## ۶۔ چوپایوں دزدوں اور پرندوں کا جھوٹا پانی

- ۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس پانی سے اکول اللحم جانور نے پانی پیا ہو اس سے وضو کرنے میں حرج نہیں (ضعیف)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے کبوتر، مرغی اور چڑیا کسی پانی میں سے پی لیں تو اس سے وضو کرنے میں مضائقہ نہیں۔ (ضعیف)
- ۳۔ میں نے پوچھا کیا چوپایوں کا جھوٹا پانی پی سکتے ہیں۔ فرمایا ادلت، گلے، بکری کے جھوٹے میں مضائقہ نہیں۔ (موتقی)
- ۴۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کتاب علی میں ہے کہ بن دزد ہے لیکن اللہ سے چاکر تا ہوں اس بارہ میں کہ اس طعام کو چھوڑ دوں جس میں سے بنی نے کھایا ہو۔ (حسن)
- ۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا اس پانی کے متعلق جسے کبوتر نے پیا ہو۔ فرمایا جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے جھوٹے پانی سے وضو درست ہے۔ اور پی سکتے ہو اور جس پانی سے بازو، شکرے یا عقاب نے پیا ہو اس سے بھی وضو ہو سکتا ہے اور پی بھی سکتے ہیں مگر جبکہ اس کی چوہ میں خون لگا ہو تو اس سے وضو نہ کرو نہ اس کو سپور نہ مرنے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے گھوڑے کے متعلق سوال کیا جس میں بگڑا لڑا ہوا اور مر گیا ہو۔ فرمایا آسے نکال کر پھینک دو اور دوسرے پانی سے وضو کرو۔ اور ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس کے پاس

دو برتن ہوں ان میں ایک نجس ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کون سا نجس ہے اور دوسرے پانی بھی نہ ملے۔ فرمایا۔ ان دونوں کا پانی بہاد و اور تیمم کر کے نماز پڑھو۔ (مشق)

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام مکروہ جلتے تھے ہر اس جانور کے جھوٹے گوشت کا کشت نہیں کھایا جاتا۔ (مرسل)

## ۷۔ حایض باجنب یہودی و نصرانی کے جھوٹے پانی سے وضو

- ۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حیض والی عورت کا جھوٹا پانی پی تو لو مگر اس سے وضو نہ کرو۔ (ضعیف)
- ۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا عورت اور مرد ایک ہی برتن سے نہا سکتے ہیں فرمایا ہاں اس پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دونوں اپنے ہاتھ پہلے دھولیں۔
- میں نے پوچھا حیض والی عورت کے جھوٹے پانی کا کیا حکم ہے فرمایا اس سے وضو نہ کرو ہاں جنب عورت کے جھوٹے سے کرو۔ جبکہ وہ ستم نہ ہو اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھولے اور فرمایا رسول اللہ اور حضرت عائشہؓ ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور سب اعضا کو دھوتے تھے۔
- ۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ حایض کا جھوٹا پانی پینا چاہیے فرمایا۔ ہاں لیکن اس سے وضو نہ کرو۔
- ۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا عورت کے وضو کے پچھے ہوئے وضو کے پانی سے مرد وضو کرنے فرمایا جبکہ وہ وضو کرنا جانتی ہو یعنی اس کے مسائل سے واقف ہو اور حایض کے جھوٹے پانی سے وضو نہ کرو۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہودی و نصرانی کے جھوٹے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس کا استعمال جائز نہیں (حسن)
- ۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام مکروہ جانتے تھے والد الزنا کے جھوٹے گوشت اور یہودی و نصرانی اور مشرک کے جھوٹے گوشت اور آپ کے نزدیک شدید کراہت تھی تاہم بھی کے جھوٹے میں (مرسل)

## ۸۔ پانی میں ہاتھ ڈالنے کے مسائل

- ۱۔ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر تم دھونے سے پہلے پانی کے ظن میں ہاتھ داخل کرو۔ لیکن ہاں اگر نجاست یا پیشاب لگا ہو یا جنابت کی صورت ہو تو ہاتھ دھو کر ڈالو۔ اگر پانی میں ہاتھ ڈالنے کے بعد اس کے اندر کوئی نجاست کی چیز معلوم ہو تو اس پانی کو پھینک دو۔ (حسن)
- ۲۔ راوی نے کہا۔ میں نے شیخ سے (مرد امام) پوچھا جو شخص خواب سے بیدار ہوا اور پیشاب نہ کیا ہو وہ اپنا ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ڈال سکتا ہے۔ فرمایا۔ نہیں جانتا کہ نیک میں اس کا ہاتھ کہاں کہاں پہنچا تھا اس کو چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے۔ (ضعیف)

- ۳۔ میں حضرت ابو عبد اللہ سے جناب کے ہاتھ میں پوچھا جو ہاتھ دھونے سے پہلے سہواً اپنا ہاتھ پانی میں ڈالے۔ اگر ہاتھ کو کوئی چیز لگی ہو تو کیا مضافتہ ہے۔ (۴)
- ۴۔ میں نے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے پیشاب کر کے کوئی چیز نہ چھوئی ہو۔ اور پانی میں ہاتھ ڈال دے۔ فرمایا ٹھیک اگرچہ جناب بھی ہو۔
- ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ پانی میں ہاتھ ڈالنے کے لئے پیشاب کرنے والا ایک بار ہاتھ دھوئے، باخار کرنے والا دو بار اور جنابت والا تین بار۔ (رض)
- ۶۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اس کوڑھ کو جس سے شگ سے پانی نکالا جاتا ہے گندی جگہ پر رکھ دے پھر اسے شگے میں ڈال دے۔ فرمایا تین چلو پانی اس کے ہتھکڑے پر ڈالے۔ (حسن)

### ۹۔ بارش کے پانی سے نجاست ملنا

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان دو پرناؤں کے متعلق جن میں ایک سے پیشاب آ رہا ہو اور دوسرے سے بارش کا پانی اور وہ دونوں مل جائیں اور کسی کا کپڑا بھیگ جائے تو کوئی حرج نہیں (حسن)
- ۲۔ ترجمہ اوپر لکھا گیا۔ (مجمول)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ سے پوچھا کہ میں ایسے راستہ سے گزرتا ہوں جہاں ایک پرناہ سے ایسے اوقات میں پانی گرتا ہے جبکہ میں جانتا ہوں کہ لوگ وضو کرتے ہوتے ہیں۔ فرمایا اس کے متعلق کوئی سوال ہی نہ کرو۔ میں نے کہا کہ اس صورت میں کہ بارش کا پانی میرے اوپر بہ رہا ہو لیکن اس میں کچھ تغیر معلوم ہو اور نجاست بھی دکھی جائے جس کے قطرے میرے اوپر ٹپکے ہوں اور وہ گھرایا ہو جس کی سطح پر وضو کرتے ہیں کیا اس سے لباس نجس ہوگا۔ فرمایا نہیں کوئی چیز نہ دھوؤ کیونکہ بارش کے پانی نے اسے ظاہر کر دیا ہے۔ (مرسل)
- ۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے بارش کی کچھ دھوپ کے متعلق، فرمایا اگر بارش سے تین دن کے اندر لگ جائے تو کوئی مضافتہ نہیں۔ ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بارش کے بعد کچھ چیز نے اسے نجس کر دیا ہے اور تین دن بعد وہ لگ جائے تو دھونا چاہیے البتہ اگر راستہ پاک صاف ہو تو دست دھوؤ۔ (مرسل)
- ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر جب غسل کرے اور اس کے جسم کا پانی برتن میں ٹپکے اور پانی زمین سے اڑ کر برتن میں پہنچے تو ان سب صورتوں میں کوئی مضافتہ نہیں۔ (۴)
- ۶۔ فرمایا اگر جناب کے ہاتھ کا پانی برتن میں چلا جائے تو کوئی مضافتہ نہیں، خدا نے زمین کے معاملہ میں کوئی خشک نہیں کی۔
- ۷۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا میں ایسی جگہ غسل کرتا ہوں جہاں پیشاب کرتے ہیں اور غسل جنابت کیا جاتا ہے

پانی کے برتن میں اور وہ پانی زمین پر جاتا ہے اور اس سے چھینٹیں اڑتی ہیں۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (مجمول)

## باب

### آب حمام اور آفتاب سے گرم ہونے والا پانی

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس کنوئیں کے پانی سے مت نہاؤ جس میں حمام کا استعمالی پانی جمع ہوتا ہو کیونکہ اس میں ولد الزنا کے نہانے کا بھی پانی جاتے گا اور سات پشتوں تک طاہر نہ ہوگا اور اس میں ناموسی کے نہانے کا بھی پانی جاتے گا اور وہ ان دونوں سے بدتر ہے۔ خدانے بدترین مخلوق کتے کو بنایا ہے لیکن ناموسی تو کتے سے بھی بدتر ہے۔ میں نے کہا مجھے حمام کے متعلق بتائیے جس میں جنب بچہ یہودی، نصرانی اور عجمی سب نہاتے ہیں فرمایا حمام کا پانی نہر کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کر دیتا ہے۔ (ص)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حمام کے پانی کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ (مجمول)

۳۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں بچ کو جب حمام میں داخل ہوا تو ان لوگوں کے پانی کی چھینٹیں میرے اوپر پڑیں جو غسل جنابت کر رہے تھے۔ فرمایا کیا وہ آب جاری سے تھیں۔ میں نے کہا ہاں۔ منہ مایا تو کچھ حرج نہیں۔ (مشق)

۴۔ امام علیہ السلام سے حمام کے اس پانی کے متعلق پوچھا گیا جو لوگوں کے نہانے سے حمام میں جمع ہو جاتا ہے کہ اگر کپڑا اس سے تر ہو جائے تو کیا حکم ہے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (رس)

۵۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سورج سے گرم کردہ پانی سے وضو نہ کرو، نہ غسل اور نہ آنا گندھو کہ اس سے برس کی بیماری ہوتی ہے۔ (۲)

## باب

### مواضع مکر وہہ جہاں پیشاب پاخسانہ ہو

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مرد و کلامین یہ ہے کہ وہ اپنے پیشاب کی جگہ عین کرے۔  
۲۔ کسی نے امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا کہ پردہ پیشاب کہاں کرے۔ فرمایا گریز کرے نہروں کے کناروں سے نافذ راستوں سے، پھل والے درختوں کے نیچے اور لٹن کے مقامات سے یعنی گھروں کے دروازوں

کے سامنے سے۔ (ص)

۳۔ کسی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا پاخانہ کے لئے کیا حکم ہے فرمایا قبلہ کی طرف منہ نہ ہونہ پشت اور نہ ہوا کا رخ آگے ہونہ پیچھے۔ (مرزوق)

ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ سوچ اور چاند کا بھی سامنا نہ ہو۔

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے منع کیا ہے پیشاب کرنے کو کسی ایسی جگہ ہوا کے رخ پر جو سطح پر یا بلند جگہ پر ہو۔ (ضعیف)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق سے من کہ جب ابو حنیفہ نکلے تو دروازہ پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جو بہت کم سن تھے کھڑے تھے۔ ابو حنیفہ نے کہا اے لڑکے تمہارے شہر میں مرد مسافر فرج حاجت کہاں کرے۔ فرمایا۔ مسجدوں کے چبوتروں، نہروں کے کناروں، پھل والے درختوں کے نیچے اور گزرگاہوں پر نہ کرے اور قبلہ نہ ہو کہ پیشاب یا پاخانہ نہ کرے۔ اور اپنے لباس کو سمٹائے رکھے پھر جہاں موقع ہو رنج طہیت کرے۔ (مرزوق)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین چیزوں کا گرنے والا ملعون ہے سایہ دار منزل میں پاخانہ کرنے والا، اس پانی سے روکنے والا جہاں برابر لوگ پینے کو آتے ہوں اور گزرگاہ کا بند کرنے والا۔ (مجموع)

## باب ۱۱

### بیت الخلاء کے احکام

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو کہو شریعت کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور پناہ چاہتا ہوں اس سخت نجاست سے جو شیطان رحمہ ہے اور نکلنے وقت کہو، حمد ہے اللہ کے لئے، جس نے نجات دی اس نجاست سے اور میری اذیت کو دور کیا اور وضو کرتے وقت کہو۔ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یا اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک قرار دے اور رب العالمین ہی حمد کا سزاوار ہے۔

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وضو میں بسم اللہ کہہ لو تو تمہارا اکل جسم ظاہر ہو جائے گا اور اگر نہ پڑھو گے تو ظاہر ہوگا ذہنی اعذار جن پر پانی نہ پڑے گا دھلا کر مجلسی فرماتے ہیں یہاں وضو سے مراد استنجاء ہے اور طہارت کل جسم سے طہارت کامل۔ (ص)

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ پاخانہ کے بعد دیر کے ظاہری حصہ کو دھوئے اندر انگلی نہ ڈالے۔ (ص)

۴۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ جب آدمی پاخانہ کی طہارت پانی سے کرے تو متعقد ابتدا کرے یا ذکر سے

فرمایا پہلے مقعد کو دھوئے پھر ذکر کو۔ (سوتق)

۵۔ حضرت رسولؐ خدا نے منع فرمایا ہے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کو۔

۶۔ میں نے پوچھا کیا حکم ہے اگر انگلی کا ٹکڑا نازم کا پتھر کاٹ کر بنا لیا گیا ہو فرمایا کوئی حصرح نہیں دنت استنجا انگلی سے نکال لے۔ (۴)

۷۔ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا شقاوت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے کرنا بیماری ہے (غیر معتبر) ہے۔ (ضعیف)

۸۔ جب پیشاب آنا رک جائے تب پانی ڈالے۔ (۴)

۹۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، استنجا کی حد کیا ہے جب تک نجاست صاف ہو۔ میں نے کہا اگر صاف ہو جائے اور بڑھتی رہے۔ فرمایا بڑی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ (حسن)

۱۰۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کسی نے سوال کیا اس شخص کے متعلق جس نے پیشاب کیا اور اس کی ران اور گھٹنے پر پیشاب کی ذرا سی چھینٹ پڑ گئی اور وہ اسی حالت میں نماز پڑھ لے پھر اسے یاد آیا کہ دھو یا نہیں۔ فرمایا دھو کر پڑھ لے (ضعیف)

۱۱۔ راوی نے پوچھا ایک شخص استنجا کرنا چاہتا ہے تو کیسے بیٹھے فرمایا جیسے پاخانہ کے لئے بیٹھتے ہیں۔

اور فرمایا اسے چلبیسے کا ظاہر بدن کو دھوئے باطن کو دھونے کی ضرورت نہیں۔ (ضعیف)

۱۲۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنی ایک بی بی سے فرمایا کہ مومنین کی حور توں سے کہہ دو کہ وہ پانی سے

استنجا کریں اور اچھی طرح دھوئیں تاکہ اطراف کی طہارت ہو جائے۔ کیونکہ یہ جو اسیر کو دور کرنے والی چیز ہے۔ (ص)

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے، کے واسطے میں کہ لوگ کپڑے یا پتھر سے استنجا کرتے تھے، پھر وضو یعنی طہارت کا حکم آیا جو ایک اچھی عادت ہے رسول اللہ نے اسی کا حکم دیا اور پہلے عمل سے روکا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ (حسن)

۱۴۔ زرارہ نے ایک دن وضو کیا اور پیشاب کے بعد طہارت کرنا سہول کیا۔ نماز بھی پڑھ لی۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا۔ فرمایا طہارت کر کے نماز کا اعادہ کرو۔ (۴)

۱۵۔ علی بن یقین نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی پیشاب کے بعد طہارت سہول جائے اور نماز کے لئے وضو فرمایا عضو تناسل کی طہارت کرے اعادہ وضو کی ضرورت نہیں۔ (۴)

۱۶۔ فرمایا حضرت نے جب تم پاخانہ میں داخل ہوئے اور قضا سے حاجت کی اور دھو یا نہیں۔ پھر وضو کیا اور یہ سہول گئے کہ استنجا کیا ہے یا دیا نماز پڑھنے کے بعد تو نماز کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر دہر کو دھو یا اور پیشاب کا مقام دھونا سہول گئے اور نماز پڑھ لی تو وضو اور نماز کا اعادہ کرنا ہوگا اور عضو تناسل کو دھونا ہوگا کیونکہ پیشاب مثل پاخانہ کے ہے۔



## باب استبراء

- ۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی پیشاب کرے اور پانی نہ ہو تو بیخ ذکر سے کنارہ تک سونت کر چھلکے اگر اس کے بعد کوئی شے نکلے تو وہ پیشاب نہیں بلکہ عروقِ پشت کی رطوبت ہوگی۔ (حسن)
- ۲- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے پہلے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہوا تو کچھ تری پھر نکلی، پھر وضو کیا تو پھر تری نکلی۔ فرمایا اس کے بعد وضو کی ضرورت نہیں کہ یہ تیرتی ہی عسرتی پشت سے ہے۔
- ۳- کسی نے میری موجودگی میں امام رضا علیہ السلام سے کہا: میرے پاؤں کے مقام پر زخم ہے میں نے استبراء کیا اور وضو کیا اس کے بعد تری دیکھی اور مقصد سے زرد پانی بھی نکلا تو کیا وضو دوبارہ کروں۔ فرمایا کیا تم نے پانی ڈال دیا تھا کہا۔ ہاں۔ فرمایا نہیں خوب اچھی طرح دھوؤ اور عادت وضو کی ضرورت نہیں۔ (مجمول)
- ۴- ایک شخص نے کہا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میں پیشاب کر لیتا ہوں اور طہارت کے لئے پانی نہیں ہوتا۔ لیکن طہارت نہ ہونا مجھ پر مشاق ہوتا ہے فرمایا تم ذکر پر تھوک مل دو۔ اگر بعد میں پانی مل جائے تو سمجھو یہ اس کا بدلہ تھا دیہ مہجوری کی صورت میں ہے، (حسن و موثق)
- ۵- ایک شخص نے پوچھا کہ ایک آدمی کو پیشاب جلد جلد آتا ہے اور رکنا نہیں۔ فرمایا جب روکنے پر قدرت نہ ہو تو عذر کا قبول کرنے والا ہے اسے چاہئے کہ تعیل باذنہ لے۔
- ۶- میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا کہ اسے بہ شدت پیشاب آتا ہے اور قطرہ قطرہ ہکتا رہتا ہے فرمایا وضو کرے اور دن میں ایک بار طہارت کر لیا کرے۔ (مجمول)
- ۷- فرمایا حضرت نے اگر پیشاب بدن برہ ہو تو اس پر دوبار پانی ڈالے۔
- ۸- راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پیشاب کیا میں حضرت کے لئے لوٹا لے کھڑا تھا جب پیشاب کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے انی دینے کا اشارہ کیا۔ میں نے منے دیا۔ آپ نے اس کے بعد وہاں وضو کیا۔ (موثق)

## باب اول وضو اور غسل کے پانی کی مقدار

- ۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص بہت قلیل پھرتیلے کر اپنے پورے جسم پر مل لیتا ہے تو پانی تو اس سے زیادہ کی گنجائش رکھتے۔ (مشق)
- ۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وضو ایک حد ہے حد دو خدا سے تاکہ اللہ یہ جان لے کہ کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی اور موہن کو کوئی شے تجس نہیں کرتی اس کو اتنا ہی کافی ہے جتنا تیل ملنے کے لئے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے وضو کے پانی کے لئے ایک حد ہے جو اس سے زیادہ خرچ کرے گا اس کو اجر نہ ملے گا اور میرے والد زیادہ خرچ کرنے والے سے جھگڑا کرتے تھے کسی نے کہا سپر کیلے فرمایا اتنا پانی کہ اس سے منہ ہاتھ دھولو اور سر اور پاؤں کا مسح کر لو۔ (صحیح)
- ۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جنب کے لئے اتنا پانی کافی ہے جو اس کے پورے جسم پر جاری ہو جائے۔ خواہ آب قلیل ہو یا کثیر۔ (صحیح)
- ۵۔ میں نے سوال کیا غسل جنابت کے لئے کتنا پانی کافی ہے۔ فرمایا اتنا کہ اس کے پورے جسم پر جاری ہو جائے رسول اللہ ﷺ پانچ پائی سے منہ اپنی بی بی کے نہالیتے تھے اور وہ دونوں ایک ہی برتن میں غسل کر لیتے تھے۔ (صحیح)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے تیرے لئے دھونے اور استنجاء کے لئے اتنا پانی جو تیرے دانے ہاتھ کے چلو میں آجائے یعنی آب قلیل۔ (صحیح)
- ۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وضو کے لئے اتنا پانی کافی ہے کہ تیری جلد کو مس کرے۔ (صحیح)
- ۸۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ایک جنب آدمی پانی میں ایک دفع ہی اپنا جسم ڈبو کر نکل آتا ہے آیا یہ اس کے غسل کے لئے کافی ہے۔ فرمایا ہاں۔ (ضعیف)
- ۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کا ایک فرشتہ پانی کے اموات کو اس طرح لکھتا ہے جیسے اور زیادتیوں کو دھو۔

## باب مسواک

- ۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسواک کر کے دو رکعت نماز ادا کرنا بہتر ہے بغیر مسواک کے ستر رکعت پڑھنے سے۔ اور فرمایا حضرت رسول خدا نے اکبری امت پر لگاؤ نہ کرنا تا قرین ہر نماز کے بعد مسواک کا حکم دیتا۔ (مجموع)
- ۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسواک کرنا رسولوں کی سنت ہے۔ (۲)
- ۳- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اتنی زیادہ بار برسین نے مجھ سے مسواک کو کہا کہ مجھے خوں ہوا کہ مسواک کرتے کرتے میرے دانت گھس نہ جائیں یا اگر نہ جائیں۔ (۲)
- ۴- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مسواک کرنا تینوں وقتوں میں ترک نہ کرو، اگرچہ ایک ہی بار اپنی مسواک کو اپنے دانتوں پر رو کر دو۔ (مرسل)
- فرمایا کم سے کم مسواک یہ ہے کہ اپنی انگلی ہی سے دانت دگڑے۔
- ۵- فرمایا مسواک قبل وضو کرے اور اگر بھول جائے تو بعد وضو کے مسواک کرے کہ میں بارگاہی کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ صبح کے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔
- ۶- فرمایا حضرت نے صبح کو اٹھو تو مسواک کر لو۔ ایک فرشتہ آئے گا اور اپنا منہ تمہارے منہ سے ملائے گا اور جو بات تم بولو گے آسمان کی طرف سے جائے گا پس چاہیے کہ تمہارا منہ خوشبودار ہو۔ (مرسل)

## باب

### گلی کرنا اور ناک میں پانی دینا

- ۱- میں نے پوچھا کیا گلی کرنا اور ناک میں پانی دینا وضو میں داخل ہے فرمایا نہیں۔
- ۲- فرمایا گلی کرنا اور ناک میں پانی دینا داخل وضو نہیں بلکہ مقدمات وضو ہے۔ (مجموع)
- ۳- فرمایا گلی کرنا اور ناک میں پانی دینا واجب نہیں مقدمات نماز سے ہے۔

## باہج صفت وضو

۱۔ رادی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمیں رسول اللہ کا وضو بتایا۔ ایک قدر میں پانی منگایا اور اس سے ایک چلو لے کر چہرہ کے اوپر ڈالا اور دونوں طرف ہاتھ پھیرا۔ پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنے ہاتھ پر ڈالا اور سب طرف سے اُسے ملا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا اور جس طرح داہنے ہاتھ کو دھویا تھا اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھویا پھر بقیہ تری سے سسر اور پاؤں کا مسح کیا۔ (۱۴)

۲۔ رادی کہتا ہے کہ حضرت نے رسول اللہ کا وضو بتایا۔ داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے منہ پر ڈالا پھر بائیں ہاتھ میں لے کر داہنا ہاتھ دھویا پھر داہنے ہاتھ میں لے کر بائیں ہاتھ۔ پھر وضو کی بقیہ تری سے، جو دونوں ہاتھ پر تھی آپ نے اپنے سر اور دونوں ہاتھ پاؤں کا مسح کیا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تم اپنی تسبیح پر تیل لے کر حیم پہل لیتے ہو تو پانی اس سے زیادہ وسعت رکھتا ہے یعنی احتیاط سے خرچ کرنے کے قابل ہے آؤ میں تمہیں رسول اللہ کا وضو بتاؤں پس آپ نے ایک چلو پانی لے کر چہرہ پر ڈالا اور دونوں جانب سے دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا اور داہنا ہاتھ دھویا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں ہاتھ دھویا پھر چہرہ کی ہاتھ میں باقی تھی اس سے سسر اور پیر کا مسح کیا۔

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ کیسے وضو کرتے تھے۔ ہم نے کہا ضرور، حضرت نے پانی کا ایک طرف منگایا۔ اسے اپنے سامنے رکھا پھر ہاتھوں سے پکڑا ہٹا ہٹا پھر پانی میں ہاتھ ڈال کر فرمایا اگر ہاتھ ظاہر ہو تو ایسا کر سے پھر چلو میں پانی لیا اور اس کو اپنی پیشانی پر ڈالا اور بس اللہ کہا۔ پھر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی داڑھی تک لائے اور اپنے چہرہ اور پیشانی کو ایک بار دھویا پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر، ہنسی کوئی پر ڈالا اور ہاتھ پھرتے ہوئے کلائی تک لائے تا اینکہ آپ کی انگلیوں پر پانی جاری ہو گیا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اسی طرح انگلیوں تک بائیں ہاتھ کی انگلیوں تک دھویا۔ پھر سر کے اگلے حصے کا مسح کیا پھر پیر کا مسح کیا۔ ہاتھ کی تری سے داہنے کا داہنے ہاتھ اور بائیں کا بائیں ہاتھ سے۔ پھر فرمایا خدا ایک ہے اور ایک کو دوست رکھتا ہے لہذا دو میں تمہیں تین چلو پانی کافی ہے ایک منہ دھو کر اور دو دونوں ہاتھ دھونے کو، ہاتھ کی تری سے سسر اور پاؤں کا مسح کر دو، داہنے ہاتھ سے داہنے پاؤں کا اور بائیں سے بائیں پاؤں کا۔

زرارہ نے کہا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

ایک شخص نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے پوچھا۔

حضرت رسول خدا کیسے وضو کرتے تھے تو حضرت نے یہی صورت بیان کی۔ (حسن کا صحیح)

۵۔ زرارہ اور بکیر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ رسول اللہ کے وضو کے متعلق، حضرت نے پانی کا ایک ہتھ منگایا اور اس میں اپنا داہنا ہاتھ ڈالا اور چلو پانی لے کر چہرہ پر ڈالا اور دھویا پھر بائیں ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر داہنے ہاتھ کو کہنی سے لے کر ہاتھ کے آخر تک دھویا اور کہنی تک اٹانہ دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اسی طرح کہنی سے انگلیوں تک بائیں ہاتھ کو دھویا۔ پھر ہاتھ کی بقیہ تری سے سر اور پیر کا مسح کیا۔ اور مسح کے لئے نیا پانی نہ لیا پھر فرمایا جوتے کے تسمہ کے نیچے ہاتھ داخل کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی فرمایا۔ خدا فرماتا ہے اے ایمان والو، جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھو لو اور چہرہ کا کوئی حصہ بے دھوئے نہ رہے کیونکہ خدا فرماتا ہے اپنے چہروں کو دھوؤ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور حکم دیا انہوں نے دھونے کا کہنیوں سے ہاتھ تک کوئی شے دھونے سے رہ نہ جائے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے دھوؤ اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو کہنیوں سے۔ پھر فرماتا ہے مسح کر داہنے سروں اور پیروں کا تینوں تک، پس چوس کرے سر کے کچھ حصہ کا یا قدموں کا تینوں تک انگلیوں کے سرے سے، تو یہ کافی ہے ہمتے پوچھا کتنے کیا ہے فرمایا یہ ہے جوڑ ساق کی ہڈی سے ملا ہوا۔ ساق کی ہڈی کے اوپر ہے اور ٹخنہ سے نیچے ہے ہم نے کہا خدا آپ کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔ کیا ایک ایک چلو پانی چہرہ اور ہاتھ دھونے کے لئے کافی ہے فرمایا۔ ہاں۔ اگر زیادتی کرو تو دو۔ (حسن)

۶۔ میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے نماز کے لئے وضو کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ ایک ایک بار دھونا کافی ہے۔ وضو ایک بار ہے۔

اور ٹخنہ کو قدم کی پشت پر بتایا۔ (مجبول)

۸۔ راوی کہتا ہے۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضرت نے پانی منگایا اور ایک چلو لے کر چہرہ کو دھویا پھر ایک چلو لے کر داہنے ہاتھ کو پھر ایک چلو لے کر بائیں ہاتھ کو دھویا اور پھر سر اور پیر کا مسح کیا اور فرمایا یہ ہے وضو اس کا وضو میں زیادتی نہ کرے۔ (صحیح)

۹۔ میں نے صادق آل محمد سے وضو کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام ایک ایک بار ہی دھوتے تھے۔ یہ دلیل ہے کہ وضو میں ایک ایک بار ہی دھونا چاہیے۔

جب حضرت رسول خدا کو در امر طاعت خدا کے متعلق پیش آتے تھے تو دونوں میں جو محیط اور بدن کو زیادہ سخت معلوم ہوتا وہ اختیار کرتے تھے یہی طریقہ آئمہ کا رہا۔ حضرت نے فرمایا وہ دو بار دھوئے جو ایک بار پر طاعت نہ کرے اور جو دو سے زیادہ بار دھوئے اس کا اجر نہ ہوگا

دوبار دھونا وضو کی آخری حد ہے اس نماز کو اگر گناہ ہے اس کا وضو نہیں نہ ہوگا اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو نذر کی نماز پانچ رکعت پڑھے۔ اگر حضرت دوبار آخری حد نہ بتاتے تو تیس کی اجازت ہو سکتی تھی۔ (موثق)

۱۰۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اگر کسی کے پاس ایک چلو پانی ہو تو اس کو تین حصوں میں تقسیم کرے، ایک منہ کے لئے، ایک داہنے ہاتھ کے لئے دوسرا بائیں ہاتھ کے لئے اور تیسری تری سے سر اور پیر کا مسح کرے۔ (موثق)

## باجا

### چہرہ اور ہاتھ دھونے کی حد و ترکیب

- ۱۔ میں نے حضرت سے پوچھا کہ چہرہ کو کس حد تک اس وضو میں دھوئے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے جس حد کا اللہ نے حکم دیا ہے اس سے زیادہ یا کم کرنا جائز نہیں اگر زیادتی کرے گا تو کوئی اجر نہ لے گا اور کم کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ حد ہے کہ جس حصہ کو انگشت شہادت، درمیان انگلی اور انگوٹھا گھیرنے اور بال آگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک دھوئے نہیں یہی حد ہے اس کے سوا جو بے وہ چہرہ میں داخل نہیں، میں نے پوچھا کیا کپڑی چہرہ میں داخل نہیں فرمایا نہیں۔ (۲)
- ۲۔ میں نے پوچھا کیا وضو میں داڑھی کا اندرونی حصہ بھی دھوئے۔ فرمایا نہیں۔ (۲)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانی کو چہرہ پر مدت مارو بلکہ اس کو چہرہ پر بھردو۔
- ۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ چہرہ کی حد کیا ہے آپ نے جواب میں لکھا بال آگنے کی جگہ سے چہرہ کے آخر تک یہی دونوں حدیں ہیں۔ (رض)
- ۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا آیا یہ فاعسلا و ارجو حکم و اید یکما لیسما لرافق کے متعلق اور میں نے اس طرح کر کے دکھایا کہ ہاتھ کی پشت سے کبھی تک دھو یا فرمایا یہ مواضع تشریح نہیں آیت یوں ہے۔ فاعسلا و ارجو حکم اید یکما صفت المرافق۔ پھر اپنا ہاتھ کہنی سے انگلی تک پھیرا۔ (رض)
- ۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اللہ نے نماز کے وضو میں عورتوں پر فرض کیا ہے کہ بائیںوں کو دھوئیں شکم دست کی طرف پانی ڈال کر دھونا اور مرد کے لئے پشت دست پر پانی ڈال کر دھونا۔ (رض)
- ۷۔ میں نے امام محمد اقر علیہ السلام سے پوچھا۔ جن کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے ہوں وہ کیا کرے۔ فرمایا جو باقی ہوں انہی کو دھوئے۔ (مجموع)
- ۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پیرہ عرصہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا جو حصہ باقی ہے اسی کو دھوئے۔ (حسن)
- ۹۔ میں نے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کا ہاتھ کہنی سے کٹ گیا ہو وہ وضو کیسے کرے

فرمایا جو حصہ باقی ہو اسے دھوئے۔ (ص)

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ کانوں کا اندرونی حصہ داخل دیم (چہرہ) ہے اور ان کی پشت شامل سر ہے۔ فرمایا ان دونوں کا نہ دھونا ہے نہ مسح۔ (ص)

## باب مسح سر و قدم

(مجمول)

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کسر کے مسح کے لئے کافی ہے تین انگلیوں سے مسح کرنا اور اسی طرح پیروں کے لئے۔

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کسر کے مسح کے لئے کافی ہے تین انگلیوں سے مسح کرنا، اور اسی طرح پیروں کے لئے

حضرت نے پیروں کا مسح کر کے بتایا اور اپنے پیر سے شروع کیا۔ (حسن)

۳۔ میں نے ابو عبد اللہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے وضو کیا۔ در آنحالیکہ وہ عمامہ باندھے ہوئے تھا اور اس

کا اتارنا سردی کی وجہ سے مشتاق تھا۔ فرمایا۔ عمامہ کے نیچے انگلیاں ڈال کر مسح کر لے۔ (مجمول)

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ سر اور پیروں کا مسح کچھ حصہ پر ہو یہ

سنکر آپ ہنسے اور فرمایا۔ نے ذرا رسول اللہ نے ایسا ہی فرمایا ہے اور اللہ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی

ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوا۔ خدا فرماتا ہے اپنے پیروں کو دھوؤ۔ پھر ان دونوں کلاموں کو جدا کیا یعنی اس

سے اس کلام کو مسح کر دو تم اپنے سروں کا لہذا اسے ذرا رہ ہم نے جانا کہ مسح بعض سر کا ہے۔ ب کے ہونے کی وجہ

سے دبو سکھا، پھر ملایا پیروں کے مسح کو سر کے ساتھ، جیسا کہ ملایا ہے ہاتھوں کو چہرہ کے ساتھ اور فرمایا

ذرا جلکھا اے انگلیوں۔ پس ہم نے جانا کہ جہاں ملایا پیروں کو سر کے ساتھ تو بعض ہی کا مسح ہوگا۔ پھر

لوگوں سے رسول اللہ نے واقعہ طور پر بیان کیا۔ مگر انھوں نے اس کو ضائع کر دیا، پھر فرمایا تم پانی نہ پاؤ تو

پاک مٹی پر تیمم کر لو اور ترکیب یہ بتائی کہ مسح کرو اپنے چہرے اور ہاتھوں کا اس مٹی سے، جب تیمم بجائے وضو ہے

تو جن اعضاء کے دھونے کا وضو میں حکم ہے یعنی چہرہ اور ہاتھوں کا، تو انہی کے لئے تیمم میں مٹی سے مسح کرنے کا ہے اور

وضو میں وہاں تیمم نہیں، چونکہ تیمم میں مسح پڑے چہرہ اور ہاتھوں پر نہیں ہوتا لہذا معلوم ہوا کہ وضو میں مسح پڑے

سریا پیروں کا نہیں، پھر فرمایا اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا، اس لئے آسانی کر دی۔ (ص)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پیروں کے مسح کے متعلق پوچھا۔ حضرت نے اپنا ہاتھ پیروں کی انگلیوں پر رکھا

پھر اس سے مسح کیا انھوں تک پیر کے اوپر۔ میں نے کہا میری جان آپ پر خدا ہو۔ اگر کوئی در انگلیوں سے کرے

- فرمایا صحیح نہیں ہاتھ سے کرنا چاہیے۔ (حسن)
- ۶۔ یونس نے کہا اجزوی مجھے اس شخص نے جس نے دیکھا تھا امام رضا علیہ السلام کو منیٰ میں اس طرح وضو کرتے ہوئے کہ قدموں کے اوپر کے حصہ سے ٹخنہ تک اور ٹخنہ سے قدم کے اوپر کے حصہ تک اور فرمایا پیروں کے مسح میں اختیار ہے جو چاہے اعلیٰ حصہ قدم کے ٹخنوں تک کرے یا ٹخنہ سے اعلیٰ قدم تک۔ (ض)
  - ۷۔ زرارہ نے کہا مجھ سے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم نے مسح کی بجائے پیروں کو دھویا اور خیال کیا فرض یہی ہے تو تمہارا وضو نہیں ہوا۔ مسح دونوں پیروں کا پہلے کرو اگر تم کو دھونے کی ضرورت ہے تو دھو لو اس کے بعد مسح کرو۔ تاکہ وہ فرض آخر قرار پائے۔ (مرسل)
  - ۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پاس ساتھ باستر برس کی عمر کا ایک ایسا شخص آیا جس کی نماز مقبول نہ تھی۔ میں نے پوچھا۔ یہ کیسے۔ فرمایا اس نے کہا کہ خدا نے جس کے مسح کا حکم دیا تھا وہ اسے دھوتا تھا۔ (حسن)
  - ۹۔ میں نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ اگر کسی کا موڑہ پھٹا ہوا ہو تو وہ اس کے اندر سے ہاتھ ڈال کر مسح کرے اور پر کی طرف تو کیا یہ کافی ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ (مجمول)
  - ۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ علی علیہ السلام نے اس طرح وضو کیا کہ منہ دھویا ہاتھ دھوئے سر کا مسح کیا اور جرتے پر بغیر شتمہ کے نیچے ہاتھ ڈالے ہوئے پیروں کا مسح کیا۔ یہاں جرتے سے وہ نعلین عربی مراد ہے جس کے اوپر کے حصہ میں صرف ایک تسمہ ہوتا ہے۔
  - ۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا اگر کوئی سر میں ہندی کا خضاب لگائے ہو اور وضو کرے فرمایا جائز نہ ہوگا جب تک جلدی سر تک نہ پہنچے۔ (ض)

## باب

### موزوں پر مسح

- ۱۔ میں نے پوچھا کیا مریض کے موزہ پر مسح کرنے کی اجازت ہے فرمایا نہیں۔ (موثق)
- ۲۔ میں نے حضرت سے اندرون سے تعلقہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا تین چیزوں میں تعلقہ نہیں اول منشیات کا پینا، دوسرے موزوں پر مسح کرنا، تیسرے حج تمتع نہ کرنا۔ زرارہ نے کہا۔ حضرت نے یہ نہ فرمایا۔ تم پر واجب ہے کہ ان میں سے کسی میں تعلقہ نہ کرو۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اگر کسی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور اس پر پٹی بندھی ہو یا عضو پر کوئی زخم ہو



- تو وضو کیسے کرے یا غسل جنابت اور غسل جمہ کیسے کرے۔ فرمایا جن حد تک دھوسکے دھولے باقی کو چھوڑے جس کا دھونا ممکن نہ ہو، پٹی وغیرہ کو ہٹائے نہیں اور زخم کو کھولے نہیں۔ (ص)
- ۴۔ حضرت نے فرمایا زخم والا وضو میں زخم کے ارد گرد کا حصہ دھولے۔ (ص)
- ۵۔ حضرت صادق آل محمد سے پوچھا کیا کر اگر کسی کے ہاتھ میں پھوڑا وغیرہ ہو جو مقام وضو پر اور اس پر پٹی بندھی ہو اور وہ وضو میں اس پٹی ہاتھ پھیرے تو وہ وضو صحیح ہوگا۔ فرمایا اگر پانی نقصان دہا ہو تو پٹی نہ کھولے اور اس پر ہاتھ پھیرے۔ ورنہ کھول کر دھوئے۔ میں زخم کے متعلق پوچھا کہ اس کے لئے کیا کرے فرمایا اس کے ارد گرد کو دھولے۔ (ص)
- ۶۔ میں نے صادق آل محمد سے عرض کیا میں نے سٹوک کھائی اور میرا ناخن اکڑ گیا میں نے اپنی انگلی پر دوا ہاندھی اب میں وضو کیسے کر دوں فرمایا یہ اور اس قسم کی چیزیں کتاب خدا میں پائی جاتی ہیں وہ ستر مانتا ہے دین کے معاملہ میں تم پر تنگی نہیں، اسی پر مسح کر لو۔ (ص)

## باب وضو میں شک

- ۱۔ فرمایا امام علیہ السلام جب تم کو اس کا یقین ہو کہ حدت صادر ہوا ہے تو وضو کرو اور جب تک صدور حدت کا یقین نہ ہو وضو نہ کرو۔ (موتقی)
- ۲۔ زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر تم نے وضو کیا اور یہ یاد نہ رہا کہ ہاتھ دھوئی ہے یا نہیں تو وضو دوبارہ کرو اور اس چیز کا اعادہ کرو جس میں تم کو شک ہو کہ اس کو نہیں دھویا یا مسح نہیں کیا جبکہ اللہ نے اس کا دھونا واجب کیا ہو۔ یہ حکم ہے اس صورت میں کہ تم وضو کر رہے ہو لیکن جب تم وضو کر کے کھڑے ہو جاؤ اور بعض ایسے اعضاء کے متعلق جن کا دھونا واجب ہے تم کو شک پیدا ہو تو اس کا خیال نہ کرو اور اگر سر کے مسح میں شک ہو گیا ہے اور دائرہ میں تری باقی ہے تو اسے لے کر سر کا مسح کر لو اور پیروں کا بھی اور تری باقی نہ ہو تو شک کی بنا پر وضو نہیں ڈالو گا اور اپنی نماز جاری رکھو۔ جب یہ یقین ہو جائے کہ وضو نہیں کیا تھا تو دوبارہ کرو۔ زرارہ نے کہا اس کے لئے کیا حکم ہے جس نے ہاتھوں کا کچھ حصہ چھوڑ دیا ہو یا غسل جنابت میں کچھ حصہ چھوٹ گیا ہے فرمایا اگر وضو کی صورت میں شک ہے اور کچھ تری باقی ہے اور نماز پڑھنے لگا ہو تو اس تری سے مسح کر لے اور چھوٹ جانے کا یقین ہو تو نماز کو ختم کرے اور اس عضو کو دھوئے لیکن بصورت

شک نماز کو جاری رکھے اور اگر یقین ہو تو دوبارہ وضو کرے اور اگر مسح چھوٹ گیا ہو تو اسی تری سے مسح کرے ہاں یقین کی صورت میں نماز کا اعادہ کرے البتہ شک کی صورت میں نماز جاری رکھے۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بجا سنت نماز تمہیں یاد آئے کہ وضو مفروض میں کچھ چھوٹ گیا ہے تو نماز ختم کر کے اپنا وضو پورا کرو اور دوبارہ نماز پڑھو اور سر کے سر کے لئے یہ کافی ہے کہ اپنی دائرگی سے تری لے لو اور اسی سے سر کا مسح کر لو۔ (حسن)

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی وضو میں داہنا ہاتھ دھونا بھول جائے اور بائیں ہاتھ دھو کر سر اور پیر کا مسح کر لے اور بعد کو یاد آئے تو پھرتے داہنے ہاتھ کو دھوئے پھر بائیں کو، ہاں اگر بائیں ہاتھ دھونا بھول جائے تو بائیں کو دھوئے اور جو وضو کیا ہے اس کا اعادہ نہ کرے اور فرمایا وضو میں بعض بعض کا تابع ہے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وضو میں ترتیب کا لحاظ رکھو، جیسا کہ خدائے فرمایا ہے کہ مشرعیہ کو دیکھو چہرہ سے پھر دونوں ہاتھ۔ پھر سر اور پیروں کا مسح اور جو خدائے حکم دیا ہے اس پر کسی شے کو مقدم نہ کرو اگر تم نے ہاتھ کو چہرہ سے پہلے دھو لیا تو اعادہ کر یعنی پہلے چہرہ دھو پھر ہاتھ اور اگر سر کا مسح پیروں کے بعد کیا گیا ہے تو پہلے سر کا مسح کرو پھر پیروں کا۔ جس کو خدائے پہلے رکھا ہے اسے پہلے ہی رکھو۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تم نے منہ سے پہلے ہاتھ دھو لئے تو اعادہ کرو۔ پہلے منہ دھو پھر اپنے ہاتھ اگر بائیں ہاتھ داہنے سے پہلے دھو لیا تو اعادہ کرو پہلے داہنے ہاتھ دھو پھر بائیں، اگر سر کے مسح سے پہلے پیروں کا کر لیا تو اعادہ کرو پہلے سر کا مسح کرو پھر پیر کا۔

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ جب تم کچھ وضو کر لو اور کوئی ضرورت پیش آئے اور وضو کا پانی خشک ہو جائے تو وضو کا اعادہ کرو وہ بعض کے پہلے بعض کو نہیں لایا جاتا۔

۸۔ میر نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ میں وضو کرنے بیٹھا تو پانی ختم ہو گیا میں نے کینہ سے پانی مانگا وہ دیر سے لائی اور اعضائے وضو خشک ہو گئے میرا فرمایا اپنے وضو کا اعادہ کرو۔ (مجموع)

۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا اگر کوئی شخص وضو میں ہاتھ اور سر کو بھول جائے تو وہ کیا کرے فرمایا دوبارہ کرے، وضو میں ترتیب ہوتی ہے۔ (مختصر)

## باب ۲۲

## سبیلِ سلیبہ

ابولیف آباد، یون نمبر ۸۔

### نواقص وضو

- ۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر خارغ ہو کوئی چیز دونوں سوراخوں سے (پیشاب) پاخانہ یا ریح، کوئی چیز جو تمہارے لئے انعام خدا ہے۔
- ۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے انسان کی دہریں شیطان بھونک مارتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ ریح خارج ہوئی لیکن وضو نہیں ٹوٹتا جب تک ریح کی آواز نہ سنتی جلتے یا اس کی بو نہ آئے۔ (حسن)
- ۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر پاخانہ کے مقام سے کدو دانے یا چھوٹے چھوٹے کیڑے نکلیں تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ مثل جوں کے ہیں۔ (حسن)
- ۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی مقعد سے کدو دانے نکلیں تو اس پر وضو نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ پاخانہ میں لٹھے ہوئے ہو تو وضو کا اعادہ کرے۔
- ۵- میں نے امامین سے پوچھا کہ وضو کس چیز سے ٹوٹتا ہے فرمایا جب دونوں مقاموں سے پیشاب یا پاخانہ نکلے۔ پاخانہ یا پیشاب کی جگہ پاخانہ، پیشاب، منی یا ریح نکلے اور اس میں سے جو عقل کو زائل کرنے لیکن اگر آواز کو سنا رہے تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ (مجمول)
- ۶- میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا کہ جس نے مقعد میں دو رکھ کر نماز پڑھی ہو، آیا اس کا وضو ٹوٹتا یا نہیں۔ فرمایا وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن دو رکھ کر نماز پڑھے۔
- ۷- میں نے پوچھا اگر کس کو آبکائی آئے اور کچھ پیٹ سے نکل آئے تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں، فرمایا نہیں (صحیح)
- ۸- میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا تے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے فرمایا نہیں۔ (حسن)
- ۹- فرمایا جسے تے آنے اور وہ پاک ہو تو اسے چاہیے کہ وہ گل کر لے۔ (حسن)
- ۱۰- میں نے کہا کہ ایک شخص ظاہر ہو اور اپنے ناخن یا بال کاٹے تو کیا وضو کا اعادہ کرے۔ فرمایا نہیں، لیکن پانی سے سزا در ناخن دھو لے۔ رازوی نے کہا لوگ کہتے ہیں وضو کرنا چاہیے فرمایا اگر وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا کرتے ہیں تو تم جھگڑانا کر دو اور کہہ دو کہ یہ سنت ہے۔ (موتقی)
- ۱۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بوس و کنار یا عورت کی مشرک گاہ کو مس کرنے یا اس کے پاس بیٹھ رہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

- ۱۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نکسیر، حجامت اور بہنے والے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا وضو تو جب ہی ٹوٹتا ہے جب پیشاب یا پاخانہ کی جگہ سے کوئی شے نکلے۔ (حسن)
- ۱۲- میں نے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو وضو میں جھک نہیں سکتا اس پر یہ امر دشوار ہے وہ تکبہ لگا کر بیٹھتا ہے اور بس اوقات وہ اس بیٹھنے میں اذگہ بھی جاتا ہے وہ کیا کرے جبکہ بیماری کی وجہ سے وضو کرنا اس کے لئے باعث تکلیف ہوتا ہے حضرت نے فرمایا (حسن)
- جب آواز اس کو سنائی دے تو وضو واجب ہوگا اور فرمایا ظہر کی نماز میں تاخیر کرے اور عصر کے ساتھ اس کو ملائے۔ دونوں کو جمع کرے اسی طرح مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھے۔
- ۱۳- میں نے کہا تو اتھڑ وضو میں نیند کا ایک جھوٹکا ہے یاد۔ فرمایا میں نہیں جانتا، ایک یارو، خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس کا حال خود ہی بہتر جانتا ہے۔ یعنی خود ہی سمجھ لے کہ وہ سوتا تھا یا جاگتا تھا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا۔ جب انسان سو جائے کھڑا ہو یا بیٹھا تو وضو اس پر واجب ہے۔ (۱۴)
- ۱۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آدمی کے دوکان ہیں اور دو آنکھیں، جب آنکھیں سوتی ہوں اور کان نہ سوتی تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن جب دونوں سو جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
- ۱۶- حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے ہائے میں جو اپنے بال اپنے دانتوں سے کاٹتا ہے اور قبل نماز پانی سے مسح کرتا ہے تو کیا وضو صحیح ہوگا۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے دانتوں سے کاٹنا مثل وہ ہے سے کاٹنے کے ہے اس سے وضو میں کیا نقص ہے۔ (درسل)

## باب

### نجاست پر چلنے کے متعلق

- ۱- پوچھا گیا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے ہائے میں جو پہلے نجس زمین پر چلے اور پھر پاک زمین پر۔ فرمایا اگر وہ پندرہ قدم پاک زمین پر چلے گا تو اس کا ٹھوکرا پاک ہو جائے گا۔
- ۲- میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ حضرت کا گزر خشک پاخانہ کی طرف سے ہوا۔ آپ کا ہاں اس سے متصل ہوا۔ میں نے کہا حضور! نجس چیز پر چلے اور کپڑا بھی اس سے لگا۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے یہ سوکھا تھا۔ پس زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کر دیتا ہے۔
- ۳- رادی کہتا ہے ہم ایسے مکان میں ٹھہرے تھے کہ ہمارے اور مسجد کے درمیان گندے راتے تھے۔ میں حضرت صادق

- ۱- کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے پوچھا کہاں ٹھہرے ہو، میں نے کہا، فلان شخص کے مکان میں، فرمایا، تمہارے اور مسجد کے درمیان گندہ کوچہ ہے۔ میں نے کہا، جی ہاں فرمایا کچھ حرج نہیں۔ زمین کا بعض حصہ بعض کو پاک کر دیتا ہے میں نے کہا اگر ترگوں ہو۔ فرمایا چلنے میں کوئی حرج نہیں۔ (حسن)
- ۲- میں نے اس شخص کے ہاتھ میں پوچھا جو پانخانہ یا پیشاب پر چلے کہ وہ وضو کا اعادہ کرے یا نہیں، فرمایا نہیں ہاں جہاں نجاست ہو اسے دھو ڈالو۔ (مجمول)
- ۳- ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ نجاست خشک ہو تو وضو نافروزی نہیں۔ (ض)
- ۴- میں نے اس سور کے متعلق پوچھا جو پانی سے نچلے اور راستہ میں پانی اس کے بدن سے نچے۔ ایسے راستہ پر اگر برسنہ پانچوں تو کیا صورت ہوگی۔ فرمایا، کیا اس کے سوا کوئی خشک جگہ چلنے کی نہیں، میں نے کہا نہیں، فرمایا کوئی حرج نہیں زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کرتا ہے۔ (مختلف فیہ)

## باب

### مذی ووذی

- ۱- حضرت نے فرمایا اگر حالت نماز میں پیشاب کے مقام سے کوئی شے از قسم مذی ووذی نکلے تو نہ وضو نہ نماز قطع کر اس سے وضو باطل نہ ہوگا اور اگر تمہارے ٹخنوں تک پہنچے تو بمنزلہ ریشم ہے اور اگر بعد وضو خارج ہو، وہ یا تو عفو تناسل کی رطوبت ہے یا بول اسیر سے ہے وہ کچھ نہیں اسے اپنے لباس سے نہ دھوؤ مگر جبکہ وہ نجاست ہو۔ (حسن)
- ۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مذی اور ریشم برابر ہیں۔ (موثق)
- ۳- حضرت نے فرمایا مذی سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ کپڑا یا بدن دھونے کی ضرورت ہے وہ ریشم یا تنوک جیسی چیز ہے (حسن)
- ۴- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر مذی دان تک بہہ کر آجائے تو بھی نماز قطع نہ کر و اور نہ دان دھونے کی ضرورت کیونکہ وہ مجزی منی سے نہیں نکلتی بلکہ بمنزلہ ریشم یا بلغم کے ہے۔

حسب تصریح علامہ مجلس علیہ الرحمہ مرآة العقول میں ہے کہ مذی وہ رطوبت ہے جو عورت سے بوس و کنار کے وقت خارج ہوتی ہے اور ذمی وہ ہے جو استبراء کے بعد مقام سے نکلے۔ مذی وہ رطوبت ہے جو انزال کے بعد نکلے، وہ بتلی اور چکنی رطوبت ہوتی ہے جو شہوت کے بعد نکلتی ہے۔

## باب ۲۵ انواع غسل

۱- فرمایا صادق آل محمد نے حسب ذیل غسل ہیں

جنابت، روز جمعہ، عیدین، وقت احرام باندھنے کے، مکہ و مدینہ میں داخل ہونے کے لئے، اور عرفہ اور زیارت بیت اللہ کے دن، کعبہ میں داخل ہونے سے پہلے ۲۱، ۲۲، ۲۳ رمضان کی شب میں اور اس کے لئے جو غسل میت ہے۔ (مجموع)

۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ غسل جمعہ واجب ہے سفر و حضر دونوں میں لیکن بحالت سفر کی آب عورتوں کو نہ نہانے کی اجازت ہے اور فرمایا غسل جنابت واجب ہے اور غسل حیض واجب ہے۔ جب عورت حیض سے پاک ہو اور استحاضہ والی عورت پر واجب ہے کہ جب خون گدی سے پھوٹ نکلے تو اس پر غسل واجب ہے دو نمازوں کے لئے ایک اور اگر خون گدی سے تجاوز نہیں کیا ہے تو ہر روز ایک غسل کافی ہے لیکن وضو ہر نماز کے لئے کرنا ہوگا اور غسل نفاس واجب ہے، میت کا غسل واجب ہے نماز استسقاء کے لئے واجب ہے، مولود کا غسل واجب ہے رمضان کی پہلی رات کا نہانا مستحب ہے اور ۲۱، ۲۲، ۲۳ رمضان کی رات کا نہانا سنت ہے کیونکہ ان میں سے کسی میں شب قدر ہے اور روز عید انفس اور عید قربان نہانا سنت ہے اس کا ترک کبھی پسند نہیں اور غسل استحاضہ کے لئے نہانا سنت ہے اور ماہ رمضان کی تین راتوں کو ۱۹، ۲۱، ۲۳ کو نہانا سنت ہے۔ (مؤلف)

## باب ۲۶

### زیادہ غسل جمع ہونے پر کون سا غسل کافی ہوگا

۱- سب سے زیادہ طہارت سے پہلے غسل کر لو تو یہ کافی ہوگا جنابت، حجرات، عرفہ، سحر، حلق، ذبح اور زیارت کے لئے پھر سب سے زیادہ اس طرح عورت کے لئے ایک غسل جنابت کافی ہوگا زیارت، جمعہ اور حیض اور عیدین کے لئے غسل جنابت کرنے کے بعد اور غسلوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

## باب ۲۱

### وجوب غسل یوم جمعہ

- ۱- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے غسل روز جمعہ واجب ہے بہرہ و نورت اور غلام و آزاد پر۔
- ۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غسل روز جمعہ واجب ہے مردوں اور عورتوں پر سفر میں اور صرف مردوں پر سفر میں عورتوں پر سفر میں نہیں۔
- اور ایک روایت ہے کہ قلت آب کی صورت میں عورتوں پر بحالت سفر غسل جمعہ نہیں۔ (مجمول)
- ۳- حضرت سے پوچھا گیا غسل جمعہ کیوں واجب ہے۔
- فرمایا خدا نے نماز واجب کی تمہیں کی نماز نافلہ سے اور عوم کی تمہیں کی صوم نافلہ سے اور وضو کو تمام کیا غسل روز جمعہ سے۔ (اس میں کوتاہی اور غفلت سے کام نہ لیا جائے)۔ (صحیح)
- ۴- اصیغ سے مروی ہے امیر المؤمنین علیہ السلام جب کسی رجز و توبیح کرتے تو فرماتے واللہ تو روز جمعہ کے تارک غسل سے بھی زیادہ عاجز ہے جو غسل کر لیتا ہے اگلے جمعہ تک ظاہر رہتا ہے۔
- ۵- دو عورتوں نے بیان کیا۔ ہم امام رضا علیہ السلام کے ساتھ جنگل میں تھے اور بظہر دجانے کا ارادہ تھا۔ جمعرات کو حضرت نے ہم سے فرمایا جمعہ کا غسل آج کر لو۔ کن پانی کم ملے گا۔ پس ہم دونوں نے جمعرات کو جمعہ کی نیت سے غسل کر لیا۔ (رض)
- ۶- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز جمعہ غسل کرنا ضروری ہے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں، جو شخص معمول جاتے تو وہ اگلے روز کرے۔
- ایک اور روایت میں ہے کہ بیمار کے ساتھ رعایت ہے۔ (مجمول)

## باب ۲۲

### صفت افضل

- ۱- اسی نے غسل جنابت کی ترکیب پوچھی حضرت نے فرمایا۔ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ، پھر اپنی شرکاء کو دھوؤ پھر سر پر پانی ڈالو پھر اپنا سارا بدن دوبار دھوؤ اس طرح کہ پانی جاری ہو جائے۔ (۴)
- ۲- زرارة نے امام علیہ السلام سے غسل جنابت کی ترکیب پوچھی۔ فرمایا میں بارہ بار پانی ڈالے اس سے کم نہیں۔ (مجمول)

- ۳۔ تدرارہ نے کہا میں نے غسل جنابت کی ترکیب پوچھی۔ فرمایا اگر راستہ نجس زہوں تو بانی میں ڈالے۔ پھر تین بار اپنی شہرہ گاہ کو دھوئے، پھر تین بار سر پر پانی ڈالے۔ پھر دائیں طرف دو بار اور بائیں طرف دو بار اس طرح دھوئے کہ پانی جاری ہو جائے۔ بس یہ کافی ہے۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا غسل جمعہ کے وقت کہو یا اللہ میرے دل کو پاک کر دے ہر اس آفت سے جس سے دین برباد ہوا اور میرا عمل ضائع ہوا اور غسل جنابت کے وقت کہو یا اللہ میرے قلب کو ظاہر کر دے اور میرے عمل کو پاک کر دے اور میری کوشش قبول کرے اور میرے لئے جو جزا بہتر ہو وہ دے۔ (موسل)
- ۵۔ فرمایا حضرت نے جب جنب اپنا سارا بدن پانی میں ایک بار ہی ڈبوئے تو یہ اس کے غسل کے لئے کافی ہے۔ (حسن)
- ۶۔ راوی نے پوچھا ایسی عورت کے لئے جو کسنگن یا پہنچی اپنے ہاتھ میں پہنے ہو اور نہ جانے وضو میں پانی اس کے نیچے پہنچے گا یا نہیں تو کیا کرے۔ فرمایا اسے حرکت دے تاکہ پانی اس کے نیچے پہنچ جائے ورنہ اسے اتار دے اور ایسی تنگ انگوٹھی جس کے متعلق یہ نہ معلوم ہو سکے کہ پانی اس کے نیچے پہنچا یا نہیں، وضو کے وقت اگر سمجھے کہ پانی نہیں پہنچے گا تو وضو کے وقت اسے نکال دے۔
- ۷۔ حضرت علی علیہ السلام اس میں کوئی نقصان نہ سمجھتے تھے کہ جنب علی الصبح اپنا سر دھو لے اور باقی جسم نماز کے وقت (موسل)
- ۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی غسل جنابت کرے اور سر کو نہ دھوئے پھر ظاہر ہو کہ اس نے دھویا ہے تو اعادہ غسل کی ضرورت نہیں۔ (حسن)
- ۹۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو غسل جنابت کرے آیا وہ غسل کے بعد اپنے پیر دھوئے فرمایا اگر ایسی جگہ غسل کیا ہے جہاں پانی اس کے پیروں پر بہتا ہو تو دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر ایسی جگہ گیا ہے جہاں پیر بانی میں ڈوبے ہوں تو ان کو دھوئے۔ (حسن)
- ۱۰۔ میں نے پوچھا اگر میں غسل کروں موشیوں کے بندھنے کی جگہ جہاں پیشاب کیا جاتا ہو اور میرے پیر میں نعلین سندھی تو کیا صورت ہوگی۔ فرمایا اگر پانی قدموں کے نیچے سے بہتا ہو تو پیر دھونے کی ضرورت نہیں۔ (مجمول)
- ۱۱۔ فرمایا حضرت نے غسل (جنابت) کے بعد وضو کرنا بدعت ہے۔ (حسن)
- ۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سوائے غسل جنابت ہر غسل سے پہلے وضو ہے۔
- ۱۳۔ ایک روایت میں ہے سوائے غسل جمعہ کوئی غسل ایسا نہیں جس میں وضو پھر غسل سے زیادہ پاک کرنے والا کون ہے۔ (ص)
- ۱۴۔ میں نے وقت غسل انگوٹھی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس کو ہلاتا اور وضو کے وقت گھاتا اور اگر کھول جاؤ اور نماز پڑھنے لگو تو اعادہ نماز کی ضرورت نہیں۔



- ۱۵۔ فرمایا عساق آل محمد نے میرے والد نے غسل جنابت کیا ان سے کہا کیا کچھ حصہ خشک رہ گیا ہے فرمایا اگر تم چپ رہے تو تم پر ذمہ داری نہ تھی۔ پھر جو جگہ خشک رہ گئی تھی اس پر پانی ڈالا۔ (۴)
- ۱۶۔ فرمایا غسل جنابت میں عورت کو اپنے سر کے بال کھولنے کی ضرورت نہیں (اس طرح جیسے دس کے بن کھولے جاتے ہیں) (مسل)
- ۱۷۔ میں حضرت سے پوچھا وقت غسل عورت اپنے بالوں اور چوٹی کے متعلق کیا کرے۔ فرمایا کنگھی سے سلجھانے کی ضرورت نہیں بلکہ انھیں کھول کر ہر طرف سے جمع کرے اور اچھی طرح غسل کرے۔

## باب

### موجبات غسل

- ۱۔ میں نے پوچھا مرد اور عورت پر غسل کب واجب ہوتا ہے فرمایا جب دخول ہو جائے اور مہر واجب ہوتا ہے اور بصورت زنا سنگساری بھی۔ (صحیح)
- ۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو عورت سے فرج کے اوپر ہی اور پرجماعت کرے اور دونوں کو انزال نہ ہو تو آیا غسل واجب ہے فرمایا جب دونوں کی شرمگاہیں مل جائیں۔ میں نے کہا دونوں کی شرمگاہیں ملنے سے کیا مراد ہے فرمایا جب مرد کے عضو کا اگلا حصہ عورت کی فرج میں داخل ہو جائے۔ (۴)
- ۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو باکرہ لڑکی سے اتصال کرے مگر ازالہ بکارت نہ ہو اور اس لڑکی کو انزال بھی نہ ہو تو لڑکی پر غسل واجب ہے یا نہیں اور اگر باکرہ نہ ہو اور یہی صورت پیش آئے تو فرمایا دخول خشق کے بعد دونوں پر غسل واجب ہوگا۔
- ۴۔ میں نے پوچھا جو شخص عورت کی ران پر مس کرے کیا اس پر غسل واجب ہے۔ فرمایا ہاں اگر انزال ہو جائے۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی کینز کی فرج کو مس کر لے اور بغیر مباشرت عورت کو انزال ہو جائے تو کیا اس عورت پر غسل واجب ہوگا۔ فرمایا اگر شہوت کے ساتھ انزال ہوا ہے تو غسل واجب ہوگا۔ (۴)
- ۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عورت کی فرج کے اوپر جماعت کرے اور عورت کو انزال ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ (۴)
- ۷۔ فرمایا اس عورت کے متعلق جو بے فکر ہو اپنے شوہر سے بچنے کی طرف سے اور اس کی پشت سے سینہ ملے اور شہوت پیدا ہو کر انزال ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہوگا (مجموع)
- ۸۔ فرمایا اگر مرد عورت کی دبر کی طرف سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب نہ ہوگا اور اگر انزال ہو جائے

تو مرد پر ہوگا عورت پر نہیں۔ (مرفوع)

## باب

### اجتلام مرد و عورت

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص خواب میں ظہوت جماع کی بنا پر اپنے کو محتمل دیکھے لیکن جاگنے پر منی کا کوئی نشان کپڑے یا جسم پر نظر نہ آئے تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔ فرمایا اس پر غسل واجب نہیں۔ (حسن)
- امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا غسل واجب ہوتا ہے منی نکلنے پر۔ اگر خواب میں دیکھے اور بیدار ہونے پر منی کا نشان نظر نہ آئے تو غسل اس پر واجب نہیں۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا اگر کوئی خواب میں محتمل ہو جائے اور جاگنے پر تری دیکھے تو یہ کوئی چیز نہیں مگر ایسی حالت میں کہ وہ مریض ہو اس پر غسل واجب ہے۔ (مجموع)
- ۳۔ فرمایا جب تم مریض ہو اور تمہیں مشہوت ہو تو ب اوقات وہ اچھل کر نکلتی ہے لیکن مرض کی وجہ سے اس میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کم نکلتی ہے تو اس صورت میں غسل کرنا ہوگا۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے کہا ایک شخص جو اپنے کو خواب میں مشہوت بھرا دیکھتا ہے لیکن جاگنے پر منی کا کوئی اثر نہیں پاتا تھوڑی بعد رغبت نکلتی ہے فرمایا اگر مریض ہے تو اسے غسل کرنا چاہیے اور اگر مریض تو غسل نہیں۔ میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ فرمایا اگر تندرست ہے تو منی ایک ہی دفعہ قوت کے ساتھ نکلے گی اور اگر مریض ہے تو دیر کے بعد نکلے گی یہی فرق ہے مریض اور تندرست میں۔ (ص)
- ۵۔ میں نے پوچھا خواب میں عورت اگر وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے فرمایا اگر انزال ہو گیا ہے تو غسل کرے ورنہ نہیں۔ (ص)
- اور ایک روایت میں ہے کہ ان پر غسل ہے تو لیکن ان سے بیان نہ کر دو ورنہ وہ اس حمام جانے کا بہتان بنا لیں گی۔ (رض)
- ۶۔ ایک عورت خواب میں دیکھے کہ مرد اس سے جماع کر رہا ہے اور اسی حالت میں انزال ہو جائے فرمایا غسل کرے۔ (ص)
- ۷۔ میں نے پوچھا اگر ایک شخص سو جائے اور خواب میں اپنے کو محتمل دیکھے اور کپڑے اور ران پر منی کا اثر دیکھے۔ فرمایا اس پر غسل واجب ہے۔

## باب

### بعد غسل جو تری ظاہر ہو

- ۱- میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر جنب انسان پیشاب کرنے سے پہلے غسل لے اور بعد میں سچر کچھ منی ظاہر ہو، فرمایا دوبارہ غسل کرے۔ میں نے کہا اگر یہی صورت عورت کو پیش آئے۔ فرمایا اس پر دوبارہ غسل نہیں، میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے فرمایا عورت سے جو خارج ہوگی وہ مرد کی منی ہوگی۔ (موثق)
- ۲- ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے غسل سے پہلے پیشاب کر لیا ہو اور وہ بعد غسل رطوبت دیکھے فرمایا اس صورت دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔ (حسن)
- ۳- میں نے پوچھا جو عورت غسل کے بعد مرد کی منی دیکھے تو کیا وہ دوبارہ غسل کرے فرمایا نہیں۔ (ضعیف)
- ۴- میں نے کہا اگر کوئی جنب پیشاب کرنے سے پہلے غسل کر لے اور پھر رطوبت خارج ہو تو فرمایا دوبارہ غسل کرے اگر پیشاب کر لے تو اعادہ کی ضرورت نہیں، البتہ وضو اور استنجا کرے۔ (موثق)

## باب

### جنب پر کیا حرام ہے اور کیا مکروہ

- ۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جنب جب کھانا پینا چاہے تو اپنے ہاتھ دھوئے کلی کرے اور منہ دھو کر کھائے ہے۔ (ضعیف)
- ۲- میں نے پوچھا جنب کے کھانے پینے اور پڑھے فرمایا ہاں کھانے پینے اور پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے جو چاہے۔ (موثق)
- ۳- فرمایا جنب آدمی تمام مساجد سے گزر تو سکتا ہے مگر بیٹھ نہیں سکتا اور مسجد الحرام اور مسجد نبوی سے گزر بھی نہیں سکتا۔ (ضعیف)
- ۴- میں نے پوچھا قرآن بغیر وضو پڑھ سکتا ہے فرمایا پڑھ سکتا ہے لیکن کتاب کو مس نہ کرے۔
- ۵- میں نے پوچھا کیا جنب آدمی تیل میں کر تھالے فرمایا نہیں۔ (موثق)
- ۶- میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص جنب ہے اس نے جسم پر ایشن، خوشبو اور دوسری کوئی خوشبو دار چیز مٹی، سچر غسل کیا جب فارغ ہوا تو اس کے جسم پر اس خوشبو کا اثر باقی رہا، فرمایا کوئی خیر نہیں۔ (ضعیف)
- ۷- میں نے پوچھا اگر جنب اور حالیف کا کچھ مال مسجد میں رکھا ہو تو اٹھالائیں لیکن کوئی چیز مسجد کے اندر جا کر نہ رکھیں۔ (ضعیف)

۸- فرمایا امام علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر جنب خضاب لگالے اور خضاب لگائے والا جنب جو جائے یا نوره لگائے، یہ بھی روایت ہے کہ خضاب لگائے والا جنب نہ ہو، جب تک خضاب اپنا اثر نہ کرے۔ لیکن (بتدلے خضاب میں نہیں۔

۹- میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو جنب ہو اور سونے کا ارادہ کرے۔ فرمایا اگر وہ وضو کرے تو اچھا ہے اور غسل کرنا میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اور اگر بے وضو اور غسل کے سو جائے تو بھی انشاء اللہ اس پر کوئی الزام نہ ہوگا۔ (رض)

۱۰- فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر بحالت جنابت خضاب لگائے۔

۱۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر خضاب لگائے بہ حالت جنابت۔ (سوتق)

۱۲- فرمایا حضرت نے کوئی حرج نہیں اگر بحالت جنابت کوئی خضاب کرے اور کوئی حرج نہیں اگر نوره لگائے، جماعت کرے اور ذبح کرنے میں الیتہ جب تک ہاتھ نہ دھوئے اور کل نہ کرے کوئی شے کھائے نہیں کہ اس سے مرض کا خوف ہے

## باب

### جنب کا پسینہ

۱- میں نے دریافت کیا اگر جنب کا پسینہ کپڑوں میں ہو یا وہ غسل کرے اور اپنی عورت سے لپٹ جائے اور اپنے پسینو میں لٹے در آنحالیکہ وہ حایض یا جنب ہو اور عورت کا پسینہ اسے لگ جائے تو کیا کرے۔ فرمایا یہ سب کچھ نہیں (حنا)

۲- میں نے کہا کپڑے بحالت جنابت بارش میں تر ہونگے اور وہ اس حصہ جسم پر لگے جہاں منی لگی تھی کیا ان کپڑوں سے نماز پڑھوں فرمایا ہاں۔ (حسن)

۳- میری موجودگی میں حضرت صادق سے سوال کیا گیا اس شخص کے پاس میں جو اپنے لباس میں جنب ہو اور اس میں پسینہ بھر جائے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ پھر سائل نے کہا اسے اتنا پسینہ آیا کہ اگر چاہتا تو پھوڑ لیتا یا پس کر حضرت نے ترشرونی سے فرمایا اگر اس سے تم کو انکار ہے تو تنھوڑا پانی اسے صاف کر دے گا۔ (ص)

۴- فرمایا نہ تو کپڑا مرد کو ناپاک بناتا ہے نہ مرد کپڑے کو۔ (مچھول)

۵- میں نے پوچھا جس کپڑے میں جنابت ہو اور بارش کے پانی سے میں تر تر ہو جاؤں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۶- میں نے کہا ایک شخص پیشاب کرے در آنحالیکہ وہ جنب ہو اور وہ استنجا کرے تو اس کا کپڑا تر جسم سے مل جائے تو کیا فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

## باب ۳

### منی اور مذی جو کپڑے پر ہو

- ۱- میں نے دریافت کیا جو منی کپڑے پر لگی ہو اگر اس کی جگہ معلوم ہو تو دھو ڈالے لیکن اگر معلوم نہ ہو تو کیا کرے فرمایا کل کو دھو ڈالے۔
- ۲- میں نے اپنی ٹونڈی سے کہا اس کپڑے کو دھو ڈال جس پر منی ہے لیکن اس نے اچھی طرح نہ دھویا۔ میں نے نماز پڑھ لی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ جگہ خشک ہے فرمایا نماز کا اعادہ کرو اگر تم خود دھوئے تو ٹھیک ہوتا۔ (حسن)
- ۳- میں نے اس کپڑے کے متعلق پوچھا جس پر منی ہو فرمایا اگر وہ جگہ معلوم نہ ہو تو کل کپڑا دھو خواہ منی کم ہو یا زیادہ (موتی)
- ۴- فرمایا اگر کوئی محتلم ہو اور منی اس کے کپڑے کو لگ گئی ہو تو جہاں لگی ہو اسے دھو ڈالے اور اگر یقین کی صورت نہ ہو اور جگہ بھی معلوم نہ ہو تو اسے پانی میں غوطہ دے اور اگر یقین نہ ہو کہ لگی ہے تو بہتر یہ ہے کہ کل کپڑے کو دھوئے۔ (حسن)
- ۵- فرمایا اگر کپڑے کو مذی لگی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (ض)
- ۶- فرمایا ہم مذی میں نہ وضو کی ضرورت سمجھتے ہیں نہ غسل کی ہاں اگر منی ہو تو ضرورت ہوگی۔ (ضعیف الاسناد)

## باب ۴

### طہارت بول

- ۱- میں نے پوچھا پیشاب کے متعلق جو لگ جائے فرمایا اس پر دو بار پانی ڈالو کیونکہ وہ بھی پانی ہے میں نے اس کپڑے کے متعلق پوچھا جو پیشاب میں بھیگا ہو، فرمایا دو بار دھو ڈالو میں نے بچہ کے پیشاب کے متعلق پوچھا جس سے کپڑا تر ہو گیا ہو۔ فرمایا تھوڑا سا پانی ڈال کر نچوڑ دو۔ (حسن)
- ۲- میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گدے اور فرش کے متعلق جس پر پیشاب ہو اس کو کیسے پاک کرے در آنخی لکھ دو بھاری ہو اور اس کے اندر کچھ بھرا ہو ابھی ہو۔ فرمایا جہاں پیشاب ہے اسے دھو ڈالو اور دوسری طرف ملو جب تک چلو تو دھو ڈالو، ورنہ اس پر پانی ڈال دو۔ (ص)
- ۳- میں نے پوچھا اگر میں پیشاب کروں اور پانی نہ ملے اور پیشاب سے میرا ہاتھ تر ہو جائے میں اسے دیوار یا مٹی سے آسنا کر دوں کہ ہاتھ کو پسینہ آجائے اور اس سے اپنے جسم یا کپڑے کو مس کر لوں تو کیا حکم ہے فرمایا کوئی حرج نہیں (موتی)

۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بچہ کے پیشاب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر پانی ڈال دو اور اگر روٹی کھاتا ہو تو پوری طرح دھوؤ، لڑکا اور لڑکی اس مسئلہ میں برابر ہیں۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرت نے اگر تہی کا پیشاب پڑے پر ہو تو جب تک اسے دھویا نہ جائے نماز اس میں صحیح نہ ہوگی۔

۶۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں صبح ہی بازار کو جاتا ہوں اور مجھے پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور میرے پاس پانی نہیں ہوتا۔ میں ہاتھ سے صاف کر کے پھر ہاتھ کو دیوار یا زمین سے رگڑتا ہوں اور پھر بدن کو رگڑتا ہوں فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۷۔ میں نے کہا میں بیت الخلاء میں جاتا ہوں تو میرے ہاتھ میں انگوٹھی ہوتی ہے جس میں خدا کا کوئی نام کندہ ہوتا ہے فرمایا ایسا نہ کرو۔ (مجمول)

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء میں استنجے کو جانا چاہے تو اس انگوٹھی کو ہاتھ سے نکالے جس سے استنجا کرنا ہے۔

## باب

### موشیوں کا بول و براز

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا بول و براز اگر کپڑے پر لگ جائے تو طہارت ضروری نہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اونٹ، بکری یا گائے کے دودھ کے متعلق اور ان کے پیشاب اور گوشت کے متعلق۔ فرمایا اگر ان میں سے کوئی شے جسم کو لگ جائے تو طہارت کی ضرورت نہیں۔ ہاں صفائی کے لئے دھو ڈالو۔ میں نے چوپایوں، چرووں اور گدھوں کے پیشاب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ان کی طہارت کرو اگر جگہ معلوم نہ ہو تو کھپڑا ظاہر کرو اور اگر مشکوک ہو تو اس جگہ کو دھو کر صاف کر لو۔

۳۔ حضرت نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا اگر کپڑا ان کے پیشاب میں تر ہو تو اس کو ظاہر کرو۔ (حسن)

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی سے سواریوں کے جانوروں کے متعلق سوال کیا گیا کہ اگر ان کا پیشاب لگ جائے تو حضرت نے اس سے کراہت ظاہر کی۔ میں نے کہا کیا ان کا گوشت حلال نہیں، فرمایا ہے تو لیکن اللہ نے ان جانوروں کو سواریوں کے لئے پیدا کیا ہے نہ کہ ان کا گوشت کھانے کے لئے۔ (مجمول)

۵۔ میرے صادق آل محمد سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں جب پاؤں کے گوگرد لید اور ان کے پیشاب کے متعلق فرمایا پیشاب اگر لگ جائے تو اسے دھو ڈالو اور گوگرد تو اس سے دھونے کا مستحق ہے۔ (ض)

۶۔ فرمایا گھوں کی لید میں کوئی حرج نہیں لیکن ان کا پیشاب دھو ڈالو۔ (موتقی)  
 ۷۔ حضرت سے دریافت کیا اس کپڑے کے متعلق جس پر آبی کا پیشاب ہو، فرمایا اس پر نماز نہ ہوگی جب تک اسے  
 سز لیا جائے۔ (ض)

۸۔ فرمایا جو جانور اڑتا ہے تو اس کا پیشاب یا بیٹ لگ جانے کا مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۹۔ میں نے جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں چوپائوں کا علاج کرتا ہوں اکثر وقت شب ان کے پاس جاتا ہوں وہ پیشاب  
 یا پاخانہ کرتے ہیں اور ہاتھ پیراتے ہیں تو ان میں سے کپڑوں تک پہنچتا ہے صبح کو اپنے کپڑوں پر اس کا نشان دیکھتا ہوں  
 فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (حسن)

## باب ۳

### وہ کپڑا جس پر خون ہو

۱۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا آپ نماز میں مشغول تھے۔ میرے قائد نے بتایا کہ حضرت کے کپڑوں پر خون ہے  
 جب آپ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا میرے قائد نے یہ بتایا ہے کہ آپ کے کپڑوں پر خون لگا ہے فرمایا میرے  
 جسم پر دھل ہیں یہ اسی کا خون ہے میں اپنے کپڑے اس وقت دھوؤں گا جب یہ اچھا ہو جائے گا۔ (موتقی)

۲۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے بھوڑا اور زخم ہوا اور اس پر پیسی نہ باندھ سکتا ہو اور نہ خون دھو سکتا  
 ہو، فرمایا نماز پڑھ لے اور کپڑے کو ہر روز ایک بار دھوئے۔ ہر وقت کپڑا نہیں دھو سکتا۔

۳۔ میں نے کہا اگر خون میرے کپڑوں پر ہوا اور میں نماز پڑھ رہا ہوں تو کیا حکم ہے۔ فرمایا اگر تم نے دیکھ لیا ہے اور اس  
 لباس کے علاوہ دوسرا ہے تو اسے بدل ڈالو اور نماز پڑھو اور اگر دوسرا نہیں ہے تو نماز جاری رکھو، اعادہ کی  
 ضرورت نہیں۔ جب تک وہ ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نہ ہو۔ اگر اس سے کم ہے کوئی حرج نہیں، خواہ تم نے دیکھا  
 ہو یا نہ دیکھا ہو اگر ایک درہم سے زیادہ ہے اور تم نے دیکھ لیا ہے اور بغیب دھوئے نمازیں پڑھ لی ہیں تو ان کا  
 اعادہ کرو۔ (حسن)

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ علی علیہ السلام کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اس خون میں جو کپڑے پر اس جانور کا لگا  
 ہو جو زندہ نہیں کیا جاتا جیسے کچھلی فرمایا اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

۵۔ حضرت سے کسی نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کی ناک سے خون نکلا ہو اس کے نشتے کیا انداز سے دھوئے جاہیں فرمایا  
 نہیں۔ صرف اوپر سے دھوئے۔ (موتقی)

۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پدر بزرگوار کی ایک کینز نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں ایک مسئلہ آپ سے دریافت کرتے شرم آتی ہے فرمایا پوچھو شرم نہ کرو۔ اس نے کہا میرے کپڑوں پر خون حیض لگ گیا ہے اس کو دھویا تو مگر نشان نہ کیا نہ فرمایا اس کو مشق دے سرخ سٹی ٹالیا گیا کہ اس سے رنگو یا تو وہ دھو بہ ہم رنگ ہو جائے گا یا مٹ جائے گا۔

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تمہارا خون زیادہ پاک و صاف ہے تمہارے غیر کے خون سے پس اگر کپڑے پر تمہارے خون سے مشابہ ہو تو مضائقہ نہیں، غیر کا خون کم ہو یا زیادہ اسے دھو ڈالو۔ (مرفوع)

۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ پھروں کے خون کے متعلق اگر وہ کپڑے پر ہو تو مانع نماز تو نہیں۔ فرمایا نہیں اگرچہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو، وہ تو نکیر کے خون سے مشابہ ہے اُسے صاف کر دیا قاعدہ طہارت کی ضرورت نہیں۔ (مض)

۹۔ میں نے ایک شخص (مراد امام) کو لکھا کھٹن کا خون کیا پھر کے خون کی مش ہے اور آیا جائز ہے کسی کے لئے کہ کھٹن کا تیسرا کچھ پر کرے اور اس کپڑے پر نماز پڑھے۔ حضرت نے جواب میں لکھا نماز پڑھے لیکن اس کا ظاہر کر لینا افضل ہے۔ (ضعیف)

## باب

### گت اگر جسم یا لباس سے مل جائے

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر گت تمہارے کپڑوں سے مس ہو اور وہ خشک ہو تو کپڑے سے صاف کر دو اگر وہ تر ہو تو اسے باقاعدہ دھوؤ۔ (مرسل)

۲۔ میں نے پوچھا اگر گت جسم انسان سے مل جائے تو فرمایا وہ جگہ دھو ڈالو۔ (حسن)

۳۔ میں نے امام علیہ السلام سے اس کچلے ہوئے جو ہے کے متعلق پوچھا جو پانی میں جا پڑے اور پھر وہ کپڑوں پر چلے گیا ایسے کپڑوں میں نماز ہو سکتی ہے فرمایا جو دھبہ اس کا دیکھا ہو اسے دھو ڈالو اور جو نہیں دیکھا اس پر پانی چھڑک دو۔

۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا آیا لومڑی، خرگوش اور زندوں میں سے کسی کا چھونا زندہ یا مردہ جائز ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں مگر اپنا ہاتھ دھوئے۔ (مرسل)

۵۔ میں نے پوچھا اگر کسی کا کپڑا میت پر پڑا ہو۔ فرمایا اگر میت کو غسل دے دیا گیا ہے تو دھونے کی ضرورت نہیں۔ اگر غسل نہیں دیا گیا ہے تو اس کپڑے کو دھوؤ یعنی جسم کے سرد ہونے کے بعد جب کپڑے کا اتصال ہو۔ (مجبور)

۶۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کا کپڑا سوراخ پر پڑ جائے اور اس کو دھوئے نہیں پھر نماز میں یاد آئے تو کیا کرے فرمایا اگر نماز شروع کر دی ہے تو جاری رکھے اور اگر شروع نہیں کی ہے تو اپنے کپڑے کے اس حصہ پر پانی چھڑک دے اور اگر کپڑے پر کچھ نشان ہے تو باقاعدہ ظاہر کرے۔



## باب تیمم کا بیان

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تیمم کے متعلق پوچھا۔

پس حضرت نے زمین پر ہاتھ مار کر اٹھایا۔ ہاتھوں کو جھاڑا پھر ان سے پیشانی اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا ایک ایک بار (حسن)  
۲۔ حضرت صادق آل محمد سے تیمم کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت نے یہ آیت پڑھی کہ چور مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو اور فرمایا اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے دونوں ہاتھ کھینچو۔ پھر سر یا مسح کر لو اپنے دونوں ہاتھوں کا موضع قطع سے اور فرمایا تمہارا رب سبھو لے والا نہیں۔ (مرسل)

علامہ مجلس علیہ الرحمہ کتاب مرآة العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں آیہ قطع ید سے عام توضیح :- مسلمانوں نے چور کے قطع ید کے لئے جو حد بتائی ہے وہ ہو جو درست نہیں۔ ان دونوں آیتوں کا ذکر یہ بتانا ہے کہ ید کے معنی متعدد ہیں اور حضرت کا یہ فرمانا کہ اللہ سبھو لے والا نہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے احکام مبہم نہیں بلکہ اس نے اپنے انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر ان کی مصلحت کو دیکھ کر ایسا ہی فرمایا اور لوگوں کو ان کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور شاہد حضرت کا یہ استدلال اس امر پر ہے کہ اللہ نے قطع ید کی حد نہیں بتائی (اور وضو میں انی المرفوع کہہ کر بتا دی ہے اور سنت رسول میں چور کا ہاتھ قطع کرنا ہاتھ کے گٹے سے ہے جس سے معلوم ہوا کہ جہاں خدا نے لفظ ید بولا ہے وہاں مراد ہاتھ کا گٹہ ہے اسی لئے فرمایا ہے ما کان من یک نسباً یعنی اللہ تعالیٰ اپنے احکام بیان کرنے کو سبھو لا نہیں بلکہ اس نے اپنی کتاب میں اس طرح بیان فرمائے ہیں کہ ان کو انبیاء و مرسلین علیہم السلام جو حج اللہ میں سمجھ سکتے ہیں اور قطع ید سے مراد ہمارے اصحاب کے نزدیک انگلیوں کی جڑ ہے جو شہرت عام کے مخالف ہے اور موافق ہے ہمارے علماء کے اس بیان کے کہ تیمم مقام قطع ید سے ہے اور ملانے اہلسنت کے نزدیک ہاتھ کے گٹے تک کاٹنے اور ہمارا مسلک ہے کہ تیمم انگلیوں کے سر سے انگلی کی جڑ تک ہے۔

۳۔ میں نے صادق آل محمد سے تیمم کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا عمار بن بامر جنب ہوئے تو وہ منیٰ پر اس طرح لوٹنے لگے جیسے چوہا یہ لوٹتا ہے رسول اللہ نے فرمایا اسے عمار تم تو جو چاہتے اس طرح لوٹتے ہو۔ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا پھر تیمم کیسے کیا جائے۔ پس حضرت نے اپنا ہاتھ ٹاٹ پر مارا پھر اٹھا کر چہرے کا مسح کیا پھر تمھوڑا مسح ہاتھ پر کیا۔ (حسن)

۴۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا تیمم زمین پر کیا جائے جسے تم نے پیروں سے رگڑا ہو۔ (حسن)

۵۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے منع کیا ہے اس منیٰ پر تیمم کرنے سے جو راستہ کے خبار سے ہو۔ (بحرول)

## باب اوقات تیمم

- ۱- فرمایا جب پانی نہ ملے اور تیمم کرنا ہو تو نماز کے آخر وقت تک تاخیر کرو۔ اگر پانی نہ ملے تو زمین تو کہیں نہیں چلی گئی۔ (ص)
- ۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مسافر کو پانی دستیاب نہ ہو تو چاہیے کہ جب تک وقت نماز ہے تلاش جاری رکھے۔ پس اگر یہ خوف ہو کہ وقت جاتا رہے گا تو تیمم کرے اور آخر وقت میں نماز پڑھے۔ جب پانی مل جائے تو اس پر قضا نہیں۔ چاہیے کہ وضو کرے۔
- ۳- فرمایا حضرت نے جب آدمی پانی نہ پائے اور جنب ہو تو چاہیے کہ تیمم کرے نماز پڑھے اور جب پانی مل جائے تو غسل کرے اس صورت میں جو نماز پڑھ چکے ہے وہ اس کے لئے کافی ہوگی۔ (حسن)
- ۴- میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص ایک ہی وضو سے رات دن کی کئی نمازیں پڑھ لیتا ہے فرمایا خشک ہے جب تک صمد و وحدت نہ ہو۔ میں نے کہا کیا ایک تیمم سے بھی ما فرمایا ہاں جب تک حدت صادر نہ ہو یا پانی ملے اگر پانی مل جائے اور امید ہو اس کی کہ پانی مل جائے گا اور گمان کرے کہ وہ اس پر پانے کی قدرت رکھتا ہے لیکن اس کا پانا اس پر مشورہ ہو گا تو بھی تیمم ساقط ہو جائے گا اور اس لئے لازم ہے کہ تیمم کا اعادہ کرے (اگر پانی نہ ملے) میں نے کہا اگر پانی مل جائے اور وہ نماز پڑھنے لگا ہے فرمایا نماز قطع کر کے وضو کرے اگر رکوع میں نہیں گیا لیکن اگر رکوع میں ہے تو نماز جاری رکھے کیونکہ تیمم دو طہا کرنے والوں میں سے ایک ہے۔ (حسن)
- ۵- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی پانی نہ پائے اور تیمم سے نماز پڑھنے لگے پھر اس کا رکوع ختم کرے کہ پانی موجود ہے فرمایا اگر رکوع میں نہیں گیا ہے تو نماز کو قطع کر کے وضو کرے اور اگر رکوع میں چلا گیا ہے تو نماز جاری رکھے۔ (ضعیف)
- ۶- میں نے کہا اگر میں سفر میں ہوں اور وقت نماز آجائے اور میرے ساتھ پانی نہ ہو اور معلوم ہو کہ پانی ہم سے قریب ہے اور میں پانی کی تلاش میں ادھر ادھر نکلوں۔
- فرمایا پانی تلاش نہ کرو (اور تیمم سے نماز پڑھ لو۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ تم اپنے اصحاب سے الگ ہو جاؤ اور کوئی زندہ کھا جائے۔
- ۷- میں نے پوچھا اگر کنوئیں کی طرف سے گزرے اور اس کے پاس ڈول نہ ہو فرمایا اس کے لئے لازم نہیں کہ وہ کنوئیں میں اترے۔ جو خدا پانی کا مالک ہے وہی زمین کا ہے پس تیمم کرے۔
- ۸- میں نے کہا اگر کسی کے پاس پانی نہ ہو اور اس سے دو تیر کے فاصلہ پر ہو۔ فرمایا میں اس کو حکم نہیں دیتا کہ وہ اپنے

نفس کو ہلاکت میں ڈالے اور چور یا درندہ آسے آئے۔ (رض)

- ۹۔ فرمایا حضرت نے جب تم بحالت جنابت کنوئیں پر آؤ اور ڈول موجود نہ ہو اور نہ کوئی شے جس سے پانی نکالو تو پاک مٹی پر تیمم کرو پانی اور مٹی کا رب ایک ہی ہے اور کنوئیں میں اگر کوئی شے لے پانی خراب نہ کرو۔ (مجمول)
- ۱۰۔ میں نے کہا اگر ایک شخص سفر میں ہو اور اس کے ساتھ پانی ہو مگر بھول جائے اور تیمم سے نماز پڑھنے لگے پھر یاد آئے کہ پانی اس کے ساتھ ہے اور وقت نماز باقی ہے فرمایا وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے۔ میں نے پوچھا کیا حایض اور جنب کا تیمم کیسا ہے فرمایا ہاں۔ (مولف)

## باب

### سفر اور قلت آب

- ۱۔ فرمایا اگر کوئی سفر میں جنب ہو جائے اور تھوڑا پانی ساتھ میں ہو اگر وہ غسل کر لے تو یہاں سارے پنے کا خوف ہے تو اسے چاہیے کہ ایک قطرہ اس میں سے صرف نہ کرے اور پاک مٹی سے تیمم کرے پاک مٹی میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا اگر کوئی شخص جنب ہو جائے اور اس کے پاس تھوڑا سا پانی بقدر پینے کے ہو تو کیا وہ تیمم کرے یا وضو۔ فرمایا تیمم افضل ہے کیا تم نہیں جانتے کہ آدھا پاک کرنے والا وہ بھی ہے۔
- ۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص پیش نماز ہے وہ سفر میں جنب ہو گیا اور اس کے ساتھ اتنا پانی نہیں کہ غسل کر لے آیا وہ وضو کرے ان کے ساتھ نماز پڑھے فرمایا نہیں بلکہ تیمم کر کے ان کو نماز پڑھائے اللہ تعالیٰ نے مٹی کو پاک کرنے والا قرار دیا ہے (حسن)
- ۴۔ فرمایا اگر زمین تر ہو اور وہاں خشک مٹی نہ ہو اور پانی ہی نہ ہو تو دیکھو کوئی خشک جگہ ہے اگر ہے تو اس کے غبار سے تیمم کرے پاکوئی شے ایسی ہو جس پر غبار نہ ہو اور اگر گیلی مٹی کے سوا اے ہی نہیں تو اس پر تیمم کر لیا جائے۔ (حسن)

## باب

### اگر جنب کو برف کے سوا کچھ نہ ملے

- ۱۔ صادق آن محمد سے مروی ہے۔
- میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو سفر میں جنب ہو اور سوائے برف کے کچھ نہ پائے یا جاما ہو یا پانی ملے۔ فرمایا مجبور ہی ہے تیمم کرے اور اسے چاہیے کہ ایسی زمین پر نہ جائے جہاں اس کا دین بر باد ہوتا ہو۔
- ۲۔ فرمایا اگر جنب ہو تو چاہیے کہ جس طرح ہو سکے غسل کر لے اور اگر احتلام ہوا ہو اور پانی نہ ملے تو تیمم کر لے۔ (مرفوع)

۳۔ میں نے پوچھا اگر کوئی ایسی شخصہ کی رات میں جنب ہو کہ غسل کرنے کی صورت میں جان کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم سے نماز پڑھے اور جب سردی جاتی رہے تو غسل کر کے نماز کا اعادہ کرے۔

## باب گیلی مٹی پر تیمم

۱۔ فرمایا جب تم ایسے حال میں ہو کہ گیلی مٹی کے سوا ملے ہی نہیں تو اسی پر تیمم کرو۔ خدا عز و جل کا قبول کرنے والا ہے یہ اس وقت ہو جب تمہارے پاس نہ خشک کھڑا ہو نہ نمندہ (جسے اس تو مٹی پر ڈال کر تیمم کر سکو۔ (ص)

## باب

## زخم خوردہ اور چھک والے کا تیمم

۱۔ میں نے امام محمد باقرؑ سے سوال کیا اس شخص کے بالے میں جو کہ پھوڑا یا زخم ہوا اور وہ جنب ہو جائے۔ فرمایا کوئی طرح نہیں اگر وہ غسل نہ کرے اور عرض غسل تیمم کرے۔ (ص)

۲۔ جس کے چھک نکلی ہو بڑی ٹوٹ گئی ہو اور جنب ہو جائے تو تیمم کرے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا چھک والا اگر جنب ہے تو اسے غسل کرنا ہو گا اور اگر خواب میں احتلام ہوا ہے تو تیمم کرے نماز پڑھے۔ (مرفوع)

۴۔ فرمایا حضرت نے نبی کریم صلعم سے ذکر کیا گیا کہ ایک زخمی شخص جنب ہوا لوگوں نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا۔ نہاتے وقت وہ کپکپایا اور مر گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ لوگوں نے اسے قتل کیا۔ خدا ان کو قتل کرے۔ (مجموع)

۵۔ فرمایا حضرت نے رسول اللہ سے کہا کیا کہ فلاں چھک میں مبتلا تھا وہ جنب ہوا۔ لوگوں نے اسے نہلا دیا وہ مر گیا۔ فرمایا انہوں

اس کو قتل کیا کیوں نہیں انہوں نے اہل علم سے پوچھا اور کیوں نہیں اس کو تیمم کرایا۔ عاجز کی شفا سوال میں ہے یعنی پوچھنا چاہیے یہی صورت اس کے لئے ہو جس کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا استسقاء کا بیمار ہو وہ تیمم کرے غسل نہ کرے۔ (ص)

سبیل سکیہ  
حیدرآباد لطیف آباد، پوسٹ نمبر ۵۲۸۵۲

## باب نواذر

۱۔ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے پانی بھرا لٹا رکھا تھا اور نماز کا تہیہ کر رہے تھے میں قریب گیا تاکہ اعضاء پر پانی ڈالوں، حضرت نے منع کیا اور فرمایا۔ لئے حسن ظہر، میں نے کہا آپ مجھے پانی ڈالنے سے کیوں روکتے ہیں۔ کیا آپ پسند نہیں کرتے کہ مجھے اس کا اجر ملے۔ فرمایا تم کو اس کا اجر مل جائے گا۔ مگر میں گناہ کے بوجھ تلے ہوں گا۔ میں نے کہا۔ یہ کیسے فرمایا۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اس کو چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ میں نماز کے لئے وضو کرنا چاہتا ہوں اور نماز عبادت ہے پس میں پسند نہیں کرتا کہ اس میں کسی کو شریک کروں۔ (حض)

۲۔ امام علیہ السلام نے فرمایا، رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز کا شروع وضو ہے اور اسکی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل تسلیم ہے۔ (حض)

۳۔ میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے سوال کیا۔ سنتوں کے متعلق فرمایا کوئی شے ایسی نہیں جس کی طرف اولاد آدم میں سے کوئی محتاج ہو مگر یہ کہ اس کے متعلق اللہ اور رسول کی سنت جاری ہے جس نے پہچانا اس نے پہچانا، جس نے انکار کیا اس نے انکار کیا۔ اس نے کہا بیت الخلاء کے لئے کیا سنت ہے۔ فرمایا اللہ کا ذکر اور اللہ سے پناہ مانگو شیطان رجیم کے شر سے جب فدا رخ ہو تو کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے تکلیف کو مجھ سے دور کیا اور آرام و راحت میں لایا۔ اس نے کہا انسان ایسی حالت میں کب دیکھتا ہے کہ اس سے کیا نکلا۔ فرمایا رے زمین پر کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ ہوں جب وہ اس حال میں ہوتا ہے تو اس کی گردن کو گمائیے میں اور کہتے ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جس کے لئے تو نے دنیا میں تکلیف اٹھائی تھی اب وہ کس صورت میں نظر آ رہی ہے (مخبر ل)۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو شخص وضو کر کے رویاں (یا توالیر) سے خشک کرے اس کے لئے بہترین ایک حسد ہے اور اگر وضو کے بعد پانی خود ہی خشک ہو جائے تو میں نیکیوں کا ثواب ہے۔ (حض)

۴۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جو نماز مغرب کے لئے وضو کرے تو یہ کفارہ ہو گا ان گناہوں کا جو اس نے دن میں کئے ہوں گے سوائے گناہ ان گنہارہ کے اور جو میں کو وضو کرے تو کفارہ ہو گا۔ ان گناہوں کا جو رات میں کئے ہوں گے سوائے گناہ ان گنہارہ کے جو اس نے کئے ہوں۔

۵۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام بیٹے ہوئے تھے اور ان کے پاس ان کے فرزند محمد بن علی نے فرمایا۔ لے

محمد پانی لاؤ وہ لے آئے آپ نے اپنے ہاتھ سے پانی لے کر باتیں ہاتھ پر ڈالا۔ پھر فرمایا حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے پانی کو طہر بنایا اور جس نے قرار دیا۔ پھر فرمایا اللہ محفوظ رکھے میری شہرہ گاہ کو اور میری ستر پوشی کر اور ان دونوں پر آتش دوزخ کو حرام کر، پھر ناک میں پانی ڈال کر فرمایا یا اللہ میرے اوپر جنت کی خوشبو کو حرام نہ کرنا اور مجھے ان لوگوں میں جو جنت کی خوشبو سونگھنے والے ہوں۔

پھر کئی اور فرمایا

یا اللہ اپنے ذکر سے میری زبان کو ناطق کر

اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جن سے تو راضی ہے پھر چہرہ دھوئے ہوئے فرمایا یا اللہ جس دن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں میرا چہرہ سیاہ نہ کرنا اور میرا چہرہ سیاہ نہ کرنا جس دن لوگوں کے چہرے سفید ہوں پھر وہاں ہاتھ دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ روز قیامت میرا نامہ اعمال میرے اپنے ہاتھ میں ہو اور غلہ میرے ہاتھ میں ہاتھ میں، پھر بایاں ہاتھ دھوئے ہوئے فرمایا یا اللہ میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آتش دوزخ کے شعلوں سے، پھر سر کا مسح کرتے ہوئے فرمایا یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنی رحمت، عفو و برکت مجھ پر نازل فرما، پھر پیروں کا مسح کرتے ہوئے فرمایا یا اللہ صراط پر مجھے ثابت قدم رکھنا جبکہ اس روز لوگوں کے قدم ڈگمگا رہے ہوں اور میری سعی کو ایسا قرار دے جس سے تو راضی ہو۔ پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے اور جو میں نے پہلے وہ کچھ تو خدا اس کے وضو کے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تسبیح و تہلیل و تہلیل کرتا ہے اور اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (مجموع)

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ وہ مکہ میں لوگوں سے بات چیت کر رہے تھے کہ رسول اللہ نے صبح کی نماز پڑھی اس کے بعد اصحاب کے پاس بیٹھے، یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ لوگ ایک ایک کھٹے کھٹے ہوئے۔ مگر وہ شخص بیٹھے رہے ایک انصاری تھا دوسرا ثقیف۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا۔ میں سمجھ گیا تم دونوں کی کوئی حاجت ہے جسے تم بیان کرنا چاہتے ہو اگر تم کہو تو میں بیان کر دوں انہوں نے کہا۔ حضور ہی بیان فرمائیں کیونکہ آپ کا بیان جہالت کو روشن کرنے والا ہوگا اور شک کو دور کرنے والا اور ایمان کو برقرار رکھنے والا ہوگا۔ فرمایا لے بھائی تقیف تو اس لئے آیا ہے کہ مجھ سے اپنے وضو اور نماز کے متعلق پوچھے کہ اس میں تیرے لئے بہتری کیلئے رہا وضو تو جب تم اپنا ہاتھ وضو کے لئے برتن میں ڈالتے ہو اور بسم اللہ کہتے ہو تو اسے گناہ ٹھہر جاتے ہیں اور جب منہ پر چلو ڈالتے ہو تو تم نے اپنی آنکھوں سے نظر کر کے اور اپنے منہ سے بول کر جو گناہ کئے ہیں وہ سب جھڑ جاتے ہیں اور جب تم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوا تو جو گناہ دہنے اور باتیں ہاتھ سے کئے ہیں وہ گر جاتے ہیں اور جب پیروں کا مسح کرتے ہو تو جو گناہ پیروں سے چل کر کئے ہیں وہ گر جاتے ہیں یہ ہے تمہارا وضو۔ (رض)

- ۸- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وضو ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (ص)
- ۹- راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ حضرت نے میرے سامنے ٹہر و عمر کی نماز پڑھی۔ جب مغرب کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا۔ وضو کر لو، میں نے کہا میں وضو سے ہوں۔ فرمایا اگرچہ تم وضو سے ہو لیکن جو کوئی مغرب کے لئے وضو کرے گا تو وہ اس دن کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے گناہان کبیرہ کے اور جو صبح کو وضو کرے گا تو ان تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے گناہان کبیرہ کے۔ (ص)
- ۱۰- وضو پر وضو کر لینا دس خطرات کے برابر ہے۔ (مرسل)
- ۱۱- فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو ختم کرے تو پانی لے کر گدی کا مسح کر لے پر آگ سے بچانے والا ہے۔ یہ حدیث بنا بر ترقیہ ہے اس کے راویوں کا سلسلہ صحیح نہیں۔ (مرسل)
- ۱۲- میں نے پوچھا اگر کوئی آبِ گلاب سے غسل کرے تو کیا حکم ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں (علامہ مجلسی مرآة العقول میں لکھتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے اس کے راوی متوثق نہیں۔ علمائے شیعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اب مضاف سے غسل و وضو درست نہیں۔ (ص)
- ۱۳- پوچھا کیا جو مردہ کی ہڈی چھوئے اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اگر ایک سال اس پر گزر گیا ہے تو کوئی صبح نہیں۔ (ص)
- ۱۴- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر کوئی مسجد الحرام یا مسجد رسول میں سو گیا ہے اور اسے احتلام ہو جائے یا جنابت کا صورت ہو تو فوراً تیمم کرے اور مسجد الحرام سے تیمم کا صورت میں گزرے۔ جب تک اس سے باہر گئے۔ پھر غسل کرے۔ یہی حکم حائض کے لئے ہے ہاں اور تمام ساجد سے گزر سکتا ہے۔ (مجموعہ)
- ۱۵- میں نے پوچھا ایک شخص کے نکیسر سچوٹ نکلن اور چند قطرے پانی کے برتن میں گر جائیں تو کیا اس پانی سے وضو ہو سکتا ہے فرمایا اگر کوئی شے ظاہر نظر بر پائی میں معلوم نہ ہو تو اس سے وضو کر لو ورنہ نہیں۔ (متوثق)
- ۱۶- میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اگر سانپ شگے میں داخل ہو جائے اور اس میں پانی ہو تو کیا ہو۔ فرمایا اگر اور پانی ہو اس پانی کو نکال باہر کر۔ (مرقوعہ)
- ۱۷- فرمایا اگر وضو کرتے وقت کسی کے نکیسر پھٹے اور اس کا قطرہ پانی میں گر جائے تو اس سے وضو نہ کر۔
- ۱۸- میں نے اس شخص سے پوچھا جو شاد کے لئے پانی کا محتاج ہو اور اسے بقدر وضو پانی سو یا سزا دردم میں ملتا ہو اور وہ خرید سکتا ہو تو خرید کر وضو کرے یا تیمم سے نماز پڑھے۔ فرمایا پانی خرید کر وضو کرے۔ مجھے ایک بار ایسا موقع پیش آیا۔ پس میرے خرید کر کے وضو کیا مجھے ایسے موقع پر مال کثیر خریدا نہیں رکھ سکتا۔ (صحیح)

## ﴿كتاب الحيض﴾

### ﴿(ابواب الحيض)﴾

١ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن آدم بن الحر قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن الله تبارك وتعالى حدد للنساء في كل شهر مرة .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الدائم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن قول الله عز وجل : « إن ارتبتم » قال : ناجاز الشهر فهو ريبة .

## ﴿باب﴾

### ﴿(أدنى الحيض وأقصاه وأدنى الطهر)﴾

١ - هذة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن أحمد بن أنس ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن أدنى ما يكون من الحيض ، فقال : ثلاثة وأكثره عشرة .

٢ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أقل ما يكون الحيض ثلاثة أيام وأكثر ما يكون عشرة أيام .

٣ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً

عن صفوان بن يحيى قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن أدنى ما يكون من الحيض ، فقال : أدناه ثلاثة وأبعده عشرة .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن صفوان ، عن المعلى ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا يكون الفرج في أقل من عشرة أيام فمأزاد أقل ما يكون عشرة من حين تطهر إلى أن ترى الدم .



٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه . عن إسماعيل بن مراد ، عن يونس ، عن بعض رجاله عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أدنى الطهر عشرة أيام وذلك أن المرأة أول ما تحيض ربما كانت كثيرة الدم فيكون حيضها عشرة أيام فلا تزال كلما كبرت نقصت حتى ترجع إلى أربعة أيام فإذا رجعت إلى ثلاثة أيام ارتفع حيضها ولا يكون أقل من ثلاثة أيام فإذا رأت المرأة الدم في أيام حيضها تركت الصلاة فإن استمر بها الدم ثلاثة أيام فهي حائض وإن انقطع الدم بعد ما رآته يوماً أو يومين اغتسلت وصلّت وانتظرت من يوم رأت الدم إلى عشرة أيام فإن رأت في تلك العشرة أيام من يوم رأت الدم يوماً أو يومين حتى يتم لها ثلاثة أيام فذلك الذي رآته في أول الأمر مع هذا الذي رآته بعد ذلك في العشرة فهو من الحيض وإن مر بها من يوم رأت الدم عشرة أيام ولم تر الدم فذلك اليوم واليومين الذي رآته لم يكن من الحيض إنما كان من علة إما من قرحا في جوفها وإما من الجوف فعليها أن تعيد الصلاة تلك اليومين التي تركتها لأنها لم تكن حائضاً فيجب أن تقضي ما تركت من الصلاة في اليوم واليومين وإن تم لها ثلاثة أيام فهو من الحيض وهو أدنى الحيض ولم يجب عليها القضاء ولا يكون الطهر أقل من عشرة أيام فإذا حاضت المرأة وكان حيضها خمسة أيام ثم انقطع الدم اغتسلت وصلّت فإن رأت بعد ذلك الدم ولم يتم لها من يوم طهرت عشرة أيام فذلك من الحيض تدع الصلاة وإن رأت الدم من أول ما رأت الثاني الذي رآته تمام العشرة أيام ودام عليها عدت من أول ما رأت الدم الأول والثاني عشرة أيام ثم هي مستحاضة تعمل ما عمله المستحاضة .

وقال : كل ما رأت المرأة في أيام حيضها من صفرة أو حمرة فهو من الحيض وكل ما رآته بعد أيام حيضها فليس من الحيض .

### باب

( المرأة ترى الدم قبل أيامها أو بعد طهرها )

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن ثمان بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا رأت المرأة الدم قبل عشرة فهو من الحيضة الأولى وإن كان

بعد الدشرة فهو من الحيضة المستقبلة .

٢- الحسين بن محمد ، عن عبدالله بن عامر ، عن علي بن مهزيار ، عن الحسن بن سعيد ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألت عن المرأة ترى الدم قبل وقت حيضها فقال : إذا رأته قبل وقت حيضها فلتدع الصلاة فإنه ربما تجعل بها الوقت فإذا كان أكثر من أيامها التي كانت تمحيض فيهن فلتتر بـمن ثلاثة أيام بعد ما تمضي أيامها فإذا تربعت ثلاثة أيام ولم ينقطع عنها الدم فلتضع كما تضع المستحاضة .

٣- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كانت أيام المرأة عشرة أيام لم تستظهر وإذا كانت أقل استظهرت .

### باب في

(المرأة ترى الصفرة قبل الحيض أو بعده)

١- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة ترى الصفرة في أيامها ، فقال : لا تصلي حتى تنقضي أيامها وإن رأته الصفرة في غير أيامها توضأت وصلت .

٢- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة ترى الصفرة فقال : إن كان قبل الحيض يومي من فهو من الحيض وإن كان بعد الحيض بيومي فليس من الحيض .

٣- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن أبان ، عن إسماعيل الجعفي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا رأته المرأة الصفرة قبل انقضاء أيام عدتها لم تصل وإن كانت صفرة بعد انقضاء أيام قرنها صلت .

٤- محمد بن يعقوب ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام وأنا حاضر عن المرأة ترى الصفرة فقال : ما كان قبل الحيض فهو من الحيض وما كان بعد الحيض فليس منه .

٥- محمد بن أبي عبدالله ، عن معاوية بن حكيم قال : قال : الصفرة قبل الحيض يومي فهو من الحيض وبعد أيام الحيض ليس من الحيض وهي في أيام الحيض حيض .

## ﴿بَاب﴾

### ﴿اول ما تحيض المرأة﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة بن مهران قال : سألته عن الجارية البكر أول ما تحيض فتعقد في الشهر في يومين و في الشهر ثلاثة أيام ويختلف عليها لا يكون طمئتها في الشهر عدة أيام سواء قال : فلها أن تجلس وتدع الصلاة مادامت ترى الدم ما لم تجز العشرة فإذا اتفق اشهران ، عدة أيام سواء فذلك أيامها .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن يونس بن يعقوب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : المرأة ترى الدم ثلاثة أيام أو أربعة ، قال : تدع الصلاة ، قلت : فإنها ترى الطهر ثلاثة أيام أو أربعة ، قال : تصلي ، قلت : فإنها ترى الدم ثلاثة أيام أو أربعة ، قال : تدع الصلاة ، قلت : فإنها ترى الطهر ثلاثة أيام أو أربعة ، قال : تصلي ، قلت : فإنها ترى الدم ثلاثة أيام أو أربعة ، قال : تدع الصلاة ، تصنع ما بينها وبين شهر فإذا انقطع الدم عنها وإلا فهي بمنزلة المستحاضة .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد رفته ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته عن جارية حاضت أول حيضها فدام فيها ثلاثة أشهر وهي لا تعرف أيام إقراؤها ، قال : إقراؤها مثل إفراها نسائها فإن كانت نساؤها مختلفات فأكثر جلوسها عشرة أيام وأقله ثلاثة أيام .

## ﴿بَاب﴾

### ﴿استبراء الحائض﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار وغيره ، عن يونس ، عن محمد بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : مثل عن امرأة انقطع عنها الدم فلا تدري أظهرت أم لا ، قال : تقوم قائماً وتلحق بطنها بهائط وتستدخل قننة بيضاء وترفع رجلها اليمنى فإن خرج على رأس القطنه مثل رأس الدباب دم عييط لم تطهر وإن لم يخرج فقد برئت منه بل وتصلي .

٢.. محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا أرادت الحائض أن تغتسل فلتستدخل قطنة فإن خرج فيها شيء من الدَّم فلا تغتسل وإن لم تر شيئاً فلتغتسل وإن أتت بعد ذلك صفرة بالمتوضأ ولتصل .

٣.. محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن علي بن الحسن الطاطري ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن ابن مسكان ، عن شرحبيل الكندي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت : كيف ترف الطامات طهرها ؟ قال : تعتمد برجلها اليسرى على اليمين وتستدخل الكرسف بيده اليمنى فإن كان ثمَّ مثل رأس الذئب خرج على الكرسف .

٤.. محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام : أنه بلغه أن نساءً كانت إحداهن تدعو بالمصباح في جوف الليل تنظر إلى القمر فكان يعيب ذلك ويقول : متى كانت النساء يصنعن هذا .

٥.. علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سلمة ، عن أبي عبد الله عليه السلام : أنه كان ينهى النساء أن ينظرن إلى أنفسهن في الحيض بالليل ويقول : إنهن قد تكون الصفرة والكدرة .

٦.. علي بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمد بن علي البصري ، قال : سألت أبا الحسن الأخير عليه السلام وقلت له : إن ابنة شهاب تعقد أيام إقارمها فإذا هي أرادت رأَت الفطرة بعد النظرة ؛ قال : فقال : مرها فلتقم بأصل الحائط كما يقزم الكفاي ، ثم تأمر امرأة فلتتمز بين وركيها غمراً شديداً فإنه إنما هو شهر ، يبقى في الرأس يقال له : الازاقة وإنه سيخرج كله ، ثم قال : لا تخبروهن بهذا وشبهه وذروهن وعلين القدره ؛ قال : ففعلت بالمرأة الذي قال فانقطع عنها فما عاد إليها الدَّم حتى ماتت .

﴿باب﴾

﴿غسل الحائض وما يجزئها من الماء﴾

- ١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الله بن يحيى الكاهلي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن النساء اليوم أحدثن مشطاً تمتد إحداهن إلى القرامل من الصوف فتعله الماشطة تصنعها مع الشعر ثم تحشوه بالرياحين ، ثم تجعل عليه خرقة رقيقة ثم يبطه بمسكة ، ثم تجعله في رأسها ثم تصيبها الجنابة ؛ فقال : كان النساء الأول إنما يتشطن المقادير فإذا أصابهن النسل بقدر مرها أن تروي رأسها من الماء وتعصره حتى يروني فإذا روي فلا بأس عليها ، قال : قلت : فالحائض ؛ قال : تغتسل المشط تفضاً .
- ٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مثنى الحنط ، عن حسن الصقل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الطامث تغتسل بتسعة أطلال من ماء .
- ٣ - علي بن محمد وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رباب ، عن أبي سعيدة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة الحائض ترى الطهر وهي في السفر وليس معها من الماء ما يكفيها لغسلها وقد حضرت الصلاة ؛ قال : إذا كان معها بقدر ما تنسل به فرجها فتغسله ، ثم تيمم وتصلي ، قلت : فيأتيها زوجها في تلك الحال ؛ قال : نعم إذا نسلك فرجها وتيممت فلا بأس .
- ٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيوب الخزاز ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الحائض ما بلغ بلل الماء من شعرها أجزءها .
- ٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن علي ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عماد بن موسى ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الحائض تغتسل وعلي جسدها الزعفران لم يذهب به الماء ؛ قال : لا بأس .

﴿باب﴾

﴿المرأة ترى الدم وهي جنب﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عبدالله بن يحيى ، الكاهلي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة يجامعها زوجها فتحيض وهي المغتسل ، تغتسل أولاً تغتسل ؛ قال : قد جاءها ما ينسد الصلاة فلا تغتسل .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة تحيض وهي جنب هل عليها غسل الجنابة ؛ قال : غسل الجنابة والحين واحد .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن سعيا ، ابن يسار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : المرأة ترى الدم وهي جنب أتغتسل من الجنابة أم غسل الجنابة والحين ؛ فقال : قد أتاهما ما هو أعظم من ذلك .

ف سألت رسول الله صلى الله عليه وآله عن ذلك ، فقال : تدع الصلاة قدر إقراها أو قددحيضها .

وقال : إنما هو عرق <sup>(١)</sup> وأمرها أن تغتسل وتستتر بثوب وتصلي .

قال أبو عبدالله عليه السلام : هذه سنة النبي صلى الله عليه وآله في التي تعرف أيام إقراها لم تختلط عليها ألا ترى أنه لم يسألها كم يوم هي ولم يقل : إذا زادت على كذا يوماً فأنت مستحاضة وإنما سن لها أياماً معلومة ما كانت من قليل أو كثير بعد أن تعرفها وكذلك أفتى أبي عليه السلام وسئل عن المستحاضة فقال : إنما ذلك عرق غابر أو ركضة من الشيطان

فلتدع الصلاة أيام إقراها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلاة ، قيل : وإن سال ؛ قال : وإن سال مثل المنعب ، قال أبو عبدالله عليه السلام : هذا تفسير حديث رسول الله صلى الله عليه وآله ودو هو أفتى له فهذه سنة التي تعرف أيام إقراها لا وقت لها إلا أيامها ، قلت أو كبرت .

وأما سنة التي قد كانت لها أيام متقدمة ثم اختلط عليها من طول الأثر من زادت أو نقصت حتى أغفلت عددها وموضعها من الشهر فإن سنتها غير ذلك وذلك أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت النبي صلى الله عليه وآله قالت : إنني استحاض فلا أطهر ؛ فقال النبي صلى الله عليه وآله : ليس ذلك به غير إنما هو عرق فإذا أقبلت الحيضة فدعي الصلاة وإذا أدبرت فأغسلي عنك الدم و

صلي . وكانت تغتسل في كل صلاة وكانت تجلس في مركز لاختها . وكانت سفر  
الدم تغتسل بالماء ، فقال أبو عبد الله عليه السلام : أما تسمع رسول الله صلى الله عليه وآله أمر هذا ، بغير م  
أمر به تلك ، ألا تراه لم يقل لها : دع الصلاة أيام إقراك ولكن قال لها : إذا أفبلت  
الحيضة فدعي الصلاة وإذا أدبرت فاغتسلي وصلي « فهذا بين أن هذه امرأة قد اختلط  
عليها أيامها لم تعرف عددها ولا وقتها ، ألا تسمعا » تقول : إنني استعاض فلا أظهر  
وكان أبي يقول : إنها استحيضت سبع سنين . ففي أقل من هذا تكون الربية والاختلاء  
فلذا احتاجت إلى أن تعرف إقبال الدم من إداره . وتغير لونه من السواد إلى  
غيره وذلك أن دم الحيض أسود يعرف ولو كانت تعرف أيامها ما احتاجت إلى معرفة  
لون الدم لأن السنة في الحيض أن تكون الصفرة والكدره فما فوقها في أيام  
الحيض إذا تعرفت حياً كله إن كان الدم أسوداً وغير ذلك فهذا بين لك أن قليل  
الدم وكثيره أيام الحيض حياً كله إذا كانت الأيام معلومة فإذا جهلت الأيام  
وعدها احتاجت إلى النظر حينئذ إلى إقبال الدم وإداره وتغير لونه ثم تدع  
الدالة على قدر ذلك ولا أرى النبي صلى الله عليه وآله قال : اجلسي كذا وكذا يوماً فما زادت  
فأنت مستحاضة . كما لم تؤمر الأولى بذلك وكذلك أبي عليه السلام أتى في مثل هذا ، وذلك  
أن امرأة من أهلنا استحاضت فسألت أبي عليه السلام عن ذلك ، فقال : « إذا رأيت الدم  
البحراني فدعي الصلاة وإذا رأيت الطهر ولوساعة من نهار فاغتسلي وصلي » قال  
أبو عبد الله عليه السلام : وأرى جواب أبي عليه السلام هنا غير جوابه في المستحاضة الأولى ، ألا  
تري أنه قال : « تدع الصلاة أيام إقراك » لأنه نظر إلى عدد الأيام وقال : هنا إذا  
رأت الدم البحراني فلتدع الصلاة وأمر هنا أن تنظر إلى الدم إذا أقبل وأدبر و  
تغير . وقوله : « البحراني » شبه معنى قول النبي صلى الله عليه وآله : « أن دم الحيض أسود يعرف »  
وإنما سماه أبي بحرانياً لكثرة ولونه ، فهذا سنة النبي صلى الله عليه وآله في التي اختلط عليها  
أيامها حتى لا تعرفها وإنما تعرفها بالدم ما كان من قليل الأيام وكثيره .  
قال : وأما السنة الثالثة فهي التي ليس لها أيام متقدمة ولم تر الدم قط  
ورأت أول ما أدركت واستمر بها فإن سنة هذه غير سنة الأولى والثانية ، وذلك  
أن امرأة يقال لها : حمنة بنت جحش أتت رسول الله صلى الله عليه وآله فقالت : إنني استحضت

حيضة شديدة ، فقال لها : « احثي كرسفاً ، فقالت : إنه أشد من ذلك إنني أبعده نجاً ، فقال : تلجسي وتعبيضي في كل شهر في علم الله ستة أيام أو سبعة ثم اغتسلي غسلًا وسومًا ثلاثة وعشرين يوماً وأربعة وعشرين واغتسلي للفجر غسلًا وآخرى الظاهر وعجماء العصر واغتسلي غسلًا وآخرى المغرب وعجلى العشاء واغتسلي غسلًا ، قال أبو عبد الله عليه السلام : فأرأه قد من في هذه غير ما سن في الأولى والثانية ، وذلك لأن أمرها مخالف لأمر ما بينك ، ألا ترى أن أيامها لو كانت أقل من سبع وكانت خمساً أو أقل من ذلك ما نال لها : « تعبيضي سبعاً » فيكون قد أمرها بترك الصلاة أياماً وهي مستحاضة غير حائض ، وكذلك لو كان حيضها أكثر من سبع وكانت أيامها عشرًا أو أكثر لم يأمرها بالصلاة وهي حائض ، ثم بما يزيد هذا بياناً قوله عليه السلام لها : « تعبيضي » وليس يكون التعبيضي إلا للمرأة التي تريد أن تكلف ما تعمل الحائض ، ألا ترى أن قوله لها أياماً معلومة تعبيضي أيام حياضك وما يبين هذا قوله لها : « في علم الله » لأنه قد كان لها <sup>(١)</sup> وإن كانت الأشياء كلها في علم الله تعالى وهذا يبين واضح أن هذه لم تكن لها أيام قبل ذلك قط . وهذه سنة الشهر استمر بها الدم أول ما تراها أقصى وقتها سبع وأقصى طهرها ثلاث وعشرون حتى يسيرها أياماً معلومة . فتنتقل إليها فجميع حالات المستحاضة تدور على هذه السنن الثلاثة لا تكاد أبداً تخلو من واحدة منها ، إن كانت لها أيام معلومة من قليل أو كثير فهي على أيامها وخاتمتها المذي جرت عليه ليس فيه عدد معلوم مؤقت غير أيامها فإن اختلطت الأيام عليها وتقدمت وتأخرت وتغير عليها الدم ألواناً فسننتها إقبال الدم وإدباره وتغير حالاته ، وإن لم تكن لها أيام قبل ذلك واستحاضت أول ما رأته فوقتها سبع وطهرها ثلاث وعشرون ، فإن استمر بها الدم أشهراً فعلت في كل شهر كما قال لها ، فإن انقطع الدم في أقل من سبع أو أكثر من سبع فأبناها تفصل ساعة ترى الطهر وتسلمي ، فإن تزال كذلك حتى تنظر ما يكون في الشهر الثاني ، فإن انقطع الدم لوقته في لشهر الأول سواء حتى توالي عليها حيضتان أو ثلاث فقد علم الآن أن ذلك قد مرر لها وقتاً وخلقاً معروفاً ، تعمل عليه وتدع ما سواه وتكون سنتها فيما تستقبل إن استحاضت قد صارت سنة إلى أن تحبس إقرارها وإنما جعل الوقت إن توالي عليها حيضتان أو ثلاث لقول رسول الله صلى الله عليه وآله التي تعرف أيامها : « دع الصلاة



أيام إقراءك» فعلمنا أنه لم يجعل القرء الواحد سنة لها فيقول : دعي الصلاة أيام قريتك ولكن سن لها الإقراء وأدناه حيضتان فصاعداً وإذا اختلط عليها أيامها وزادت ونقصت حتى لا تقف منها على حد ولا من الدم على لون حملت بإقبال الدم وإدباره وليس لها سنة غير هذا لقول رسول الله ﷺ : « إذا أقبلت الحيضة فدعي الصلاة وإذا أدبرت فاغتسلي » ولقوله : « إن دم الحيض أسود يعرف » كقول أبي عبد الله : إذا رأيت الدم البحراني . فإن لم يكن الأمر كذلك ولكن الدم أظن عليها فلم تزل الاستحاضة دارة وكان الدم على لون واحد وحالة واحدة فسنتها السبع والثلاث والعشرون لأنها قصتها كقصّة حمنة حين قالت : إنني أنجته نجماً .

٢ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله ﷺ قال : الاستحاضة تنظر أيامها فلا تصل فيها ولا يقربها بعلها فإذا جازت أيامها ورأت الدم يثقب الكرسف اغتسلت لظهور العصر ، تؤخر هذه وتعجل هذه وللمغرب والعشاء غسلًا تؤخر هذه وتعجل هذه وتغتسل للصبح وتحشي وتستنفر ولا تحيي وتضم فخذيها في المسجد وسائر جسدها خارج ولا يأتها بعلها في أيام قريتها وإن كان الدم لا يثقب الكرسف توضأت ودخلت المسجد وصليت كل صلاة بوضوء وهذه يأتها بعلها إلا في أيام حضرها .

٣ - محمد ، عن الفضل ، عن صفوان ، عن محمد الحلبي ، عن أبي عبد الله ﷺ قال : سألته عن المرأة تستحاض ، فقال : قال أبو جعفر ﷺ : سئل رسول الله ﷺ عن المرأة تستحاض فأمرها أن تمسك أيام حيضها ، لا تصل فيها ، ثم تنسل وتستدخل قبلته وتستنفر بثوب ثم تصلي حتى يخرج الدم من وراء الثوب . قال : تغتسل المرأة الدميّة بين كلّ صلاتين

والاستنظار أن تطيب وتستجمر بالدخنة وغير ذلك والاستنظار أن تجعل مثل

نفر الدابة .

٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : قال (٤) قال : المستحاضة إذا ثقب الدم الكرسف اغتسلت لكلّ صلوتين وللفجر غسلًا وإن لم يجز الدم الكرسف فعلينا الغسل كل يوم مرة والوضوء لكل صلاة ، وإن

أراد زوجها أن يأتيها فحين تفتسل ، هذا إن كان دمها عيباً وإن كانت صفرة فعليها الوضوء .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المستحاضة تفتسل عند صلاة الظهر فتصلي الظهر والعصر ، ثم تفتسل عند المغرب فتصلي المغرب والعشاء ، ثم تفتسل عند الصبح فتصلي الفجر ولا بأس أن يأتيها بعلها إذا شاء إلا أيام حيضها فيعتزلها بعلها . قال : وقال : لم تفعله امرأة قط احتساباً إلا عوقبت من ذلك .

٦ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك إذا مكثت المرأة عشرة أيام ترى الدّم ثم طهرت فسكنت ثلاثة أيام طاهرة ثم رأيت الدّم بعد ذلك أتمسك عن الصلاة ؟ قال : لا هذه مستحاضة تفتسل وتستدخل قطنة بعد قطنة وتجمع بين الصلاتين بفسل ويأتيها زوجها إن أراد .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن داود مولى أبي المغرا العبطي ، عن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة تحيض ثم يمضي وقت طهرها وهي ترى الدّم ، قال : فقال : تستظهر بيوم إن كان حيضها دون عشرة أيام وإن استمر الدّم فهي مستحاضة وإن انقطع الدّم اغتسلت و صلت . قال : قلت له : فالمرأة يكون حيضها سبعة أيام أو ثمانية أيام ، حيضها دائم مستقيم ثم تحيض ثلاثة أيام ثم ينقطع عنها الدّم فترى البياض لا صفرة ولا دمًا ؟ قال : تفتسل وتصلي ، قلت : تفتسل وتصلي وتصوم ثم يعود الدّم ، قال : إذا رأيت الدّم أمسكت عن الصلاة والصيام ، قلت : فإنها ترى الدّم يوماً وتطهر يوماً ، قال : فقال : إذا رأيت الدّم أمسكت وإذا رأيت الطهر صلت فإذا مضت أيام حيضها واستمر بها الطهر أمسكت فإذا رأيت الدّم فهي مستحاضة ، قد انتظمت لك أمرها كآه .

## ﴿باب﴾

﴿معرفة دم الحيض من دم الاستحاضة﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري قال : دخلت على أبي عبد الله عليه السلام امرأة فسألته عن المرأة يستمر بها الدم فلا تأتي حيض هو أو غيره ، قال : فقال لها : إن دم الحيض حار ، عيبط ، أسود ، له دفع وحرارة ، و دم الاستحاضة أصفر بارد ، فإذا كان للدم حرارة و دفع و مواد فالتدع الصلاة . قال : فخرجت وهي تقول : والله إن لو كان امرأة ما زاد علي هذا .

٢ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ؛ و ابن أبي عمير جميعاً ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إن دم الاستحاضة والحيض ليس يضرجان من مكان واحد ، إن دم الاستحاضة بارد و دم الحيض حار .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن إسحاق بن جرير قال : سألتني امرأة منّا أن أدخلها على أبي عبد الله عليه السلام فاستأذنت لها ، فأذن لها فدخلت ومعها مولاة لها فقالت له : يا أبا عبد الله قوله تعالى : « زيتونة لأشريقنا ولا غريبه » ، ما عني بهذا ؟ فقال لها : آيتها المرأة إن الله تعالى لم يضرب الأمثال للشجرة إنما ضرب الأمثال لبني آدم ، سلي عما تريد ، قالت : أخبرني عن اللواتي باللواتي ما حدثن فيه ؟ قال : حدثنا ، إنه إذا كان يوم القيامة أتى بهن وألبسن مقطعات من نار وقمصن بمقامع من نار وسربلن من النار وأدخلن في أجوافهن إلى رؤوسهن أمددة من نار وقذف بهن في النار ، آيتها المرأة إن أول من عمل هذا العمل قوم لوط و استغنى الرجال بالرجال فبقين النساء بغير رجال فعملن كما فعل رجالهن ليستغني بعضهن ببعض . فقالت له : أصلحك الله ما تقول في المرأة تحيض فتجوز أيام حيضها ؟ قال : إن كان حيضها دون عشرة أيام استظهرت بيوم واحد ثم هي مستحاضة . قالت : فإن الدم يستمر في الشهر والشهرين والثلاثة كيف تصنع بالصلاة ؟ قال : تجلس أيام حيضها ثم تتسل لكل صلاتين . فقالت له : إن أيام حيضها تختلف عليها وكان يتقدم الحيض اليوم واليومين والثلاثة ويتأخر مثل ذلك فما علمها به ؟ قال : دم الحيض ليس به خفاء هو دم حار تجعله حرقه ودم الاستحاضة دم فاسد بارد . قال : فالتفتت إلى مولاتها فقالت :

تراه كان امرأة مرة .

### ﴿باب﴾

﴿معرفة دم الحيض والعدرة والفرجة﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد جميعاً ، عن محمد بن خالد ، عن خلف بن حماد ؛ و رواه أحد أيضاً ، عن محمد بن أسلم ، عن خلف بن حماد الكوفي قال : تزوج بعض أصحابنا جارية معصراً لم تطمث فلما اقتضها سال الدم فمكك سائلاً لا ينقطع نحواً من عشرة أيام ؛ قال : فأروها القوابل ومن ظنوا أنه ييمر ذلك من النساء ، فاختلفن ، فقال : بعض هذا من دم الحيض وقال بعض : هو من دم العذرة فسألوا عن ذلك فقياهم كأبي حنيفة وغيره من فقهاءهم فقالوا : هذا شيء قد أشكل والصلاة فريضة واجبة فلتتوضأ وتصل وليمسك عنها زوجها حتى ترى اليأس فإن كان دم الحيض لم يضرها الصلاة وإن كان دم المذرة كانت قد أدت الفرض . ففعلت الجارية ذلك و حججت في تلك السنة فلما صرنا بنى بعثت إلى أبي الحسن وهو بن جعفر الثالث فقلت : جعلت فداك إن لنا مسألة قد ضقتنا بها ذرعاً فإن رأيت أن تأذن لي فأتيك وأسألك عنها ؛ فبعث إلي : إذا هدأت الرجل واقطع الدارين فأبيل إن شاء الله .

قال خلف : فرأيت الليل حتى إذا رأيت الناس قد قل اختلافهم بنى توجهت إلى مضر به فلما كنت قريباً إذا أنا بأسود قاعد على الطريق فقال : من الرجل ؛ فقلت : رجل من الحاج فقال : ما اسمك ؛ قلت : خلف بن حماد . قال : أدخل بيني إذن فقد أمرني أن أقدمه هنا فإذا أتيت أذنت لك ، فدخلت وسلمت فرد السلام وهو جالس بلى فراشه وحده ما في النسطاط غيره فلما صرت بين يديه سألتني وسأله عن حاله فقلت له : إن رجلاً من مواليك تزوج جارية معصراً لم تطمث فلما اقتضها سال الدم فمكك سائلاً لا ينقطع نحواً من عشرة أيام وإن القوابل اختلفن في ذلك ، فقال : يا بنون دم الحيض وقال بعضهم : دم العذرة ، فما ينبغي لها أن تصنع ؛

قال : فلتتق الله فإن كان من دم الحيض فلتمسك عن الصلاة حتى ترى الطاهر  
و ليمسك عنها بلها و إن كان من العذرة فلتتق الله و لتوضأ و لتصل و يأتيها بلها  
إن أحب ذلك ، فقلت له : و كيف لهم أن يعلموا بما هو حتى يفعلوا ما ينبغي ؟ قال :  
فالتفت يمينا و شمالا في النسطاط عفاة أن يسمع كلامه أحد ، قال : ثم نهد إلي  
فقال : يا خلف سر الله سر الله فلا تديسهوه ولا تعلموا هذا الخلق أصول دين الله بل  
ارضوا لهم ما رضي الله لهم من ضلال ، قال : ثم عند يده اليسرى تسمين ، ثم قال :  
تستند على القطنه ثم تدعها مليا ثم تخرجها إخراجا رفيقا فإن كان الدم مطوقا  
في القطنه فهو من العذرة و إن كان مستنقما في القطنه فهو من الحيض ، قال خلف :  
فاستدقني الفرح فبكيت فلما سكن بكائي قال : ما أبكاك ؟ قلت : جعلت فداك من  
كان يمسن هذا غيرك ؟ قال : فرفع يده إلى السماء وقال : والله إني ما أخبرك إلا عن  
رسول الله ﷺ عن جبرئيل عن الله عز وجل .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن محبوب ، عن ابن رباب ،  
عن زياد بن سودة قال : سئل أبو جعفر عليه السلام عن رجل اقتض امرأته أوامته فرأت دما كثيرا  
لا ينقطع عنها يوما كيف تصنع بالصلاة ؟ قال : تمسك الكرمف فإن خرجت القطنه  
مطوقا بالدم فإنه من العذرة فتستل وتمسك معها قطنه وتصلي فإن خرج الكرمف  
منفسا بالدم فهو من الطمث تقعد عن الصلاة أيام الحيض .  
٣ - محمد بن يحيى رفته ، عن أبان قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : فتاة مناهة فرحة في  
فرجها و الدم سائل لا تدرى من دم الحيض أو من دم القرحة ؟ فقال : مرها فلتستلق على ظهرها  
ثم ترفع رجليها ثم تستدخل إصبعها الوسطى فإن خرج الدم من الجانب الأيمن  
فهو من الحيض و إن خرج من الجانب الأيسر فهو من القرحة .

﴿بابك﴾

﴿الغيبلى ترى الدم﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الحسين بن عبيد الصمد ، قال :  
قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن أم ولدي ترى الدم وهي حامل كيف تصنع بالصلاة ؟

قال : فقال لي : إذا رأيت الحامل الدم بعدما تمضي عشرون يوماً من الوقت الذي كنت ترى فيه الدم من الشهر الذي كنت تقعد فيه فإن ذلك ليس من الرحم ولا من الملك فلتتوضأ وتحتشي بكرسف وتصل وإذا رأيت الحامل الدم قبل الوقت الذي كنت ترى فيه الدم بقليل أو في الوقت من ذلك الشهر فإنه من الحيضة فلتمسك عن الصلاة حتى أيامها التي كانت تقعد في حيضها فإن انقطع الدم عنها قبل ذلك فلتغتسل وتصل وإن لم ينقطع الدم عنها إلا بعد ما تمضي الأيام التي كانت ترى فيها الدم يوماً أو يومين فلتغتسل ثم تحتشي وتستدفن وتصل الظهر والعصر ، ثم لتتظار فإن كان الدم يوماً بينهما وبين المغرب لا يسيل من خلف الكرسف فلتتوضأ وتصل عند وقت كل صلاة ما لم تطرح الكرسف فإن طرحت الكرسف عنها فصال الدم وجب عليها الغسل<sup>(١)</sup> وإن طرحت الكرسف ولم يسل الدم فلتتوضأ وتصل ولا تغسل عليها ، قال : وإن كان الدم إذا أمسكت الكرسف يسيل من خلف الكرسف صيباً لا يرقا فإن عليها أن تغتسل في كل يوم وليلة ثلاث مرات وتحتشي وتصل وتغتسل للفجر وتغتسل للظهر والعصر وتغسل للمغرب والعشاء ، قال : وكذلك تغسل المستحاضة فإنها إذا فعلت ذلك أذهب الله لدمها .

١ - عن أبي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض رجاله ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألت عن المرأة العقبلى قد استبان حبلها ترى ما ترى الحائض من الدم ، قال : تلك الهرانة من الدم إن كان دماً كثيراً أحر فلا تصل وإن كان قليلاً أصفر فليس نايتها إلا الوضوء .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن العلاء ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألت عن العقبلى ترى الدم كهو كانت ترى أيام حيضها مستقيماً في كل شهر ، فقال : تمسك عن الصلاة كما كانت تصنع في حينها فإنها طهرت صلت .

٣ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ و محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين

جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن العجلى ترى الدّم وهي حامل كما كانت ترى قبل ذلك في كل شهر هل تترك الصّلاة قال : تترك إذا دام .

٥ . عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ وأبو داود جميعاً ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ؛ وفضالة بن أيوب ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن العجلى ترى الدّم أتترك الصّلاة ؟ فقال : نعم إن العجلى ربّما قذف ، بالدّم .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سليمان بن زياد قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : جعلت فداك العجلى ربّما طمّئت ؟ فقال : نعم وذلك أنّ الولد في بطن أمّه غذاه الدّم فرّبما كثر ففضل عنه فاذا فضل دفعته فاذا دفعته حرمت ، عليها الصّلاة ؛ وفي رواية أخرى إذا كان كذلك ، تأخّر الولادة .

### ﴿ باب النفساء ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن الفضيل بن يسار ؛ وذوارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : النفساء تكفّ عن الصّلاة أيّما ، إقرأها النبي كانت ، تمكث فيها ثمّ تغتسل وتعمل كما تعمل المستحاضة .

٢ . عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عبد الله بن بكير ، عن عبد الرحمن بن أعين قال : قلت له : إن امرأة عبد الملك ولدت فعدّها لها أيام حينها ثمّ أمرها فاغتسلت واحتشّت وأمرها أن تلبس ثوبين نظيفين وأمرها بالصّلاة ، فقالت له : لا تطيب نفسي أن أدخل المسجد فدعني أقوم خارجاً عنه وأسجد فيها <sup>(١)</sup> ، فقال : قدأ ، به رسول الله صلى الله عليه وآله [ وقال : ] فانقطع الدّم عن المرأة ورأت الطهر . وأمر علي عليه السلام بهذا قبلكم فانقطع الدّم عن المرأة ورأت الطهر . فما فعلت صاحبكم ؟ قلت : ما أدري

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه قال : سألت امرأة أبا عبد الله عليه السلام فقالت : إنني كنت أفعد من نفاسي عشرين يوماً حتى أفتوني بشمانية عشر يوماً ؛ فقال : أبو عبد الله عليه السلام : ولم أفتوك بشمانية عشر يوماً ؛ فقال رجل : للحديث الذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله قال لأسماء بنت عميس حين نفست بمحمد بن أبي بكر ، فقال أبو عبد الله عليه السلام : إن أسماء سألت رسول الله صلى الله عليه وآله وقد أتت بها ثمانية عشر يوماً ولو سألته قبل ذلك لأمرها أن تغتسل وتغسل ما ناله المستحاضة .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعطاء بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت له : النفساء متى تصلي ؛ قال : تقعد بقدر حيضها وتستظهر بيومين ، فإن انقطع الدم والإغتسالات واحتشمت واستثفرت وصلت وإن جاز الدم الكرمف تصعبت وانثقلت ثم وصلت الفداة بغسل الظهر والعصر بغسل المغرب والمشاء بغسل وإن أم ؛ عن الدم الكرمف وصلت بغسل واحد ، قلت : والحائض ؛ قال : مثل ذلك سواء فإن انقطع عنها الدم وإلا فهي مستحاضة تصنع مثل النفساء سواء ثم تصلي ولا تدع الصلاة ؛ إلى حال فإن النبي صلى الله عليه وآله قال : الصلاة عماد دينكم .<sup>١</sup>

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ وأبو داود ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن يونس بن يعقوب قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : تجلس النفساء أيام حيضها التي كانت تحيض ثم تستظهر وتغتسل وتصلي .  
٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن زرارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تقعد النفساء أيامها التي كانت تقعد في الحيض وتستظهر بيومين .

### ﴿ باب ١ ﴾

﴿ النفساء تظهر ثم ترى الدم أو رأت الدم قبل ان تلد ﴾

١ - محمد بن أبي عبد الله ، عن معاوية بن حكيم ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن



أبي الحسن الأول عليه السلام في امرأة نفست فركت الصلاة ثلاثين يوماً ثم تطهرت ثم رأته  
أدوم بعد ذلك قال : تدع الصلاة لأن أيامها أيام الطهر [وقد جازت أيام النفاس .

۱ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ و محمد بن يعقوب ، عن محمد بن الحسن  
بهما ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام  
عن امرأة نفست فسكنت ثلاثين يوماً أو أكثر ثم طهرت و صلت ثم رأته يوماً أو أكثر ؛  
قال : إن كانت منيرة فلتغتسل واتصل ولا تمسك عن الصلاة .

۲ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن علي ، عن عمرو بن  
صبيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عثمان بن موسى ، عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة يمسيها  
الأسلق <sup>(۲)</sup> أياماً أو يومين فترى الضفرة أو دمماً ؛ [فإنما ۱۰] تصلي ما لم تلد فان غلبها  
المجمع ففاتها صلاة لم تعد أن تصليها من الوجع فعليها قضاء تلك الصلاة بعد مائة طهر .

### ﴿ باب ۱ ﴾

( ما يجب على العائض في أوقات الصلاة )

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن  
محمد بن مسام ، قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن العائض تطهر يوم الجمعة وتذكر الله ؛  
قال : أما الطهر فلا ولكنها تتوضأ في وقت الصلاة ثم تستقبل القبلة وتذكر الله .  
۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عثمان بن مروان ، عن زرارة ،  
الصحاح قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ينبغي للعائض أن تتوضأ عند وقت كل صلاة  
ثم تستقبل القبلة وتذكر الله مقدار ما كانت تصلي .

۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، جيمناً ،  
عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا كانت المرأة طامأ  
فلا تحل لها الصلاة وعليها أن تتوضأ وضوء الصلاة عند وقت كل صلاة ثم تتعدى  
موضع طاهر وتذكر الله عز وجل وتسبحه وتحمده وتهلله كما تدار صلواتها ثم تفرغ  
لعاجتها

﴿بابها﴾

المرأة تحيض بعد دخول وقت الصلاة قبل أن تصلحها أو تطهر قبل دخول وقتها  
فتواني في الفصل

١ - ثمان بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن النضل بن يونس قال :  
سألت أبا الحسن الأول عليه السلام قلت : المرأة ترى الطهر قبل غروب الشمس كيف تصنع  
بالساعة ؟ قال : إذا رأيت الطهر بعدما يمضي من زوال الشمس أربعة أقدام فلا تصلي  
إلا الصلوة لأن وقت الطهر دخل عليها وهي في الدم وخرج عنها الوقت وهي في  
الدم فلم يجب عليها أن تصلي الطهر وما طرح الله عنها من الصلاة وهي في الدم  
أكثر ، قال : وإذا رأيت المرأة الدم بعد ما يمضي من زوال الشمس أربعة أقدام فلتمسك  
عن الصلاة فإذا طهرت من الدم فلتنقض الصلاة الطهر لأن وقت الطهر دخل عليها  
وهي طاهر وخرج عنها وقت الطهر وهي طاهر فضيحت صلاة الطهر فوجب عليها  
قضاؤها .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحجاج ، عن ثعلبة ، عن معمر بن  
يحيى قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن العائض تطهر عند العصر تصلي الأولى ؟ قال :  
لا إنما تصلي الصلاة التي تطهر عندها .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن أبي  
عبيدة قال : إذا رأيت المرأة الطهر وقد دخل عليها وقت الصلاة ثم أخرت الغسل  
حتى تدخل وقت صلاة أخرى كان عليها قضاء تلك الصلاة التي فرطت فيها فإذا  
طهرت في وقت وجوب الصلاة فأخرت الصلاة حتى يدخل وقت صلاة أخرى ثم  
رأت دمًا كان عليها قضاء تلك الصلاة التي فرطت فيها .

٤ - ابن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام  
قال : قال : إنما امرأة رأيت الطهر وهي قادرة على أن تغتسل في وقت صلاة فرطت فيها  
حتى يدخل وقت صلاة أخرى كان عليها قضاء تلك الصلاة التي فرطت فيها وإن  
رأت الطهر في وقت صلاة فقامت في تهيئة ذلك فباز وقت صلاة ودخل وقت صلاة

أخرى فليس عليها قضاء وتصلّي الصلاة التي دخل وقتها

٥ - ابن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن أبي الررد قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن المرأة تكون في صلاة الظهر وقد صلّت ركعتين ثم ترى الدّم ؛ قال : تؤم من مسجدك ولا تقضي الركعتين وإن كانت رأّت الدّم وهي في صلاة المغرب وقد صلّت ركعتين فلتؤم من مسجدك فإذا طهرت فلتقض الركعة التي فاتتها من المغرب.

### ﴿باب﴾

﴿المرأة تكون في الصلاة فتحصي بالحيض﴾

١ - محمد بن يعقوب ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن علي ، عن عمرو بن سعيد ، عن صدق بن صدقة ، عن عماد بن موسى ، عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة تكون في الصلاة فتظن أنّها قد حاضت ؛ قال : تدخل يدها فتمسّ الموضع فإن رأّت شيئاً اندرأته وإن لم تر شيئاً أتت صلاتها .

### ﴿باب﴾

﴿الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة﴾

١ - الحسين بن محمد الأشعري ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن أبان ، عن أنس بن مالك ، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام قالا : الحائض تقضي الصيام ولا تقضي الصلاة .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن راشد قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الحائض تقضي الصلاة ؛ قال : لا ، قلت : تقضي الصوم ؛ قال : نعم ، قلت : من أين جاء هذا ؛ قال : إن أول من قال إبليس .

٣ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أذينة ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قضاء الحائض الصلاة ثم تقضي الصوم ؛ قال : ليس عليها أن تقضي الصلاة وعليها أن تقضي صوم شهر رمضان ، ثم أقبل علي وقال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله [كان

يأمر بذلك فاطمة عليها السلام وكانت تأمر بذلك المؤمنات .  
 ٤ - الحسين بن محمد ، عن معلى ، عن الوشاء ، عن أبان بن عثمان ، عن إسماعيل الجعفي قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : إن المييرة بن سعيد روى عنك أنك قلت له : إن الحائض تقضي الصلاة ؛ فقال : ماله لا وقته الله ، إن امرأة عمران نذرت ما في بطنها محرراً والمحرر للمسجد يدخله ثم لا يخرج منه أبداً . فلما وضعت ما قالت رب : إنني وضعتها أنثى وليس الذكر كالأثى ، فلما وضعتها أنثى فاعصمت عليها الأنياء فأصابني الذرع فزكريا وكفلها زكريا فلم يخرج من المسجد حتى يولد له فلما بلغت ما تبلغ النساء خرجت فهل كانت تقدر على أن تقضي تلك الأيام التي خرجت وهي عليها أن تكون الدهر في المسجد .

### «باب»

(الحائض والنساء تقرأ القرآن)

- ١ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن قتاد ، عن معاوية ابن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحائض تقرأ القرآن وتحمد الله .
- ٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن زيد الشحام ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تقرأ الحائض القرآن والنساء والجنب أيضاً .
- ٣ - محمد بن يحيى ؛ عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رماع عن أبي عبيدة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الطامث تسمع السجدة ؛ قال : إن كانت من المرائم فلتسجد إذا سمعتها .
- ٤ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن عازم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأته عن التعميد يعلق على الحائض ؛ فقال : نعم إذا كان في جلد أو فضة أو قصبه حديد .
- ٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن داود بن فرقد ، عن أبي عبد الله

عنه قال : سألته عن التمر يذبل على الحائض ؟ قال : نعم لأبأس ، قال : وقال : تهرؤه وتكتبه ، ولا تمسبه يدها . وروي أنها لا تكتب القرآن .

### ﴿ باب ١٩ ﴾

﴿ (الحائض تأخذ من المسجد ولا تضع فيه شيئاً) ﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته كيف صارت الحائض تأخذ ماني المسجد ولا تضع فيه فقال : لأن الحائض تستطيع أن تضع ماني يدها في غيره ولا تستطيع أن تأخذها فيه إلا منه .

### ﴿ باب ٢٠ ﴾

﴿ (المرأة يرتفع طمئنها ثم يعود ؛ وحدها لباس من المنيح) ﴾

١ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن الميمون بن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة ذهب طمئنها من عاد إليها شيء ، قال : ترك الصلاة حتى تطهر .

٢ - علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن بعض أصحابنا قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : المرأة التي قد يشمت من المنيح حدثها خمسة من سنة ، وروي ستون سنة أيضاً .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا بلغت المرأة خمسة من سنة لم تر حرمة إلا أن تكون امرأة من قريش .

٤ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حدثتني قد يشمت من المنيح خمسة من سنة .

### ﴿ باب ﴾

﴿ (المرأة يرتفع طمئها من علة فتسقى الدواء ليمودطمئها) ﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن رفاعة بن موسى  
الإنسي قال : سألت أبا الحسن موسى بن جعفر عليه السلام قلت : أشتري الجارية فتمسكت  
عندي الأشهر لا تطمئ وليس ذلك من كبر وأربها النساء فيقلن لي : ليس بها حبل ، فلي  
أرسلنكمها في فرجها : فقال : إن الطمئ قد تحبسه الرياح من غير حبل فلا بأس أن  
تدسها في الفرج ، قلت : فإن كان بها حبل فما لي منها ، قال : إن أردت فيما دون  
الرج .

٢ - ابن محبوب ، عن رفاعة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أشتري الجارية فربما  
استس طمئها من فساد دم أو ريح في الرحم فتسقى الدواء لذلك فطمئ من يومها أفيجوز  
لم ذلك وأنا لأؤدري ذلك من حبل هو أو من غيره ، فقال لي : لا تفعل ذلك ، قلت له : إنه  
إنما ارتفع طمئها منها شهراً ولو كان ذلك من حبل إنما كان نطفة كنفطة الرجل الذي  
يدزل ، فقال لي : إن النطفة إذا وقعت في الرحم تصير إلى علقة ثم إلى مضغة ثم إلى ماشاء  
الله وإن العلقة إذا وقعت في غير الرحم لم يخلق منها شيء فلا تسقها دواء إذا ارتفع طمئها  
شهراً وجزاز وقتها الذي كانت طمئ فيه

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن مالك بن عطية ، عن داود  
ابن فرقد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل اشترى جارية مدركة ولم تحض عنده  
تس مضي لذلك ستة أشهر وليس بها حبل قال : إن كان مثلها تحيض ولم يكن ذلك  
من كبر فهذا عيب ترد منه

### ﴿ باب ﴾

﴿ (الحائض تختضب) ﴾

١ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن ثوبان بن أبي نزة  
قال : قلت لأبي إبراهيم عليه السلام : تختضب المرأة وهي طامئ ، قال : نعم .

### ﴿ باب ١ ﴾

#### ﴿ غسل ثياب الحائض ﴾

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن سورة بن كليب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة الحائض أتغسل ثيابها التي لبستها في طمئنها ، قال : تغسل ما أصاب ثيابها من الدم وتدع ما سوى ذلك ، قلن له : وما عرفت فيها ، قال : إن العرق ليس من الحيض .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عتبة بن محرز ، عن إسحاق ابن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحائض تصلي في ثوبها ما لم يصبه دم .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن ظم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن عبد الصالح عليه السلام قال : سألت أم ولد لأبيه فقالت : عدلت فذاك إنني أريد أن أسألك عن شيء ، وأنا أستحي منه ، فقال : سلمي ولا تستحيين ، قالت : أصاب ثوبي دم الحيض ففسلته فلم يذهب أثره ، فقال : أجهفيه بمشق حتى يختلط و يذهب .

### ﴿ باب ٢ ﴾

#### ﴿ الحائض تتناول الخمرة أو الماء ﴾

١ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الحائض تناول الرجل الماء فقال : قد كان بعض نساء النبي صلى الله عليه وآله وسلم تسكب عليه الماء وهي حائض وتتأوله الخمرة .

## کتاب الحیض

- ۱- فرمایا صادق آل محمد نے، اللہ نے عورتوں کے لئے ایک مہینہ میں ایک بار کی حد رکھ دی ہے۔ (ص)
- ۲- میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا اگر تم شک میں ہو۔ فرمایا اگر ایک ماہ سے تجاوز کر جائے وہ شک ہے۔ (حسن)

### باب

### حیض اور طہر کی صورت

- ۱- فرمایا امام علیہ السلام نے حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔ (مجمول)
- ۲- فرمایا حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ (حسن)
- ۳- ترجمہ اور پر ہے۔ (ص)
- ۴- فرمایا امام علیہ السلام نے طہر دس دن سے کم نہیں ہوتا اور طہر کا زمانہ شمار ہوگا دو بارہ خون دیکھنے کے وقت تک۔ (ص)
- ۵- فرمایا حضرت نے طہر کی مدت دس دن سے کم نہیں ہوتی۔ جو عورت پہلی بار حائض ہوتی ہے تو سب اوقات وہ زیادہ خون والی ہوتی ہے اور اسے دس دن خون آتا ہے اور جوں جوں وہ سن رسیدہ ہوتی جاتی ہے مدت کم ہوتی جاتی ہے تاہم تین دن ہوتی ہے اس کے بعد ختم ہو جاتا ہے حیض تین دن سے کم نہیں ہوتا جب عورت حیض دیکھے تو نماز ترک کرے اگر یہ تین دن اس کی عادت بن جائیں تو حائض سمجھی جائے گی اور اگر یہ خون ایک یا دو دن بعد منقطع ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور انتظار کرے دو بارہ خون آنے کا اس دن سے کہ خون نہ دیکھا تھا دس دن تک اگر وہ ان دس دن میں دیکھے اس روز سے لگا کر جب اس نے ایک یا دو دن پہلی بار دیکھا تھا یہاں تک تین پڑھے ہو جائیں تو وہ خون جو اول بار دیکھا تھا اس خون کے جو دس دن کے اندر دیکھا سب خون حیض ہوگا اور اگر دس دن گزر جائیں اور خون نہ دیکھے تو وہ ایک دن یا دو دن جن میں خون دیکھا تھا حیض میں شمار نہ ہوں گے بلکہ یا تو بیماری کا خون ہوگا یا اس زخم کا جو سینے کے اندر ہوگا پس ان دنوں میں جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کا اعادہ کرے کیونکہ وہ حیض نہ تھا اس پر واجب ہے کہ جو ایک یا دو دن کی نمازیں ترک ہوتی ہیں ان کو بحال لائے اور اگر تین دن پڑھے ہو جائیں تو وہ حیض ہے اور یہ حیض کی کم سے کم مدت ہوتی ایسی صورت میں نماز کی قضا واجب نہیں اور طہر دس دن سے کم نہیں ہوتا۔



جب عورت عایض ہو اور پانچ دن خون آکر منقطع ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز پڑھے لے اگر اس کے بعد خون دیکھے اور جس دن سے پہلے خون دیکھا تھا دس دن پورے نہ ہوں تو یہ حیض ہی ہوگا ان ایام میں نماز چھوڑنے اور اگر دس دن تمام ہونے کے بعد خون دیکھے اور اس نے شمار کر لیا ہے ان ایام کو پہلی بار خون دیکھنے کے بعد سے اور وہ دس دن سے زیادہ ہو ہو گئے ہیں تو وہ خون استہاضہ ہوگا اس کو چاہیے کہ مستحاضہ کا سا عمل کرے اور عورت ایام حیض میں جو زردی یا سرخی دیکھے تو وہ حیض ہی سمجھی جائے گی اور بعد ایام اگر دیکھے تو وہ حیض نہ ہوگا۔ (مرسل)

## باب

### قبل ایام حیض اور بعد طہر خون آنا

- ۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب عورت دس برس کی عمر سے پہلے خون دیکھے تو وہ حیض اول کہلاتا ہے اور اگر دس برس کے بعد دیکھے کہ وہ حیض مستحبہ ہوگا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو اپنے حیض کے وقت سے پہلے خون دیکھے۔ فرمایا جب ایسا ہو تو نماز ترک کرے کیونکہ اکثر اوقات وقت پہلے پہنچ آجاتا ہے۔ پس اگر وہ ان ایام سے زیادہ آئے جو اس کے حیض کے ہیں تو تین دن اپنے ایام حیض گزرنے کے بعد انتظار کرے اگر منقطع نہ ہو تو وہ عمل کرے جو استہاضہ والی عورت کا ہے۔ (موتقی)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے اگر عورت کے دس دن معین ہوں تو احتیاطاً نہ کرے ورنہ کرے۔ (مرسل)

## باب

### حیض یا بعد حیض زردی دیکھنا

- ۱۔ میں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جو اپنے ایام حیض میں زردی دیکھے۔ فرمایا نماز نہ پڑھے جب تک ایام ختم نہ ہوں اگر خیر ایام میں زردی دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ (حسن)
- ۲۔ اگر عورت زردی ایام حیض سے دو روز پہلے دیکھے تو وہ حیض ہے اور اگر حیض سے دو روز بعد دیکھے تو وہ حیض نہیں ہے۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا اگر عورت قبل انقضاے مدت حیض زردی دیکھے تو نماز نہ پڑھے وہ حیض ہے اور اگر بعد حیض دیکھے تو وہ حیض میں شامل نہیں۔ نماز پڑھے۔

- ۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر زردی قبل حیض ہے تو وہ حیض ہے اور اگر بعد حیض ہے تو وہ حیض نہیں ہے  
 ۵۔ فرمایا اگر حیض سے دو روز پہلے زردی دیکھے تو وہ حیض ہے اور ایام حیض کے بعد دیکھے تو وہ حیض نہیں ایام  
 حیض میں وہ حیض ہے۔ (رض)

## باب

### پہلی بار حیض دیکھنا

- ۱۔ میں نے سوال کیا اس بار کہہ کے متعلق جسے پہلی بار حیض آئے۔ ایک مہینہ میں دو دن آئے، دوسرے میں تین دن، ماہ ماہ  
 اختلافی صورت رہی، کسی مہینہ چند روز برابر نہیں آیا، فرمایا۔ جب تک دس دن پورے نہ ہوں وہ جب تک خون  
 دیکھے جائے نماز ترک کرے۔ جب دو ماہ کے دن برابر ہوں تو یہی اس کے ایام قرار پائیں گے۔ (مسئلہ)  
 ۲۔ میں نے صادق آل محمد سے اس عورت کے متعلق جو خون کو تین چار روز دیکھے۔ فرمایا۔ نماز کو ترک کرے۔ میں نے  
 کہا اس نے تین چار روز ٹھہر دیکھا۔ فرمایا نماز پڑھے ہیں نے کہا اگر تین چار روز بعد پھر خون دیکھے فرمایا نماز  
 ترک کرے۔ اگر خون بند ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ استحصاء کا عمل کرے۔ (رض)  
 ۳۔ میں نے اس لڑکی کے متعلق سوال کیا جسے پہلی بار حیض آئے اور تین ماہ آئے اور وہ اپنے ایام کو نہ جانے فرمایا  
 اس کے حیض کے دن شمار ہوں گے اس کے خاندان کی عورتوں کے ایام عادت کی بنا پر اگر خاندانی عورتوں کے ایام  
 مختلف ہوں تو وہ دس دن قرار دے یا تین دن کم سے کم جیسی صورت پیش آئے۔ (رض)

## باب

### استبراء حیض

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے متعلق جس کا خون آنا بند ہو گیا ہو لیکن وہ نہ جانے کہ طاہر ہو گئی یا  
 نہیں فرمایا وہ اپنا شکم دیوار سے لگا کر کھڑی ہو اور سفید روئی اپنی فرج میں داخل کرے اور وہ اپنا پاؤں  
 اٹھائے اور پھر روئی نکال کر دیکھے اگر روئی پر گاڑھا خون مکھی کے سر کے برابر لگی ہو تو وہ طاہر نہیں ہوئی اور  
 اگر نہ لگے تو وہ طاہر ہے غسل کر کے نماز پڑھے۔ (مسئلہ)  
 ۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب عورت غسل کرنا چاہے تو پہلے روئی مسرج میں داخل کرے اگر خون دکھائی

- ۳۔ تو غسل نہ کرے ورنہ غسل کر لے اگر بعد میں زردی نظر آئے تو وضو کرے اور نماز پڑھے۔ (صحیح)
- ۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عورت طہر معلوم کرنے کے لئے بایاں پاؤں دلواری سے لگائے اور اپنے داہنے ہاتھ سے فرج میں روئی داخل کرے۔ اگر لنگھی کے سر کے برابر خون ظاہر ہو تو پاک نہیں ہوتی۔ (ض)
- ۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو خبر ملی کہ ایک عورت رات کو چراغ لے کر اپنے طہر کو دیکھتی حضرت نے اس کو معبود سہا اور فرمایا عورتیں ایسا کب تک کریں گی۔ (ص)
- ۵۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام منع کرتے تھے عورتوں کو اس سے کہ وہ چراغ کی روشنی میں اپنا حیض دیکھیں اور فرمایا وہ خون زرد اور سیاہی مائل ہوتا ہے۔ (حسن)
- ۶۔ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے کہا کہ شہاب کی بیٹی چند روز حائض رہی پھر اس نے غسل کیا تو اس نے دیکھا قطرہ قطرہ فرمایا اس سے کہو کہ وہ دلواری کی جڑ میں کتے کی طرح کھڑی ہو پھر کسی عورت سے کہے کہ دونوں کو گھوں کے دبلیان سختی سے ملے تاکہ وہ چیز برآمد ہو جائے چراغ کے اندر رہ جاتی ہے اور جس کو ارا تہ کہتے ہیں وہ سب نکل جاتی ہے ایسی باتوں کا ذکر عورتوں سے نہ کرو اور ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو ان کی بیماری بخاست لے لے اس عورت نے ایسا ہی کیا اور اس کا خون منتقل ہو گیا اور رہنے دم تک اس نے عود نہ کیا۔ (مسل)

## باب

### غسل حائض

- ۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اس زمانہ کی عورتوں نے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ وہ نائٹ سے صوبان میں بال گندھائی ہیں وہ صوبان میں بال پیٹتی ہیں اور خوشبو میں بھرتی ہیں پھر بالوں پر کپڑا لٹک کر سوئی سے مس دیتی ہیں ایسی صورت میں غسل جنابت کیسے ہو گا۔ فرمایا پہلے تو عورتیں آگے کی طرف بالوں کو جمع کرتی تھیں اور جب غسل کی ضرورت ہوتی تھی تو ان کو پھیلادیتی تھیں تاکہ پانی ستر تک پہنچے پھر بالوں کو جوڑتی تھیں۔ جب بال تڑپو جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں۔ میں نے حائض کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اسے اچھ طرح لنگھی کرنی چاہیے تاکہ بال پھیل جائیں و چونکہ حیض جیسے میں ایک بار ہوتا ہے لہذا وہ اس زحمت کو گزارا کر سکتی ہیں لیکن جنابت زیادہ ہوتی ہے لہذا جناب عورت کو اس سے بچا گیا ہے (حسن) (مرآة العقول)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے کہ حائض کے غسل کے لئے ۹ رطل پانی ہو۔ ایک رطل برابر پانچ پونڈ کے ہوتا ہے۔ (مجمول)
- ۳۔ میں نے پوچھا ایک عورت سفر میں حیض سے فارغ ہوئی اور اس کے پاس اتنا پانی نہیں کہ جو اس کے غسل کے لئے کافی ہو اور نماز کا وقت آ گیا ہو اور پانی اتنا باقی ہو کہ اس سے اپنی فرج کو دھو لے پھر تم کر کے نماز پڑھے۔ میں نے کہا کہ

اس اشارہ میں اس کا شوہر خواہش کرے تو ایسا کرے اور تیمم کر لیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ (ص)

۴۔ فرمایا حضرت نے حائضہ عورت کے بال تڑپو جائیں یہ کانی ہے۔ (ص)

۵۔ فرمایا اس حائضہ کے متعلق جو اس حالت میں غسل کرے کہ زعفران بدن پر ملا ہو اور وہ پانی سے نہ دھلے۔ منسرمایا کوئی حرج نہیں۔

## باب

### جنابت میں حیض ہونا

۱۔ میں نے اس عورت کے متعلق سوال کیا جس نے شوہر سے مجامعت کی ہو اور وہ حائض ہو جائے اور وہ غسل خانہ میں ہو تو وہ غسل کرے یا نہ کرے۔ فرمایا اسے وہ چیز حادث ہوئی ہے جو نماز کے لئے باعث غسل ہے لہذا غسل نہ کرے۔

۲۔ میں نے سوال کیا اس عورت کے متعلق جو حائضہ اور جنب دونوں ہو۔ آیا وہ غسل جنابت کرے۔ فرمایا جنابت اور حیض کے لئے ایک ہی غسل ہے۔ (ص)

۳۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو خون حیض دیکھے اور پھر جنب ہو آیا وہ غسل جنابت کرے یا جنابت و حیض دونوں فرمایا۔ جنابت حیض سے زیادہ بڑی چیز ہے یعنی غسل جنابت کانی ہوگا۔ (المجہول)

## باب

### جمع حیض و استحاضہ

۱۔ لوگوں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے حائضہ اور اس کے وقت میں امور سنونہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا رسول اللہ نے اس کے متعلق ہر مشکل کو جو سننے اور سمجھنے والے کو پیش آئے اس طرح بیان کیا ہے کہ اس میں کسی کو رائے ظاہر کرنے کا موقع نہ رہا۔ پہلی سنت یہ ہے کہ جس حائضہ کے دن معین ہوں اور شمار کرتی ہو پھر اس کو استحاضہ آئے اور یہ خون جاری رہے اور اس زمانہ میں اپنے ایام حیض اور تعداد ایام کو جانتی ہو تو اس مسئلہ کا حل یوں بیان کیا گیا کہ ایک عورت غالباً بت حیض نکالے کہ استحاضہ آیا وہ ام المومنین ام سلمہ کے پاس آئی انھوں نے حضرت رسول خدا سے اس مسئلہ کو پوچھا۔ منسرمایا بقدر اپنے ایام حیض نماز ترک کرے اور فرمایا وہ دوسرا خون رطوبت رحم ہے اور حکم کیا اس کو غسل کرنے اور کپڑا بدل کر ناز پرہیزے گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا یہی طریقہ ہے فرمودہ رسول اس عورت کے لئے جو اپنے ایام حیض کو پہچانتی ہو اور وہ گزارے

نہیں ہوتے۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ وہ نہیں پوچھتی کہ کتنے دن ہوئے اور ایک دن زیادہ ہو جائے تو یہ نہیں کہا جاتا کہ تو مستحاضہ ہے اس کو اپنے حیض کے دن معلوم رہتے ہیں کم ہوں یا زیادہ ہوں۔

اسی طرح فتویٰ دیا ہے میرے پدر بزرگوار نے۔ جب حضرت سے استخاضہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا وہ با تو رنگ پھٹ جانے سے آگے یا تیرھائی کرشمہ ہے اس کو چاہیے کہ ایام حیض میں نماز کو ترک کرے اور ختم ہونے پر غسل کرے اور ایام استخاضہ میں ہر نماز کے لئے وضو کرے چاہے وہ جاری رہے۔ فرمایا ہاں چاہے وہ سیل کی طرح ہو۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ تفسیر ہے حدیث رسولؐ کی اور یہ طریقہ ہے اس عورت کے لئے جسے اپنے ایام حیض کی تعداد معلوم ہو کم ہو یا زیادہ۔

اور اس عورت کا طریقہ عمل جس کے دن پہلے ہو چکے اور خون کے زیادہ ہونے سے غلط ملط نہیں ہو خواہ کم دن ہوں یا زیادہ، پھر وہ تعداد اور ایام کی شناخت ہمینہ میں قبول جائے تو اس کے لئے مذکورہ طریقہ سے جدا گانہ ہے یہی صورت تھی کہ فاطمہ بنت سواہی حیض رسولؐ اللہ کے پاس آئی اور کہا کہ میں استخاضہ سے ہوں ظاہر نہیں ہوئی۔ حضرت نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رطوبت ہے۔ جب حیض آئے تو اپنی نماز ترک کر اور جب ختم ہو جائے تو غسل کر اور نماز پڑھیں۔ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھی اور اپنی آہن کے برتن میں جو کچھ دھوئے گا تھا جب بیٹھتی تو خون کا رنگ بانی پر غالب آجاتا تھا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا تم نے نہیں سنا کہ رسولؐ اللہ نے اسے وہ حکم دیا جو غیر تھا پہلی رات کے حکم کے کیسا تم نے غور نہیں کیا کاس سے پہلے یہ نہ کہا کہ ایام حیض میں نماز ترک کر بلکہ یہ فرمایا جب حیض آئے تب ترک کر اور جب بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو۔

یہ اس بات کا اظہار ہے کہ اس عورت پر اس کے ایام مشتبہ ہو گئے تھے اور وہ ان کی تعداد نہیں جانتی تھی اور نہ وقت معلوم تھا کیا تم نے نہیں سنا کہ اس نے کہا۔ میں مستحاضہ ہوں اور ظاہر نہیں ہوئی۔ اور میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے کہ سات سال تک حیض آیا۔ پس اس سے کم مدت میں وہ شک و اختلاف میں مبتلا ہوئی۔ کیونکہ وہ خون کے کئے بند ہونے اور اس کے رنگ جانچنے کی طرف محتاج ہوئی۔

اور یہ اس لئے ہے کہ خون حیض کالا ہو تا ہے اگر عورت ایام کا علم رکھتی ہے تو اس کو خون کا رنگ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حیض میں میلان اور زردی ہوتا ہے۔ پس ایام حیض میں جو خون آئے وہ سب خون حیض ہے خواہ کالا ہو یا کوئی اور رنگ کم مقدار میں ہو یا زیادہ، زمانہ حیض کا خون حیض ہی میں شمار ہو گا بشرطیکہ عورت کو ایام حیض معلوم ہوں اور اگر نہ معلوم ہوں اور وہ ان کی تعداد یا زہر تو وہ محتاج ہوگی خون کی آمد اور انقطاع کی طرف تا تب وہ اس کے لحاظ سے نماز ترک کرے گی

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ حضرت رسول خدا نے اس عورت سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ اتنے اتنے دن۔ پس اگر ایام معینہ سے زیادہ خون آئے تو استعمالہ والی ہے پہلی قسم والی عورت کو ایسا حکم نہیں دیا اور میرے پدر بزرگوار کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ ہمارے خاندان کی ایک عورت کو استعمالہ آیا۔ اس نے میرے پدر بزرگوار سے سوال کیا۔ فرمایا جب خون سنتا کر نکلے تو نماز کو ترک کر اور جب جگر چلے وہ دن میں ایک ہی گھنٹہ ہو غسل کر کے نماز پڑھ لے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں دیکھتا ہوں میرے والد کا جو اب غیر ہے اس جواب کے جو پہلی استعمالہ کے بارے میں تھا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ حضرت نے فرمایا ایام حیض میں نماز ترک کر نظر کرتے ہوئے ایام حیض کی تعداد پر اور یہاں فرمایا جب تو خون سوزش سے نکلتا دیکھے تو نماز ترک کر۔ یہاں دیکھنا یہ ہے کہ خون کی آمد و انقطاع اور تغیر رنگ کو، اور حضرت کا قول بھرائی مشابہ ہے۔ قولی رسول ہے کہ خون حیض سیاہی سے پہچانا جاتا ہے اور اس کا نام بھرائی اس لئے ہے کہ وہ زیادہ مقدار میں رنگ والا ہوتا ہے۔ پس یہ طریقہ اس عورت کے لئے ہے جس کے ایام گڑبڑ ہو گئے ہوں اور وہ ان کو نہ پہچانتی ہو اور شناخت ہوگی اس کو خون سے خواہ کم دن آئے یا زیادہ۔

فرمایا تیسرا طریقہ اس عورت کے لئے ہے جس کے ایام پہلے ہو چکے ہوں اور پھر خون نزدیک اور بعد کو تیز آسا دیکھے اور وہ جاری رہے تو اس کے لئے حکم پہلی اور دوسری کے خلاف ہے۔ ایک عورت گنہ گارے حضرت رسول خدا کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے ساتھ حیض آ رہا ہے فرمایا فرج پر گدی رکھ، اس نے کہا وہ زیادتی سے آ رہا ہے میں نے گدی رکھی مگر وہ رکنا نہیں۔ فرمایا اس پر ننگوٹ باندھ اور ہر ماہ چھ یا سات دن حیض کے سمجھ اور غسل کر کے روزہ رکھ ۳۰ یا ۴۰ دن اور صبح کی نماز کے لئے غسل کر اور ظہر کی نماز میں تاخیر کر اور عصر کی نماز میں جلدی کر یعنی دونوں ایک غسل سے ادا کر، پھر مغرب کی نماز میں دیر کر اور عشاء کی نماز میں جلدی اور دونوں ایک ہی غسل سے پڑھ لے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ صورت پہلی اور دوسری صورت کے خلاف ہے اس لئے کہ اس کا معاملہ ان دونوں کے معاملہ کے خلاف ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر اس کے ایام سات سے کم ہوتے، پانچ ہوتے یا اس سے کم تو یہ نہ فرماتے کہ سات دن حیض مشاہد کر، پھر آپ نے حکم دیا۔ ترک نماز کا چند روزہ در آنحالیکہ وہ استعمالہ غیرہ حالیہ تھی اس لئے کہ اگر اس کا حیض سات دن سے زیادہ ہو جاتا اور اس کے ایام دس یا اس سے زیادہ ہوتے تو حیض کی حالت میں اس کو نماز کا حکم نہ دیتے۔ مزید بیان حضرت کا اس کے متعلق یہ ہے کہ عورت حیض کو سمجھے، اور نہیں ہوتا حیض کا عمل مگر اس عورت سے جو ارادہ کرے اس عمل کا جو ایک حالیہ عورت کرتی ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس سے یہ نہیں کہا ایام معلومہ ہیں اپنے کو حیض والا سمجھو اور اس کی وضاحت ہے حضرت کا یہ فرمانا فی العلم اللہ کیونکہ اس عورت کے لئے اگرچہ خدا جہرات کا جاننے والا ہے۔ ایام معلومہ نہ تھے۔

یہ طریقہ اس عورت کے لئے ہے جس کا خون جاری رہے جو پہلے دیکھے اس کا انتہائی وقت سات دن ہے اور پھر کا

وقت ۲۳ دن یہاں تک کہ ایام مقرر ہو جائیں تاکہ وہ ان کی طرف نقل کرے استحضار دانی عورت کے یہ تین طریقے ہیں ان میں سے کوئی ایک طریقہ ضرور ہوگا۔

اور اگر اس کو بنا برعات اپنے ایام حیض معلوم ہوں کم یا زیادہ تو اپنے ایام کے مطابق عمل کرے اور یہ ایام بلحاظ اس کی خلقت کے ہوں گے ورنہ غیر ایام میں یہ تعداد اور تعیین وقت نہ ہوگا اور ایام مخلوط اور مقدم و موخر ہوں اور خون کے مختلف رنگ ہوں تو اس کا طریقہ عمل خون کے بند ہونے اور حالات کے تغیر ہوگا۔

اور اگر اس سے پہلے حیض نہ آیا ہو اور حیض کو پہلے بار دیکھے تو اس کا وقت سات دن اور پھر کے ۲۳ دن میں اور اگر خون چند ماہ آئے تو ہر ماہ وہی کرے جو بتایا گیا ہے اور اگر خون سات دن سے کم تین دن یا سات دن سے زیادہ میں قطع ہو تو پھر کے دیکھتے ہی غسل کرے اور نماز پڑھے اسی طرح کرتی رہے پھر دیکھے کہ دوسرے مہینے کیا ہوتا ہے۔ اگر خون منقطع ہو جائے پہلے مہینے کی طرح تو دونوں یا تینوں حیض برابر ہو جائیں گے اور یہ جانا جائے گا کہ اس کے لئے وقت اور ماہ کا تعیین ہو گیا جس پر وہ عمل کرے گی اور اس کے ماسوا کو چھوڑنے کی اور یہی طریقہ مستقبل میں رہنے کا اگر استحضار آئے لگے تو ایام حیض کے بعد اس کا عمل ہوگا اور دو تین حیضوں کے بعد اس کا وقت مقرر ہوگا اور یہ سوائے اس قول رسول کے ہے اس عورت کے لئے جو ایام حیض کو پہچانتی ہے وہ ایام حیض میں نماز کو ترک کرے اس سے ہم نے جانا کہ حضرت نے ایک بائیکے حیض کو سنت قرار نہیں دیا ورنہ فرماتے نماز کو ترک کرے۔ پہلے ایام حیض میں بلکہ سنت قرار دیا چند بار کے حیض کو کم ہو یا زیادہ اور اگر اس کے ایام مخلوط ہو جائیں، زیادہ یا کم یا بائیک کہ وہ ایک جلد پر نہ ٹھہرے اور خون کے رنگ سے شناخت کرے تو اس کو ایام کا حال خون کے آنے اور بند ہونے سے معلوم ہوگا۔ اس کے سوا اور کوئی طریقہ نہیں جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا جب حیض آئے تو نماز ترک کرے اور جب رگ جائے تو غسل کرے اور حضور نے فرمایا خون حیض کا لا ہوتا ہے اور میرے پدر بزرگوار نے اسے یوں پہنچوایا کہ جب وہ تیزی اور زیادتی سے خون آتا دیکھے اور اگر اس طرح نہ ہو اور خون مطابق سائین ہو اور استحضار جاری نہ ہو اور خون ایک رنگ کا ہو تو اس کے حیض کے دن سات ہوں گے اور ۲۳ دن پھر کے، جیسا کہ عمدہ کا معاملہ تھا۔ جب اس کو روکتی ہوں پڑے زور کے ساتھ۔ (مسئل)

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مستحاضہ اپنے ایام پر نظر رکھے۔ ان دنوں میں جو ایام حیض ہوں نماز نہ پڑھے اور اپنے شوہر کے پاس جائے۔ ہاں جب ایام ختم ہو جائیں اور یہ دیکھے کہ خون روئی پھوڑ کر باہر نکل آیا ہے تو پھر اور پھر کی نماز کے لئے غسل کرے تاخیر کرے نماز پھر میں اور جلدی کرے نماز عصر میں اور مغرب و عشاء کے لئے ایسا ہی کرے اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرے اور گدھی رکھے اور کپڑا باندھے اور مسجد میں اپنی رانوں کو بلانے نہیں اور شوہر سے مقاربت نہ کرے اور اگر خون روئی کو پھوڑ کر نہیں نکلا تو وضو کرے اور ہر نماز وضو کے بعد پڑھے اور سوائے ایام حیض

اپنے شوہر سے مقاربت کر سکتی ہے۔ (مجمول)

۳۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مستحاضہ کے بارہ میں پوچھا۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ایام حیض میں رکنا ہے۔

ان ایام میں نماز نہ پڑھے۔ پھر غسل کرے اور مقام مخصوص میں روئی کو داخل کرے اور اسے کپڑے سے کس کر باندھے اور

نماز پڑھے۔ ہاں جب خون کپڑے اور روئی سے پھوٹ نکلے تو اس کو چاہیے کہ دو نمازوں کے درمیان غسل کرے اور

کپڑا بدلے اور صفائی کرے اور دھوئی وغیرہ سے لے۔ اور کپڑا اس طرح باندھے جیسے چو پاپہ کا تنگ باندھا جاتا ہے

۴۔ مستحاضہ کے متعلق فرمایا اگر خون گدڑی کو بچھوڑ دے تو ہر دو نماز کے لئے غسل کرے اور اگر خون تھماؤ نہ کرے تو ہر روز ایک

بار غسل کرے اور اگر شوہر مقاربت کا ارادہ کرے تو غسل کے بعد اگر خون کا ڈھکا ہو اور اگر زرد ہو تو صورت دھو کر لے (مجمول)

۵۔ فرمایا حضرت نے استحاضہ دانی وقت نماز پھر غسل کرے اور اس سے نماز ظہر و عصر دونوں پڑھے پھر غسل کرے نماز مغرب و

عشا پڑھے پھر ایک غسل نماز صبح کے لئے کرے۔ اس کا شوہر جب چاہے جماعت کر سکتا ہے سوائے ایام حیض کہ زمانہ میں

شوہر کو اس سے دلگ رہنا چاہیے اور عورت کبھی ایسا نہ کرے اور بانے کے لئے کبھی اس سے نجات مل جائے۔ (حسن)

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ اگر عورت دس روز ایام حیض میں رہے پھر خون دیکھے پھر بند ہو جائے اس کے بعد پھر خون

دیکھے تو کیا نماز ترک کرے۔ فرمایا یہ استحاضہ ہے وہ غسل کرے اور روئی کے بعد روئی فرج میں رکھتی ہے اور دونوں نمازوں

کو ایک ساتھ پڑھے اور غسل کرے اور اگر اس کا شوہر جماعت کرنا چاہے تو کرے۔ (مجمول)

۷۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حیض ہو اور ظہر کا وقت گزرنے کے بعد پھر خون

دیکھے فرمایا۔ ایک دن انتظار کرے۔

اگر حیض دس دن سے کم ہے اور خون جاری رہے تو وہ مستحاضہ ہوگی اور اگر خون منقطع ہو جائے تو غسل کرے

نماز پڑھے۔ میں نے کہا ایک عورت کا حیض سات یا آٹھ دن مستقل ہوتا ہے پھر وہ تین دن خون حیض دیکھتی

ہے اور وہ خون پھر منقطع ہو جاتا ہے اور سفیدی دیکھتی ہے نہ زردی فرمایا غسل کر کے نماز پڑھے میں نے

کہا وہ غسل کر کے نماز پڑھتی ہے پھر خون آنے لگتا ہے فرمایا جب خون دیکھے تو نماز روزہ کو ترک کرے میں نے کہا ایک

دن خون دیکھا کہ دوسرے دن پاک ہو جاتی ہے فرمایا جب خون دیکھے تو رک جلتے اور جب ظہر دیکھے تو نماز پڑھے

پھر اگر خون دیکھے تو مستحاضہ ہوگی۔ اب یہ تمہارے لئے پورا بیان عورت کے متعلق ہو گیا۔ (مرسل)



## باب

### حیض اور استحاضہ کی شناخت

۱۔ ایک عورت نے صادق آل محمد سے سوال کیا اس عورت کے متعلق جس کو خون جاری ہوا اور یہ نہ سمجھ سکے کہ خون حیض ہے یا استحاضہ تو کیا کرے۔ فرمایا خون حیض گرم گاڑھا، سیاہی مائل اور اچھل کر سوزش سے نکلنا ہے اور استحاضہ کا خون زرد اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ پس جب خون سوزش سے اچھل کر نکلے اور سیاہ ہو تو نماز نذک کرے یہ سن کر وہ عورت کہتی ہوئی نکلی کہ اگر بتانے والی عورت ہوتی تو اس سے زیادہ نہ بتا سکتی۔

۷۔ فرمایا حضرت نے استحاضہ اور حیض دونوں ایک ہی جگہ سے خارج نہیں ہوتے، استحاضہ کا خون ٹھنڈا ہوتا ہے اور حیض کا خون گرم ہوتا ہے۔

۳۔ مجھ سے ایک عورت نے کہا۔ میں امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتی ہوں میں نے اجازت لی، وہ اپنی خادمہ کے ساتھ آئی اور اس نے حضرت سے کہا کیا مراد ہے کہ ”وہ چہ سراج روشن ہے اس درخت زمیون کے تیل سے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی“

فرمایا اے عورت یہ مثال خدا نے درخت کی نہیں بیان کی بلکہ اس سے بعض بنی آدم مراد ہیں۔ اچھا اب جو دریافت کرنا چاہتی ہے دریافت کر، اس نے کہا مجھے ان عورتوں کی سزا بتائیے جو عورتوں کے ذریعہ اپنی خواہش جماعت پر برا کرنا چاہتی ہیں فرمایا ان کی وہی سزا ہے جو زنا کی ہے روز قیامت ان کو بلایا جائے گا اور آگ کا لباس پہن کر ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اے عورت یہ عمل قوم لوط کا سلب ہے کہ وہ مردوں سے اپنی ضرورت کو پورا کرتے تھے اور عورتیں بغیر مردوں کے رہ جاتی تھیں پس وہ رہی کرتی تھیں جو مرد کرتے تھے اور اس طرح ایک عورت دوسری سے اپنی خواہش پوری کر لیتی تھی۔

اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے آپ اس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو حیض ہو اور اس کے حیض کے دن گزر جائیں فرمایا اگر اس کے حیض کے دن دس دن سے کم ہوں تو ایک دن انتظار کرے اور پھر جو خون آئے وہ استحاضہ ہوگا اس نے کہا اگر یہ سلسلہ ایک ماہ، دو ماہ یا تین ماہ رہے تو نماز کیسے پڑھے فرمایا ایام حیض کو ترک کر کے اس کے بعد ہر دو نمازوں کے لئے غسل کرے۔

اس نے کہا اگر ایام حیض مختلف ہوں اور حیض آئے ایک دن دو دن یا تین دن اور بعد میں اسی طرح آئے تو کیا صورت ہوگی۔

فرمایا جیسا کہ خون کوئی پورٹ پیدہ چیز نہیں۔ وہ گرم ہوتا ہے اور سوزش سے نکلتا ہے اور استسقاء کا خون ناسد اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

یہ سن کر اس نے اپنی کنیز سے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حضرت کسی بار عورت تھے ہوں۔

## باب ۱۰

### شناختِ خونِ حیض و بکارت و زحمت

۱۔ خلف بن حماد نے بیان کیا کہ میرے ایک دوست نے ایسی لڑکی سے شادی کی جسے ابھی تک حیض نہیں آیا تھا جب اس نے ازالہ بکارت کیا تو خون جاری ہو گیا اور تقریباً دس روز تک جاری رہا۔ اس نے ڈاکٹروں اور دانیوں کو دکھایا۔

انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا یہ خون حیض ہے بعض نے کہا یہ خون بکارت ہے۔ پھر اس نے فقہاء سے پوچھا جیسے ابو حنیفہ وغیرہ انہوں نے کہا یہ مستند بڑا مشکل ہے۔ نماز جو ننگہ واجب ہے لہذا وضو کر کے نماز پڑھنے سے جب

تک خون بند نہ ہو شوہر اس کے پاس نہ جائے۔ اگر یہ خون حیض ہے تو نماز پڑھنا کوئی نقصان نہ دے گا اور اگر خون بکارت ہے تو نماز ادا کر ہی لے اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ اسی سال میں حج کو گیا۔ جب ہم منیٰ میں پہنچے تو میں نے امام موسیٰ

کاظم علیہ السلام کے پاس آدمی بھیجا کہ ایک مشکل درپیش ہے اگر آپ اجازت دیں تو حاضر ہو کر دریافت کر دوں آپ نے کہا جیسا جب لوگ ٹھہر جائیں اور آمد و رفت کم ہو جائے تو ختم آجانا۔ میں رات کا انتظار کرتا رہا۔ جب آمد و رفت

کم ہو گئی تو میں مذبح کی طرف چلا جب قریب پہنچا تو ایک حبشی قلام کو وہاں بیٹھا پایا۔ اس نے پوچھا تم کون ہو، میں نے کہا میرا نام خلف بن حماد ہے اس نے کہا بے اجازت چلے آؤ۔ مجھے حضرت نے ہنس بھینسے کا حکم دیا ہے جب میں حضرت

کے پاس پہنچا تو سلام کیا۔ حضرت نے جواب سلام دیا۔ آپ خیمہ میں تہا تھے میں نے حضرت کا حال پوچھا۔ پھر حضرت نے میرا

میں نے کہا۔ میرے دوستوں میں سے ایک نے ایسی لڑکی سے شادی کی جسے حیض ابھی تک نہ آیا تھا۔ جب اس نے اس سے

جماع کیا تو خون بہہ نکلا اور ایسا بہا کہ دس دن تک بند نہ ہوا۔ دانیوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ خون حیض ہے یا بکارت، پس یہ کیا کرے۔ فرمایا اللہ سے ڈرے۔ اگر وہ خون حیض ہے تو نماز سے رک جائے جب تک

ظاہر نہ ہو۔ اس مدت میں اس کا شوہر اس کے پاس نہ جائے۔ اور اگر خون ازالہ بکارت کا ہے تو وضو کر کے نماز پڑھے اور شوہر اگر چاہے تو اس کے پاس جا سکتا ہے۔ میں نے کہا لوگ کیسے جانیں کہ وہ کون سا خون ہے یہ سن کر

حضرت نے خیمے میں داخل ہوئے دیکھا اس خوف سے کہ کوئی آپ کا کلام سن لے رکھو ننگہ فقہاء کے خلاف حکم دینے والا گردن زدنی تھا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ خلف یہ اللہ کا بھید ہے۔ اللہ کا بھید ہے اسے شائع نہ کرو اور اس

مخلوق کو دین خدا کی تعلیم نہ دو اور خاموش رہو۔ پھر نہ مایا وہ کوئی کو سترج میں داخل کرے اور کچھ دیر کے لئے چھوڑے پھر لپکے سے باہر نکالے اگر روئی پر حلقہ ہے تو خون بکارت ہے اور اگر روئی پر پھیلا ہوا ہے تو خون حیض ہے خلف کہتا ہے کہ یہ سن کر میں خوش ہوا اور رونے لگا۔ جب میرا گریہ رکا تو فرمایا کیوں روتے ہو۔ میں نے کہا آپ کے سوا کوئی اس مسئلہ کا جواب اس خوبی سے نہیں دے سکتا۔ آپ نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا۔ واللہ جو میں نے بتایا ہے وہ رسول سے اور انہوں نے جبرئیل سے اور انہوں نے خدا سے خبر دی ہے۔ (ص)

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا جس نے اپنی بی بی یا لونڈی کا ازالہ بکارت کیا ہوا اور بہت سا خون نکل پڑے اور دن بھر قطع نہ ہو تو وہ نماز کیسے پڑھے۔ فرمایا سترج میں روئی رکھے اگر اس پر خون کا حلقہ بنا دیکھے تو وہ بکارت ہے غسل کرے اور روئی رکھے ہے اور نماز پڑھے اور اگر روئی خون میں ڈوبی ہو تو وہ حیض ہے نماز ترک کرے۔ (مرفوع)

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ہماری ایک جوان عورت کی سترج میں زخم ہے جس سے خون جاری وہ نہیں جانتی کہ یہ خون حیض ہے یا زخم کا خون ہے فرمایا اس سے کہو چہ لیسے اور دونوں پیرا اٹھا کر اپنی بیج کی انگلی داخل کرے اگر خون داہنی طرف سے نکلتا معلوم ہو تو حیض ہے اور اگر بائیں طرف سے نکلے تو خون زخم ہے۔

## باب

### حاملہ کا خون بیکھنا

۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میری کنیز نے بجات محل خون دیکھا۔ تو اس کو نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں، فرمایا حاملہ عورت جب خون دیکھے۔ ان ایام معین کے دس دن بعد جن میں ہر چھینے خون دیکھا کرتی ہے اور نماز سے رک جاتی ہے تو وہ یہ خون نہیں وہ رحم سے نہیں آ رہا ہے چاہیے کہ وضو کرے اور روئی بدل کر نماز پڑھے اور جب حاملہ اس وقت سے پہلے دیکھے جن ایام میں حیض ہوا کرتا ہے سمجھو اس خون یا اس عینہ کے معین وقت میں تو وہ حیض ہو گا نماز ترک کر کے بعد ان ایام کے جن میں حیض ہوا کرتا ہے اگر اس سے پہلے خون بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر بند نہ ہو مگر ان ایام کے بعد جن میں خون حیض دیکھا کرتی ہے اور معلوم ہو کہ اس وقت اور مغرب کے درمیان وہ خون روئی سے باہر نہیں چھوگا تو وضو کر کے نماز پڑھے اور اس کو لازم ہے کہ ہر دن اور رات میں تین بار غسل کرے اور روئی بدلے اور نماز پڑھے، ایک غسل صبح کو اور ایک غسل ظہر عصر کے لئے اور ایک مغرب و عشاء کے لئے، ایسا ہی عمل استعمال فرمائی کرے۔

جب ایسا کرے گی تو اللہ اس کا خون بند کرے گا۔ (ص)

۲- میں نے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا جس کا حمل ظاہر اور وہ حیض والی کا سا خون دیکھے۔ فرمایا وہ خون کی تیزی سے ہے۔ اگر وہ

خون سرخ ہو اور زیادہ ہو تو نماز ترک کرے اور اگر کم ہو اور زرد ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ (ص)

۳- میں نے اس حاملہ کے متعلق پوچھا جو دیا ہی خون دیکھے جیسا کہ مستقلاً ہر ماہ حیض کا خون دیکھتی ہے۔ فرمایا نماز ترک کرے جس

ایام حیض میں کرتی ہے پاک ہو جانے پر نماز پڑھے۔ (ص)

۴- میں نے امام علیہ السلام سے اس حاملہ کے متعلق پوچھا جو اسی طرح خون دیکھے جیسا کہ وہ ہر ماہ دیکھتی ہے آیا وہ نماز کو ترک

کرے۔ فرمایا ترک کرے اگر وہ جاری ہے۔ (ص)

۵- میں نے پوچھا زن حاملہ کے متعلق جب اسے خون آئے کیا وہ نماز کو ترک کرے۔ فرمایا۔ ہاں بعض اوقات حاملہ کو بھی حیض آجاتا ہے

۶- میں نے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا کیا وہ حائض ہوتی ہے۔ فرمایا وجہ یہ ہے کہ رحم مادر میں بچہ کی غذا خون حیض ہے اور جب

خون زیادہ ہو جاتا ہے اور بچہ کی ضرورت سے بچہ رہتا ہے تو باہر نکال دیا جاتا ہے جب ایسا ہو تو نماز اس پر حرام ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب ایسا ہو تو ولادت تاخیر سے ہوتی۔ (حسن)

## باب

### زچہ کے متعلق

۱- میں نے زچہ کے متعلق پوچھا فرمایا اس کو ان ایام میں نماز ترک کرنا چاہیے پھر وہ غسل کرے۔ اگر بعد میں خون آئے تو

غسل استحاضہ کرے۔

۲- میں نے حضرت سے کہا عبد الملک کی بی بی بچہ تھی اس نے ایام حیض کا شاکر کیا پھر اس کو حکم دیا غسل کرنے (وردہ صاف ستھرے پڑے

پہن لے پھر حکم دیا کہ نماز پڑھے۔ اس عورت نے عبد الملک سے کہا میرا نفس گوارا نہیں کرتا میں مسجد میں جاؤں پس

اجازت دو کہ میں بیرون مسجد سجدہ کروں، حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ نے ایسا ہی حکم دیا ہے اس نے کہا پس عورت

کا خون بند ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ علی علیہ السلام نے بھی تم سے پہلے ایک عورت کو ایسا ہی حکم دیا تھا اور اس عورت

کا خون بند ہو گیا تھا اور ظہر ظاہر ہوا تھا۔ پس تمہاری اس عورت نے کیا کیا۔ راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ (حسن)

۳- ایک عورت نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں نے نفاس میں ہیں دن نماز پڑھی حالانکہ لوگوں نے اشارہ دن

کا فتویٰ دیا ہے فرمایا انھوں نے اشارہ دن کا فتویٰ کیوں دیا۔ راوی حدیث نے کہا کہ اسما بنت عیسیٰ کے بطن سے

جب محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو ان سے رسول اللہ نے ایسا ہی سن لیا تھا۔ حضرت نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ صورت یہ ہوتی

اسمانے یہ مسئلہ حضرت سے اٹھا دیا دن بعد پوچھا تھا اگر وہ اس سے پہلے پوچھتیں تو اسے یہی حکم دینے کو عمل کرے اور سنا مذہب کا سا عمل کرے۔ (مرفوعاً)

۴۔ میں نے پوچھا نفاس والی عورت کب نماز پڑھے۔ فرمایا وہ نماز سے بقدر اپنے ایام حیض تک رک رہے اور درودن مزید انتظار کرے اگر خون منقطع ہو جائے تو فوراً وردہ غسل کرے اور گدھی باندھے اور نماز پڑھے اور اگر خون روئی سے تجماد کر جائے تو پہلی بائیس اور غسل کر کے نماز پڑھے۔ جس کی ایک غسل سے، نہر عشر کی ایک غسل سے اور مغرب و عشاء کی ایک غسل سے اور اگر روئی سے تجماد نہ کرے تو صرف ایک غسل کافی ہے اور یہی حکم جانفیں کا ہے اگر خون بند ہو جائے وقت پر تو فوراً وردہ حیض والی ہے۔ (ص)

۵۔ اس صورت میں نفاس والی کا سا عمل کرے۔ نماز پڑھے۔ ترک نہ کرے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے نماز دین کا ستون ہے۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نفاس والی عورت بقدر اپنے ایام حیض کے نماز ترک کرے پھر انتظار کرنے کے بعد غسل کرے نماز پڑھے (موقوف)

۶۔ فرمایا حضرت نے نفاس والی عورت بقدر اپنے ایام حیض کے نماز ترک کرے اور دو یوم میں طہارت کرے۔

## باب

### نفاس والی پاک ہونے کے بعد جو خون دیکھے

۱۔ فرمایا امام علیہ السلام نے نفاس والی کے متعلق کہ نماز ترک کرے تیس دن پھر پاک ہو جائے اس کے بعد پھر خون دیکھے تو پھر نماز ترک کرے کیونکہ اس کا ظہر کا زمانہ ایام نفاس میں گزر گیا۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ مسئلہ بہت مشکل ہے اور علمائے شیعہ کا اس میں بہت اختلاف ہے۔ (موقوف)

۲۔ بچہ ہونے کے بعد جس عورت کو تیس دن یا زیادہ خون آئے پھر پاک ہو اور نماز پڑھے۔ تو فرمایا اگر زردی ہے تو غسل کرے نماز پڑھے نماز سے باز نہ رہے۔ (ص)

۳۔ جو عورت چند دن ایک دن یا دو دن درد زہ میں مبتلا رہے اور زردی یا خون دیکھے تو حضرت نے فرمایا کہ جب تک بچہ پیدا ہو نماز پڑھے جائے اور درد زہ کا قلبہ ہو اور نماز فوت ہو جائے اور درد کی وجہ سے سجالانے پر قادر نہ ہو تو پاک ہونے کے بعد نمازوں کی قضا بجالائے۔ (موقوف)

## باب

### اوقات نماز میں حایض پر کیا واجب ہے

- ۱- فرمایا حضرت نے اس حایض کے متعلق جو روز جمعہ ہمارے ذکر الہی کرے کہ اس کا طہر نہ ہوگا ہاں وضو کرے۔ وقت نماز رو قبیلہ ہو کہ ذکر خدا کرے۔ (حسن)
- ۲- میں نے حضرت سے سنا ہے کہ حایض کو چاہئے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرے اور رو قبیلہ ہو کہ ہفتی دیر نماز پڑھا کرتی ہے ذکر خدا کرتی رہے۔ (مجمول)
- ۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حایض کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں ہاں ہر نماز کے وقت وضو کرے اور پاک جگہ پر بیٹھے اللہ کی تسبیح و تہلیل و حمد کرے ہفتی دیر نماز پڑھا کرتی ہے پھر اپنے کام میں لگے۔ (حسن)

## باب

### وقت نماز داخل ہونے سے پہلے حایض ہونا

- ۱- امام علیہ السلام سے پوچھا گیا اس عورت کے متعلق جو قبیلہ بزوب آفتاب پاک ہو وہ کیسے نماز پڑھے فرمایا جب طہر کو ایسے وقت دیکھے کہ صرف چار رکعت کا وقت باقی ہے تو صرف نماز عصر پڑھے کیونکہ طہر کا وقت تو اس کے حیض میں گزرا۔ لہذا طہر کی نماز اس پر واجب نہیں اور اگر ایسے وقت خون دیکھے کہ نماز کا وقت گزر چکا ہو تو نماز سے رک جائے اور پاک ہونے پر نماز طہر کی قضا بجالائے کیونکہ طہر کا وقت طہر کی حالت میں داخل ہو چکا تھا اور طہر کا وقت ایسی حالت میں گزرا جبکہ وہ ظاہر تھی تو اس نے طہر کی نماز قضا کی لہذا اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ (موتقی)
- ۲- میں نے امام علیہ السلام سے اس حایض کے متعلق سوال کیا جو وقت عصر ظاہر ہوئی ہو اور وہ نماز طہر بھی ادا کرے فرمایا نہیں۔ وہ وہی نماز ادا کرے گی جس کے وقت میں وہ ظاہر ہوئی۔
- ۳- فرمایا امام جعفر صادق نے جب عورت اپنے وقت طہر میں دیکھے کہ وقت نماز داخل ہو گیا لیکن غسل میں تاخیر کرے اور دوسری کا وقت آجائے۔ پھر خون دیکھے تو اس پر اس نماز کی قضا ہوگی جو اس نے غفلت سے چھوڑی ہے اور اگر وقت نماز ظاہر ہو جائے اور نماز میں تاخیر کرے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت ہو جائے پھر خون دیکھے تو اس پر قضا ہوگی اس نماز کی جو ترک کی ہے۔ (مجمول)

۴۔ حضرت سے پوچھا گیا اس عورت کے بایں میں جو طہر دیکھے اور وہ وقت نماز غسل پر قادر ہو لیکن نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے۔ فرمایا اس نماز کی قضا واجب ہوگی جس کے پڑھنے میں کوتاہی کی ہے اور اگر طہر کا وقت نماز میں دیکھے اور نماز کے تہیتہ میں نماز کا وقت گزر جائے اور دوسری نماز کا وقت آجائے تو اس پر قضا نہیں۔ جو وقت جس نماز کا ہے وہی پڑھے۔ (حسن)

۵۔ سوال کیا گیا امام علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق جو نماز طہر پڑھ رہی ہو، دو رکعتیں پڑھی تھیں کہ حیض جاری ہو گیا فرمایا جلنے نماز سے ہٹ جائے اور بقیہ دو رکعتوں کی قضا اس پر نہ ہوگی اور اگر مغرب کی نماز میں خون آجائے اور دو رکعت ہی پڑھی ہوں تو جائے نماز سے اسٹھ کھڑی ہو اور طہر ہونے کے بعد ایک رکعت نماز جو مغرب کی رہ گئی ہے بجالائے۔ (حسن)

## باب

### عورت کو نماز میں احساس حیض ہو

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بایں میں جو بھارت نماز حیض کا گمان کرے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اس جگہ لے جا کر دیکھے اگر کچھ معلوم ہو تو ہٹ جائے ورنہ نماز تمام کرے۔

## باب

### حایض پر روزہ کی قضا ہے نماز کی نہیں

۱۔ فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے زن حایض پر روزہ کی قضا بجالائے نماز کی نہیں۔  
۲۔ میں نے صادق آن مکتب سے پوچھا کیا حایض نماز کی قضا بجالائے گی فرمایا نہیں، میں نے کہا روزہ کی قضا بجالائے گی فرمایا۔ ہاں میں نے کہا یہ حکم کہاں سے ہے۔ فرمایا سب سے پہلا تیس کرنے والا ابلیس ہے۔ (حسن)  
۳۔ میں نے امام محمد باقر سے حایض کے نماز و روزہ کی قضا کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر نماز کی قضا نہیں۔ البتہ ماہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے۔ پھر حج سے فرمایا۔ حضرت رسول خدا نے جناب فاطمہ زہرا کو یہی بتایا تھا اور یہی ایمان والی عورتوں کو حکم دیتے تھے۔ (حسن)

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مغیرہ ابن شعبہ آپ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس سے یہ فرمایا تھا کہ حایض عورت نماز کی قضا ادا کرے گی۔ فرمایا اسے کیا ہو گیا ہے خدا کی توفیق اس سے سب ہو رہی ہیں ایسا

کیوں کہتا) زوجہ عمران (مادر مریم) نے نذر کی تھی اس بچہ کو جو ان کے شکم میں ہے اور جو بچہ خدمت بیت المقدس کے لئے نذر ہوتا تھا وہ پھر کبھی اس سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ جب مریم پیدا ہوئیں تو ان کی ماں نے کہا لے پر در و کار میں نے تو لڑکی جنی ہے اور لڑکی لڑکے کی طرح نہیں ہوتی۔ الغرض جب داخل کیا تو انبیاء میں سے ہر ایک نے اس کی کفالت چاہی، مگر قرہ حضرت زکریا کے نام نکلا انہوں نے مریم کی کفالت کی اور حضرت مریم طورغ تک مسجد سے باہر نہ نکلیں۔ (غنی)

پس جب وہ صورت ہوتی جو عورتوں کو لاحق ہوتی ہے تو بیت المقدس سے باہر آئیں کیا وہ اس پر قنار تھیں کہ وہ ایام حیض کی نمازوں کی قضا بجا لائیں۔ درآسما لیکہ ان کو بیت المقدس میں ہر وقت معینہ عبارت کرنا بھی لازم ہوتا اس وقت کی شریعت کی رو سے یہ روایت نہ بلحاظ اسناد ضعیف ہے بلکہ عقیدۂ بھی ناقابل وثوق۔ کیونکہ قرآن سے جب ظہارت مریم ثابت ہے تو ایام حیض کا ان سے کیا تعلق، دوسرے بالفرض اگر ایسا ہو بھی تو قضا نمازیں داخل عبادت نہ تھیں ایام حیض کی نمازوں کی قضا اس لئے نہیں رکھی گئی کہ کام کاج کی مشغولیت میں وہ ہر نمازیں پڑھتا عورت کے لئے مشکل ہوتا۔

## باب

### حیض اور نفاس والی عورت قرآن پڑھ سکتی ہے

- ۱- حضرت نے فرمایا۔ حایض عورت قرآن پڑھ سکتی ہے اور خدا اپنی کر سکتی ہے۔ (بخاری)
- ۲- فرمایا حیض و نفاس والی عورت اور جب مرد قرآن پڑھ سکتے ہیں (حسن)
- ۳- امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حایض عورت آیہ سجدہ سن کر کیا کرے۔ فرمایا اگر وہ مسجد سے دور ہے عزام کاپے تو سنتے ہی مسجد کرے۔ (ص)
- ۴- میں پوچھا حایض تعویذ نہیں سکتی ہے فرمایا کچھ صریح نہیں۔ اگر وہ چڑھے، چاندی یا لوہے میں منڈھا ہوا ہو۔ (بخاری)
- ۵- فرمایا تعویذ نہیں سکتی ہے کوئی صریح نہیں اور یہ بھی فرمایا۔ پردہ بھی سکتی ہے مگر ہاتھ سے چھونے نہیں اور ایک روایت میں سے قرآن کو لکھے نہیں۔ (حسن)

## باب

### حایض کے دیگر احکام

- ۱- کیا حایض کوئی چیز مسجد سے اٹھا سکتی ہے رکھ نہیں سکتی۔ فرمایا اس لئے کہ عورت کے پاس جو چیز ہے وہ مسجد سے علاوہ دوسری جگہ بھی رکھ سکتی ہے لیکن جو چیز مسجد کے اندر ہے اسے وہیں سے لے سکتی ہے۔ (ص)



## باب

### حد الیاس

- ۱- میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا اس عورت کے متعلق جس کا حیض دو سال سے بند ہو اور پھر کچھ خون دکھائی دے (رض)
- فرمایا ظاہر ہونے تک نساؤ ترک کرے۔
- ۲- فرمایا حضرت نے عورت پچاس سال کی ہو کر حیض سے یا اس سے پہلے ہوتی ہے۔ (ص)
- ۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب عورت ۵۰ سال کی ہو جاتی ہے تو وہ حیض نہیں دیکھتی۔ لیکن قریشی عورت اس سے زیادہ دنوں میں یا نوےس ہوتی ہے۔ (ص)
- ۴- حیض کے بند ہونے کی آخری حد پچاس سال ہے۔

## باب

### جب حیض رک جائے

- ۱- امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا۔
- میں ایک کیز خریزید یا ہوں اسے میرے پاس چند ماہ رہ کر خون حیض نہیں آیا۔ وہ بڑھیا بھی نہیں۔ میں عورتوں کو دکھلایا۔ انہوں نے کہا اس کو حمل بھی نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اس سے صحبت فرماتا۔ خون حیض کبھی رک بھی جاتا ہے غیر حمل ریح کی وجہ سے۔ بس جماعت میں حرج نہیں۔ میں نے کہا۔
- اگر اسے حمل ہو (پہلے شخص کا) تو میرا لطف بیکار جلے گا۔ فرمایا چاہو تو بے جماعت کے رہو۔ (مجبول)
- ۲- میں نے صادق آل محمد سے کہا۔ میں نے ایک کیز خریزید۔ بسا اوقات اس کا حیض رک جاتا ہے۔ فساد خون یا رحم میں ہوا پھر جلنے سے۔ میں اس کو دو اپلاتا ہوں خون جاری ہو جاتا ہے۔ کیا ایک دن اس سے جماعت جا کر ہے در کا خالی کہ میں نے
- جانتا کہ وہ اس جماعت سے حاملہ ہوئی یا غیر سے۔ فرمایا ایسا نہ کر، میں نے کہا اس کا خون ایک ماہ رک رہا۔ اگر یہ حمل کی وجہ سے گاہے تو میرا لطف اس شخص کے لطف کی طرح ہو گا جو بیکار اس کو ڈالتا ہے۔ حضرت نے فرمایا لطف جب رحم میں جاتا ہے تو قدرتی نہیں کہ بچہ اس سے پیدا ہی ہو۔ اس کو دو ماہ دو جب اس کا حیض ایک ماہ تک رک رہے اور اس کے ایام گزر جائیں (بجماعت کرو)۔ (حسن)

۶۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا جس نے سچوہ والی کیز حسرتی دی ہو اور اس کے پاس اگر حیض نہ ہو۔ یہاں تک کچھ ماہ گزر جائیں اور اسے حمل بھی نہ ہو تو کیا کرے فرمایا اگر اس کی مثل یعنی ہم سب عورتیں اس عمر میں حیض ہوتی ہیں اور وہ کبیرا سن بھی نہیں۔ تو یہ اس کے لئے عیب ہے جس کی وہر سے اس کو رد کیا جائے۔

## باب ۲۲

### زن حیض کا خضاب

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا بکالت حیض عورت خضاب لگا سکتی ہے فرمایا ہاں

## باب ۲۳

### حایض کا کپڑے دھونا

۱۔ میں نے پوچھا کیا حایض وہ کپڑے دھوئے جو بکالت حیض پہنے تھے فرمایا جہاں حیض کا خون لگا ہو وہ دھوئے باقی چھوڑ لے۔ میں نے کہا ان کپڑوں میں تو اس کا پسینہ ہے۔ فرمایا پسینہ حیض نہیں۔

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ان کے باپ کی کنیز نے کہا۔ میں آپ پر خدا ہوں۔ ایک مسکڑ پوچھنا چاہتی ہوں مگر شرم آتی ہے فرمایا شرم نہ کرو اور پوچھو۔ اس نے کہا میرے کپڑوں پر حیض کا خون تھا میں نے اسے دھو ڈالا لیکن اس کا دارغ گیا نہیں فرمایا شرمی (گیر و) میں رنگو۔ تاکہ اس میں یا تو مل جائے یا دور ہو جائے۔

## باب ۲۴

### حایض کا پانی ڈالنا اور سجادہ اٹھانا

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حایض عورت مرد پر نہاتے وقت پانی ڈال سکتی ہے۔ فرمایا۔ آنحضرتؐ کا ایک بی بی بکالت حیض آپ پر پانی ڈالتی تھیں۔

[ بسم الله الرحمن الرحيم ]

﴿ كتاب الجنائز ﴾

﴿ باب ﴾

﴿ علل الموت وأن المؤمن يموت بكل ميتة ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضال ، عن سعد بن طريف ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان الناس يعقبون اعتباطاً فلما كان زمان إبراهيم عليه السلام قال : يارب اجعل للموت علّة يؤجر بها الميت ويسلمى بها عن المصائب ، قال : فأنزل الله عز وجل الموم وهو البرسام ثم أنزل بعده الداء .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن فضال ، عن عاصم بن حميد ، عن سعد بن طريف ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان الناس يعقبون اعتباطاً ، فقال إبراهيم عليه السلام : يارب لو جعلت للموت علّة يعرف بها ويسلمى عن المصائب فأنزل الله عز وجل الموم وهو البرسام ثم أنزل الداء بعده .

٣ - محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن سعدان ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : الحمسى رائد الموت وهو سجن الله في الأرض وهو حظ المؤمن من النار .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضال ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن الفضيل ، عن عبد الرحمن بن يزيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : مات داود النبي عليه السلام يوم السبت مضجوعاً فأظلمت الطير بأجنحتها ومات موسى كليم الله عليه السلام في التيه فصاح سائح من السماء مات موسى عليه السلام وأي نفس لاموت ؟ .

٥ - نداء من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، والحسن ابن خروب ، عن أبي حمزة ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إن موت الكفاة تنقيف عن المؤمن وأخذة أسف عن الكافر .

٦ - ثمان بن يحيى ، عن أحمد بن محمد أو غيره ، عن علي بن حديد ، عن الرضا عليه السلام قال : أكثر من يموت من مواليها بالبطن الذريع .

٧ - ثمان بن يحيى ، عن موسى بن الحسن ، عن الهيثم بن أبي مسروق ، عن شيخ من أصهارنا يكنى بأبي عبدالله ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الله تسي رائد الموت وسجن الله تعالى في أرضه وفورها من جهنم وهي حظ كل مؤمن من النار .

٨ - ثمان بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن ناجية قال : قال أبو جعفر عليه السلام : إن المؤمن يبئلي بكل بليّة ويموت بكل ميتة إلا أنه لا يقتل نفسه .

٩ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن ميتة المؤمن ، فقال : يموت المؤمن بكل ميتة ، يموت غرقاً ويموت بالهدم ويبئلي بالسبي ويموت بالصاعقة ولا يصيب ذاكر الله تعالى .

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن سنان ، عن عثمان النوا ، عن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله عز وجل يبئلي المؤمن بكل بليّة ويميته بكل ميتة ولا يبئليه بذهاب عقله أما ترى أيوب عليه السلام كيف سلط إبليس على ماله وولده وعلى أهله وعلى كل شيء منه ولم يسلطه على عقله ، ترك له ما يوحد الله عز وجل به .

### ﴿باب﴾

#### ﴿قواب المرض﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن عبدالله بن مسعود ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله رفع رأسه إلى السماء فبسم ، فبئلي به : يا رسول الله رأيتك رفعت رأسك إلى السماء فبسمت ، قال : نعم فبئلي به . قال : فبئلي به من السماء إلى الأرض يلتصقان عبداً مؤمناً صالحاً في مصلى كل من في القبور . قال : فبئلي به عمله في يومه وليته فلم يجداه في مصلاه فعرجا إلى السماء قتلاً : ربنا عبدك المؤمن فبئلي التمسناه في مصلاه لنكتب له عمله ليومه وليته فلم نصبه فوجدناه في جبالنا . قال :

الله عز وجل : اكتب لعبدى مثل ما كان يعمل في صحته من الخير في يومه وليلته ما ام  
في حالى فان علي ان اكتب له اجر ما كان يعمل في صحته إذا حبرته عنه .  
٢ - علي بن ابراهيم ، عن ابيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن المفضل بن صالح ،  
عن جابر ، عن ابي جعفر عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله : إن المسلم إذا غلبه ضعف الكبر  
أمر الله عز وجل الملك أن يكتب له في حاله تلك مثل ما كان يعمل وهو شاب ، نشيط  
صحيح ومثل ذلك إذا مرض وكل الله به ملكاً يكتب له في سقمه ما كان يعمل من الخير  
في صحته حتى يرفع الله ويقبضه وكذلك الكافر إذا اشتغل بسقم في جسده كتب الله  
له ما كان يعمل من الشر في صحته .

٣ - علي بن ابراهيم ، عن ابيه ، عن عبدالله بن المنيرة ، عن عبدالله بن سنان ،  
عن ابي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : يقول الله عز وجل للملك الموكل  
بالمؤمن إذا مرض : اكتب له ما كنت تكتب له في صحته فإني أنا الذي سميرته في  
حالى .

٤ - علي ، عن ابيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن ابي الصباح قال : قال ابي جعفر  
عليه السلام : سهر ليلة من مرض أفضل من عبادة سنة .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن عبد الحميد ،  
عن ابي عبدالله عليه السلام قال : إذا صعد ملكا العبد المريض إلى السماء عند كل مساء يقول  
الرب تبارك وتعالى : ماذا كتبتم لعبدى في مرضه ، فيقولان : الشكابة ، فيقول : ما  
أنصفت لعبدى ان حبسته في حبس من حبسى ثم أمنعه الشكابة ، فيقول : اكتب لعبدى مثل  
ما كنتما تكتبان له من الخير في صحته ولا تكتبنا عليه سيئة حتى أطلقه من حبسى ،  
بأنه في حبس من حبسى .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر  
ابن سويد ، عن درست ، عن زرارة ، عن أحدهما عليه السلام قال : سهر ليلة من مرض أو وجع  
أفضل وأعظم أجراً من عبادة سنة .

٧ - عنه ، عن أحمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن درست قال : سمعت ابا ابراهيم عليه السلام  
يقول : إذا مرض المؤمن أو حتى الله عز وجل إلى صاحب الشمال لا تكتب على عبدى مادام

يا حبيبي ووناق ذنباً ويوحى إلي صاحب اليمين أن اكتب لعبيدي ما كنت تكتبه في  
سجنته من الحسنات .

٩ - أبو : لمي الأشعري ، عن محمد بن حسان ، عن محمد بن علي ، عن محمد بن  
الفضيل ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : حتى ليلة تعدل عبادة سنة وحتى ليكتين  
من أعداء من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن حفص بن غياث ،  
بن حجاج ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الجسد إذا لم يمرض أشرف ولا خير في جسد لا يمرض  
أشرف <sup>(١)</sup>

تعدل عبادة سنتين وحتى ثلاث تعدل عبادة سبعين سنة ، قال : قلت : فإن لم يبلغ سبعين سنة؟  
قال : فلا مئة وأبيه ، قال : قلت : فإن لم يبلغها؟ قال : فأمرأته ، قال : قلت : فإن لم يبلغ  
قرايته؟ قال : فلجيرانه .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن الحكم بن مسكين ، عن قال بن  
مروان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حتى ليلة كفارة لما قبلها ولما بعدها .

### ﴿باب﴾

﴿آخر منه﴾

١ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن سالم ، عن أحمد بن النضر ، عن محمد بن شمر  
عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : قال الله عز وجل : من مرض  
ثلاثاً فلم يشك إلى أحد من عواده أبدلته لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه ،  
فإن عافيته عافيته ولا ذنب له وإن قبضته قبضته إلى رحمتي .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض أصحابه ، عن أبي حمزة <sup>(١)</sup> ، عن أبي  
جعفر عليه السلام قال : قال الله تبارك وتعالى : ما من عبد ابتليته ببلاء فلم يشك إلى عواده  
إلا أبدلته لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه فإن قبضته قبضته إلى رحمتي وإن  
عاش عاش وليس له ذنب .

٣ - الحسين بن محمد ، عن عبد الله بن عامر ، عن علي بن مزيار ، عن الحسن

ابن الفضل ، عن غاله . بن عثمان ، عن بشر الدهان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال الله عز وجل : أيما عبد ابتليته ببليّة فكنتم ذلك من عواده فلا تأبداً أبداً له لحم خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه وبشراً خيراً من بشره ، فإن أبقيته أبقيته ولا ذنب له وإن مات مات إلى رحمتي .

٤ - حميد بن زياد ، عن الحسين بن علي الكندي ، عن أحمد بن الحسن الميثم ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من مرض ليلة قبلها بقبولها كتب الله عز وجل له عبادة ستين سنة ؛ قلت : ما معنى قبولها ؛ قال : لا يشكو ما أصابه فيها إلى أحد .  
٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن المزرمي ، عن أبيه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من اشتكى ليلة قبلها بقبولها وأدى إلى الله شكرها كانت كعبادة ستين سنة ، قال : أبي فقلت له : ما قبلها قال : يصبر عليها ولا يخبر بما كان فيها فإذا أصبح حمد الله على ما كان .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : من مرض ثلاثة أيام فكنمه ولم يخبر به أحداً أبدل الله عز وجل له لحم خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه وبشرة خيراً من بشرته وشعراً خيراً من شعره قال : قلت له : جعلت فداك وكيف يبده ؛ قال : يبده لحماً ودماً وشعراً وبشرة لم ياتب فيها .

### ﴿بات﴾

#### ﴿(حد الشكاية)﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن حد الشكاية للمريض ، فقال : إن الرجل يقول : حممت اليوم وسهرت البارحة وقد صدق وليس هذا شكاية وإنما الشكوى أن يقول : قد ابتليت بمالم يبتل به أحد ، ويقول : لقد أصابني مالم يصاب أحداً ، وليس الشكوى أن يقول : سهرت البارحة وحممت اليوم ونحو هذا .

﴿بَابُ﴾

﴿المريض يؤذن به الناس﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن أبي ولاد المضار ، عن  
عبدالله بن سنان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : ينبغي للمريض منكم أن يؤذن  
إخوانه بمرضه فيؤذونه فيؤجر فيهم ويؤجرون فيه ، قال : قتيبا ، له : نعم هم يؤجرون  
بمشاهم إليه فكيف يؤجر هو فيهم ؟ قال : فقال : باكتسابه لهم الحسنات ، فيؤجر فيهم  
فيكتب له بذلك عشر حسنات ويرفع له عشر درجات ويمسح بها عنه عشر سيئات .

٢ ﴿٣﴾ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن القاسم بن محمد ، عن  
عبدالرحمن بن محمد ، عن سيف بن عميرة قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا دخل أحدكم علي  
أخيه عامداً له فليساله يدعوله فإن دعاه مثل دعاه الملايكة

﴿بَابُ﴾

﴿في كم يعاد المريض ، وقد رما يجلس عنده وكلام العيادة﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن بعض  
أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا عيادة في وجع العين ولا تكون عيادة في أقل  
من ثلاثة أيام فإذا وجبت فيوم ويوم لا فإذا طالت العلة ترك المريض وعياله .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان  
عن أبي عبدالله عليه السلام قال : العيادة قدر فواق ناقة أو حلب ناقة

٣ - محمد بن يحيى ، عن موسى بن الحسن ، عن الفضل بن عامر أبي العباس ، عن  
موسى بن القاسم قال : حدثني أبو زيد قال : أخبرني مولى لجعفر بن محمد عليه السلام قال : مرض  
بعض مواليه فخرجنا إليه نعوده ونحن عدة من موالي جعفر فاستقبلنا جعفر عليه السلام في  
بعض الطريق فقال : لنا أين تريدون ؟ قلنا : نريد فلاناً نعوده ، فقال لنا : فتقوا فوقنا ،  
فقال : مع أحدكم ، تفاحة أو سفرجلة أو أترجة أو لمة من طيب أو قطعة من عود  
بخور ؟ قلنا ما معنا شيء من هذا ، فقال : أما تعلمون أن المريض يستريح إلى كل ما



أدخل به عليه .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن سليمان ، عن موسى بن قادم ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تمام العيادة للمريض أن تضع يدك على ذراعه وتعجل القيام من عنده فإن زيادة النوكى أشد على المريض من وجعه

٥ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد ، عن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : تمام العيادة أن تضع يدك على المريض إذا دخلت عليه .  
٦ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن أسير المؤمنين صلوات الله عليه قال : إن من أعظم العواد أجرأ عند الله عز وجل لمن إذا عاد أخاه خفف الجلوس إلا أن يكون المريض يحب ذلك

ويريد به ويسأله ذلك ؛ وقال عليه السلام : من تمام العيادة أن يضع العائد إحدى يديه على الأخرى أو على جبهته

### باب

#### في نواب عيادة المريض

١ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن فضال ، عن أبي بن عقبة ، عن ميسر قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : من عاد امرأ مسالماً في مرضه صلى عليه يومئذ سبعون ألف ملك إن كان صباحاً حتى يمساوا وإن كان مساءً حتى يسبحوا مع أن له خريفاً في الجنة .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن فضال ، عن عبد الله بن بكير ، عن فضيل بن يسار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من عاد مريضاً شيمة سبعون ألف ملك يستغفرون له حتى يرجع إلى منزله .

٣ - عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أيما مؤمن عاد مؤمناً خاض [في] الرِّحمة خوفاً فإذا جلس غمرته الرِّحمة فإذا انصرف وكل الله به سبعين ألف ملك يستغفرون له ويسترحمون عليه ويقولون : طيب وطابت لك الجنة إلى تلك الساعة من غد . وكان له يا أبا حمزة خريف

في الجنة ، قلت : وما الخريف جعلت فداك ، قال : زاوية في الجنة يسير الرأكب فيها أربعين عاماً .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن داود الرقي ، عن رجل من أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أيما مؤمن عاد مؤمناً في الله عز وجل في مرضه و كل الله به ملكاً من العواد يعود في قبره ويستغفر له إلى يوم القيامة .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن عبدالرحمن بن أبي نجران عن صفوان الجمال ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من عاد مريضاً من المسلمين و كل الله به أبدأ سبعين ألفاً من الملائكة يشنون رحله ويستبشرون فيه ويقدمون ويهللون و يكبرون إلى يوم القيامة نصف صلاتهم لعائد المريض .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن وهب بن عبد ربه قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : أيما مؤمن عاد مؤمناً مريضاً في مرضه حين يصبح شيمة سبعون ألف ملك فإذا قد غمرته الرحمة واستغفر والله عز وجل له حتى يمسي وإن عادته مسأماً كان له مثل ذلك حتى يصبح .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن سنان ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان فيما ناجى به موسى ربه أن قال : يا رب ما بلغ من عبادة المريض من الأجر <sup>(١)</sup> ، فقال الله عز وجل : أو كل به ملكاً يعود في قبره إلى عشره .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من عاد مريضاً ناداه من السماء باسمه يا فلان طبت وطاب [ لك ] بمشاك بثواب من الجنة

### ﴿ باب ﴾

#### ﴿ ثلثين الميت ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا حضرت الميت قبل أن يموت فلقنه شهادة أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً عبده ورسوله

٢ - عنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب ، عن غدير مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام ؛ وحض بن البخترى ، عن أبي عبدالله عليه السلام : قال : إنكم تلقون موتاكم عند الموت لا إله إلا الله ونحن تلقن موتانا عهد رسول الله صلى الله عليه وآله .

٣ - علي ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام : قال : إذا أدركت الرجل عند النزع فلقنه كلمات الفرج : « لا إله إلا الله العظيم الكريم ، لا إله إلا الله العلي العظيم ؛ سبحان الله رب السموات السبع ورب الأرضين السبع وما فيهن وما بينهما وما تحتهن ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين » قال : فقال أبو جعفر عليه السلام : لو أدركت عكرمة عند الموت لقلته ، فقيل لأبي عبدالله عليه السلام : بما ذا كان ينفعه ؟ قال : يلقنه ما أتم عليه .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن داود بن سليمان الكوفي ، عن أبي بكر الحضرمي قال : مرض رجل من أهل بيتي فأتيته عاماً ، فقلت له : يا ابن أخي إنك عندي نصيحةً تسبها ؛ فقال : نعم ، فقلت : قل : « أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له » فشهد بذلك ، فقلت : إن هذا لا تنتفع به إلا أن يكون منك على يقين ، فذكر أنه منه على يقين ، فقلت : قل : « أشهد أن محمداً عبده ورسوله » فشهد بذلك ، فقلت : إن هذا لا تنتفع به حتى يكون منك على يقين ، فذكر أنه منه على يقين ، فقلت : قل : « أشهد أن علياً وصيه وهو الخليفة من بعده والإمام المفترض الطاعة من بعده » فشهد بذلك ، فقلت له : إنك لن تنتفع بذلك حتى يكون منك على يقين ، فذكر أنه منه على يقين ، ثم سميت الأئمة عليهم السلام رجلاً رجلاً فأثر بذلك ، وذكر أنه على يقين فلم يلبث الرجل أن توفي فجزع أهله عليه جزعاً شديداً قال : فغبت عنهم ثم أتيتهم بعد ذلك فرأيت عراة حسناً ، فقلت : كيف تجدونكم ؛ كيف عز أوك أيتها المرأة ؛ فقالت : والله لقد أصبنا بمصيبة عظيمة بوفاة فلان - رحمه الله -

وكان مما سخر بنفسي لرؤيا رأيها الليلة ، فقلت : وما تلك الرؤيا ؛ قالت : رأيت فلاناً تعني الميت - حياً سليماً ، فقلت : فلان ؛ قال : نعم ، فقلت له : أما كنت متاً ؟ قال : بلى ولكن نجوت بكلمات لقنيتها أبو بكر ولولا ذلك لكنت أمك .

٥٠ عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كنا عنده و عنده جمران إذ دخل عليه مولى له فقال : جعلت فداك هذا عكرمة في الموت وكان يرى رأي الخوارج وكان منقطعاً إلى أبي جعفر عليه السلام فقال لنا أبو جعفر عليه السلام : أنظروني حتى أرجع إليكم فقلنا : نعم ، فما لبث أن رجع فقال : أما إنني لو أدركت عكرمة قبل أن تنف النفس موقعها لمأتمه كلمات ينتفع بها ولكنني أدركته وقد وقعت النفس موقعها ، قلت : جعلت فداك وما ذاك الكلام ؟ قال : هو والله ما أنتم عليه فلقد سئوا موتاكم عند الموت شهادة أن لا إله إلا الله والولاية .

وفي رواية أخرى قال : فلقد كانت كلمات الفرج والشهادتين وتسمى له الإقرار بالأئمة عليهم السلام واحداً بعد واحد حتى ينقطع عنه الكلام .

٦ - عدة من أصعابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن عبد الله بن ميمون القداح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان أمير المؤمنين عليه السلام إذا حضر أحداً من أهل بيته الموت قال له : قل : لا إله إلا الله العلي العظيم سبحان الله رب السماوات السبع ورب الأرضين السبع وما بينهما ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين فإذا قالها المريض قال : اذهب فليس عليك بأس .

٧ - سهل بن زياد ، عن محمد بن الحسن بن شمون ، عن عبد الله بن الرهين ، عن عبد الله بن القاسم ، عن أبي بكر الحضرمي قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : والله لو أن عابد من سب ما تصفون عند خروج نفسه ما طعمت النار من جسده شيئاً أبداً .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن العلي ، عن أبي عبد الله عليه السلام أن رسول الله صلى الله عليه وآله دخل على رجل من بني هاشم وهو يقضي فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله : قل : لا إله إلا الله العلي العظيم ، لا إله إلا الله الحليم الكريم ، سبحان الله رب السماوات السبع ورب الأرضين السبع وما بينهما ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين فقالي ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : الحمد لله الذي استنقده من النار .

٩ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن يزيد الرحمن بن أبي هاشم ، عن سالم بن أبي سلمة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حضر رجلاً الموت فقيل : يا رسول الله إن فلاناً قد حضره الموت فنهض رسول الله عليه السلام ومعه ناس من أصحابه حتى أتاه وهو مغشى عليه ، قال : فقال : ياملك الموت كف عن الرجل حتى أسأله فأفاق الرجل ، فقال النبي عليه السلام : ما رأيت ؛ قال رأيت يابضاً كثيراً أو سواداً كثيراً <sup>(١)</sup> قال : فأيهما كان أقرب إليك ؛ فقال : السواد ، فقال النبي عليه السلام : قل : « أَللَّهُمَّ اغفر لي الكثير من معاصيك و اقبل مني اليسير من طاعتك » فقال له ، ثم اغشى عليه ، فقال : ياملك الموت خفت عنه حتى أسأله ، فأفاق الرجل ، فقال : ما رأيت ؛ قال : رأيت يابضاً كثيراً وسواداً كثيراً ، قال : فأيهما كان أقرب إليك ؛ فقال : البيضاء ، فقال رسول الله عليه السلام : غفر الله لأصحابكم قال : فقال أبو عبد الله عليه السلام : إذا حضرتم ميتاً فقولوا له هذا الكلام ليقوله .

### باب

( إذا عسر على الميت الموت و اشتد عليه النزع )

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، عن ذريح قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : قال علي بن الحسين عليه السلام : إن أبا سعيد الخدري كان من أصحاب رسول الله عليه السلام وكان مستقيماً فنزع ثلاثة أيام فمات ، أمه لم تحمل إلى مصلاه فمات فيه .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا عسر على الميت موته ونزعه قرب إلى مصلاه الذي كان يصلي فيه .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة قال : إذا اشتدت عليه النزع فضعه في مصلاه الذي كان يصلي فيه أو عليه .

٤ - الحسين بن محمد ، عن مملوك بن محمد ، عن الوشاء ، عن أبان ، عن ليث المرادي عن أبي عبدالله عليه السلام : قال : قال : إن أبا سعيد الخدري قد رزقه الله هذا الرأي وإنه قد اشتد نزعته فقال : املوني إلى مصلاي فحملوه فلم يلبث أن هلك

٥ - محمد بن يحيى ، عن موسى بن الحسن ، عن سليمان الجعفري قال : رأيت أبا الحسن يقول لابنه القاسم : قم يا بني فاقرا عند رأس أختك « والصافات صفاء حتى تستتمها ، فقرأ فلما بلغ « أهم أشد خلقاً أمن خلقنا » قضى الفتى فلما سجدى وخرجوا أقبل عليه يعقوب بن جعفر فقال له : كنا نعهد الميت إذا نزل به يقرأ عنده « يس والقرآن الحكيم » وصرت تأمرنا بالصافات ، فقال : يا بني لم يقرأ عبدٌ مكروبٌ من موت قط إلا عجل الله راحته .

### ﴿باب﴾

#### ﴿توجيه الميت إلى القبلة﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم السعدي ، وغير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في توجيه الميت : تستقبل بوجه القبلة وتقبل قدميه مما يلي القبلة

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان ابن خالد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إذا مات لأحدكم ميت فوجهه تجاه القبلة وكذلك إذا غسل يحفر له موضع المفصل تجاه القبلة فيكون مستقبلاً بباطن قدميه ووجهه إلى القبلة .

٣ - حميد بن زياد عن الحسن بن محمد ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن معاوية بن عماد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الميت ، فقال : استقبل بباطن قدميه القبلة .

### ﴿باب﴾

﴿أن المؤمن لا يكره على قبض روحه﴾

١ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن أبي محمد الأنصاري - قال : وكان خيراً - قال : حدثني أبو اليقظان عمارة الأسدي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لو أن مؤمناً أقسم على ربه أن لا يميته ما أماته أبداً ولكن إذا كان ذلك أو إذا حضر أجله بعث الله عز وجل إليه ريحين : ريحاً يقال لها : المنسية وريحاً يقال لها : المسخية ، فأما المنسية فإنها تنسيه أهله وماله وأما المسخية فإنها تسخى نفسه عن الدنيا حتى يختار ما عند الله .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن سليمان ، عن أبيه ، عن سدير الصيرفي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : جعلت فداك يا ابن رسول الله هل يكره المؤمن على قبض روحه قال : لا والله إنه إذا أتاه ملك الموت لقبض روحه جزع عند ذلك فيقول له ملك الموت : يا ولي الله لا تجزع فوالذي بعث محمداً صلى الله عليه وآله لأنا أبر بك وأشفق عليك من والد رحيم لو حضر ، افتح عينك فانظر قال : وبمثل له رسول الله صلى الله عليه وآله وأمير المؤمنين وفاطمة والحسن والحسين والأئمة من ذريتهم عليهم السلام فيقال له : هذا رسول الله وأمير المؤمنين وفاطمة والحسن والحسين والأئمة عليهم السلام رفاؤك ، قال : فيفتح عينه فينظر فينادي روحه مناد من قبل رب العزة فيقول : يا أيتها النفس المطمئنة (إلى محمد وأهل بيته) إرجعي إلى ربك راضية (بالولاية) راضية (بالثواب) فادخلي في عبادي (يعني محمداً وأهل بيته) وادخلي جنتي ، فما شيء أحب إليه من استلال روحه والحق بالمناذي

### ﴿باب﴾

﴿ما يعاين المؤمن والكافر﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن فضال ، عن علي بن عقبة ، عن أبيه قال : قال لي أبو عبد الله عليه السلام : يا عقبة لا يقبل الله من العباد يوم القيامة إلا

هذا الأمر الذي أتم عليه وما بين أحدكم وبين أن يرى ما تقر به عينه . إلا أن تبلغ نفسه إلى هذه ثم أهوى بيده إلى الوريد ثم أتسكا وكان معي المعلمي فغمزني أن أسأله فقلت : يا ابن رسول الله فإذا بلغت نفسه هذه أي شيء يرى ؟ فقلت له بضع عشرة مرة : أي شيء ؟ فقال في كلهما : يرى ولا يزيد عليها ، ثم جلس في آخرها فقال يا عقبة ! فقلت :

لبيك وسعديك ، فقال : آييت إلا أن تعلم ؟ فقلت : نعم يا ابن رسول الله إنما ديني مع دينك فإذا ذهب ديني كان ذلك كيف لي بك يا ابن رسول الله كل ساعة و بكيت فرق لي ؟ فقال : يراهما والله ، فقلت : بأبي وأمي من هما ؟ قال : ذلك رسول الله ﷺ وعلي ﷺ ، يا عقبة لن تموت نفس مؤمنة أبدا حتى تراهما ، قلت : فإذا نظر إليهما المؤمن أيرجع إلى الدنيا ؟ فقال : لا ، يمضي أمامه إذا نظر إليهما مضى أمامه فقلت له : يقولان شيئا ؟ قال : نعم يدخلان جميعا على المؤمن فيجلس رسول الله ﷺ عند رأسه وعلي ﷺ عند رجله فيكب عليه رسول الله ﷺ فيقول : يا ولي الله أبقرانا رسول الله أنتي خير لك مما تركت من الدنيا ثم ينهض رسول الله ﷺ فيقوم علي ﷺ حتى يكب عليه ، فيقول : يا ولي الله أبقرانا علي بن أبي طالب الذي كنت تحبه أما لأنعمتكم . ثم قال : إن هذا في كتاب الله عز وجل ، قلت : أين جعلني الله فداك هذا من كتاب الله ؟ قال : في يونس قول الله عز وجل ههنا : « الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ »

٢ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن خالد بن عمارة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله ﷺ : إذا حبل بينه وبين الكلام أتاه رسول الله ﷺ ومن شاء الله ﷻ فيجلس رسول الله ﷻ عن يمينه والآخر عن يساره فيقول له رسول الله ﷻ : أمّا ما كنت ترجو فهوذا أمّا ما كنت تخاف منه فقدأمنت منه ، ثم يفتح له باب الجنة فيقول : هذا منزلك من الجنة فإن شئت رددناك إلى الدنيا ولك فيها ذهب وفضة ، فيقول : لأحاجة لي في الدنيا فعند ذلك يبيض لونه و يشرح جبينه وتقلص شفتاه وتنتشر منخراه و تدمع عينه اليسرى فأني هذه العلامات رأيت فاكتف



بها فإذا خرجت النفس من الجسد فيعرض عليها كما عرض عليه وهي في الجسد فتختار الآخرة فتغسله فيمن يغسله وتقلبه فيمن يقلبه فإذا أدرج في أكفانه ووضع على سريره خرجت روحه تمشي بين أيدي القوم قديماً وتلقاه أرواح المؤمنين يسئلون عليه ويبشرونه بما أعد الله له جل ثناؤه من النعيم فإذا وضع في قبره رد إليه الروح إلى ركيه ثم يسأل عما يعلم فإذا جاء بما يعلم فتح له ذلك الباب الذي أراه رسول الله ﷺ فيدخل عليه من نورها وضوئها ويردها وطيب ريحها .

قال : قلت : جعلت فداك فأين ضغطة القبر ؟ فقال : هيبات ما على المؤمنين منها شيء والله إن هذه الأرض لتفتخر على هذه ، فيقول : وطأ على ظهري مؤمن وام يطلأ على ظهرك مؤمن و تقول له الأرض : والله لقد كنت أحبك وأنت تمشي على ظهري فأما إذا ولبتك فستعلم ماذا أصنع بك ، فتفسح له ممد بصره .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب ، عن سعيد بن يسار أنه حضر أحد ابني سابور وكان لهما فضل وورع وإخبار . مرض أحدهما وما أحسبه إلا زكريا بن سابور قال : فحضرته عند موته فبسط يده ثم قال : ايضت يدي يا علي ، قال : فدخلت على أبي عبدالله عليه السلام وعنده محمد بن مسلم قال : فلما قمت من عنده ظننت أن محمداً يخبره بخبر الرجل فاتبعني برسول فرجعت إليه فقال : أخبرني عن هذا الرجل الذي حضرته عند الموت أي شيء سمعته يقول ؟ قال : قلت بسط يده ثم قال : ايضت يدي يا علي ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : والله رآه ، والله رآه ، والله رآه .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن عمار بن مروان قال : حدثني من سمع أبا عبدالله عليه السلام يقول : منكم والله يقبل ولكم والله يفر ، إنه ليس بين أحدكم وبين أن يغتبط ويرى السرور وقرّة العين إلا أن تبلغ نفسه ههنا . و أوما يده إلى خلقه . ثم قال : إنه إذا كان ذلك واحضر حضره رسول الله ﷺ و علي عليه السلام وجبرئيل وملاك الموت عليه السلام فيدنونه علي عليه السلام فيقول : يا رسول الله إن هذا كان يحبنا أهل البيت فأحبته ، ويقول رسول الله ﷺ : يا جبرئيل إن هذا كان يحب الله

ورسوله وأهل بيته فأحبه ويقول جبرئيل ملك الموت : إن هذا كان يحب الله ورسوله وأهل بيته فاحبه وأرق به ، فيدنو منه ملك الموت ، فيقول : يا عبد الله أخذت فكاك رقتك أخذت أمان براءتك تمسكت بالعصمة الكبرى في الحياة الدنيا ، قال : فيوقفه الله عز وجل فيقول : نعم فيقول : وما ذلك ؟ فيقول : ولاية علي بن أبي طالب عليه السلام ، فيقول : صدقت أما الذي كنت تحذره فقد آمنك الله منه وأما الذي كنت ترجوه فقد أدركته ، أبشر بالسلف الصالح مرافقة رسول الله صلى الله عليه وآله وعلي وفاطمة عليهما السلام ثم يسأل نفسه سأل رفيقاً .

ثم ينزل بكفنه من الجنة وحنوطه من الجنة بمسك أذقر ، فيكفن بذلك الكفن ويحنط بذلك الحنوط ثم يكسى حلة صفراء من حلال الجنة فإذا وضع في قبره فتح له باب من أبواب الجنة يدخل عليه من روحها وريحانها ، ثم يفسح له عن أمامه مسيرة شهر وعن يمينه وعن يساره ، ثم يقال له : نم نومة العروس على فراشها أبشر بروح وريحان وجنة نعيم ورب غير غضبان ، ثم يزور آل محمد في جنان رضوى فيأكل معهم طعامهم ويشرب من شرابهم ويتحدث معهم في مجالسهم حتى يقوم قائمنا أهل البيت فإذا قام قائمنا بشم الله فأقبلوا معه يلبسون زمرأ زمرأ فعند ذلك يرتاب المطالمون ويضمحلوا الملحون وقليل ما يكونون ، هلكت المحاضير ونجى المقربون

من أجل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام : أنت أخي وميعاد ما بيني وبينك وأدي السلام ، قال : وإذا احتضر الكافر حضره رسول الله صلى الله عليه وآله وعلي عليه السلام وجبرئيل عليه السلام وملك الموت عليه السلام فيدنو منه علي عليه السلام فيقول : يا رسول الله إن هذا كان ييفضنا أهل البيت فأبغضه ، ويقول رسول الله صلى الله عليه وآله : يا جبرئيل : إن هذا كان ييفض الله ورسوله وأهل بيته فابغضه ، فيقول جبرئيل : يا ملك الموت إن هذا كان ييفض الله ورسوله وأهل بيته فابغضه واعنف عليه ، فيدنو منه ملك الموت فيقول : يا عبد الله أخذت فكاك رهانك ، أخذت أمان براءتك تمسكت بالعصمة الكبرى في الحياة الدنيا فيقول : لا ، فيقول : أبشر يا عدو الله بسخط الله عز وجل وعذابه والنار ، أما الذي كنت تحذره فقد نزل بك ، ثم يسأل نفسه سأل عنيقاً ، ثم يوكل بروحه ثلاثمائة شيطان كلهم ييزق في وجهه ويتأذي بروحه ، فإذا وضع في قبره فتح له باب من أبواب النار

فیدخل عليه من قیحبها ولهبها .

محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن یحیی الطیلمی ، عن ابن مسكان ، عن عبد الرحيم قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : حدثني صالح بن ميثم ، عن عباية الأسيدي أنه سمع علياً عليه السلام يقول : والله لا يفضني عبد أبداً يموت علي بفضي إلا رأيته عند موته حيث يكره ولا يهينني عبد أبداً فيموت علي حبتي إلا رأيته عند موته حيث يحب . فقال أبو جعفر عليه السلام : نعم ورسول الله صلى الله عليه وآله باليمين .

ج ۶ - محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن معاوية بن وهب ، عن یحیی بن سايور قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول في الميت : تدمع عينه عند الموت ، فقال : ذلك عند معاينة رسول الله صلى الله عليه وآله فيرى ما يسره ثم قال : أما ترى الرجل يرى ما يسره وما يحب فتدمع عينه لذلك ويضحك .

۶ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد الكندي ، عن غير واحد ، عن ابان بن عثمان ، عن عامر بن عبد الله بن جذاعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : إن النفس إذا وقعت في الحلقتان ملك فقال له : يا هذا - أويافلان - أما ما كنت ترجو فأيس منه وهو الرجوع إلى الدنيا وأما ما كنت تخاف فقد أمنت منه .

۷ - أبان بن عثمان ، عن عقبه أنه سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن الرجل إذا وقعت نفسه في صدره يرى ، قلت : جعلت فداك وما يرى ؟ قال : يرى رسول الله صلى الله عليه وآله فيقول له رسول الله صلى الله عليه وآله : أنا رسول الله صلى الله عليه وآله فأبشركم ثم يرى علي بن أبي طالب عليه السلام فيقول : أنا علي بن أبي طالب الذي كنت تحبه تحب أن أنفك اليوم ، قال : قلت له : أليكون أحد من الناس يرى هذا ثم يرجع إلى الدنيا ؟ قال : لا ، إذا رأى هذا أبداً مات وأعظم ذلك ، قال : وذلك في القرآن قول الله عز وجل : « الذين آمنوا وكانوا يتقون لهم البشرية في الصلوة الدنيا وفي الآخرة لا تبديل للكلمات الله » .

۸ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن عبد العزيز العبدي ، عن ابن أبي يعفور قال : كان خطاب الجهنمي خليطاً لنا وكان شديد التصب لآل محمد عليهم السلام وكان يصحب نجدة الحرورية قال : فدخلت عليه أعوده للخاطبة والتقية

فإذا هو مغشى عليه في حد الموت فسمعه يقول : هالي ولك يا علي ، فأخبرت بذلك  
أبا عبد الله عليه السلام فقال أبو عبد الله عليه السلام : رآه ورب الكعبة رآه ورب الكعبة .

١٤٣ - سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حماد بن عثمان ، عن  
عبد الحميد بن عواض قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا بلغت نفس أحدكم هذه  
قيل له : أمّا ما كنت تحذر من هم الدنيا وحزنها فقد أمنت منه ويقال له : رسول  
الله صلى الله عليه وآله وعلي عليه السلام وفاطمة عليها السلام أمامك

١٤٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن علي ، عن محمد بن  
الفضيل ، عن أبي حمزة قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : إن آية المؤمن إذا حضر ،  
الموت بياض وجهه أشد من بياض لونه ويرشح جبينه ويسيل من عينيه كهيئة الدموع  
فيكون ذلك خروج نفسه ، وإن الكافر تخرج نفسه سلا من شدقه كزبد البعير أو كما  
تخرج نفس البعير .

١٤٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، والحسين بن سعيد جميعاً  
عن القاسم بن محمد ، عن عبد الصمد بن بشير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبد الله عليه السلام  
قال : قلت : أصلحك الله من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ومن أبغض لقاء الله أبغض الله  
لقاءه ؟ قال : نعم ، قلت : فوالله إننا لنكره الموت ، فقال : ليس ذلك حيث تذهب إنما  
ذلك عند المعاناة إذا رأى ما يحب فليس شيء أحب إليه من أن يتقدم والله تعالى  
يحب لقاءه وهو يحب لقاء الله حينئذ وإذا رأى ما يكره فليس شيء أبغض إليه من  
لقاء الله والله يبغض لقاءه .

١٤٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ،  
عن أبي المستهبل ، عن محمد بن حنظلة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : جعلت فداك حديث  
سمعت من بعض شيعتك وهو إليك يرويه عن أبيك قال : وما هو ؟ قلت : زعموا أنه كان  
يقول : أعبط ما يكون امرء بما نحن عليه إذا كانت النفس في هذه ، فقال : نعم إذا كان  
ذلك أتاه نبي الله وأتاه علي وأتاه جبرئيل وأتاه ملك الموت عليه السلام فيقول : ذلك الملك  
لعلي عليه السلام يا علي إن فلاناً كان موالياً لك ولاهل بيتك ، فيقول : نعم كان يتولانا

ويتبر، من عمدنا فيقول ذلك نبي الله لجبرئيل فيرفع ذلك جبرئيل إلى الله عز وجل،  
 ۱۳ - ۱۴ - عنه ، عن صفوان ، عن جارد بن المنذر قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام  
 يقول : إذا بلغت نفس أحدكم هذه - وأوما بيده إلى حلقه - قرأت عينه .

۱۴ - ۱۵ - عن محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر  
 ابن سويد ، عن يحيى الحلبي ، عن سليمان بن داود ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي  
 عبد الله عليه السلام قوله : عز وجل : «فلولا إذا بلغت الحلقوم» إلى قوله - إن كنتم صادقين  
 فقال : إنها إذا بلغت الحلقوم ثم أرى منزله من الجنة فيقول : ردوني إلى الدنيا حتى  
 أخبر أهلي بما أرى ، فيقال له : ليس إلى ذلك سبيل .

۱۵ - ۱۶ - سهل بن زياد ، عن غير واحد من أصحابنا قال : قال : إذا رأيت الميت قد  
 شخص ببصره وسالت عنه اليسرى وشرح جبينه وتقلبت شفاته وانتشرت منخراه  
 فأني شيء رأيت من ذلك فحسبك بها .  
 وفي رواية أخرى وإذ ضحك أيضاً فهو من الدلالة ، قال : وإذا رأيت قد خمدت  
 وجهه وسالت عنه اليمنى فاعلم أنه <sup>(۱۳)</sup> .

### ﴿باب﴾

#### ﴿إخراج روح المؤمن والكافر﴾

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن إدريس القمي  
 قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن الله عز وجل يأمر ملك الموت فيرد نفس  
 المؤمن ليؤمن عليه ويخرجها من أحسن وجهها فيقول الناس : لقد شدد علي فلان  
 الموت وذلك تهوين من الله عز وجل عليه ، وقال : يصرف عنه إذا كان ممن سقط  
 الله عليه أو ممن أبغض الله أمره أن يجذب الجذبة التي بلغتكم بمثل السقود من  
 الصوف المتبلول فيقول الناس : لقد هوأ الله علي فلان الموت .

۲ - عنه ، عن يونس ، عن الهيثم بن واقد ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال :  
 دخل رسول الله صلى الله عليه وآله علي رجل من أصحابه وهو يجود بنفسه فقال : يا ملك الموت  
 ادق بصاحبي فإنه مؤمن ، فقال : أبشر يا محمد فإني بكل مؤمن رفيق ، و اعلم يا محمد

أنسى قبض روح ابن آدم فيجزع أهله فأقوم في ناحية من دارهم فأقول : ما هذا الجزع فوالله ما تعجلناه قبل أجله وما كان لنا في قبضه من ذنب فإن تحتسبوا و تصبروا تؤجروا وإن تجزعوا تأثموا وتوزروا ، واعلموا أن لنا فيكم عودة ثم عودة فالحذر الحذر إنه ليس في شرقها ولا في غربها أهل بيت مدد ولا دبر إلا أنا أنصفهم في كل يوم خمس مرات ولا أنا أعلم بصغيرهم و كبيرهم منهم بأنفسهم ولو أردت قبض روح بعوضة ما قدرت عليها حتى يأمرني ربي بها ، فقال رسول الله ﷺ : إنما يصفهم في مواقيت الصلاة فإن كان ممن يواظب عليها عند مواقيتها لقننه شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله ونحى عنه ملك الموت إبليس .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن المفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : حضر رسول الله ﷺ رجلاً من الأنصار وكانت له حالة حسنة عند رسول الله ﷺ فحضره عند موته فنظر إلى ملك الموت عند رأسه فقال له رسول الله ﷺ : ارفق بها حتى فإنه مؤمن ، فقال له ملك الموت : يا محمد طب نفساً وقر عيناً فإنني بكل مؤمن رفيق شفيق ، و أعلم يا محمد أنسى لأحضر ابن آدم عند قبض روحه فإذا قبضته صرخ صارخ من أهله عند ذلك فأتهم في جانب الدار ومسي روحه فأقول لهم : والله ما ظلمناه ولا سبقنا به أجله ولا استعجلنا به قدره وما كان لنا في قبض روحه من ذنب ، فإن ترضوا بما صنع الله به وتصبروا تؤجروا وتحمدوا و إن تجزعوا وتسخطوا تأثموا و توزروا و مالكم عندنا من عتبي وإن لنا عندكم أيضاً لبقية وعودة فالخذ الحذر ، فيما من أهل بيت مدد ولا شعري بر ولا بحر إلا و أنا أنصفهم في كل يوم خمس مرات عند مواقيت الصلاة حتى لا أنا أعلم منهم بأنفسهم ولو أنسى يا محمد أردت قبض نفس بعوضة ما قدرت على قبضها حتى يكون الله عز وجل هو الأمر بقبضها وإنني لما لقن المؤمن عند موته شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله ﷺ .

### ﴿باب ۱﴾

﴿تعجيل الدفن﴾

۱ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن سالم ، عن أحمد بن النضر ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : يا معشر الناس لا ألفين رجلاً مات له ميتة فانتظر به الصبح ولا رجلاً مات له ميتة نهاراً فانتظر به الليل ، لا تنتظروا بموتاكم طلوع الشمس ولا غروبها ، عجلوا بهم إلى مناجعهم يرحكم الله ، فقال الناس : وأنت يا رسول الله يرحك الله

۲ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن العباس بن معروف ، عن اليقطيني عن موسى بن عيسى ، عن محمد بن ميسر ، عن حارون بن الجهم ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا مات الميت أول النهار فلا يقبل إلا في قبره

### ﴿باب ۲ نار﴾

۱ - علي بن محمد ، عن صالح بن أبي حماد ، والحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد بهيماً ، عن الوشاء ، عن أحمد بن عائد ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس من ميتة يموت ويترك وحده إلا لعب به الشيطان في جوفه

### ﴿باب ۳﴾

﴿الحالض تمرض المريض﴾

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن علي بن أبي حمزة قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : المرأة تقعد عند رأس المريض وهي حائض في حدة الموت ؟ فقال : لا بأس أن تمرضه فإذا خافوا عليه و قرب ذلك فلتنتح عنه وعن قربه فإن الملائكة تناذى بذلك

عليه الماء واضربه بيدك حتى ترتفع رغوته و اعزل الرغوة في شيء و صب الآخر في الإحسان التي فيها الماء ثم اغسل يديه ثلاث مرات كما يفتسل الإنسان من الجنابة إلى نصف الذراع ، ثم اغسل فرجه وبقه ثم اغسل رأسه بالرغوة و بالغ في ذلك و اجتهد أن لا يدخل الماء منخريه و مسامعه ثم اضجعه على جانبه الأيسر و صب الماء من نصف رأسه إلى قدميه ثلاث مرات و ادلك بدنه ذلكاً رقيقاً و كذلك ظهره و بطنه ثم اضجعه على جانبه الأيمن و افعل به مثل ذلك ثم صب ذلك الماء من الإحسان و اغسل الإحسان بماء قراح و اغسل يديك إلى المرفقين ثم صب الماء في الآنية و ألق فيه حبات كافور و افعل به كما فعلت في المرة الأولى ، ابدأ بيديه ثم بفرجه و امسح بطنه مسحاً رقيقاً فان خرج شيء فأنقه ثم اغسل رأسه ثم اضجعه على جنبه الأيسر و اغسل جنبه الأيمن و ظهره و بطنه ثم اضجعه على جنبه الأيمن و اغسل جنبه الأيسر كما فعلت أول مرة ثم اغسل يديك إلى المرفقين و الآنية و صب فيها الماء القراح و اغسله بماء قراح كما غسلته في المراتين الأولى ثم تشفه بنوب طاهر و اعمد إلى قطن فذر عليه شيئاً من حنوط وضعه على فرجه قبل و دبر و احش القطن في دبره لئلا يخرج منه شيء و خذ خرقة طويلة عرضها شبر فشدّها من حقويه و ضم فخذه ضماً شديداً و لفها في فخذه ، ثم أخرج رأسها من تحت رجله إلى جانب الأيمن و أغرزها في الموضع الذي لفت فيه الخرقة و تكون الخرقة طويلة تلف فخذه من حقويه إلى ركبته لئلا شديداً .

٦ - محمد بن يحيى ، عن العمركي بن علي ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الميت هل يفتل في الفضا ، قال : لا بأس وإن ستر بستر فهو أحب إلي .

### باب

(تحنيط الميت و تكفينه)

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن رجاله ، عن يونس ، عن عليه السلام قال : في تحنيط الميت و تكفينه قال : اسط الحبرة بسطاً ثم اسط عليها الإزار ثم اسط القميص عليه و ترد مقدم القميص عليه ثم اعمد إلى كافور مسحوق فضعه على جبهته و موضع



سجوده وامسح بالكافور على جميع مفاصله من قرنه إلى قدميه و في رأسه و في عنقه  
ومنكبيه ومراقفه و في كل مفصل من مفاصله من اليدين والرجلين و في وسط راحتيه  
ثم يحمل فيوضع على قميصه وبرد مقدم القميص عليه ويكون القميص غير مكفوف  
ولا مزرور و يجعل له قطعتين من جريد النخل رطباً قدر ذراع يجعل له واحدة بين  
ركبتيه نصف مما يلي الساق ونصف مما يلي الفخذ و يجعل الأخرى تحت إبطه الأيمن  
ولا يجعل في منخربه ولا في بصره و مسامعه ولا على وجهه قطناً ولا كافوراً ؛ ثم يمسح  
بؤخذ وسط العمامة فيتنى على رأسه بالتدوير ثم يلقى فضل الشق الأيمن على  
الأيسر والأيسر على الأيمن ثم يمد على صدره .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن مفضل بن صالح ،  
عن زيد الشحام قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن رسول الله صلى الله عليه وآله بهم كفن قال : في  
ثلاثة أبواب ثوبين صابرين وبرد حبرة .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن  
أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كفنت الميت فذّر على كل ثوب شيئاً من ذرية و  
كافور .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن  
أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أردت أن تحنط الميت فأمد إلى الكافور فامسح به آثار  
السجود منه ومفاصله كلها ورأسه ولحيته و على صدره من الحنوط . و قال : حنوط  
الرجل والمرأة سواء . و قال : وأكره أن يتبع بمجمرة .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عثمان ، عن حريز : عن زرارة ؛  
وعنه بن مسلم قال : قلنا لأبي جعفر عليه السلام : العمامة للميت من الكفن ؛ قال : لا وإنما  
الكفن للمفروض ثلاثة أبواب وثوب تام لا أقل منه يورث جسدك كله فما زاد فهو سنة  
إلى أن يبلغ خمسة أبواب فما زاد فهو مبتدع ، و العمامة سنة و قال : أمر النبي صلى الله عليه وآله  
بالعمامة وسم النبي صلى الله عليه وآله ، وبعث إلينا الشيخ الصادق عليه السلام ونحن بالمدينة لما مات  
أبو عبيدة الحذاء و أمرنا أن نشدري له حنوطاً و عمامة ففعلنا .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الميت يكفن في ثلاثة سوى العمامة والخرقه يشد بها وركبه لكيلا يبدو منه شيء ، والخرقه والعمامة لابد منهما وليستا من الكفن .  
٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كتب أبي في وصيته أن أكفنه في ثلاثة أبواب أحدها رداء له حبرة كان يصلي فيه يوم الجمعة ونوب آخر قميص ، فقلت لأبي : لم تكن بهذا ؟ فقال : أخاف أن يغلبك الناس وأن قالوا : كفنه في أربعة أو خمسة فلا تفعل وسمني بعمامة وليس تعد العمامة من الكفن إنما يعد ما يلف به الجسد .

٨ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب الخزاز ، عن عثمان النوا قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إني أغسل الموتى ، قال : وتحسن ، قلت : إني أغسل فقال : إذا غسلت فارفق به ولا تغمزه ولا تمس مسامعه بكافور وإذا غمته فلا تغممه عمرة الأعرابي ، قلت : كيف أصنع ؟ قال : خذ العمامة من وسطها وانشرها على رأسه ثم ردها إلى خلفه واطرح طرفيها على صدره .

٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن عبدالله بن سنان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام كيف أصنع بالكفن ؟ قال : تؤخذ خرقه فتشد بها على مقعدته ورجليه ، قلت : فالإزار ؟ قال : إنما لا تعد شيئاً إنما تصنع ليضم ما هناك لئلا يخرج منه شيء ، وما يصنع من القطن أفضل منها ثم يخرق القميص إذا غسل وينزع من رجله ، قال : ثم الكفن قميص غير مزور ولا مكفوف وعمامة بمصّب بها رأسه ويرد فضلها على رجله .

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن معاوية بن وهب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يكفن الميت في خمسة أبواب قميص لا يزر عليه وإزار وخرقة بمصّب بها وسطه وبرد يلف فيه وعمامة بمصّم بها ويلقى فضلها على صدره .

١١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام في العمامة للميت ، فقال : حنكه .

١٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المفيرة ، عن غير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الكافور هو الحنوط .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير عن داود بن سرحان قال : قال أبو عبدالله عليه السلام [ له ] في كفن أبي عبيدة الحداء : إنما الحنوط الكافور ولكن اذهب فاصنع كما يصنع الناس .

١٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن داود بن سرحان قال : مات أبو عبيدة الحداء ، وأما بالمدينة فأرسل إلي أبو عبدالله عليه السلام بدينار وقال : اشتر بهذا حنوطاً ، واعلم أن الحنوط هو الكافور ولكن اصنع كما يصنع الناس ، قال : فلما مضيت أتيت بدينار وقال : اشتر بهذا كافوراً .

١٥ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد الكندي ، عن أحمد بن الحسن الميثمي عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الحنوط للميت ، قال : اجعله في مساجده .

١٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الشوافي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام أن النبي صلى الله عليه وآله نهى أن يوضع على نعش الحنوط .

## باب

### (تكفين المرأة)

١ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد الكندي ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان عن عبدالرحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام في كم تكفن المرأة ، قال : تكفن في خمسة أثواب أحدها النخار .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بعض أصحابنا رفته قال : سألته كيف تكفن المرأة ، فقال : كما يكفن الرجل غير أنها تشد على نديها خرقة تضم الثدي إلى الصدر و تشد على ظهرها ويصنع لها القطن أكثر مما يصنع للرجل و يحشى القبل والدبر بالقطن والحنوط ثم تشد عليها الخرقة شداً شديداً .

٣ - الحسين بن محمد ، عن عبدالله بن عامر ، عن علي بن مهزيار ، عن فضالة ، عن قاسم بن يزيد ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : يكفون الرجل في ثلاثة أثواب والمرأة إذا كانت عظيمة في خمسة درع ومنطق وخمار ولفافين .

### ﴿باب ١٩﴾

﴿كراهية تجمير الكفن وتصخين الماء﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يجمر الكفن .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن عدة من أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يسخن الماء للميت ولا يجعل له النار ولا يحنط بمسك .

٣ - أحمد بن محمد الكوفي ، عن ابن جمهور ، عن أبيه ، عن محمد بن سنان ، عن المفضل ابن عمر قال : وحدنا عبدالله بن عبدالرحمن ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : أمير المؤمنين صلوات الله عليه لا تجمروا الأكفان ولا تمسحوا موتاكم بالطيب إلا بالكافور ، فإن الميت بمنزلة المحرم .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام أن النبي صلى الله عليه وآله نهى أن تتبع جنازة بمجمرة .

### ﴿باب ٢٠﴾

﴿ما يستحب من الثياب للكفن وما يكره﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أجيدوا أكفان موتاكم فانها زينتهم .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبي جميلة ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ليس من لباسكم شيء أحسن من البياض فاليسوه موتاكم .

۳ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن عمرو بن عثمان وغيره ، عن الفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله ليس من لباسكم شيء أحسن من البياض فألبسوه وكفونوا فيه موتاكم .

لم ۶ - أبو علي الأسعري ، عن بعض أصحابنا ، عن ابن فضال ، عن مروان ، عن عبد الملك قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل اشترى من كسوة الكعبة شيئاً فقتضى بيعه حاجته وبقي بعضه في يده هل يصلح بيعه ؟ قال : يبيع ما أراد ويهب ما لم يرد ، ويستنفع به ويطلب بركته ، قلت : أيكفن به الميِّت ؟ قال : لا .

۶ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن الحسين ، عن عبد الرحمن بن أبي هاشم ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تتوفوا في الأكفان فإنكم تبعثون بها .

۷ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن عبد الرحمن بن أبي هاشم ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الكتان كان لبني إسرائيل يكفنون به والقطن لأمة محمد صلى الله عليه وآله .

۸ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن عمرو بن سعيد ، عن يونس ابن يعقوب ، عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال : سمعته يقول : إنني كفتت أبي في ثوبين شطويين كان يحرم فيهما في قميص من قمصه وعمامة كانت لعلي بن الحسين عليه السلام وفي برد اشتريته بأربعين ديناراً لو كان اليوم لساوى أربعمائة دينار .

۹ - سهل بن زياد ، عن أيوب بن نوح ، عن رداء ، عن أبي مريم الأنصاري ، عن أبي جعفر عليه السلام أن الحسن بن علي عليه السلام كفن أسامة بن زيد ببرد أحر حبرة و أن علياً عليه السلام كفن سهل بن حنيف ببرد أحر حبرة .

۱۰ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن علي ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن حماد بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الكفن يكون برداً فإن لم يكن برداً فأجمله كله قطناً فإن لم تجد عمامة قطن فأجعل العمامة سابرياً .

١٢ - علي بن محمد ، عن بعض أصحابه ، عن الوشاء ، عن الحسين بن المختار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يكفن الميت بالسواد .

١٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن راشد

قال : سأله عن ثياب تعمل بالبصرة على عمل العصب اليماني من قر و قطن هل يصلح أن يكفن فيها الموتى ؟ قال : إذا كان القطن أكثر من القر فلا بأس .

### باب

(حد الماء الذي يغسل به الميت والكافور)

١ - مدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن فضيل سكرة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك هل للماء حدٌ محدودٌ ؟ قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله قال لعلي صلوات الله عليه : إذا أنامت فاستق لي ست قرب من ماء بئر غرس ففسلني وكفني وحنطني ، فإذا فرغت من غفلي و كفني و تحيطي فخذ بجماع كفني وأجلسني ثم سلني عما شئت فوالله لا تسألني عن شيء إلا أجبتك فيه .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام : يا علي إذا أنامت ففسلني بسبع قرب من بئر غرس .

٣ - محمد بن يحيى قال : كتب محمد بن الحسن إلى أبي محمد عليه السلام في الماء الذي يغسل به الميت كم حدّه ؟ فوقع عليه السلام : حد غسل الميت يغسل حتى يظهر إن شاء الله ، قال : وكتب إليه هل يجوز أن يغسل الميت وماؤه الذي يصب عليه يدخل إلى بئر كنيف أو الرجل يتوضأ وضوء الصلاة أن يصب ماء وضوئه في كنيف ؟ فوقع عليه السلام : يكون ذلك في بلاليع .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه قال : السنة في الحنوط ثلاثة عشر درهماً وثلاث أكثره ؛ وقال : إن جبرئيل عليه السلام نزل على رسول الله صلى الله عليه وآله بحنوط وكان وزنه أربعين درهماً فقسّمها رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاثة أجزاء جزء له و جزء لعلي و جزء لفاطمة عليهم السلام .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نجران ، عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أقل ما يبخري من الكافور للميت مقال .

### ﴿باب ٣﴾

#### ﴿الجريدة﴾

١ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن الحسن بن زياد السبئلي عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يوضع للميت جريدتان واحدة في اليمين والأخرى في الأيسر ، قال : قال : الجريدة تنفع المؤمن والكافر .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن حنان ابن سدير ، عن يحيى بن عباد المكي قال : سمعت سفيان الثوري يسأله عن التخضير فقال : إن رجلاً من الأنصار هلك فأوذن رسول الله صلى الله عليه وآله بموته فقال لمن يليه من قرابته : خضروا صاحبكم فما أقل المخضرين ، قال : وما التخضير ؟ قال : جريدة خضراء توضع من أصل اليدين إلى الترقوة .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن رجل ، عن يحيى بن عباد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تؤخذ جريدة رطبة قدر ذراع فتوضع - وأشار بيده - من عند ترقوته إلى يده تلف مع ثيابه ، قال : وقال الرجل : لقيت أبا عبد الله عليه السلام بعد فسألته عنه ، فقال : نعم قد حدثت به يحيى بن عباد .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رأيت الميت إذا مات لم تجعل معه الجريدة ؟ قال : يتجافى عنه العذاب والحساب مادام العود رطباً ، قال : والعذاب كله في يوم واحد في ساعة

واحدة قدر ما يدخل القبر ويخرج القوم وإنما جعلت السعفتان لذلك فلا يصيبه عذاب ولا حساب بعد جفوفهما إن شاء الله .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج قال : قال :

إن الجريدة قدر شبر توضع واحدة من عند الترقوة إلى ما بلغت مما يلي الجلد والأخري في الأيسر من عند الترقوة إلى ما بلغت من فوق القميص .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن

محمد بن سماعة ، عن فضيل بن يسار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : توضع للميت جريدتان واحدة في الأيمن والأخرى في الأيسر .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن حرير ؛ و فضيل ؛ و

عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال : قيل لأبي عبد الله عليه السلام : لأي شيء توضع مع الميت الجريدة ؟ قال : إنه يتجافى عنه العذاب مادامت رطبة .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد رفعه قال : قيل له : جعلت فداك

ربما حضرني من أخافه فلا يمكن وضع الجريدة على ما روينا ؛ قال : أدخلها حيث ما أمكن .

٩ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد الكندي ، عن غير واحد ، عن أبان بن

عثمان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الجريدة توضع في القبر ، قال : لا بأس .

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد عن غير واحد من أصحابنا قالوا :

قلنا له <sup>(١)</sup> : جعلنا فداك إن لم تقدر على الجريدة ؛ فقال : عود السدر ؛ قيل : فإن لم تقدر على السدر ؛ فقال : عود الخلاف .

١١ - علي بن إبراهيم ، عن علي بن محمد القاسمي ، عن محمد بن محمد ، عن علي بن

بلاذ أنه كتب إليه يسأله عن الجريدة إذا لم نجد نجعل بدلها غيرها في موضع لا يمكن النخل ؛ فكتب يجوز إذا اعوزت الجريدة والجريدة أفضل وبه جاءت الرواية .



عن الرضا قال في الصلاة ولم يقدر على التسليم قال : يكفئن ويحسب ويكلف في ثوب ويأتم في الماء .

۴ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مروان بن مسلم ، عن سيار بن موسى قال قال أمير عبد الله عليه السلام : ما تقول في قوم كانوا في سفر فهم يمشون على ساحل البحر فإذ هم رجل ميت عربيان قد لفظه البحر وهم عراة ليس عليهم إلا إزار كيف يصلون عليه وهو عربيان وليس معهم فضل ثوب يكفئونه فيه ؟ قال : يحفر له ويوضع في لحده ويوضع اللين على عودته لتستر عودته باللين ، ثم يصلى عليه ثم يدفن ، قال : قلت : فالصلى عليه إذا دفن ؟ قال : لا يصلى على الميت بعدما يدفن ولا يصلى عليه وهو عربيان حتى توارى عودته .

### باب

في الصلاة على المصلوب والمرجوم والمقتص منه

۱ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الحسن بن شمعون ، عن عبد الله بن عبد الرحمن عن مسمع كردين ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المرجوم والمرجومة مشتلان ويحسطن بلبسان الكفن قبل ذلك ثم يرجان ويصلى عليهما والمقتص منه ومغزلة ذلك يشتل ويحسطن ويلبس الكفن ويصلى عليه .

۷ - علي بن إبراهيم [عن أبيه] ، عن أبي هاشم الجعفي قال : سألت الرضا عليه السلام عن المصلوب فقال : أما علمت أن جدِّي عليه السلام صلى على منة قلت : أما ذلك ولكني لا أفهمه ميمناً ، قال : أبيتنه لك إن كان وجه المصلوب إلى القبلة فقم على منكبه الأيمن وإن كان قفاه إلى القبلة فقم على منكبه الأيسر فإن بين المشرق والمغرب قبلة وإن كان منكبه الأيسر إلى القبلة فقم على منكبه الأيمن وإن كان منكبه الأيمن إلى القبلة فقم على منكبه الأيسر وكيف كان منحرفاً فلا تزال منكبه وليكن وجهك إلى ما بين المشرق والمغرب ولا تستقبله ولا تستدبره البتة ، قال وأبو هاشم : وقد فهمت إن شاء الله فهمته والله .

٣ - محمد بن يعقوب ، عن محمد بن أحمد . عن العباس بن معروف ، عن الزبير بن عدي ، عن موسى بن عمار ، عن محمد بن ميسرة ، عن هارون بن الجهم ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تهرأوا المصلوب بعد ثلاثة حتى ينزأ ويدفن .

### «باب»

«ما يجب على الجيران لاهل المصيبة واتخاذ المأتم»

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البخري [وعن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما قتل جعفر بن أبي طالب عليه السلام أمر رسول الله صلى الله عليه وآله فاطمة عليها السلام أن تتخذ طعاماً لأسماء بنت عميس ثلاثة أيام و تأتيها ونساءها فتقيم عندها ثلاثة أيام فجرت بذلك السنة أن يصنع لأهل المصيبة طعام ثلاثاً .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن جريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : يصنع لأهل الميت مأتم ثلاثة أيام من يوم مات .

٣ - الحسين بن محمد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعدان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ينبغي لجيران صاحب المصيبة أن يطعموا الطعام [عنه] ثلاثة أيام .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن جريز أو غيره قال : أوصى أبو جعفر عليه السلام بثمانمائة درهم لمأتمه وكان يرى ذلك من السنة لأن رسول الله صلى الله عليه وآله قال : اتخذوا لآل جعفر طعاماً فقد شغلوا .

٥ - محمد بن يعقوب ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عبد الله الكاهلي قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : إن امرأتي وامرأة ابن هارون تخرجان في المأتم فأنيها هما فتقول لي امرأتي : إن كان حراماً فأنهنا عنه حتى نتركه وإن لم يكن حراماً فلا شيء . تمنعناه فإذا مات لنا ميت لم يبعثنا أحد ، قال : فقال أبو الحسن عليه السلام عن الحقوق تسألني كان أبي عليه السلام يبعث أمي وأم فروة تضيان حقوق أهل المدينة .

٦ - أحمد بن محمد الكوفي ، عن ابن جمهور ، عن أبيه ، عن محمد بن سنان ، عن الفضل ابن عمر ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : وحدنا الأصم عن جريز ، عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : مردوا أهل البكم بالقول

الحسن عند موتاكم فإن فاطمة سلام الله عليها لمسا قبض أبوها عليه السلام أسعدتها بنات هاشم فقالت: اتركن التمداد وعليكن بالدعاء

### ﴿باب﴾

﴿المصيبة بالولد﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن أبي إسماعيل السراج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ولد يقدّمه الرجل أفضل من يبعين ولداً يخلفهم بعده كأنهم قد ركبوا الخيل وجاهدوا في سبيل الله .

٢ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن سالم ، عن أحمد بن النضر ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : دخل رسول الله عليه السلام على خديجة حين مات القاسم فيها وهي تبكي فقال لها : ما يبكيك ؟ فقالت : درت دريرة فبكت ، فقال : يا خديجة أما ترضين إذا كان يوم القيامة أن تجبيء إلى باب الجنة وهو قائم فأخذي يدك فيدخلك الجنة وينزلك أفضلها وذلك لكل مؤمن ، إن الله عز وجل أحكم وأكرم أن يسلب المؤمن ثمرة فؤاده ثم يعذب به بعدها أبداً .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ؛ وعدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد جميعاً ، عن ابن مهران قال : كتب رجل إلى أبي جعفر الثاني عليه السلام يشكو إليه مسابه بولده وشدة ما دخله فكتب إليه أما علمت أن الله عز وجل يختار من مال المؤمن ومن ولده نفسه ليأجره على ذلك .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله عليه السلام : إذا قبض ولد المؤمن والله أعلم بما قال العبد قال : الله تبارك وتعالى للملائكة : قبضتم ولد فلان ؛ فيقولون : نعم ربنا ، قال : فيقول : فما قال عبيدي ؛ قالوا : حمدك واسترجع ، فيقول الله تبارك وتعالى : أخذتم ثمرة قلبه وقرّة عينه فحمدنّه واسترجع ابنوا له بيتاً في الجنة وسموه بيت الحمد .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن إسماعيل بن مهران ، عن

سيف بن عميرة قال : حدثنا أبو عبد الرحمن قال : حدثنا أبو بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن الله عز وجل إذا أحب عبداً قَبَضَ أحبُّ ولده إليه .

٦ - عنه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن سيف بن عميرة ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من قدم من المسلمين ولدين يحتسبهما عند الله عز وجل حجباه من النار بإذن الله تعالى .

٧ - عنه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لما توفى طاهر بن رسول الله عليه السلام نهي رسول الله عليه السلام خديجة عن البكاء ، فقالت : بلى يا رسول الله ولكن درت عليه الدائرة فبكيت ، فقال : أما ترضين أن تجديه قائماً على باب الجنة فإذا أراك أخرج يدك فأدخلك الجنة أظهرها مكاناً وأطيبها ؛ قلت : وإن ذلك كذلك ؛ قال : الله أعزُّ وأكرم من أن يسلب عبداً مرة فؤاده فيصير ويحتسب ويحمد الله عز وجل ثم يعتد به .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن بكير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : نواب المؤمن من ولده إذا مات الجنة ، صبر أولم يصبر .

٩ - ابن أبي عمير ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن أبي عبد الله أو أبي الحسن عليهما السلام قال : إن الله عز وجل ليحب من الرجل يموت ولده وهو يحمد الله فيقول : يا ملائكتي عبدي أخذت نفسه وهو يحمدني .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن علي بن سيف ، عن أبيه ؛ عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من قدم أولاداً يحتسبهم عند الله عز وجل حجبوه من النار بإذن الله عز وجل .

### باب التعزى

١ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن الحكم ، عن سليمان بن

عمرو النخعي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أصيب بمصيبة فليذكر مصابه بالنبي صلى الله عليه وآله فإنه من أعظم المصائب .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن سنان ، عن عثمان بن مروان ، عن زيد الشحام ، عن عمرو بن سعيد الثقفي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن أصبت بمصيبة في نفسك أو في مالك أو في ولدك فاذكر مصابك برسول الله صلى الله عليه وآله فإن الخلاق لم يصابوا بمثله قط .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن إسماعيل بن مهران ، عن سيف بن عميرة ، عن عمرو بن شمر ، عن عبدالله بن الوليد الجعفي ، عن رجل ، عن أبيه قال : لما أصيب أمير المؤمنين عليه السلام نعى الحسن إلى الحسين عليه السلام وهو بالمدين فليقرأ الكتاب قال : يا لها من مصيبة ما أعظمها مع أن رسول الله صلى الله عليه وآله قال : من أصيب منكم بمصيبة فليذكر مصابه بي فإنه لن يصاب بمصيبة أعظم منها وصدق صلى الله عليه وآله .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لما مات النبي صلى الله عليه وآله سمعوا صوتاً ولم يروا شخصاً يقول : كل نفس ذائقة الموت وإنما توفون أجوركم يوم القيمة فمن زحزح عن النار وأدخل الجنة فقد فاز وقال : إن في الله خلفاً من كل هالك ، وعزاء من كل مصيبة ، ودركاً لما فات ، فبالله فتقوا وإياه فارحوا وإنما المحروم من حرم الثواب .

٥ - محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن سليمان بن سماعة ، عن الحسين بن المنذر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لما قبض رسول الله صلى الله عليه وآله جاءهم جبرئيل عليه السلام والنبي مسجى وفي البيت علي وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام ، فقال : السلام عليكم يا أهل بيت الرحمة ، كل نفس ذائقة الموت وإنما توفون أجوركم يوم القيمة فمن زحزح عن النار وأدخل الجنة فقد فاز وما الحياة الدنيا إلا متاع الغرور ، إن في الله عز وجل عزاء من كل مصيبة وخلفاً من كل هالك ودركاً لما فات ، فبالله فتقوا وإياه فارحوا فإن المصاب من حرم الثواب ، هذا آخر وطئ من الدنيا ، قالوا :

۸۸ - سهل ، عن علي بن حسين ، عن موسى بن بكر ، عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال : قال : ضرب الرجل يده على فخذه عند المصيبة إحباط لأجره .

۸۹ - سهل ، عن الحسن بن علي ، عن فضيل بن ميسر قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فجاء رجل فشكى إليه مصيبة أصيب بها ، فقال له أبو عبد الله عليه السلام : أما إنك إن تصبر توجر وإلا تصبر يمضى عليك قدر الله الذي قدر عليك وأنت مأزور .

۱۰ - الحسين بن محمد ، عن عبد الله بن عامر ، عن علي بن مهزيار ، عن الحسن ابن محمد بن مهزيار ، عن قتيبة الأعمش قال : أتيت أبا عبد الله عليه السلام أعود ابناً له فوجدته على الباب فإذا هو مهتم حزين ، فقلت : جعلت فداك كيف الصبي ؟ فقال ، والله إنه لما به ثم دخل فكثت ساعة ثم خرج إلينا وقد اسفر وجهه - وذهب التغير والحزن ، قال : فطلعت أن يكون قد صلح الصبي فقلت : كيف الصبي جعلت فداك ؟ فقال : وقد مضى لسبيله ، فقلت : جعلت فداك لقد كنت وهو حي مهتماً حزيناً وقد رأيت حالك الساعة وقدمات غير تلك الحال فكيف هذا ؟ فقال : إننا أهل البيت إنما نجزع قبل المصيبة فإذا وقع أمر الله رطينا بقضائه وسلمنا لأمره .

۱۱ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن القاسم بن سليمان ، عن جراح المدائني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يصلح الصباح على الميت ولا ينبغي ولكن الناس لا يعرفونه والتصبر خير .

۱۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن الحسين بن المختار ، عن عازة بن كامل ، قال : كنت جالساً عند أبي عبد الله عليه السلام فصرخت صارخة من الدار فقام أبو عبد الله عليه السلام ثم جلس فاسترجع وعادني حديثه حتى فرغ منه ثم قال : إننا لنحب أن نعافي في أنفسنا وأولادنا وأموالنا فإذا وقع القضاء فليس لنا أن نحب ما لم يحب الله لنا .

۱۳ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن ابن فضال ، عن يونس ابن يعقوب ، عن بعض أصحابنا قال : كان قوم أتوا أبا جعفر عليه السلام فوافقوا صبياً له مريضاً فإذا منه اهتماماً وغماً وجعل لا يقر قال : فقالوا : والله لئن أصابه شيء إننا لتخوف أن نرى منه ما نكره قال : فما لبثوا أن سمعوا الصباح عليه فإذا هو قد خرج عليهم

منسبط الوجه في غير الحال التي كان عليها ، فقالوا له : جعلنا الله فداك لقد كنا نغاف بما نرى منك ان لو وقع أن نرى منك ما يغمننا ، فقال لهم : إننا لنحب أن نغاف فيمن نحب فأذا جاء أمر الله سلّمنا فيما أحب .

### ﴿ باب ٨١ ﴾

(١) ثواب التمزية (٢)

- ١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن مثنان ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان فيما ناجى به موسى عليه السلام ربه قال : يا رب ما لمن عزى الشكلى ، قال : أظله في ظلي يوم لا ظل إلا ظلي .
- ٢ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن محمد بن حسان ، عن الحسن ابن الحسين ، عن علي بن عبد الله ، عن علي بن منصور ، عن إسماعيل الجوزي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من عزى حزينا كسى في الموقف حلة يجابها .
- ٣ - عنه ، عن محمد بن علي ، عن عيسى بن عبد الله العمري ، عن أبيه ، عن جده ، عن أبيه عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : من عزى الشكلى أظله الله في ظل عرشه يوم لا ظل إلا ظله .
- ٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبيه ، عن وهب ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من عزى مصابا كان له مثل أجره من غير أن ينقص من أجر المصاب شيء .

### ﴿ باب ٨٢ في السلوة (٣) ﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن مهران بن محمد قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن الميت إذا مات بعث الله ملكا إلى أوجع أهله فمسح على قلبه فأنساه لوعة الحزن ولولا ذلك لم تعم الدنيا .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله تبارك و تعالی تطول على عباده بثلاث ألقى عليهم الریح بعد الروح ولولا ذلك ما دفن حميم حميماً و ألقى عليهم السلوة و لولا ذلك لا تقطع النسب و ألقى على هذه الحبة الدابة و لولا ذلك لكثرها ملوكم كما يكتزون الذهب و الفضة .

٣ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن مهران بن محمد قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا مات الميت بعث الله ملكاً إلى أوجع أهله فمسح على قلبه فأنساه الحزن ولولا ذلك لم تعمر الدنيا .

### ﴿ باب ﴾

#### ﴿ زيارة القبور ﴾

١ - علي بن إبراهيم ؛ عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ؛ و جميل ابن دراج ، عن أبي عبد الله عليه السلام في زيارة القبور قال : إنهم يأنسون بكم فإذا غيبت عنهم استوحشوا .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سأله عن زيارة القبور و بناء المساجد فيها ، فقال : أما زيارة القبور فلا بأس بها و لا تبني عندها المساجد .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : عاشت فاطمة عليها السلام بعد أبيها خمسة و سبعين يوماً لم تمر كاشرة ولا ضاحكة . تأتي قبور الشهداء في كل جمعة مرتين : الإثنين و الخميس فتقول : ههنا كان رسول الله صلى الله عليه و آله ههنا كان المشرقون .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن سنان ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : المؤمن يعلم بمن يزور قبره ؛ قال : نعم و لا يزال مستأسأ به مادام عند قبره فإذا قام و انصرف من قبره دخله من انصرافه عن قبره و حشة .



۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المطيرة ، عن عبد الله بن سنان قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : كيف التسليم على أهل القبور؟ فقال : نعم تقول : «السلام على أهل الديار من المسلمين والمؤمنين أتم لنا فرطاً ونحن إن شاء الله بكم لاحقون» .  
 ۶ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن محبوب ، عن عمرو بن أبي المقدام قال : مررت مع أبي جعفر عليه السلام بالبيح فمررت بقبر رجل من أهل الكوفة من الشيعة ، قال : فوقف عليه عليه السلام فقال : اللهم ارحم قبره وصل وحدته وآس وحشته واسكن إليه من رحمتك ما يستغني بها عن رحمة من سواك وألحقه بمن كان يتولاه .

۷ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم قال : تقول : «السلام عليكم من ديار قوم مؤمنين وإنا إن شاء الله بكم لاحقون» .

۸ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر ابن سويد ، عن القاسم بن سليمان ، عن جراح المدائني قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام كيف التسليم على أهل القبور؟ قال : تقول : «السلام على أهل الديار من المسلمين والمؤمنين رحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وإنا إن شاء الله بكم لاحقون» .

۹ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن أحمد قال : كنت بفيد فمشيت مع علي بن بلال إلى قبر محمد بن إسماعيل بن يزيد فقال علي بن بلال قال لي صاحب هذا القبر عن الرضا عليه السلام قال : من أتى قبر أخيه ثم وضع يده على القبر وقرأ إنا أنزلناه في ليلة القدر سبع مرات أمن يوم الفزع الأكبر أو يوم الفزع .

۱۰ - أحمد بن محمد الكوفي ، عن ابن جهمود ، عن أبيه ، عن محمد بن سنان ، عن مفضل بن عمر ، عن أبي عبد الله عليه السلام ؛ وعن عبد الله بن عبد الرحمن الأصم ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام زوروا موتاكم فإنهم يفرحون بزيارتكم ويلتبط أحدكم حاجته عند قبر أبيه وعند قبر أمه بما يدعراهما .

## باب ۱۰

باب (ان الميت يزور أهله) \*

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن المؤمن ليزور أهله فيرى ما يحب ويستر عنه ما يكره وإن الكافر ليزور أهله فيرى ما يكره ويستر عنه ما يحب قال : و منهم من يزور كل جمعة ومنهم من يزور على قدر عمله .

۲ - محمد بن يعقوب ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما من مؤمن ولا كافر إلا وهو يأتي أهله عند زوال الشمس فإذا رأى أهله يعملون بالصالحات حمد الله على ذلك وإذا رأى الكافر أهله يعملون بالصالحات كانت عليه حسرة .

۳ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن إسحاق بن عمار عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال : سألت عن الميت يزور أهله ، قال : نعم فقلت : في كم يزور ، قال : في الجمعة وفي الشهر وفي السنة على قدر منزلته ، فقلت : في أي صورة يأتيهم ، قال : في صورة طائر لطيف يسقط على جدهم ويشرف عليهم فإن رأهم بخير فرح وإن رأهم بشر وحاجة حزن واغتم .

۴ - عنه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن درست الواسطي ، عن إسحاق بن عمار عن عبد الرحيم القصير قال : قلت له : المؤمن يزور أهله ، فقال : نعم يستأذن ربه فيأذن له فيبعت معه ملكين فيأتيهم في بعض صور الطير يقع في داره ينظر إليهم ويسمع كلامهم .

۵ - عنه ، عن محمد بن سنان ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي الحسن الأول عليه السلام : يزور المؤمن أهله ، فقال : نعم ، فقلت : في كم ، قال : على قدر فضائلهم منهم من يزور في كل يوم ومنهم من يزور في كل يومين ومنهم من يزور في كل ثلاثة أيام ، قال : ثم رأيت في مجرى كلامه أنه يقول : أذناهم منزلة يزور كل جمعة قال : قلت : في أي ساعة ، قال :

عند زوال الشمس ومثل ذلك ، قال : قلت : في أي صورة قال .  
أصفر من ذلك فبيعت الله تعالى معه ملكاً فإراه ما يسره و يستر عنه ما يكره يروى  
يسره ويرجع إلي قرّة عين .

### باب

﴿ان الميت يمثل له ماله و ولده وعمله قبل موته﴾

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، وعدة من أصحابنا ، عن  
سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ؛ والحسن بن علي جميعاً ، عن أبي جميلة مفضل  
ابن صالح ، عن جابر ؛ عن عبد الأعلى ؛ وعلي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ،  
عن إبراهيم ، عن عبد الأعلى ؛ عن سويد بن غفلة قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله  
عليه : إن ابن آدم إذا كان في آخر يوم من أيام الدنيا وأول يوم من أيام الآخرة  
ممثل له ماله وولده وعمله ؛ فيلنث إلى ماله فيقول : والله إنني كنت عليك حريصاً  
شحيحاً فمالني عندك ؛ فيقول : خذ مني كفتك ، قال : فيلنث إلى ولده فيقول : والله إنني  
كنت لكم محبباً وإنني كنت عليكم عامياً فماذا لي عندكم ؛ فيقولون : نؤذ بك إلى حفرتك  
نواريك فيها ، قال : فيلنث إلى عمله فيقول : والله إنني كنت فيك لزاهداً و ان كنت علي  
لتقبلاً فماذا عندك ؛ فيقول : أنا قرينك في قبرك ويوم تشرك حتى أعرض أنا وأنت  
على ربك ، قال : فإن كان لله ولياً أتاه أطيب الناس ريحاً وأحسنهم منظراً وأحسنهم  
رياشاً فقال : أبشر بروح وريحان وجنة نعيم ومقدمك خير مقدم ، فيقول له : من  
أنت ؛ فيقول : أنا عمك الصالح ارتحل من الدنيا إلى الجنة وإته ليعرف غاسله ويناشد  
حامله أن يعجله فإذا أدخل قبره أتاه ملكا القبر يجران أشعارهما ويخدان الأرض  
بأقدامهما ، أسواتهما كالرعد القاصف وأبصارهما كالبرق الخاطف فيقولان له : من ربك ؛  
وما دينك ؛ ومن نبيك ؛ فيقول : الله ربي ودينني الإسلام ، ونبيي محمد ﷺ ، فيقولان له :  
نبتك الله فيما تحب وترضى ؛ وهو قول الله عز وجل : « ينبت الله الذين آمنوا بالقول  
الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة » ثم يفسحان له في قبره مدد بصره ثم

﴿باب﴾

﴿المسألة في القبر ومن يسأل و من لا يسأل﴾

١ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن الحجاج ، عن نعلبة ، عن أبي بكر الحضرمي قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا يسأل في القبر إلا من محض الإيمان محضاً أو محض الكفر محضاً والآخرون يلهون عنهم .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عبد الرحمن بن أبي نجران ، عن عبدالله بن مسان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إننا يسأل في قبره من محض الإيمان محضاً والكفر محضاً وأما ما سوى ذلك فيلهي عنهم .

٣ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن محمد بن إسماعيل ، عن منصور بن يونس ، عن ابن بكير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إننا يسأل في قبره من محض الإيمان محضاً والكفر محضاً وأما ما سوى ذلك فيلهي عنه .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبي ، عن يزيد بن معاوية ، عن محمد بن مسلم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا يسأل في القبر إلا من محض الإيمان محضاً أو محض الكفر محضاً .

٥ - عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبي عن هارون بن خارجة ؛ عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : يسأل وهو متغوط .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أيفلت من ضغطة القبر أحد؟ قال : فقال : نعوذ بالله منها ما أقل من يفلت من ضغطة القبر إن رقيته لما قتلها عثمان وقت رسول الله صلى الله عليه وآله على قبرها فرفع رأسه إلى السماء فدمعت عيناه وقال للناس : إنني ذكرت هذه وما لقيت فرقت لها واستوهبتها من ضمة القبر قال : فقال : اللهم هب لي رقيته من ضمة القبر فوهبها الله له قال : وإن رسول الله صلى الله عليه وآله خرج في جنازة سعد وقد شيخه سبعون ألف ملك فرفع رسول الله صلى الله عليه وآله رأسه إلى السماء ثم قال : مثل سعد يضم ، قال : قلت : جعلت فداك إننا نحدث أنه كان يستخف بالبول ، فقال :

H/L

معاذ الله إنما كان من زغارة في خلقه على أهله؛ قال: فقالت أم سعد: هنيئاً لك يا سعد، قال: فقال لها رسول الله ﷺ: يا أم سعد لا تحتمي على الله.

۷ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسن بن علي، عن غالب بن عثمان، عن بشير الدهان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يحيى، الملكان منكر و نكير إلى الميت حين يدفن أصواتهما كالرعد القاصف وأبصارهما كالبرق الخاطف يخطمان الأرض بأنياهما ويطآن في شعورهما فيسألان الميت من ربك؟ وما دينك؟ قال: فإذا كان مؤمناً قال: الله ربّي ودينى الإسلام، فيقولان له: ماتت في هذا الرجل الذي خرج بين ظهرانيكم؛ فيقول: أعن محمد رسول الله ﷺ تسألاني فيقولان له: تشهد أنه رسول الله، فيقول: أشهد أنه رسول الله فيقولان له: نم نومة لأحلم فيها ويفسح له في قبره تسعة أذرع ويفتح له باب إلى الجنة يرى مقعده فيها. وإذا كان الرجل كافراً دخلاً عليه واقم الشيطان بين يديه، عيناه من نحاس فيقولان له: من ربك؟ وما دينك؟ وما تقول في هذا الرجل الذي قد خرج من بين ظهرانيكم؟ فيقول: لأدري فيخيلان بينه وبين الشيطان فيسلط عليه في قبره تسعة وتسعين تنيناً لو أن تنيناً واحداً منها نفخ في الأرض ما انبتت شجراً أبداً ويفتح له باب إلى النار ويرى مقعده فيها.

۸ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن الحسن بن شمعون، عن عبد الله بن عبد الرحمن، عن عبد الله بن القاسم، عن أبي بكر الحضرمي قال: قالت لابي جعفر عليه السلام: أصلحك الله من المسؤولون في قبورهم؟ قال: من محض الإيمان ومن محض الكفر، قال: قلت: فبقية هذا الخلق؟ قال: يلهمي والله عنهم ما يعجبهم، قال: قلت: وعمّ يسألون؟ قال: عن الجنة القائمة بين أظهركم، فيقال للمؤمن: ماتت في فلان ابن فلان، فيقول: ذلك إمامي، فيقال: ثم أنام الله عينك ويفتح له باب من الجنة فما يزال يتحفه من روحها إلى يوم القيامة ويقال للكافر: ماتت في فلان ابن فلان، قال: فيقول: قد سمعت به وما أدري ما هو، فيقال له: لا أدريت. قال: ويفتح له باب من النار فما يزال يتحفه من حرها إلى يوم القيامة.

۹ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن حديد ، عن جميل ، عن عمرو بن الأشعث أنه سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول : يسأل الرجل في قبره فإذا أُنبت فسُح له في قبره سبعة أذرع وفتح له باب إلى الجنة وقيل له : تم نومة العروس قرير العين .

۱۰ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عبد الرحمن بن أبي نجران ، عن عاصم بن حميد ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا وضع الرجل في قبره أتاه ملكان ملك عن يمينه وملك عن يساره وأقيم الشيطان بين عينيه عيناه من نحاس فيقال له : كيف تقول في الرجل الذي [كان] بين ظهرانيكم ؟ قال : فيفرغ له فرعة ، فيقول إذا كان مؤمناً : أعن محمد رسول الله صلى الله عليه وآله تسألني ؟ فيقولان له : تم نومة لاحلم فيها ويفسح له في قبره تسعة أذرع ويرى مقعده من الجنة وهو قول الله عز وجل : «يثبت الله الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ» ، وإذا كان كافراً قال له : من هذا الرجل الذي خرج بين ظهرانيكم ؟ فيقول : لا أدري فيخيلان بينه وبين الشيطان .

۱۱ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم بن أبي البلاد ، عن بعض أصحابه ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : يقال للمؤمن في قبره : من ربك ؟ قال : فيقول : الله فيقال له : ما دينك ؟ فيقول : الإسلام فيقال له : من نبيك ؟ فيقول : محمد فيقال : من إمامك ؟ فيقول : فلان فيقال : كيف علمت بذلك ؟ فيقول : أمر هدايي الله له ونبتني عليه ، فيقال له : تم نومة لاحلم فيها ، نومة العروس ، ثم يفتح له باب إلى الجنة فيدخل عليه من روحها وريحانها ، فيقول : يارب عجل قيام الساعة لعلمي أرجع إلى أهلي ومالي ؛ ويقال للكافر : من ربك ؟ فيقول : الله ، فيقال : من نبيك ؟ فيقول : محمد ، فيقال : ما دينك ؟ فيقول : الإسلام : فيقال من أين علمت ذلك ؟ فيقول : سمعت الناس يقولون قتلته فيضربانه بمرزبة لواجتمع عليها الثقلان الإنس والجن ثم يطبقوها ، قال : فيندوب كما يندوب الرصاص ثم يبيدان فيه الروح فيوضع قلبه بين لوحين من نار ، فيقول : يارب أخر قيام الساعة .

۱۶ - محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد بن عیسی ، عن الحسين بن سعید ، عن القاسم ابن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن المؤمن إذا أخرج من بيته شيعته الملائكة إلى قبره يزدخون عليه حتى إذا انتهى به إلى قبره قالت له الأرض : مرحباً بك وأهلاً أما والله لقد كنت أحب أن يمشي عليّ مثلك لترين ما أصنع بك فتوسّع له مدّ بصره ويدخل عليه في قبره ملكا القبر وهما قعيدا القبر منكر ونكير فيلقيان فيه الروح إلى حقويه فيقعدانه ويسألانه فيقولان له : من ربك ؟ فيقول : الله ، فيقولان : مادينك ؟ فيقول : الإسلام ، فيقولان : ومن نبيك ؟ فيقول : محمد عليه السلام ، فيقولان : ومن إمامك ؟ فيقول : فلان ، قال : فينادي مناد من السماء : صدق عبيد افرشوا له في قبره من الجنة وافتحوا له في قبره باباً إلى الجنة وألبسوه من ثياب الجنة حتى يأتيها وما عندنا خير له ، ثم يقال له : ثم نومة عرويين ، ثم نومة لاجلم فيها ، قال : وإن كان كافراً أخرجت الملائكة تشيّمه إلى قبره تلمنونه حتى إذا انتهى به إلى قبره قالت له الأرض : لا مرحباً بك ولا أهلاً أما والله لقد كنت أبعض أن يمشي عليّ مثلك لاجرم لترين ما أصنع بك اليوم فتضيق عليه حتى تلتقي جوانحه ، قال : ثم يدخل عليه ملكا القبر وهما قعيدا القبر منكر ونكير .

قال أبو بصير : جعلت فداك يدخلان على المؤمن والكافر في صورة واحدة ؟ فقال : لا ، قال : فيقعدانه ويلقيان فيه الروح إلى حقويه فيقولان له : من ربك ؟ فيتلجلج ويقول : قد سمعت الناس يقولون ، فيقولان له : لادريت و يقولان له : مادينك ؟ فيتلجلج ، فيقولان له : لادريت ، ويقولان له : من نبيك ؟ فيقول : قد سمعت الناس يقولون ، فيقولان له : لادريت ويسأل عن إمام زمانه ، قال : فينادي مناد من السماء : كذب عبيد افرشوا له في قبره من النار وألبسوه من ثياب النار وافتحوا له باباً إلى النار حتى يأتيها وما عندنا شرٌّ له ، فيضربانه بمرزبة ثلاث ضربات ليس منها ضربة إلا يظاير قبره نادراً لو ضرب تلك المرزبة جبال تهبامة لكانت رميماً .

وقال أبو عبد الله عليه السلام : ويسلّط الله عليه في قبره الحيّات تنهشه نهشاً والشيطان يغمّه غمّاً ، قال : ويسمع عذابه من خاق الله إلا الجنّ والإنس قال : وإنه ليسمع خفق نعالمهم و نقض أيديهم وهو قول الله عز وجل « يفتت الله الذين آمنوا بالقول الثابت

في الجبوة الدنيا وفي الآخرة ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء .

١٣ - علي بن إبراهيم عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن عبد الله بن كولوم ، عن أبي سعيد . عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا دخل المؤمن قبره كانت الصلاة عن يمينه والزكاة عن يساره والبر يطل عليه ويتنصت الصبر ناحية وإذا دخل عليه الملكان اللذان يليان مسألته قال الصبر للصلاة والزكاة : دونكما صاحبكم فإن عجزتم عنه فأنا دونه .

١٤ - علي بن محمد ، عن محمد بن أحمد الخراساني ، عن أبيه قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا وضع الميت في قبره مثل له شخص فقال له : يا هذا كتبنا ثلاثة كان رزقك فانقطع بانقطاع أجلك وكان أهلك فخلقوك وانصرفوا عنك وكنتم عملك فبقيت معك أما إنني كنت أهون الثلاثة عليك .

١٥ - عنه ، عن أبيه ، رفعه قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : يسأل الميت في قبره عن خمس : عن صلاته وزكاته وحجته وصيامه وولايته إيانا أهل البيت فتقول الولاية من جانب القبر للأربع : ما دخل فيمكن من نقص فعلي تمامه .

١٦ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس قال : سألت عن المصلوب يعذب عذاب القبر ؟ قال : فقال : نعم إن الله عز وجل يأمر الهواء أن يضغطه .

١٧ - وفي رواية أخرى سئل أبو عبد الله عليه السلام عن المصلوب يصيبه عذاب القبر فقال : إن رب الأرض هو رب الهواء فيوحى الله عز وجل إلى الهواء فيضغطه ضغطة أشد من ضغطة القبر .

١٨ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليه السلام قال : لما ماتت رقية ابنة رسول الله صلى الله عليه وآله قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الحقني بسلفنا الصالح عثمان بن مظعون وأصحابه قال : وفاطمة عليها السلام على شفير القبر تنحدر دموعها في القبر ورسول الله صلى الله عليه وآله يتلقاه بثوبه قائماً يدعو قال : إنني لأعرف ضعفها وسألت الله عز وجل أن يجبرها من ضمة القبر .



### ﴿ باب ﴾

﴿ ما ينطق به موضع القبر ﴾

۱ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن عبد الرحمن بن أبي هاشم ، عن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ما من موضع قبر إلا وهو ينطق كل يوم ثلاث مرات : أنا بيت التراب ، أنا بيت البلاد ، أنا بيت الدود ، قال : فإذا دخله عبد مؤمن قال : مرحباً وأهلاً أما والله لقد كنت أحببك وأنت تمشي على ظهري فكيف إذا دخلت بطني فستري ذلك قال : فيفسح له مد البصر ويفتح له باب يرى مقعده من الجنة قال : ويخرج من ذلك رجل لم تر عيناه شيئاً قط أحسن منه فيقول : يا عبد الله ما رأيت شيئاً قط أحسن منك فيقول : أنا رأيت الحسن الذي كنت عليه وملك الصالح الذي كنت تعمله قال : ثم تؤخذ روحه فتوضع في الجنة حيث رأى منزله ثم يقال له : ثم قرير العين فلا يزال نفعه من الجنة تصيب جسده يجد لذتها وطيبها حتى يموت ، قال : وإذا دخل الكافر قال : لا مرحباً بك ولا أهلاً أما والله لقد كنت أبعضك وأنت تمشي على ظهري فكيف إذا دخلت بطني ستري ذلك ، قال : فتضم عليه فتجعله رميمًا ويعاد كما كان ويفتح له باب إلى النار فيرى مقعده من النار ، ثم قال : ثم إنّه يخرج منه رجل أقيح من رأى قط قال : فيقول : يا عبد الله من أنت ؟ ما رأيت شيئاً أقيح منك ، قال : فيقول : أنا عمك السيبي ، الذي كنت تعمله ورأيتك الخبيث قال : ثم تؤخذ روحه فتوضع حيث رأى مقعده من النار ، ثم لم تزل نفعه من النار تصيب جسده فيجد ألمها وحرها في جسده إلى يوم يموت ويسلط الله على روحه تسعة وتسعين تنيناً تنهشه ليس فيها تنين ينفع على ظهر الأرض فتنبت شيئاً .

۲ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن علي ، عن غالب بن عثمان ، عن بشير الدهان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن للقبر كلاماً في كل يوم يقول : أنا بيت الغربة ، أنا بيت الوحشة ، أنا بيت الدود ، أنا القبر ، أنا روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النار .

۳ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الرحمن

ابن حماد، عن عمرو بن يزيد قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إنني سمعتك وأنت تقول: كلُّ شيعتنا في الجنة على ما كان فيهم؟ قال: صدقتك كلمهم والله في الجنة، قال قلت: جعلت فداك إن الذنوب كثيرة كبار؛ فقال: أما في القيامة فكلكم في الجنة بشفاعة النبي المطاع أو وصي النبي ولكنني والله أتخوفُ عليكم في البرزخ قلت: وما البرزخ؟ قال: القبر منذ حين موته إلى يوم القيامة.

### ﴿ باب ﴾

﴿ في ارواح المؤمنين ﴾

١ - علي بن محمد، عن علي بن الحسن، عن الحسين بن راشد، عن المرتجل بن معمر، عن ذريح المحاربي، عن عبادة الأسيدي، عن حبة العرنبي قال: خرجت مع أمير المؤمنين عليه السلام إلى الظهر فوقف بوادي السلام كأنه مخاطب لأقوام فقامت بقيامه حتى أعيتت ثم جلست حتى مللت ثم قممت حتى فالتني مثل ما نالني أولاً ثم جلست حتى مللت، ثم قممت وجمعت ردائي فقلت: يا أمير المؤمنين إنني قد أشفتك عليك من طول القيام فراحة ساعة ثم طرحت الرداء ليجلس عليه فقال لي: يا حبة إن هو إلا محادثة مؤمن أو مؤانسته، قال: قلت: يا أمير المؤمنين وإنهم كذلك، قال: نعم ولو كشف لك لرأيتهم حلقاً حلقاً محتجين يتحدثون فقلت: أجسام أم أرواح فقال: أرواح وما من مؤمن يموت في بقعة من بقاع الأرض إلا قيل لروحه: الحق بوادي السلام وإنها لبقعة من جنة عدن.

٢ - عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن علي، عن أحمد بن عمر رفته، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: إن أخي بيغداد وأخاف أن يموت بها فقال: ما تبالي حيثما مات أما إنه لا يبقى مؤمن في شرق الأرض وغربها إلا حشر الله روحه إلى وادي السلام قلت له: وأين وادي السلام؟ قال: ظهر الكوفة، أما إنني كنتي بهم حلق حلق قوم يتحدثون.

﴿ باب ٨٩ ﴾

﴿ آخر في ارواح المؤمنين ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي ولاد الحنطاط عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك يروون أن ارواح المؤمنين في حواصل طيور خضر حول العرش ، فقال : لا ، المؤمن أكرم على الله من أن يجعل روحه في حوصلة طير ولكن في أبدان كأبدانهم .

٢ - عتبة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عبدالرحمن بن أبي نجران ، عن منى الحنطاط ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إن ارواح المؤمنين لفي شجرة من الجنة يأكلون من طعامها ويشربون من شرابها ويقولون : ربنا أقم الساعة لنا وأنجز لنا ما وعدتنا والحق آخرنا بأولنا .

٣ - سهل بن زياد ، عن إسماعيل بن مهران ، عن درست بن أبي منصور ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الأرواح في صفة الأجساد في شجرة في الجنة تعارف وتساءل فإذا قدمت الروح على الأرواح يقول : دعوها فإنها قد أفلتت من هول عظيم ثم يسألونها ما فعل فلان وما فعل فلان ، فإن قالت لهم : تركته حياً أرتجوه وإن قالت لهم : قدهلك قالوا : قد هوى هوى . (١)

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن ارواح المؤمنين ، فقال : في حجرات في الجنة يأكلون من طعامها ويشربون من شرابها ويقولون : ربنا أقم الساعة لنا وأنجز لنا ما وعدتنا والحق آخرنا بأولنا .

٥ - علي ، عن أبيه ، عن معمر بن أحمد ، عن محمد بن حماد ، عن يونس بن يعقوب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا مات الميت اجتمعوا عنده يسألونه عن من مضى وعن بقي فإن كان مات ولم يرد عليهم قالوا : قد هوى هوى ويقول بعضهم لبعض : دعوه حتى يسكن مما مر عليه من الموت .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن خالد ، عن القاسم بن عبد

الحسين بن أحمد، عن يونس بن ظبيان قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فقال: ما يقول الناس في أرواح المؤمنين؟ قلت: يقولون: تكون في حواصل طيور خضر في قناديل تحت العرش فقال أبو عبد الله عليه السلام: سبحان الله المؤمن أكرم على الله من أن يجعل روحه في حوصلة طير، يا يونس إذا كان ذلك أتاه عهد عليه السلام و علي و فاطمة و الحسن و الحسين عليهم السلام و الملائكة المقرَّبون عليهم السلام فإذا قبضه الله عز وجل صير تلك الروح في قالب كقالبه في الدنيا فيأكلون ويشربون فإذا قدم عليهم القادم عرفوه بتلك الصورة التي كانت في الدنيا.

٧ - عهد، عن أحمد، عن الحسين بن سعيد، عن أخيه الحسن، عن زرعة، عن أبي بصير قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إننا نتحدث عن أرواح المؤمنين أنها في حواصل طيور خضر ترمى في الجنة وتاوي إلى قناديل تحت العرش؟ فقال: لا، إذا ما هي في حواصل طير، قلت: فأين هي؟ قال: في روضة كهيئة الأجساد في الجنة.

### باب ٩

#### ﴿في ارواح الكفار﴾

١ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن محمد بن عثمان، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن أرواح المشركين فقال: في النار يمدَّبون يقولون: ربنا لاتقم لنا الساعة ولا تنجز لنا ما وعدتنا ولا تلحق آخرنا بأولنا.

٢ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن عبد الرزاق بن أبي نجران، عن منسى، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن أرواح الكفار في نار جهنم يعرضون عليها يقولون: ربنا لاتقم لنا الساعة ولا تنجز لنا ما وعدتنا ولا تلحق آخرنا بأولنا.

٣ - محمد بن يعقوب، عن محمد بن أحمد بن إسحاق قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: شرُّ بشر في النار برهوت الذي فيه أرواح الكفار.

٤ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، وعلي بن إبراهيم، عن أبيه جميعاً، عن جعفر بن محمد الأشعري، عن القداح، عن أبي عبد الله، عن آباءه عليهم السلام قال: قال

أمیر المؤمنین عليه السلام : شر ماء على وجه الأرض ماء برهوت وهو الذي يحضر موت ترويه هام الكفار .

۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : شر اليهود يهود بيسان — و شر النصارى نصارى نجران و شر ماء على وجه الأرض ماء زمزم و شر ماء على وجه الأرض ماء برهوت و هو واد يحضر موت يرد عليه هام الكفار وصداهم

### باب ۹۱

(جنة الدنيا) ❦

۱ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وسهل بن زياد ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن علي بن زرارة ، عن ضريس الكناسي قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أن الناس يذكرون أن فراتنا يخرج من الجنة فكيف هو وهو يقبل من المغرب وتصب فيه العيون والأودية ؟ قال : فقال أبو جعفر عليه السلام وأنا أسمع : إن الله جنة خلقها الله في المغرب وماء فراتكم يخرج منها وإليها تخرج أرواح المؤمنين من حفرهم عند كل مساء فتسقط على ثمارها وتأكل منها وتتعمم فيها وتتلاقى وتتعارف فإذا طلع الفجر هاجت من الجنة فكانت في الهواء فيما بين السماء والأرض ، تطير ذاهبة وجائية وتعمد حفرها إذا طلعت الشمس وتتلاقى في الهواء وتتعارف ، قال : و إن الله ناراً في المشرق خلقها ليسكنها أرواح الكفار ويأكلون من زقومها ويشربون من حميمها ليلاً فإذا طلع الفجر هاجت إلى واد باليمين يقال له : برهوت أشد حراً من نيران الدنيا كانوا فيها يتلاقون ويتعارفون فإذا كان المساء عادوا إلى النار ، فهم كذلك إلى يوم القيامة قال : قلت : أصلحك الله فما حال الموحدين المقربين بنبوته محمد صلى الله عليه وآله من المسلمين المذنبين الذين يموتون وليس لهم إمام ولا يعرفون ولا يتكلم ؟ فقال : أما هؤلاء فإنهم في حفرهم لا يخرجون منها فمن كان منهم له عمل صالح ولم يظهر منه عداوة فإنه يخذله خد إلى الجنة التي خلقها الله في المغرب فيدخل عليه منها الروح في

حضرته إلى يوم القيامة فيلقى الله فيحاسبه بحسناته وسيئاته فما إلى الجنة وإما إلى النار هؤلاء موقوفون لأمر الله ، قال : وكذلك يفعل الله بالمستضعفين والبله والأطفال وأولاد المسلمين الذين لم يبلغوا الحلم فأما النصاب من أهل القبلة فإنهم يدخلون النار التي خلقها الله في المشرق فيدخل عليهم منها الكهب والشرر والدخان وفورة الحميم إلى يوم القيامة ، ثم مصيرهم إلى الحميم ثم في النار يسجدون ثم قيل لهم : أينما كنتم تدعون من دون الله ، أين إمامكم الذي اتخذتموه دون الإمام الذي جعله الله للناس إماماً .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن الحسين بن ميسرة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن جنة آدم عليه السلام فقال : جنة من جنات الدنيا تطلع فيها الشمس والقمر ولو كانت من جنات الآخرة ما خرج منها أبداً .

### باب ٩

#### الاطفال

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته هل سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن الأطفال ، فقال : قد سئل فقال : الله أعلم بما كانوا عاملين .

ثم قال : يا زرارة هل تدري قوله : « الله أعلم بما كانوا عاملين » ؟ قلت : لا ، قال : الله فيهم المشيئة إنه إذا كان يوم القيامة جمع الله عز وجل الأطفال والذي مات من الناس في الفترة ، والشيخ الكبير الذي أدرك النبي صلى الله عليه وآله وهو لا يعقل والأصم والأبكم الذي لا يعقل والمجنون والأبله الذي لا يعقل ، وكل واحد منهم يفتح على الله عز وجل فيبعث الله إليهم ملكاً من الملائكة فيؤجج لهم ناراً ثم يبعث الله إليهم ملكاً فيقول لهم : إن ربكم يأمركم أن تتوبوا فيها ، فمن دخلها كانت عليه برداً وسلاماً وأدخل الجنة ومن تخلف عنها دخل النار .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن غير واحد رفعوه إنه سئل عن الأطفال فقال : إذا كان يوم القيامة جمعهم الله وأجج لهم ناراً وأمرهم أن يطرحوا أنفسهم فيها فمن كان في علم الله عز وجل أنه سعيد رمى بنفسه فيها وكانت عليه برداً

وسلاماً ومن كان في علمه أنه شقي أمتنع فيأمر الله بهم إلى النار فيقولون : يا ربنا تأمرنا إلى النار ولم تجر علينا القلم ؟ فيقول الجبار : قد أمرتكم مشافهة فلم تطيعوني فكيف ولو أرسلت رسلي بالغيب إليكم .

۳ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن يحيى المدلبى ، عن ابن مسكان ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الولدان فقال : سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن الأطفال فقال : الله أعلم بما كانوا عاملين . وفي حديث آخر أمّا أطفال المؤمنين فيلحقون بأبائهم وأولاد المشركين يلحقون بأبائهم وهو قول الله عز وجل : « يا أيها الذين آمنوا لا تأمنوا بكلاماً ينزل من السماء ولا يحقن في صدوركم من قبل الله فتنظروا عليه فأنتم تعلمون » .

۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة عن زرارة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما تقول في الأطفال الذين ماتوا قبل أن يولدوا ؟ فقال : سئل عنهم . قال رسول الله صلى الله عليه وآله فقال : الله أعلم بما كانوا عاملين ثم أقبل علي فقال : يا زرارة هل تدري ما عنى بذلك رسول الله صلى الله عليه وآله ؟ قال : قلت : لا ، فقال : إنما عنى كفا عنهم ولا تقولوا فيهم شيئاً وردوا عليهم إلى الله .

۵ - عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن ابن بكير ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « والذين آمنوا واتبعهم ذريتهم بايمان ألحقنا بهم ذريتهم » قال : قيل : قصرت الأبناء عن عمل الآباء فالحقوا الأبناء بالآباء لتقر بذلك أعينهم .

۶ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن مات في الفترة وتمن لم يدرك الحنث والمعتوه ؟ فقال : يحتج الله عليهم يرفع لهم ناراً فيقول لهم : ادخلوها ، فمن دخلها كانت عليه برداً وسلاماً ومن أبقى قال : ها أنتم قد أمرتكم فعصيتموني .

۷ - وبهذا الإسناد قال : ثلاثة يحتج عليهم الأبيكم والطفل ومن مات في النثر فترفع لهم نار فيقال لهم : ادخلوها فمن دخلها كانت عليه برداً وسلاماً ومن أبقى قال تبارك وتعالى : هذا قد أمرتكم فعصيتموني .

﴿باب النوادر﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن نوح بن شعيب ، عن شهاب بن عبد ربّه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأله عن الجنب يغسل الميت ، أو من غسل ميتاً له أن يأتي أهله ثم يغسل ، فقال : سواء لأبى . ذلك إذا كان جنباً غسل يده وتوضأ وغسل الميت فإن غسل ميتاً ثم توضأ ثم أبي أهله يجزئ غسل أحداهما .

٢ - أبي ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الميت إذا حضره الموت أرقه ملك الموت ولولا ذلك ما استقر .

٣ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبدالجبار . عن أبي محمد الهذلي ، عن إبراهيم ابن خالد القديان ، عن محمد بن منصور الصيقل ، عن أبيه قال : شكوت إلى أبي عبدالله عليه السلام وجدأ وجدته أعلني ابن لي هلك حتى خفت على عقلي فقال : إذا أصابك من هذا شيء فأفص من دمرك فانه يسكن عنك .

٤ - علي بن إبراهيم رفته قال : لما مات ذر بن أبي ذر مسح أبو ذر الثبر بيده ثم قال : رحمة الله يا ذر والله ان كنت بي باراً ولقد قبضت وإني بعنك لراض . أما والله ما بي فقدك وما لي من غناضة وما لي إلى أحد سوى الله من حاجة ولولا هول الماطلح لسررتي أن أكون مكانك ولقد شامت الحزن لك عن الحزن عليك والله ما بكيت لك ولكن بكيت عليك فليت شعري ماذا قلت ، وماذا قيل لك ، ثم قال : اللهم إني قد وهبت له ما افترضت عليه من حقي فهب له ما افترضت عليه من حقتك فأنت أحق بالجوّد مني .

٥ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عثمان بن عيسى ، عن عدّة من أصحابنا قال : لما قبض أبو جعفر عليه السلام أمر أبو عبدالله عليه السلام بالسراج في البيت الذي كان يسكنه حتى قبض أبو عبدالله عليه السلام ثم أمر أبو الحسن عليه السلام بمثل ذلك في بيت أبي عبدالله عليه السلام حتى خرج به إلى العراق ثم لأدري ما كان .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأله عن أول من جعل له الشمس ، فقال : فاطمة عليها السلام .



٧ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن مهران ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن الميت يبلى جسده ، قال : نعم حتى لا يبقى له لحم ولا عظام إلا طينته التي خلق منها فانها لا تبلى ، تبقى في القبر مستديرة حتى يخلق منها كما خلق أول مرة .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وأحمد بن محمد الكوفي ، عن بعض أصحابه ، عن صفوان بن يحيى ، عن يزيد بن خليفة الخولاني وهو يزيد بن خليفة الحارثي قال : سألت عيسى بن عبد الله أباعبد الله عليه السلام وأنا حاضر فقال : تخرج النساء إلى الجنائز ، وكان عليه السلام متكئاً فاستوى جالساً ثم قال : إن الفاسق عليه لعنة الله أوى عمه المغيرة بن أبي العاص وكان ممن نذر رسول الله صلى الله عليه وآله دمه فقال لابنة رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تخبري أباك بمكانه كأنه لا يوقن أن الوحي يأتي عمداً فقالت : ما كنت لأكنم رسول الله صلى الله عليه وآله عدوه فجعله بين مشجب له ولحمه بقطينة فأتى رسول الله صلى الله عليه وآله الوحي فأخبره بمكانه فبحث إليه علياً عليه السلام وقال : اشتمل على سيفك انت بيت ابنة ابن عمك فإن ظفرت بالمغيرة فاقتله ، فأتى البيت فجال فيه فلم يظفر به فرجع إلى رسول الله صلى الله عليه وآله فأخبره فقال : يا رسول الله لم أره ، فقال : إن الوحي قد أتاني فأخبرني أنه في المشجب .

و دخل عثمان بعد خروج علي عليه السلام فأخذ بيد عمه فأتى به إلى النبي صلى الله عليه وآله فلما آه أكب عليه ولم يلتفت إليه وكان نبي الله صلى الله عليه وآله كريماً فقال : يا رسول الله هذا عمي ، هذا المغيرة بن أبي العاص وقد والذي بعثك بالحق آمنته قال أبو عبد الله عليه السلام : وكذب والذي بعث بالحق ما آمنه فأعادها ثلاثاً ، وأعادها أبو عبد الله عليه السلام ثلاثاً فأتى آمنه إلا أنه يأتيه عن يمينه ثم يأتيه عن يساره فلما كان في الرابعة رفع رأسه إليه فقال له : قد جعلت لك ثلاثاً فإن قدرت عليه بعد الثالثة قتلته فلما أدير قال رسول الله صلى الله عليه وآله : اللهم العن المغيرة بن أبي العاص والعن من يؤويه والعن من يحمله والعن من يطعمه والعن من يسقيه والعن من يجهزه والعن من يعطيه سقاء أو حذاء أو رشاء أو رعاء وهو يعدهن بيمينه وانطلق به عثمان فأراه وأطعمه وسقاه وحمله وجهزه حتى فعل جميع ما لعن عليه النبي صلى الله عليه وآله من يفعله به ثم أخرجه في اليوم الرابع بسوقه فلم يخرج من أبيات المدينة حتى أعطب الله راحلته ونقب حذاءه ودمت قدماء فاستعان بيديه

وركبتيه وأقله جهازه حتى وجس به ، فأتى شجرة فاستظل بها ، لو أنها ما  
بعضكم ما أبهره ذلك فأتى رسول الله ﷺ الوحي فأخبره بذلك فدعا علياً عليه السلام  
فقال : خذ سيفك وانطلق أنت وعمار ونالك لهم فأت المغيرة بن أبي العاص تحت شجرة  
كذا وكذا ، فأتاه علي عليه السلام فقتله ، فضرب عثمان بنت رسول الله ﷺ وقال : أنت  
أخبرت أبالك بمكانه فبعثت إلى رسول الله ﷺ تشكو ما لقيت ، فأرسل إليهم رسول الله ﷺ  
أقني حياكم ما أقبح بالمرأة ذات حسب ودين في كل يوم تشكو زوجها فأرسلت إليه مرأت  
كل ذلك يقول لها ذلك ، فلمّا كان في الرابعة دعا علياً عليه السلام وقال : خذ سيفك واشتمل  
عليه ثم أت بيت ابنة ابن عمك فخذ بيدها فإن حال بينك وبينها أحد فاحطمه بالسيف  
وأقبل رسول الله ﷺ كالواله من منزله إلى دار عثمان فأخرج علي عليه السلام ابنة رسول  
الله فلما نظرت إليه رفعت صوتها بالبكاء واستعبر رسول الله ﷺ وبكى ثم أدخلها  
منزله وكشفت عن ظهرها فلما أن رأى ما بظهرها قال : ثلاث مرأت ماله قتلك قتله الله  
وكان ذلك يوم الأحد وبات عثمان ملتحفا بجاريتهما فمكث الإثنين والثلاثاء وماتت  
في اليوم الرابع فلما حضر أن يخرج بها أمر رسول الله ﷺ فاطمة عليها السلام فخرجت و  
نساء المؤمنين معها وخرج عثمان يشيع جنازتها فلما نظر إليه النبي صلى الله عليه وآله قال : من  
أطاف البارحة بأهله أربغاته فلا يتبع جنازتها قال ذلك ثلاثاً فلم ينصرف فلما كان  
في الرابعة قال : لينصرفن أولاً سمين باسمه ، فأقبل عثمان متوكفاً على مولاه ممسك  
ببطنه فقال : يا رسول الله إني اشتكى بطني فإن رأيت أن تأذن لي أنصرف قال : انصرف  
وخرجت فاطمة عليها السلام ونساء المؤمنين والمهاجرين فصلين على الجنازة .

٩٠٩ - وهذا الإسناد : أن أمير المؤمنين عليه السلام اشتكى عينه فعاده النبي صلى الله عليه وآله  
فاذا هو يصبح ، فقال النبي صلى الله عليه وآله : أجزعاً أم وجعاً ؟ فقال : يا رسول الله ما وجدت  
وجعاً قط أشد منه ، فقال : يا علي إن ملك الموت إذا نزل لقبض روح الكافر نزل معه  
سقود من نار فينزع روحه به فتصبح جهنم فاستوى علي عليه السلام جالساً فقال : يا رسول الله  
أعد علي حديثك فلقد أنساني وجمي ما قلت ، ثم قال : هل يصيب ذلك أحداً من أمته  
قال : نعم خاكم جاوراً وكل مال البيت ظلماً وشاهد زور .

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الثوراني ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أعد الرجل كفنهُ فهو مأجور كلما نظر إليه .

١١ - سهل بن زياد ، و علي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن علي بن رماب قال : سمعت أبا الحسن الأول عليه السلام يقول : إذا مات المؤمن بكت عليه الملايكة و بقاع الأرض التي كان يعبد الله عليها و أبواب السماء التي كان يصعد أعماله فيها و لم تلمة في الإسلام لا يسدّها شيء ، لأن المؤمنين حصون الإسلام كحصون سور المدينة لها .

١٢ - سهل ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حماد بن عثمان ، عن عامر بن عبدالله قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : كان علي قبر إبراهيم ابن رسول الله عليه السلام عذق يذله من الشمس يدور حيث دارت الشمس فلما يبس العذق درس القبر فلم يعلم مكانه .

١٣ - الحسين بن محمد ، عن عبدالله بن عامر ، عن علي بن مهزيار ، عن حماد بن عيسى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان البراء بن معروف التميمي الأنصاري بالمدينة وكان رسول الله عليه السلام بمكة و إنّه حضره الموت وكان رسول الله عليه السلام و المسلمون يصلّون إلى بيت المقدس فأوصى البراء إذا دفن أن يجعل وجهه إلى رسول الله عليه السلام إلى القبلة فجرت به السنة و أنّه أوصى بثلث ماله فنزل به الكتاب و جرت به السنة .

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاء جبرئيل إلى النبي عليه السلام فقال : يا محمد عش ماشئت فأنتك ميت و أحب من شئت فأنتك مفارقة و عمل ماشئت فأنتك لاقية .

١٥ - ابن أبي عمير ، عن أيوب ، عن أبي عبيدة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : حدثني ما أنتفع به فقال : يا أبا عبيدة أكثر ذكر الموت فإنه لم يكثر ذكره إنسان إلا زهد في الدنيا .

١٦ - ابن أبي عمير ، عن الحكم بن أيمن ، عن داود الأزاري ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : مناد ينادي في كل يوم : ابن آدم للموت و اجمع للفناء و ابن للخراب .

١٧ - ابن أبي عمير ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : شكوت إلى أبي

عبدالله عليه السلام الوسواس فقال: يا أبا عبد الله أذكر تقطع أو صالك في قبرك ورجوع أحبائك عنك إذا دفنوك في حفرتك و خروج بنات الماء من منخربك و أكل الدود لحمك فان ذلك يسلمك عنك ما أنت فيه قال أبو بصير: فوالله ما ذكرتُه إلا سلمتُ عنِّي ما أنا فيه من هم الدنيا .

١٨١٨ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن ابن فضال ، عن علي بن عقبة ، عن أسباط بن سالم مولى أبان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك يعلم ملك الموت يقبض من يقبض ؟ قال : لا إنما هي صكك تنزل من السماء أقبض نفس فلان ابن فلان .

١٩١٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن عثمان ، عن عثمان أخيرة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من كان معه كفته في بيت لم يكتب من الغائبين وكان مأجوراً كما نظر إليه .

٢٠٢٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : ما من أهل بيت شعر ولا زبر إلا و ملك الموت يتدفقهم في كل يوم خمس مرات .

٢١٢١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن الفضل بن صالح ، عن زيد شحام قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن ملك الموت ، يقال : الأرض بين يديه كالتربة يمد يده منها حيث شاء ، قال : نعم .

٢٢٢٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ابن أيوب ، عن أبي انفرة قال : حدثني يعقوب الأحمر قال : دخلنا على أبي عبدالله عليه السلام نمره ، بإسماعيل فترحم عليه ثم قال : إن الله عز وجل نعى إلى نبيته عليه السلام نفسه فقال : « إنك ميت و إنهم ميتون » <sup>(١)</sup> و قال : « كل نفس ذائقة الموت » ثم أنشأ يحدث فقال : إنه يموت أهل الأرض حتى لا يبقى أحد ثم يموت أهل السماء حتى لا يبقى أحد إلا ملك الموت و حاملة العرش و جبرئيل و ميخائيل عليه السلام قال : فيجيبه ملك الموت عليه السلام حتى يقوم بين يدي الله عز وجل فيقال له : من بقي ؟ - وهو أعلم - فيقول : يا رب لم يبق

إلا ملك الموت وحملة العرش وجبرئيل وميكائيل عليهم السلام، فيقال له : قل اجبرئيل وميكائيل فليموتا ، فتقول الملائكة عند ذلك : يارب رسوليك وأمينيك، فيقول : إنني قد قضيت علي كل نفس فيها الروح الموت ، ثم يجيبى ، ملك الموت حتى يقف بين يدي الله عز وجل فيقال له : من بقي ؟ وهو أعلم فيقول : يارب لم يبق إلا ملك الموت وحملة العرش ، فيقول : قل احملة العرش فليموتوا ، قال : ثم يجيبى ، كئيباً حزينا لا يرفع طرفه فيقال : من بقي ؟ فيقول : يارب لم يبق إلا ملك الموت ، فيقال له : مت يا ملك الموت فيموت ثم يأخذ الأرض يمينه والسموات يمينه ويقول : أين الذين كانوا يدعون معي شريكاً أين الذين كانوا يجعلون معي إلهاً آخر ؟ .

٢٣٣-٢٣٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن مفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أخبرني جبرئيل عليه السلام أن ملكاً من ملائكة الله كانت له عند الله عز وجل منزلة عظيمة فتعتب عليه فأهبط من السماء إلى الأرض فأتى إدريس عليه السلام فقال : إن لك من الله منزلة فاشفع لي عند ربك ، فصلى ثلاث ليال لا يفر وصام أيامها لا يفر ثم طلب إلى الله تعالى في السحر في الملك فقال الملك : إنك قد أعطيت سؤالك وقد أطلق لي جناحي وأنا أحب أن أكفيك فأطلب إلي حاجة فقال : ترني ملك الموت لعلمي أنس به فإنه ليس بهنثي مع ذكره شيء فبسط جناحه ثم قال : اركب فصعد به يطلب ملك الموت في السماء الدنيا ، فقيل له : اصعد فاستقبله بين السماء الرابعة والخامسة فقال الملك : يا ملك الموت مالي أراك قاطباً ؛ قال : العجب إنني تحت ظل العرش حيث أمرت أن أقبض روح آدمي بين السماء الرابعة والخامسة فسمع إدريس عليه السلام فامتعض فخر من جناح الملك قبض روحه مكانه وقال الله عز وجل : «ورفعناه مكاناً علياً» .

٢٣٧-٢٣٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن النعمان ، عن ابن مسكان ، عن داود بن فرقد [ أبي يزيد ] عن ابن أبي شيبة الزهري ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الموت الموت . ألا ولا بد من الموت ، جاء الموت بما فيه ، جاء بالروح والراحة والكرمة المباركة إلى الجنة عالية لأهل دار الخلود الذين كان لهاسعهم وفيها

رغبتم ، وجاء الموت بما فيه بالشقوة والتدامة وبالكره الخاسرة إلى نارحامية لأهل دار النور ، الذين كان لها سعيهم وفيها رغبتهم ، ثم قال : وقال : إذا استحققت ولاية الله والسعادة جاء الأجل بين العيين و ذهب الأمل وراء الظهور وإذا استحققت ولاية الشيطان والشقاوة جاء الأمل بين العيين و ذهب الأجل وراء الظهور ، قال : ومثله رسول الله ﷺ أي المومنين أكيس ؛ فقال : أكثرهم ذكراً للموت وأشدهم استعداداً .

٢٤٥ - عن علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي حمزة قال : سمعت علي بن الحسين عليهما السلام يقول : عجب كل العجب لمن أنكر الموت وهو يرى من يموت كل يوم وليلة والعجب كل العجب لمن أنكر النشأة الأخرى وهو يرى النشأة الأولى .

٢٤٦ - عن محمد بن يحيى ، عن الحسين بن إسحاق ، عن علي بن مهزيار ، عن فضالة بن أيوب ، عن سعدان ، عن عجلان أبي صالح قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : يا أبا صالح إذا أنت حلت جنازة فكن كأنك أنت المحمول وكانك سألت ربك الرجوع إلى الدنيا ففعل فانظر ماذا تستأنف ، قال : ثم قال : عجب لقوم حبس أولهم عن آخرهم ثم نودي فيهم الرجوع وهم يلعبون .

٢٤٧ - عنه ، عن فضالة ، عن إسماعيل بن أبي زياد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : ما أنزل الموت حقاً منزلة من عد غداً من أجله ، قال : و قال أمير المؤمنين عليه السلام : ما أطال عبداً أمل إلا أساء العمل ، وكان يقول : لو رأى الله أجله وسرعه إليه لأبغض العمل من طلب الدنيا .

٢٤٨ - عن محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسين بن علوان ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن لحظة ملك الموت ، قال : أما فأيت الناس يكونون جلوساً فتعزيبهم المسكنة فما يتكلم أحد منهم فتلك لحظة ملك الموت حيث يلحظهم .

٢٤٩ - عن علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن الفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن قول الله تبارك وتعالى : « وقيل من راق تهوون »

١١٤

أنه الفراق قال : فإن ذلك ابن آدم إذا حل به الموت قال : هل من طيب ؟ إنه الفراق .  
أيقن بمفارقة الأحبة قال : « والتفت الساق بالساق » التفت الدنيا بالآخرة ثم  
إلى ربك يومئذ المساق قال : المصير إلى رب العالمين .

۳۳۳ محمد بن يحيى ، عن الحسين بن إسحاق ، عن علي بن مهزيار ، عن علي بن  
إسماعيل الميموني ، عن عبد الله بن علي مولى آل سام قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : قول الله  
عز وجل : « إنما نعدكم عذاباً » قال : ما هو عندك ؟ قلت : عدد الأيام ، قال : إن  
الآباء والأمهات يحصون ذلك ، لا ولكنّه عدد الأنفاس .

۳۳۴ عنه ، عن فضالة ، عن موسى بن بكر ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال :  
الحياة والموت خلقان من خلق الله فإذا جاء الموت فدخل في الإنسان لم يدخل في شيء  
إلا وقد خرجت منه الحياة .

۳۳۵ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بعض أصحابه ، عن محمد بن سكين  
قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الرجل يقول : استأثر الله بفلان فقال : ذا خكره ،  
فقليل : فلان يجود بنفسه ، فقال : لا بأس أَمَا تراه يفتح فاه عند موته مرتين أو ثلاثة فذلك  
حين يجود بها لما يرى من ثواب الله عز وجل وقد كان بهذا ضئيلاً .

۳۳۶ محمد بن علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي  
عبد الله عليه السلام قال : إن قوماً فيما مضى قالوا النبي لهم : ادع لنا ربك يرفع عنا الموت  
فدعا لهم فرفع الله عنهم الموت فكثروا حتى ضاقت عليهم المنازل وكثر النسل ويصبح  
الرجل يظلم أباه وجدّه وأمه وجدّ جدّه ويوضيهم ويتعاهدهم فشغلوا عن طلب  
المعاش ، فقالوا : سل لنا ربك أن يردنا إلى حالنا التي كنا عليها فسأل نبيهم ربّه فردّهم  
إلى حالهم .

۳۳۷ محمد بن علي بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن علي بن الحكم ، عن ربيع بن محمد ،  
عن عبد الله بن سليم العامري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن عيسى ابن مريم جاء إلى قبر  
يحيى بن زكريا عليه السلام وكان سأل ربّه أن يحييه له فدعاه فأجابته وخرج إليه من القبر  
فقال له : ما تريد مني فقال له : أريد أن تؤنسني كما كنت في الدنيا فقل له : يا عيسى  
ما سكنت عنّي حرارة الموت وأنت تريد أن تصدني إلى الدنيا وتعود علي حرارة

الموت، فتركه فعاد إلى قبره .  
 ٣٨٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن يزيد الكناسي  
 عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن فنية من أولاد ملوك بني إسرائيل كانوا متعبدين وكانت  
 العبادة في أولاد ملوك بني إسرائيل وإنهم خرجوا يسرون في البلاد ليعتبروا فمروا بقبر  
 على ظهر الطريق قد سفي عليه الساني ليس يبين منه إلا رسمه فقالوا : لودعونا الله الساعة  
 فينشر لنا صاحب هذا القبر فسالناه كيف وجد طعم الموت ، فدعوا الله وكان دعاؤهم  
 الذي دعوا الله به : أنت إلهنا يا ربنا ليس لنا إله غيرك والبديع الدائم غير الغافل  
 والحي الذي لا يموت لك في كل يوم شأن تعلم كل شيء بغير تعليم ، أنشر لنا هذا الميت  
 بقدرتك ، قال : فخرج من ذلك القبر رجل أبيض الرأس واللحية ينفخ رأسه من  
 التراب فرعاً شاخصاً بصره إلى السماء فقال لهم : ما يوقفكم على قبري فقالوا : دعوناك  
 لنسألك كيف وجدت طعم الموت فقال لهم : لقد سكنت في قبري تسعة و تسعين سنة  
 ما ذهب عني ألم الموت وكرهه ولا خرج مرارة طعم الموت من حلقي فقالوا له : مت يوم  
 مت وأنت على ما نرى أبيض الرأس واللحية ، قال : لا ولكن لما سمعت الصيحة أخرج  
 اجتمعت تربة عظامي إلى روعي فنفس في فخرجت فرعاً شاخصاً بصري مهطعاً  
 إلى صوت الداعي فايض لذلك رأسي ولحيتي .

٣٨٣ - علي ، عن أبيه ، عن التوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال :  
 قال النبي صلى الله عليه وآله : من أشرط الساعة أن يشوش الفالج وموت العجاة .

٣٨٤ - علي بن محمد ، عن صالح بن أبي حماد رفعه قال : جاء أمير المؤمنين عليه السلام  
 إلى الأشعث بن قيس بغيره بأخ له يقال له : عبدالرحمن فقال له أمير المؤمنين عليه السلام : إن جزعت  
 فحق الرحم آتيت وإن صبرت فحق الله أدبت على إنك إن صبرت جرى عليك القضاء  
 وأنت محمود وإن جزعت جرى عليك القضاء وأنت مذموم ، فقال له الأشعث : إنا لله وإنا  
 إليه راجعون ، فقال أمير المؤمنين عليه السلام : أتدري ما تأويلها ، فقال الأشعث : لا أنت غاية  
 العام ومتهاد ، فقال له : أما قولك : إنا لله فأقرامناك بالملك وأما قولك وإنا إليه  
 راجعون فأقرامناك بالهلاك .

٣٨٥ - محمد بن يحيى يرفعه ، عن أمير المؤمنين عليه السلام قال : دعا نبي من الأنبياء



علي قومه فقيل له : أسلط عليهم عدوهم ؟ فقال : لا ، فقيل له فالجوع ؟ فقال : لا ، فقيل له : ما تريد ؟ فقال : موت دقيق يحزن القلب ويقبل العدد فأرسل إليهم الطاعون .  
 ۲۶۹ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط رفعه قال : كان أبو عبدالله عليه السلام يقول عند المصيبة : الحمد لله الذي لم يجعل مصيبتني في ديني والحمد لله الذي لو شاء أن يجعل مصيبتني أعظم مما كانت والحمد لله على الأمر الذي شاء أن يكون فكان .

۲۷۰ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النضر بن سويد ، عن القاسم بن سليمان ، عن عبد الحميد بن أبي جعفر الفراء قال : إن أبا جعفر عليه السلام انقلع خرس من أخراصه فوضعه في كفه ثم قال : الحمد لله ، ثم قال : يا جعفر إذا أنامت ودفنتني فادفنه معي ثم مكث بعد حين ثم انقلع أيضاً آخر فوضعه علي كفه ثم قال : الحمد لله ، يا جعفر إذا مات فادفنه معي .

۲۷۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بكر بن محمد الأزدي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : « إن الموت الذي تعرفون منه فإنه ملائكتكم - إلى قوله - تعملون » قال : تعد السنين ثم تعد الشهور ثم تعد الأيام ثم تعد الساعات ثم تعد النفس فاذا جاء أجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون .

۲۷۲ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد ، عن ابن القداح عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمع النبي صلى الله عليه وآله امرأة حين مات عثمان بن مظعون وهي تقول : هنيئاً لك يا أبا السائب الجنة ، فقال النبي صلى الله عليه وآله : وما علمك حسبك أن تقول : كان يحب الله عز وجل ورسوله ، فلما مات إبراهيم - ابن رسول الله صلى الله عليه وآله هملت عين رسول الله صلى الله عليه وآله بالدموع ثم قال النبي صلى الله عليه وآله : تدمع العين ويحزن القلب ولا تقول ما يستخط الرب وإنما بك يا إبراهيم لحزون ثم رأى النبي صلى الله عليه وآله في قبره خللاً فسواه بيده ثم قال : إذا عمل أحدكم عملاً فليستن ؛ ثم قال : الحق بسلفك الصالح عثمان بن مظعون .

۲۷۳ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن مهزيار قال : كتب

إلى أبي جعفر عليه السلام رجل يشكو إليه مصابه بولد له و شدة ما يدخله فقال : و  
كسب عليه السلام إليه : أما علمت أن الله عز وجل يختار من مال المؤمن و من ولده أنفسه  
ليأجره على ذلك .

# کتاب الجنائز

## باب

### موت کی بیماری

- ۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگ نماز جناب ابراہیم میں بغیر کسی مرض کے اچانک مرنے لگے۔ حضرت نے دعا کی کہ پروردگار! موت کی کوئی بیماری متار سے تاکہ بیمار اس میں میرا اجر پہنچے اور عیادت کرنے والے اس کو مستحسب پر صبر کرنے کے لئے تسلی اور دلدادہ دین پس خدا نے پہلے تپ یا بخار کو نازل فرمایا اس کے بعد اور امراض کو درگتھا۔  
۲- ترجمہ اور پرگزار۔
- ۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یگانگت کا کھینچنے والا ہے اور وہ روئے زمین پر اللہ کا پتلا یا ہوا قبر فاتح ہے وہ مومن کی حفاظت ہے آتش و دوزخ سے۔
- ۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب ایک داؤد علیہ السلام کا انتقال ہوا تو ان کی میت پر ہر بندوں نے اپنا سایہ کر لیا اور جب موسیٰ و ادی تیبہ میں مرے تو ایک کھینچنے والے نے آسمان سے چمچ لکالی کہ موسیٰ مر گئے اور کون سا نفس ہے جو مرے گا۔
- ۵- رسول اللہ نے فرمایا مرگ ناگمانی گناہوں میں تخفیف کا باعث ہے مومن کے لئے اور باعث سخت عذاب ہے کافر کے لئے۔ (رض)
- ۶- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ہماری اکثر دوست پیٹ کے مرض میں جلد مرنے لگے ہیں۔ (رض)
- ۷- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بخار موت کو کھینچنے والا ہے اور زمین اللہ کا قید خانہ ہے اور نجات ہے جہنم سے اور ہر مومن کو عذاب تار سے بچانے والا ہے۔ (رسول)
- ۸- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتبہ ہے لیکن وہ خود گشتی نہیں کرتا۔
- ۹- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن ہر طرح کی موت مرتبہ ہے وہ ڈوب کر مرتبہ مکان گرنے سے مرتبہ درندے کے سجاد کھانے سے مرتبہ بھلی گرنے سے مرتبہ ہے مگر ڈوب کر خدا کرنے کی حالت میں کوئی مصیبت اسے نہیں پہنچتی۔ (رض)
- ۱۰- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے اور ہر طرح کی موت دیتا ہے لیکن سلب عقل کی

مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا۔ ایوب علیہ السلام کے مال، اولاد اور اہل و عیال ہر شے پر شیطان کا تسلط ہوا لیکن ان کی عقل پر تسلط نہ پاسکا۔ کیونکہ وہ اس سے اللہ کی توحید کا یقین رکھتے تھے۔ (ص ۱)

## باب ثواب المرض

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے

کہ رسول اللہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور سوائے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔

فرمایا میں نے تعجب کیا ان دو فرشتوں پر جو آسمان سے زمین پر آ رہے اس بندہ مومن کو تلاش کرتے ہوئے جو اپنے نصیب پر نماز ادا کر رہا ہو تاکہ اس کے دن اور رات کے عمل کو لکھیں لیکن انھوں نے اسے مٹانے پر تہ پایا وہ آسمان پر گئے اور کہنے لگے ہمارے رب ہم نے قلال بندے کو مٹانے پر تلاش کیا تاکہ اس کے دن اور رات کے اعمال لکھیں۔ پس ہم اس تک نہ پہنچے۔ ہم نے اس کو بیماری میں پایا۔ فرمایا اس میرے بندے کے دن اور رات کے وہی عمل لکھو جو بحالت صحت لکھتے جب تک وہ بیمار رہے اور فرمایا میرے اوپر لکھنا اس کے عمل کا ہے جب بیماری کی وجہ سے اس کے عمل کو روکے ہوں۔ (ص ۱)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص بچہ جو بیماری کا غلبہ ہوتا ہے تو اللہ ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس حالت میں اس کے لئے وہی عمل لکھیں جو اس کی جوانی اور تندرستی کی حالت میں لکھے تھے اور اسی طرح جب وہ بیمار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے کہ وہ حالت مرض میں اس کے لئے وہی لکھے جو حالت تندرستی میں بجاتا۔ (ص ۱)

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ اس فرشتہ سے فرماتا ہے جسے بندہ مومن پر مولا کرتا ہے کہ حالت مرض میں اس کے لئے وہی لکھ جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتا کیونکہ میں نے اسے اپنی قید میں ڈال لیا۔ (ص ۱)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے

مرض کی حالت میں ایک رات جاگنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (ص ۱)

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے

جب بندہ مریض پر مولا دروز فرشتے شام کو آسمان پر جاتے ہیں تو خدا ان سے پوچھتا ہے تم نے میری عبادت کی

کے متعلق کیا لکھا وہ کہتے ہیں شکایت۔ خدا کہتا ہے میری زندگی کے ساتھ یہ انصاف نہیں کہ میں اس کو مرض کی قید میں رکھوں اور پھر اسے شکایت سے بھی روکوں، تم اس کے اعمال نامہ کو وہ لکھو جو صحت کے زمانہ میں اس کی نیکیاں لکھتے۔ برائیاں نہ لکھو کیونکہ وہ میری قید میں ہے۔ (رض)

۶۔ فرمایا حضرت نے بجا تہ مرض یا درد یا درد ایک رات جاگنا بہتر ہے ایک سال کی عبادت سے۔

۷۔ فرمایا جب مومن بیمار ہوتا ہے تو خدا بائیں طرف والے فرشتے سے فرماتا ہے میرے اس بندے کا کوئی گناہ نہ لکھنا جب تک وہ میری قید میں رہتا ہے اور دائیں طرف والے سے کہتا ہے کہ تو اسی طرح لکھتا رہ جس طرح بجا تہ صحت لکھتا تھا۔ (رض)

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک رات کے بجا رات کا اجر برابر ہے ایک سال کی عبادت کے اور دو رات کا برابر ہے دو سال کی عبادت کے اور تین رات کا برابر ہے ستر سال عبادت کے اگر وہ ستر سال زندہ نہ رہے۔ فرمایا اس کے ہاں باپ کے ستر سال عبادت کے، اگر نہ بھی زندہ نہ ہوں۔ فرمایا اس کے ہشتاداروں کو طے گا اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اس کے پڑوسیوں کو وہ ثواب ملے گا۔ (رض)

۹۔ جسم بیمار نہ ہو تو یہ اس کے لیے بڑا ہے۔

۱۰۔ ایک رات کا بجا رات کفارہ ہوتا ہے اس کے ماتیل اور بائیں کے گناہوں کا۔

## تتمہ ثواب المرض

۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے (حدیث قدسی) کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو مومن تین دن بیمار رہے اور اپنے کسی عبادت کرنے والے سے شکایت نہ کرے تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت کہوں گا۔ پس اس کے لئے عافیت ہی عافیت ہے کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں جب میں اس کی روح قبض کروں گا تو اس کو اپنی رحمت کی طرف لے جاؤں گا۔ (رض)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس بندہ کو میں کسی مرض میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ عبادت کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت سے اور خون کو بہترین خون سے بدل دیتا ہوں اگر شخص روح کرتا ہوں تو اس کو اپنی رحمت کی طرف لے جاتا ہوں اگر وہ زندہ رہتا ہے تو اس طرح کہ کوئی گناہ اس پر نہیں رہتا۔ (مسل)

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے فرمایا ہے جس مومن کو میں کسی بلا میں مبتلا کرتا ہوں اور اپنے عبادت کرنے والوں سے تین دن شکایت نہیں کرتا تو میں اس کے گوشت اور خون کو بہترین گوشت اور خون سے

بدل دیتا ہوں اور زندہ رکھتا ہوں اس حالت میں کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔ (مچھول)

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی ایک رات بیمار ہو اور اس بیماری کو اچھی طرح قبول کرے تو خدا اسے ساتھ برس کی عبادت کا ثواب دیتا ہے کسی نے پوچھا کیا مراد ہے اچھا قبول کرنے سے، فرمایا اپنے مرض کی شکایت نہ کرے۔ (موسل)

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے

جو ایک رات بیمار ہو اور شکایت نہ کرے اور خدا کا شکر ادا کرے۔

تو یہ ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب رکھتا ہے۔ میں نے کہا۔ اچھے قبول کرنے سے کیا مراد ہے، فرمایا جس مصیبت میں ہو اس پر صبر کرے اور جب صبح ہو تو خدا کا شکر کرے۔

۶۔ فرمایا صادق آل محمدؑ لے جو کوئی تین دن بیمار ہے اور اس کو چھپائے اور کسی سے نہ کہے، تو اللہ ہل سے گا اس کے گوشت اور خون اور جلد کو ایسے گوشت اور خون اور جلد سے جس میں کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ (حسن)

## باب

### حد شکایت

۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حد شکایت کیا ہے فرمایا۔ اگر یہ کہے کہ مجھے بیمار آ گیا ہے اور گزشتہ رات جاگتا رہا ہوں تو وہ سچا ہے یہ کہنا شکایت نہیں۔ بلکہ یہ کہنے کے ہیں ایسی بلا میں مبتلا ہوں کہ کوئی نہ ہوگا اور مجھ پر وہ مصیبت پڑی ہے جو کسی پر نہ پڑی ہوگی۔ ہاں اگر یہ کہے کہ رات بھر جاگا ہوں اور مجھے بیمار ہے تو یہ شکایت نہیں۔

## باب

### مریض کا لوگوں کو مرض سے آگاہ کرنا

۱۔ فرمایا مریض کو چاہیے اپنے مرض سے لوگوں کو آگاہ کرے تاکہ وہ اس کی عیادت کریں جس کا اجر انھیں بھی ملے اور مریض کو بھی، کسی نے کہا عیادت کرنے والوں کا اجر اگر ہے تو بھیکسا ہے۔ اس کے پاس جمع ہوں گے۔ لیکن مریض کو اجر کیسا فرمایا اس لئے کہ اس نے اکتساب حسنت کا لوگوں کو موقع دیا۔ اس لئے دس نیکیاں اس کے نام پر لکھی اور اس کے دس گناہ جو کئے جائیں گے۔

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مریض کے پاس کوئی عیادت کو آئے تو اس سے دعا کرنے کو کہے کیونکہ دعا مثل ملائکہ

## باب

### کب عیادت کی جائے اور کتنی دیر تک

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ درویشم میں عیادت کی ضرورت نہیں، جب ضرورت آپڑے تو ایک دن، دوسرے دن نہیں، جب بیماری طول پکڑ جائے تو مریض کو اس کے عیال پر چھوڑنے (تاکہ عیادت کرنے والوں کی وجہ سے مریض کو پریشانی نہ ہو۔

۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عیادت اتنی دیر ہونی چاہیے جتنی دیر کے لئے اونٹنی کے تھن دوہنے کے لئے رہا جائیں یعنی تھوڑی دیر۔ (حسن)

۳- ہم نے ایک راستہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا استقبال کیا۔ فرمایا کہاں جانے کا ارادہ ہے ہم نے کہا فلاں شخص کی عیادت مقصود فرمایا مشہور تم میرے کسی کے پاس سیب، اپنی تاریخ یا تھوڑی سی خوشبو یا تھوڑا سا عود بخور ہے۔ ہم نے کہا۔ ان میں سے تو کوئی چیز نہیں۔ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ مریض ایسی چیزوں سے راحت پاتا ہے۔ (مجمول)

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پوری عیادت مریض کی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھو اور اس کے پاس کم بیٹھو۔ کیونکہ حماقت کی عیادت مریض کے لئے درد سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ (رض)

۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پوری عیادت یہ ہے کہ اپنا ہاتھ مریض پر رکھو جب اس کے پاس جاؤ۔ (مجمول)

۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عیادت کرنے والے کے لئے سب سے بڑا اجر اس میں ہے کہ جب اپنے مومن بھائی کی عیادت کرے تو کم سے کم اس کے پاس بیٹھے، ہاں جب مریض زیادہ دیر تک اس کا بیٹھنا چاہے اور اس سے درخواست کرے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پوری عیادت یہ ہے کہ عیادت کرنے والا اپنا ہاتھ مریض کے ہاتھ یا پیشانی پر رکھے۔ (رض)

## باب

### نواب عیادت مریض

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مریض اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اگر صبح کا وقت ہوتا ہے تو ستر ہزار فرسخے شام تک اس پر درود بھیجتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہوتا ہے تو صبح تک،

۱۔ اور جنت کا ایک حصہ اس کو ملتا ہے۔ (رض)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ستر ستر فرشتے اس کی مشاہدت کرتے ہیں اور جب تک گھر لوٹے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (موثق)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی کسی مومن کی عیادت کرتا ہے تو رحمت الہی اس پر چھا جاتی ہے اور جب تک بیٹھا رہتا ہے رحمت خدا اس کو گھیرے رہتی ہے اور ستر ستر فرشتے استغفار کرتے ہیں اور رحمت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں خوش حال تیرا کہ تیرے لئے جنت ہے اب سے لے کر کل تک اور اے ابو حمزہ اس کے لئے جنت میں خریف ہے میں نے کہا خریف کیا ہے فرمایا جنت کا ایک گوشہ ہے کہ ایک سو ار اس میں چالیس سال کی راہ چل سکتا ہے۔

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی مریض مومن کی قبر ترائی اللہ عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ معین کرتا ہے جو ہر روز قیامت تک اس کی قبر میں جا کر اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۵۔ فرمایا حضرت نے جو کسی مریض مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ستر ستر فرشتے معین کرتا ہے جو اس کی سواری کو گھیر لیتے ہیں اور اس کے پیچھے چلتے ہیں اور قیامت تک اس کے لئے تقدیریں وسیع کرتے ہیں اور ان کی عیادت کا نصفہ جہنم مریض کی عیادت کرنے والے کو ملتا ہے۔ (رض)

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی کسی مومن کی عیادت میں آئے گا کہتا ہے تو ستر ستر فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت خدا اس کو گھیر لیتی ہے اور وہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں شام تک اور اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک۔ (رض)

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، موسیٰ نے مناجات کی کہ خداوند مریض کی عیادت کا کیا اجر ہے خدا نے فرمایا ایک فرشتہ کو معین کیا جاتا ہے کہ اس کے لئے قیامت تک عیادت کرے۔ (مرسل)

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، رسول اللہ نے فرمایا، جو کسی مومن کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے اس کا نام لے کر ندا کرتا ہے، اے فلاں تو اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے جنت کے ثواب کے لئے

## باب

### تلقین میت

۱۔ فرمایا بحالت احضار مرنے والے کو یہ کہنے کی تلقین کرو۔ اے شہد و ان لا الہ الا اللہ الخ (حسن)

۲۔ مقرر یا صادق آل محمد نے کہ جب کسی کو حالت احضار میں پاؤ تو اس کو کلمات فرج کہنے کی تعلیم دو اور وہ یہ ہیں۔



۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رحماتوں سے تم اپنے مُردوں کو موت کے وقت تلقین کرتے ہو لالہ الالہ اللہ ہم اس کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی کہلاتے ہیں۔

۴۔ ابو بکر حفصی نے بیان کیا۔ میرے خاندان کا ایک شخص بیمار ہوا۔ میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ میں نے اس سے کہا میرے بھائی میں نصیحت کرنا چاہتا ہوں کیا تم قبول کر لو گے اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ اس نے کہہ دیا۔ میں نے کہا یہ گو اسی فائدہ دے گی اس نے کہا یقین کے ساتھ ہے۔ میں نے کہا یہ بھی کہو اشہد ان محمد رسول اللہ، اس نے یہ بھی کہہ دیا۔ میں نے کہا بغیر یقین یہ گو اسی مفید نہ ہوگی اس نے کہا یقین کے ساتھ ہے۔ میں نے کہا، یہ بھی کہو۔ علی، رسول اللہ کے وصی اور ان کے بعد ان کے خلیفہ ہیں اور ان کی اطاعت واجب ہے اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ یہ گو اسی فائدہ دے گی بغیر یقین کے اس نے کہا میں یقین سے کہتا ہوں پھر میں نے آئمہ علیہم السلام کے نام اس کو سنائے۔ ایک ایک کر کے بتائے۔ اس نے اقرار کیا اور کہا کہ یہ گو اسی یقین کے ساتھ ہے تنہا ہی دیر بعد وہ مر گیا۔ اس کے گھر والے شدت سے رونے پینے لگے میں وہاں سے چلا آیا اس کے بعد پھر وہاں پہنچا تو غم کو ہٹا پایا میں نے اس کی لہلی سے کہا۔ تمہارے سبب کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا اس موت سے ہم پر سخت مصیبت نازل ہوئی ہے لیکن اس نے رات کو اپنے گوت خواب میں دکھایا میں نے کہا کیا تم ضلال ہو۔ اس نے کہا ہاں، میں نے کہا کیا تم مرے نہیں، اس نے کہا مرنا تو ہوں، لیکن نجات پائی۔ ان کلمات سے جو ابو بکر نے مجھے تعلیم کئے تھے اگر وہ تعلیم نہ بہتی تو میں تیرے خاندان والوں میں ہوتا یعنی معذیب۔ (حسن)

۵۔ ہم امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھے حمران بھی موجود تھا کہ آپ کا غلام آیا اور کہنے لگا عکرمہ موت کی کشمکش میں ہے اور وہ خارجیوں کا عقیدہ رکھتا تھا امام محمد باقر علیہ السلام سے قطع تعلق کئے ہوئے تھا حضرت نے ہم سے فرمایا تم میرا انتظار کر دو میں ابھی واپس آیا۔ تنہا ہی دیر بعد آپ لوٹ آئے اور فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ میں عکرمہ کو مرنے سے پہلے دیکھ لیتا۔ میں اس وقت پہنچا جب وہ مر چکا تھا۔

میں نے کہا۔ میں آپ پر خدا ہوں وہ کیا کلام تھا جسے آپ تلقین کرنا چاہتے تھے فرمایا وہی جس پر تم ہو۔ اپنے مرنے والوں کو تلقین کرو لالہ الالہ اللہ کی اور ولایت کی۔ (حسن)

ایک روایت میں ہے حضرت نے کلمات فرج اور شہادتین کی تعلیم دی اور ایک ایک امام کے نام کی گو اسی دلوای بیان تک کہ اس کا کلام منقطع ہوا۔

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کے خاندان میں جب کوئی مرنے کو ہوتا تو فرماتے یہ کلمات کہو۔ جب مریض یہ کہتا تو فرماتے جاذاب کوئی خوت نہیں۔

۷۔ فرمایا حضرت نے اگر ایک بت پرست انسان بھی مرنے وقت خدا کی تعریف اس طرح کرے جیسے تم کرتے ہو تو آگ

اس کے بدن کو کبھی نہ جلائے گی۔ (ض)

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نبی ہاشم میں سے ایک شخص کے پاس تشریف لائے جب اس کی جان نکل رہی تھی آپ نے فرمایا کہو۔

لا الہ الا اللہ العلیٰ العظیم الخ

پس اس نے یہ کلمات کہے حضرت نے فرمایا الحمد للہ اسے نارجہتم سے نجات ملی۔ (ض)

۹۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ایک شخص مرنے والا تھا۔ حضرت رسول خدا سے بیان کیا گیا آپ مع چند اصحاب کے اس کے پاس تشریف لائے اس پر فحشی طاری تھی۔

آپ نے فرمایا اے ملک الموت کھڑے ہو تاکہ میں اس سے کچھ پوچھوں پس اسے اٹا کر ہوا۔ فرمایا تو نے کیا دیکھا۔ اس نے کہا میں نے بہت سی سفیدی اور سیاہی دیکھی فرمایا ان میں سے کون زیادہ قریب تھی اس نے کہا سیاہی۔

حضرت نے فرمایا کہو۔

یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری تھوڑی عبادت قبول کر۔

اس نے کہا اور یہ پرسش ہو گیا حضرت نے فرمایا اے ملک الموت اس کے لئے تخفیف کرتا کہ میں کچھ پوچھوں، وہ پرسش میں آگیا۔ فرمایا تو نے کیا دیکھا، کہا بہت سی سفیدی اور سیاہی، فرمایا کون زیادہ قریب ہے۔ اس نے کہا سفیدی فرمایا اس کے گناہ خدا نے معاف کر دیئے۔ فرمایا صادق علیہ السلام نے جب تم کسی مرنے والے کے پاس جاؤ تو یہ کلمات اس سے کہلو (اؤ۔ حسن)

## باب

### نزع کی سختی

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین نے فرمایا کہ ابو سعید خدری اصحاب رسول سے تھے اور بخت

ایمان رکھتے تھے تین دن تک ان پر جاں کنی کا عالم طاری رہا پھر ان کو ہنلا کر اس جگہ پہنچایا وہیں ان کا انتقال ہوا

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کسی پر نزع کا وقت سخت ہو تو اسے منتقل کرو اس جگہ جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ (ص)

۳۔ ترجمہ اور پر ہے۔

۴۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ ابو سعید خدری کو اللہ نے اس رائے کی توفیق دی کہ انھوں نے نزع کی سختی کے وقت

لوگوں سے کہا مجھے میرے ناز پڑھنے کی جگہ پہنچا دو لوگوں نے پہنچا دیا تو فوراً انتقال کیا۔ (ص)

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے فرزند قاسم سے فرمایا بیٹا اپنے بھائی کے سر لے سورۃ والصفات پڑھو انھوں نے پڑھا جب یہاں تک پہنچے ہم اللہ خلیفہ ام من خلفنا تو اس جواں کا دم نکل گیا۔ جب کفن لگے اور لوگ باہر نکل گئے تو یعقوب بن جعفر نے اور کہا کہ ہم سے درمیان معاہدہ تھا سورہ یس پڑھنے کا اور آپ نے والصفات پڑھنے کا حکم دیا۔ فرمایا جب کسی پر موت کی سختی ہو تو یہ سورہ پڑھنے سے دم نکل جاتا ہے۔ (ص)

## باب ۹

### قبلہ رو کرنا

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میت کا منہ قبلہ کی طرف کرو اور یہ اس طرح کہ قبلہ کی طرف پاؤں رہیں۔

۲۔ فرمایا جب کوئی مر جائے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کرو اور غسل دینے کے لئے گڑھا کھودو اور منہ قبلہ کی طرف کرو اس طرح کہ تلوسے اور منہ قبلہ کی طرف ہوں۔ (موثق)

۳۔ فرمایا حضرت نے میت کے دونوں تلوسے قبلہ کی طرف رہیں۔ (حسن)

## باب ۱۰

### مومن قبض روح کو مبرا نہیں جانتا

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن اپنے رب کو قسم سے کہے کہ وہ اس کو اس وقت نہ مار تو وہ کبھی نہ مارے گا (لیکن مومن ایسا کرتا نہیں) جب موت کا وقت آتا ہے تو اللہ دو پہاڑوں کو بھیجتا ہے (ایک کا نام مغیرہ ہے اور دوسری کا سنجیدہ، مغیرہ کا کام یہ ہے کہ اس کے دل سے اہل ایمان کو بھلا دیتی ہے اور سنجیدہ اس کا دل دنیا سے ہٹا کر خدا کی طرف لگاتی ہے۔ (مجتہد))

۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن پر قبض روح کے وقت سختی کی جاتی ہے فرمایا نہیں، خدا کی قسم جب ملک الموت قبض روح کے لئے آتا ہے تو اس سے کہتا ہے اے خدا کے دوست بے چین نہ ہو، ڈرو مت قسم ہے اس خدا کی جس نے محمد مصطفیٰ کو مبعوث بر رسالت کیا۔

میں تیرے اور پیرے باپ سے زیادہ شفیق و مہربان ہوں جو اس وقت موجود ہوتا، اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ اس وقت رسول اللہ، امیر المومنین، فاطمہ، حسن اور حسین اس کے سامنے ہوں گے اور اس سے کہا جائے گا یہ رسول خدا، امیر المومنین، فاطمہ، حسن و حسین اور ائمہ طاہرین تشریف فرما ہیں پس وہ آنکھ کھولے گا اور دیکھے گا۔ پھر خدا کی طرف سے ایک منادی ندا ہے گا۔ اے محمد و آل محمد کی طرف اطمینان رکھنے والے نفس اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ تیرے لئے تو اب پیہ میرے خاص بندوں یعنی محمد و آل محمد میں داخل ہو میری جنت کے اندر، پس خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں کہ بندہ مومن کی روح آسانی سے نکال جائے اور منادی سے کہے۔ (رض)

## باب

### مومن اور کافر کیا دیکھتا ہے

اربعہ کا بیان ہے کہ حجہ سے صادق آل محمد نے فرمایا۔ روز قیامت اللہ اپنے بندوں سے اس کے سوا قبول نہ کرے گا۔ جس (اعتقاد) پر تم ہو اور اس کا اقرار تم میں سے کوئی نہ کرے گا۔ جب تک وہ آنکھ کے سامنے نہ ہو اور ایسا اس وقت ہو گا جب روح بدن سے نکل کر ہسٹن تک پہنچ جائے گی اور اشارہ کیا اپنی رنگ گردن کی طرف، پھر حضرت نے تاکید کیا علی میرے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے اشارہ کیا کہ آپ سے سوال کروں، وہ کیا دیکھے گا۔ یہ میں نے غالباً اس بار کہا۔ ہر بار یہی جواب ملا، دیکھے گا اس کے سوا کچھ نہ بتایا۔ پھر حضرت بیٹھے اور فرمایا۔ اے عقبہ میں نے چاہا تھا تم نہ جانتو تو اچھا ہے۔ میں نے کہا یا بن رسول اللہ میرا دین آپ کے دین کے ساتھ ہے جب غیر علم دین چلا گیا تو پھر کیا رہا۔ مجھے ہر وقت آپ سے دریافت کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ پس میں رو دیا۔

حضرت نے تسلی دی اور فرمایا ان دونوں کو دیکھے گا۔ میں نے کہا۔ وہ دونوں کون ہیں فرمایا حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ اے عقبہ کوئی مومن ہرگز نہ مرے گا جب تک ان دونوں کو نہ دیکھے گا۔ میں نے کہا وہ پھر دنیا کی طرف لوٹے گا فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا دونوں حضرات اس سے کچھ کہیں گے۔ فرمایا ہاں دونوں ایک ساتھ داخل ہوں گے۔ رسول اللہ سر ہانے ہوں گے اور علیؑ پانچویں آنحضرت اس پر جھک کر فرمائیں گے۔ اے دوست خدا بشارت ہو تجھے، میں خدا کا رسول ہوں میں تیرے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہوں جو تو نے دنیا میں چھوڑی ہے پھر رسول انھیں گے اور حضرت علیؑ اس سے فرمائیں گے۔ اے ولی خدا تجھے بشارت ہو۔ میں ہی وہ علی ہوں جسے تو دوست رکھتا تھا۔ میں تجھے نفع پہنچاؤں گا۔ پھر امام علیؑ سلام نے فرمایا۔ یہ کتاب خدا میں ہے۔ میں نے کہا کہاں۔ فرمایا سورہ یونس میں ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور متقی بنے ان کے لئے بشارت ہے دنیا و آخرت میں اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی یہی بڑی کامیابی ہے۔ (رض)

۲۔ پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب کہ بیچ میں سے کلام قطع ہو گیا تھا کہ رسول اللہ اور جس کو اللہ چاہے اس کے پاس آئیں گے۔ حضرت داہمی رات بیٹھیں گے اور حضرت علی بائیں طرف، حضرت رسول خدا اس سے فرمائیں گے کیا تو ان سے ملنے کی آرزو نہ رکھتا تھا۔ پس یہ تیرے امام ہیں اور جس عذاب سے تو ڈرتا تھا اس سے تجھے امان دی گئی۔ پھر اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور رسول فرمائیں گے یہ جنت میں تیرا مقام تو چاہے تو ہم تجھے دنیا کی طرف لوٹادیں اور وہاں سونا چاندی تیرے لئے فراہم کر دیں۔ وہ کہے گا۔ اب مجھے دنیا میں جانے کی حاجت نہیں، اس کے بعد اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا پیشانی عرق آلود ہو جائے گی ہونٹیں مسکرائیں گے تھکنے پھیل جائیں گے اور بائیں آنکھ میں آنسو آ جائیں گے اور جب روح بدن سے نکل جائے گی تو اس پر وہ چیز پیش کی جائے گی۔ جیسے اس وقت پیش کی گئی تھیں جب وہ جسم میں تھی پس اب وہ آخرت کا ہو گا غسل پینے والا اسکو غسل دینا اور پلٹنا پینے والا پلٹنا پینا اور جب کفن پلٹنا جائیگا اور جنازہ بڑکھا جائیگا تو اس کی روح لوگوں کے آگے آگے ہوگی اور ارواح مؤمنین اس سے ملاقات کریں گی اور اسلام کے بشارت دیں گی اس چیز کی جو اللہ نے جنت کی نعمتوں سے اس کے لئے چھینا کی ہوگی۔ جب اسے قبر میں رکھا جائے گا تو روح لوٹائی جائے گی اس کے جسم میں جو اس سے سواں ہوگا اس چیز کا جس کو وہ جانتا ہے جب وہ جواب دے دینگا تو جنت کا دروازہ اس پر کھولا جائیگا جو رسول اللہ نے دکھایا تھا پس وہ اس میں داخل ہوگا در آنجا لیکہ اس میں نور ہوگا۔ اور خوشی اور خوشبو۔

راوی نے پوچھا پھر خدا تیرا کیا ہے فرمایا میں نے اس سے تعلق نہیں۔ اس کی قبر کی زمین یہ کہہ کر دوسری زمین پر فخر کرے گی میری پشت پر یہ مومن چلا تیری پشت پر نہیں مارنے والے سے کہے گی۔ واللہ میں تجھ کو دوست رکھتی تھی جب تومیے اوپر چلتا تھا اب تجھ پر میرا تھرن ہے تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں پس وہ اسکی حدنگاہ تک کشا وہ ہو جائے گی۔ (ص)

۳۔ سعد بن يسار راوی ہے کہ میں ساہور کے دو بیٹوں میں سے ایک کے پاس گیا۔ یہ دونوں صاحب فضل و ورع اور متواضع تھے ان میں سے جو بیمار ہوا میرا لگان ہے کہ اس کا نام ذکر یا تھا اس کی موت کے وقت میں موجود تھا اس نے اپنا ہاتھ پھیلا یا اور کہا۔ اے علی آپ نے میرا ہاتھ تو رانی کر دیا۔ میں اس کے بعد امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا محمد بن مسلم بھی وہاں موجود تھا۔ میں جب چلا تو حضرت کا نوکر مجھے بلانے آیا۔ غالباً مسلم نے یہ واقعہ حضرت سے بیان کر دیا تھا۔ جب میں واپس آیا تو فرمایا جس کی موت کے وقت تم موجود تھے اس نے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا اس نے کہا تھا۔ اے علی آپ نے میرا ہاتھ روشن کر دیا۔ فرمایا واللہ اس نے حضرت کو دیکھا تین بار ایسا فرمایا۔ (مجموع)

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ کو کچھ سنا۔ تم میں سے بعض ایسے ہیں جن کی توبہ قبول کی جائے گی اور اللہ کبھی دیکھا اور نہیں ہے تمہارا درمیان کوئی ایسا جن پر غلط کیا جائے اور خوشی اور آنکھوں کی سٹنڈوں دیکھے مگر اس وقت جب روح بہاں پہنچے گی

اور اشارہ کیا اپنی خلق کی طرف، پھر فرمایا اس کے اختصار کے وقت، حضرت رسول خدا، حضرت علی اور حضرت جبرئیل آئیں گے۔ اور ملک الموت علیہم السلام حضرت علیؑ کے قریب ہوں گے اور فرمائیں گے یا رسول اللہ یہ ہمارا دوست ہے لہذا آپ بھی اسے دوست رکھئے۔ حضرت جبرئیل فرمائیں گے یہ اللہ اس کے رسول اور آل رسول کو دوست رکھنے والا ہے لہذا تم بھی اسے دوست رکھو اور اس کے ساتھ نرمی کرو، پس ملک الموت اس کے پاس آکر کہے گا اے بندہ خدا۔ میں نے تیری گردن آزاد کی اور تیری برأت کا پروانہ لے لیا۔ (موتقی)

تو نے زندگی دنیا میں چونکہ صاحبان عصمت کبریٰ سے تسک کیا تھا یہ اس کا اجر ہے وہ بہ توفیق کہے گا وہ کیا ہے فرشتہ کہے گا وہ ولایت علی ابن ابیطالب ہے وہ مومن کہے گا صحیح ہے فرشتہ کہے گا جس عذاب آخرت سے تو ڈرتا تھا، اللہ نے تجھے اس سے امان دے دی اور جس چیز کی تجھے امید تھی تو نے پالی اور بشارت ہو رسول اللہ اور علیؑ و فاطمہؑ کے ساتھ رہنے کی، پھر بلکے سے اس کی جان نکالے گا اور پھر جنت سے کفن اور جنت سے مشک و ادھر کا حوض اس کے لئے لائے گا۔ پس اس کا کفن اسے دیا جائے گا اور اسی حوض سے دفن کیا جائے گا۔

پھر اس کو جنت کا زرد لباس پہنایا جائے گا۔ جب اس کو قبر میں رکھیں گے تو جنت کا ایک دروازہ اس پر کھل جائے گا اور بڑی راحت نصیب ہوگی۔ پھر اس کے سانسے اور دائیں بائیں ایک ہینڈ مسافت کی زمین پھیلا دی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا اب اپنے فرش پر دو پہنوں کی طرح سو۔

بشارت ہو تجھے راحت و آرام کی اور نعمتوں سے بھری جنت کی۔ تیرا رب تجھ سے ناراض نہیں، پھر وہ جنت میں آل محمد کی زیارت کرے گا ان کے ساتھ کھائے گا اور ان کے ساتھ ان کا پانی پیئے گا اور ان کی مجالس میں ان سے باجیت کرے گا۔ ظہور قائم آل محمد تک یہی صورت رہے گی۔ جب حضرت ظہور فرمائیں گے تو یہ مومنین لبیک لبیک کہتے ہوئے حضرت کے پاس آئیں گے اس وقت شک کرنے والے حیران رہ جائیں گے۔ مومنین کم ہونگے اور موجود لوگ ہلاک ہوں گے اور مقرب لوگ نجات پائیں گے، حضرت رسول خدا، حضرت علیؑ سے فرمائیں گے۔ تم میرے بھائی ہو اور تمہارے اور میرے درمیان وعدہ گاہ واری اسلام ہے۔

جب کافر کے مرنے کا وقت آتا ہے تو حضرت رسول خدا، حضرت علیؑ، جبرئیل اور ملک الموت آتے ہیں حضرت علیؑ کہتے ہیں یا رسول اللہ یہ ہم سے دشمنی رکھتا تھا۔ پس آپ بھی اس کو دشمن رکھئے۔ حضرت جبرئیل سے فرماتے ہیں یہ وہ ہے جو بغض رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول اور اہلبیت رسول سے پس جبرئیل اس کو دشمن جائیں گے اور اس پر سختی کریں گے ملک الموت اس کے پاس آکر کہیں گے۔ اے بندہ خدا میں نے تیری ربانی اور برأت کا پروانہ لے لیا ہے کیا تو نے صاحبان عصمت کبریٰ سے زندگی دنیا میں تسک کیا تھا وہ کہے گا نہیں، ملک الموت کہیں گے اے دشمن خدا، تجھے غضب خدا عذاب خدا اور آتش جہنم کی بشارت ہو جس عذاب سے تو ڈرتا تھا وہ آگیا۔ پھر سختی سے اس کی روح قبض کی جائے

گی اور زمین سوٹھی یا طین کو اس پر مسلط کیا جائے گا کہ اس کے منہ پر تھوکیں گے اور اس کی رشح کو اذیت دیں گے اور جب قبر میں جائے گا تو جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس پر کھول دیا جائے گا اور اس پر دروازہ کا دھواں اور شعلے پکیں گے۔ (ص)

۵۔ راوی نے حضرت علی سے سنا

واللہ جو شخص میری عداوت پر مرے گا وہ اپنی موت کے وقت مجھے دیکھنا برا سمجھے گا اور جو میری محبت پر مرے گا وہ مجھے محبت کی نظر سے دیکھے گا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے اور رسول اللہؐ اپنی طرف ہوں گے (مجموعہ) میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ مرتے وقت میت کی آنکھوں میں جو آنسو آجاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ رسول اللہؐ کو دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ جب آدمی کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے تو خوشی سے آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں اور بننے لگتا ہے۔ (مجموعہ)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب رشح کھینچ کر صلیق تک آجاتی ہے تو موت کا فرشتہ اس سے کہتا ہے۔ اے فلاں جس سے تیرا امید دنیا میں وہ ایسے تھی اب اس سے ناخوشی ہے یعنی اب دنیا کی طرف پلٹنا ممکن نہیں اور جس سے لڑ رہا تھا اب اس سے امان ہے۔ (مرسل)

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب آدمی کی رشح کھینچ کر سینہ تک آجاتی ہے تو وہ رسول اللہؐ کو دیکھتا ہے حضرت اس سے فرماتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں مجھے بشارت دیا ہوں فرمایا پھر وہ علیؑ کو دیکھتا ہے آپ فرماتے ہیں علیؑ ہوں جسے تو دوست رکھتا تھا کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے فنا کر دے پہنچاؤں، میں نے کہا یہ دیکھنے کے بعد کیا کوئی دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ فرمایا نہیں اور اس سے بڑی بات یہ ہے کہ خدا نے قسراکین میں سے مایا ہے۔ اے ایمان اور تقویٰ والو تم کو بشارت ہو دنیا و آخرت کی زندگی میں، اور اللہ کے کلمات بدلنے والے نہیں (مرسل)

۸۔ ابن یعفور کہتا ہے کہ خطاب جہنی ہمارا اشتریک کا رہتا اور پگٹا ناہی تھا۔ بغض آل محمدؐ میں اس کی صحبت تھی۔ نجدہ سردری ناہی سے میں ایک روز بلحاظ میل چل اور تقیہ اس کے پاس گیا وہ بکانت نزع پہنوش تھا اور کبہرھا تھا لے علی تمہارا اور میرا معاملہ کیسا سخت ہے۔ میں نے یہ واقعہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا اب کبہر کی قسم اس نے ضرور علیؑ کو دیکھا۔ تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ (مرسل)

۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا، جب رشح تم میں سے کسی کی کھینچ کر آئے گی تو کہا جائے گا تو دنیا کے جس رشح و رحم سے ڈرتا تھا اس سے کچھ امان ملی اور کہا جائے گا رسول اللہؐ اور علیؑ و فاطمہؑ تیرے سامنے ہیں۔

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب مومن کی موت کا وقت قریب آئے تو اس کا چہرہ اس سے زیادہ سفید ہو جاتا ہے جو اس کا اصلی رنگ ہو اور پیشانی سے پسینہ نپکتا ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں اور یہ وقت جان نکلنے کا ہوتا ہے

ہے اور کافر کی روح سختی سے نکلتی ہے اور اس کی باجھیں اونٹ کی طرح پھیل جاتی ہیں اور اونٹ کی طرح جان کا تختی ہے (رض)  
۱۱۔ میں نے ابو عبد اللہ سے پوچھا جو اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے۔ فرمایا تمھیک ہے۔ میں نے کہا ہم تو موت کو بُرا ہی جانتے ہیں۔ فرمایا جو تم نے خیال کیا ہے ایسا نہیں ہے اس کا اظہار تو معائنہ کے وقت ہوتا ہے جب وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جسے دوست رکھتا ہے پھر کوئی چیز اُسے اُگے بڑھنے سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی ایسی صورت میں اللہ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کی ملاقات کو، اور جب وہ ایسی چیز کو دوست رکھتا ہے جسے بُرا جانے، تو کوئی چیز اسے لقاے الہی سے زیادہ بُری نہیں معلوم ہوتی۔ پس اللہ بھی اس کو دوست نہیں رکھتا۔

۱۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا جوں کو میں نے آپ کے ایک شیخہ سے سنا ہے جس کی روایت اس نے آپ کے والد سے کی ہے۔ فرمایا وہ کیسا ہے۔ میں نے کہا وہ کہتا تھا کہ لوگوں کا گمان ہے کہ سب سے زیادہ قابل غیبت یہ ہے جس پر ہم ہیں بعض کی جان جب خلق تک آئے گی تو کیا ہوگا۔ فرمایا۔ ہاں اس وقت، نبی، علی، جبرئیل اور ملک الموت اس کے پاس آئیں گے اور یہ فرشتہ حضرت علیؑ سے کہے گا یہ شخص تمہارے اور تمہارے اہلبیت کے دوستوں میں سے ہے وہ فرمائیں گے ہاں یہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہمارے دشمنوں سے ہزار ہے حضرت رسولؐ خدا ہی بات جبرئیل سے کہیں گے اور وہ خدا سے کہیں گے۔ (مجموع)

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب روح نکل کر یہاں تک آجائے گی اشارہ کیا اپنے خلق کی طرف، تو اس کا آنکھیں زیارت نہی و علیؑ سے ٹھنڈی ہوں گی۔ (رض)

۱۴۔ میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اذ ابلفت الخلق م۔ فرمایا جب روح کھینچ کر خلق تک آجائے گی تو اس پر نیند کا غلبہ ہوگا اور جب وہ جنت میں اپنا مقام دیکھے گا تو کہے گا مجھے دنیا کی طرف بلنا دو تاکہ میں اپنے گھر والوں کو مطلع کر دوں اس سے کہا جائے گا یہ ممکن نہیں۔ (مواثق)

۱۵۔ فرمایا جب تم دیکھو آنکھ بے نور ہو گئی اور بائیں آنکھ سے آنسو نکلے اور پیشانی پر پینہ آئے اور ہونٹ سکڑنے لگے اور نتھنے پھیل گئے تو سبجہ لو اس کا وقت آگیا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ ہنسنے تو یہ بھی دلائل موت سے ہے اور فرمایا جب تم دیکھو کہ اس کا چہرہ بے رونق ہو گیا اور داہنی آنکھ سے آنسو نکلے تو جان لو یہ (کافر کی) موت کا وقت ہے۔

## باب

## مومن و کافر کی روح نکلتا

۱۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، اللہ حکم دیتا ہے ملک الموت کو، پس وہ لوٹتا ہے مومن کی روح کو تاکہ اس کے گناہوں



میں تسخیف ہوا اور اس کی روح کو آسانی سے نکالتا ہے مگر لوگ کہتے ہیں فلاں پر موت کا وقت سخت ہے یہ اہانت  
حکم الہی ہے اور بطور دعا راوی نے کہا۔ خدا اس سے بچلے۔ یہ بھی ایسا ہی کہتا ہے اس کے لئے جن پر اللہ کا غضب  
ہو۔ اور جو اللہ کو دشمن رکھتا ہے تو ملک الموت کو حکم دیتا ہے کہ اس کی روح کو اس طرح کھینچے جیسے گرم لोہے کی  
سلاخ جنتری میں سے کھینچی جاتی ہے لوگ کہتے ہیں فلاں شخص پر موت آسان ہو گئی لوگوں کو کیا خبر کہ کس مرنے والے پر  
کیا گزرتی ہے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ اپنے ایک صحابی کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ مرنے کے قریب تھا اور فرمایا  
اے ملک الموت میرا یہ صحابی مومن ہے اس نے کہا اے محمد بتا رت ہو کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں اور جان لو  
لے محمد جب میں اولاد آدم میں سے کسی کی روح قبض کرتا ہوں تو گھروالے جزع و ذرع کرتے ہیں میں ان کے گھر کے ایک گوشے  
میں ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں یہ دونوں بیٹنا کیسا، خدا کی قسم میں اس کی موت کے وقت سے پہلے نہیں آیا اور نہ میں نے  
اس کے گناہوں کی وجہ سے قبض روح کیا ہے اگر تم چپ رہو گے اور صبر کرو گے تو جزا پاؤ گے اور اگر بیہراری کا اظہار  
کرو گے تو گنہگار ہو گے یہ سمجھ لو میں تمہارے درمیان بار بار آؤں گا۔ گناہوں سے ڈرو، مشرق و مغرب میں کوئی گھر یا خیمہ  
ایسا نہیں ہے کہ میں ہر روز چار پانچ بار ان کے چہروں سے اندازہ نہ کرتا ہوں میں ان کے چھوٹے بڑے ہر ایک کو جانتا ہوں  
اگر میں ایک ٹھکر کی روح قبض کرتا ہوں تو مجھے اس پر قدرت نہیں جب تک میرے رب کا حکم نہ ہو۔  
رسول اللہ نے فرمایا ایک فرشتہ اوقات نمازیں دیکھ بھال کرتا ہے اگر پابند نماز پاتا ہے تو اس کو تلقین کرتا ہے  
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور شیطان کو اس کے پاس سے ہٹا دیتا ہے (مرسل)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص انصار میں سے حضرت رسول خدا کی خدمت میں آیا اور اس کی ایمانی حالت اچھی  
تھی حضرت اس کی موت کے وقت تشریف لائے ملک الموت کو اس کے سر پانے پایا رسول اللہ نے فرمایا۔ اے ملک الموت اس کے ساتھ نیکی کر ویہ  
مومن ہے۔ ملک الموت نے کہا۔ لے محمد آپ خوش رہیں میں تو ہر مومن پر شفیع ہوں اور لے محمد جب میں قبض روح کے لئے  
کسی آدمی کے پاس آتا ہوں اور اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اس کے قائدان والے چینی لگتے ہیں میں اس کی روح کو بیکر  
گھر کے ایک گوشے میں ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں خدا کی قسم ہم نے ظلم نہیں کیا اور نہ موت کے وقت سے پہلے روح قبض  
کی ہے اگر تم مرضی خدا پر راضی ہو گے اور صبر کرو گے تو اجر پاؤ گے اور بے صبری ظاہر کرو گے اور غصہ کرو گے تو گنہگار ہو گے  
تم ہم پر غصہ نہ کرو ابھی ہمیں تمہارے پاس بار آنا ہے ایسی باتوں سے ہڈی کرو، خشکی اور تری میں کوئی گھر اور کوئی خیمہ یا  
نہیں کہ میں ہر روز اوقات نمازیں ان کو تلاش نہ کرتا ہوں میں ان کے نفس اور ان کے رنگ کو جانتا ہوں۔ اے محمد میں بغیر  
اذن رب ایک ٹھکر کی روح قبض نہیں کر سکتا جب مومن کی موت کے وقت آتا ہوں تو تلقین کرتا ہوں۔  
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (ض)

## باب دفن میں تعمیل

- ۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگو! اللہ نے فرمایا ہے میں اس سے محبت نہیں کرتا جس کے بہا، کوئی مرگیا ہو اور وہ دفن کے لئے صبح کا انتظار کرے یا دن میں کوئی مرا ہو اور وہ رات کا انتظار کرو۔ دفن میں انتظار نہ کرو۔ سورج کے طلوع یا غروب کا جلدی کرو ان کے دفن کرنے میں۔ اللہ کی رحمت تم پر ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی رحمت آپ پر بھی ہو۔
- ۲۔ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی مرحائے اول نہ رہیں تو اس کے دفن میں تاخیر نہ کرو اور اس کو قبر میں جلد پہنچاؤ۔

## باب نادر

۱۔ فرمایا حضرت نے جب کسی میت کو اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں گھس کر کھینچتا ہے۔ (رض)

## باب زن حائض اور خدمت مریض

- ۱۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی عورت مریض کے سر ہانے بجائے حیض اس کی جان کنی کے وقت بیٹھی ہو تو کیا کیا جائے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ مریض کی کوئی خدمت انجام دے رہی ہو لیکن اگر اس کی قربت سے کوئی خون ہوتا ہے پٹا دیا جائے کیونکہ ملائکہ کو ایسی عورت سے اذیت ہوتی ہے۔ (مولانا)

## باب غسل میت

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم غسل میت دینا چاہو تو اس کی شرمگاہ پر کوئی پردہ ڈال دو جو اسے چھپائے غسل کی ابتدا کرو اس کے دونوں ہاتھ اور سر سے تین بار آب سرد سے دھوؤ اس کے لیو بدن کو، پہلے داہنی طرف سے، پھر بائیں طرف سے، شرمگاہ کو دھونا چاہو تو ایک پاک صاف کپڑا اپنے بائیں ہاتھ پر لپیٹو اور اسے اس کپڑے کے نیچے داخل کر دو جو میت کی شرمگاہ پر ہے۔ شرمگاہ پر بغیر نظر کئے ہوئے اسے دھوؤ۔ جب آب سرد کے غسل سے فارغ ہو جاؤ تو آب کا نور سے غسل دو، پھر سادہ پانی سے، جب تینوں غسل سے نمٹ جاؤ تو خشک کپڑے سے تری کو جذب کرو۔ (حسن)

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ سے غسل میت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: اولیٰ آب سدر سے غسل دو، اس کے بعد دوسرا غسل آب کافور اور اکیلے مالک (ایک دو آدھی مالک) اگر مل جائے اور تیسرا آب خالص سے۔ میں نے کہا: ٹرنے کے لئے صرف یہی تین غسل ہیں۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا کیا وہ تین غسل بدن پر کپڑا ہے۔ فرمایا: اگر تمہیں کے بچے غسل دینا ممکن ہو تو دوبا جائے۔ اور فرمایا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ غسل سینے والا ہاتھ پر کپڑا پدید نہ آئے۔ (ص)

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میت کے تین غسل ہیں آب سدر سے، آب کافور اور آب خالص سے، پھر کفن کیا جائے اور نہ تو باریک دالنے اپنے وصیت نامہ میں لکھا تھا مجھے تین کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ ایک ان کی روانے یعنی، ایک قمیص اور ایک اور کپڑا، میں نے پوچھا ایسا کیوں لکھا، فرمایا لوگوں کے کہنے کے خوف سے، پھر عمامہ باندھنے کو لکھا پھر وٹن کے لئے زمین کھودنے کا حکم دیا کہ ہمارا نشان ہو اور مجھے حکم دیا کہ قبر چار انگلیوں کے برابر اونچی ہو اور قبر پر پانی چھرا کرنا اچھا ہے۔ (ص)

۴۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غسل میت کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا: اس کے پیروں کے تلوے قبلہ کی طرف کر دو۔ پھر اس کے بدن کے جوڑے آہستہ مٹاؤ اگر کوئی امر مانع ہو تو چھوڑ دو اور اس کی شہد گاہ کو تین بار آب سدر، تین بار صابون وغیرہ سے خوب دھوؤ اور زیادہ پانی ڈالو، پھر دونوں ہاتھوں سے مٹاؤ، اس کے بعد سر کی طرف آؤ۔ پہلے داہنی طرف کا حصہ دھوؤ تری سے سستی سے اپنے کو بچاؤ اور اچھا غسل دو، پھر بائیں طرف کوٹ دلاؤ تاکہ داہنی طرف کا حصہ ظاہر ہو، پھر سر سے پیر تک دھوؤ اور ہاتھ سے مٹاؤ اس کی پشت اور پیٹ کو تین بار دھوؤ، پھر داہنی طرف کوٹ دو تاکہ بائیں حصہ نمایاں ہو، پھر اسے سر سے پیر تک دھوؤ اور اس پشت اور پیٹ کو تین بار دھوؤ، جب سدر سے غسل لے چکو تو اس کے بعد دوسرا غسل شروع کر دو آب کافور سے، پہلے تین بار اپنے ہاتھ سے لگے لگے اس کے پیٹ کو مٹاؤ۔ پھر سر کی طرف آؤ اور جیسے پہلے کیا تھا کر دو اولیٰ آؤں داڑھی سر اور چہرہ کو دونوں طرف سے دھوؤ آب کافور سے تین بار پھر بائیں طرف کوٹ دو تاکہ داہنی طرف کا حصہ نمایاں ہو۔ پھر سر سے پیر تک تین بار دھوؤ اور اپنا ہاتھ کاندھوں کے نیچے بغلوں میں بے جاؤ اور ان کو دھوؤ اور ہاتھ اور بازو پہلو سے ملے رہیں جو کچھ بھی دھوؤ اور بغلوں کے ساتھ ہتھیلیاں بھی دھوؤ۔

پھر چیت نشاؤ اور آب خالص سے اسی طرف غسل دو، پہلے شہد گاہ سے شروع کرو پھر سر اور داڑھی کی طرف آؤ اور سادہ پانی سے غسل دو، جیسے پہلے دیا تھا، پھر کپڑے سے صاف کر دو اور پیٹ کے نیچے رونی رکھو اور زیادہ رکھ کر پھیلاؤ پھر رونی کو کپڑے سے کس کر بانڈھو تاکہ کسی چیز کے نکلنے کا خوف نہ رہے اور مردہ کو بٹھاؤ میت اور اس کے کانوں میں کوئی چیز نہ رکھو اگر کانوں سے کوئی چیز نکلے کا خوف ہو تو رکھ دو ورنہ کچھ نہ کر دو۔ اور اگر رونی رکھ دو تو کچھ حرج نہیں اور رونی کے ناخن نہ کاٹو یہی صورت عورت کے لئے ہے۔

۵۔ فرمایا جب غسل کا ارادہ ہو تو میت کو غسل لینے کی جگہ قبلہ رو لٹاؤ اگر وہ قمیض پہنے ہے تو قمیض کو اس کے ہاتھوں میں سے نکالو اور اس کی مشرہ نگاہ پر ڈالو اور اسے اٹھا کر پیروں کی طرف سے نکالو اور اگر قمیض نہ ہو تو مشرہ نگاہ پر کپڑا ڈالو، بری کے تھوڑے سے پتے ایک طشت میں ڈالو اور ان پر پانی ڈال کر ہاتھوں سے مٹو تاکہ جھاگ نکل آئے ان جھاگوں کو کسی طرف میں رکھو اور آخر ہالے جھاگ پانی کے گھڑے میں ڈالو پھر اپنے ہاتھ تین چار بار دھوؤ جیسے غسل جنابت کے وقت تین بار دھوتے ہیں کہنیوں تک، پھر میت کی مشرہ نگاہ کو خوب دھوؤ اور پوری کوشش کرو کہ پانی میت کے ہاتھوں میں نہ جائے اور کانوں کے اندر بھی، پھر اس کو بائیں طرف کر دو۔ پھر پانی نصف حصہ سر سے لے کر پیروں تک ہساؤ اور بدن کو ہلکے ہلکے مٹو اور اس طرف اس کی پیٹھ اور پیٹ کو ہلکے سے دھوؤ پھر اسے داہنی طرف کر دو پھر اس طرف کر دو یہی طریقہ کیا تھا، پھر گھڑے کا پانی گرا دو اور گھڑے کو سادہ پانی سے دھوؤ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ، پھر برتن میں پانی بھرو اور جس طرح پہلے غسل دیا تھا غسل دو، میت کے ہاتھوں سے ابتداء کرو۔ پھر مشرہ نگاہ کو دھوؤ پھر پیٹ کو ہلکے ہلکے دھوؤ اگر کوئی شے برآمد ہو تو اسے صاف کر دو۔

پھر اس کا سر دھوؤ پھر بائیں طرف کر دو اور داہنی طرف کا حصہ دھوؤ اور اس کی پشت اور پیٹ بھی پھر داہنی طرف کر دو کہ پانی بائیں طرف کا حصہ دھوؤ، جیسے پہلی بار دھوؤ یا تھا پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور گھڑا بھی دھوؤ سادہ پانی سے۔

اور سادہ پانی سے نہلا دو، جیسے پہلے دو بار غسل دیا ہے پھر پاک کپڑے سے بدن خشک کرو اور پھر روئی لو اور اس پر تھوڑا سا کافور ڈالو اور اس کو میت کی اگلی کھپن مشرہ نگاہ پر رکھو اور کچھ روئی میت کی ڈبر پر رکھو تاکہ کوئی شے اس سے باہر نہ نکلے، اور ایک لمبا کپڑا جو جس کا عرض ایک بالشت ہو اور اس کو دونوں کونوں پر باندھو اور دونوں رانوں کو اچھی طرح ملاؤ اور بطور ننگوٹ کے دونوں کو کس کر باندھو پھر اس کا سر پیروں میں سے نکالو اور داہنی طرف لے جاؤ اور ننگوٹ کی طرح باندھو، یہ کپڑا بہت لمبا ہونا چاہیے جو کونوں اور دونوں رانوں اور گھٹنوں کو اچھی طرح لپیٹ لے۔

۶۔ میں پوچھا اگر میت کو کھلے مقام پر نہلا جا جائے تو فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن پردہ کے اندر ہو تو مجھے زیادہ پسند ہے (میں)

## باب حنوط و کفن

۱۔ حنوط و کفن کے بارے میں فرمایا۔ پہلے چادر پھیلاؤ پھر اس پر انار رکھو نیچے کی طرف اور کفنی کا اگلا حصہ میت پر ڈالو پھر ملا ہو اکانور۔ لو اور اسے میت کی پیشانی پر مقام سجدہ پر رکھو، پھر کافور ہر چوڑے پر ملا سر سے لے کر

پیر تک سرگردن، مٹانوں کہنیوں اور بدن کے ہر جوڑے پر ملو، پیروں پر بھی اور پتیلیوں پر بھی، پھر کفنی کا اگلا حصہ میت کو ذرا سا اٹھا کر ڈالو اور کفنی سلی ہوئی اور کڑھی ہوئی نہ ہو، پھر دو شاخیں تازہ ہری خڑے کی بقدر ایک ہاتھ کے لمبی لوٹان میں سے ایک اس طرح رکھو کہ نصف پینڈلی پر رہے نصف ران پر اور دوسری کو میت کی داہنی بغل میں رکھو۔ اور اس کی آنکھ کان اور چہرہ پر نہ تو روئی رکھو اور نہ کانور، پھر عمامہ باندھو، بیچ کا حصہ اس کے سر پر دائرہ کی صورت میں بیچ دو اور پھر دونوں سرے سینہ پر ڈال دو۔ (مسئل)

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ کو کفن کیسے دیا گیا تھا۔ فرمایا میں کپڑوں میں دو صحاری تھے۔ مضافات عمان کے بنے ہوئے اور ایک جبرہ کی چادر تھی۔ (مض)

۷۔ فرمایا جب میت کو کفن تھے چکو تو تمھوڑا سا کافور اور ذریہ (ایک قسم کی خوشبو اس کے اوپر چھڑک کر) (موتوق)

بہر فرمایا جب میت کو حنوط کرو تو سجدہ کے مقامات پر اور کل جوڑوں پر ملو اور دائرے پر بھی اور سینہ پر بھی رکھو اور مرد و عورت کے حنوط کی صورت یکساں ہے اور کافور کو انگلیں پر رکھ کر نرم نہ کرو۔ (حسن)

۵۔ ہم نے حضرت سے پوچھا کیا عمامہ داخل کفن ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔ واجب کفن تین کپڑوں میں ہے اور ایک پوری چادر جو پورے بدن کو ڈھانپ لے اس سے کم نہیں اور جو زیادہ ہوں سنت ہے جبکہ پانچ کپڑوں سے نہ بڑھے اس سے زیادہ ہو تو بدعت ہے حضرت رسول خدا نے عمامہ کا حکم دیا ہے اور حضرت کے سر پر عمامہ باندھا گیا تھا۔ جب ہم مدینہ میں تھے تو ابو عبیدہ کے مرنے پر ایک شخص کو ہمارے پاس ایک دینار سے کہ بھیجا گیا کہ تم اس کے لئے حنوط اور عمامہ خریدیں۔ پس ہم نے خریدی۔ (مض)

۶۔ فرمایا حضرت نے میت کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ سولے عمامہ اور ران بیچ کے، جس سے کولہوں کو اس طرح باندھا جائے کہ اگر کوئی شے نکلے تو ظاہر نہ ہو۔ ران بیچ اور عمامہ دونوں ضروری ہیں۔ مگر داخل کفن نہیں۔

۷۔ فرمایا حضرت نے میرے والد نے وصیت نامہ لکھا کہ مجھے تین پارچوں میں کفن دیا جائے ایک وہ چادر جس میں جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اور ایک کپڑا اور ایک قمیص، میں نے کہا آپ یہ کیوں لکھتے ہیں۔ فرمایا مجھے یہ بخون ہے کہ لوگ تم سے چار یا پانچ کپڑوں میں کفن دینے کو کہیں گے، اگر ایسا ہو تو تم نہ کرنا اور میرے سر پر عمامہ باندھنا، کفن ایسا ہو کہ سانسے بدن کو پیٹ لے۔ (حسن)

۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں غسل دیتا ہوں مردوں کو، فرمایا غسل دو تو نرمی سے، بدن پر ہاتھ پھیرو اور نہ نہیں اور نہ کانوں میں کافور ڈالو اور جب عمامہ باندھو تو عروں کی طرح نہ باندھو، میں نے کہا پھر کیسے

فرمایا بیچ کا حصہ لو اسے میت کے سر پر ڈال کر بیچ کی طرف لے جاؤ اور پھر دونوں کٹانے سینے پر ڈال دو۔ (محبوب)

۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کفن کیسے دیا جائے۔ فرمایا۔ ایک پارچہ لے کر ننگوت کسو، میں نے کہا اور

فرمایا۔ اس کا شمار کسی میں نہیں وہ تو اس لئے ہوتی ہے کہ ٹانگوں کو ملادے تاکہ وہ حصہ باہر نہ رہے اور دونی سے جو کام لیا جائے وہ اس سے بہتر ہے پھر غسل کے وقت نمیں کو پھاڑو اور اسے پیروں سے لکالو، کفنی ترک ہوگی کی اور منقش نہ ہو۔ عمامہ کے دونوں سکر سینہ پر ڈالو۔ (ص)

- ۱۰۔ فرمایا میت کا کفن پانچ پارچوں میں ہو۔ ایک نمیں جس میں ہن نہ ہوں ایک لنگ اور ایک وہ کپڑا جس سے درمیانی حصہ باندھا جائے اور ایک چادر جس میں لپیٹا جائے اور ایک عمامہ سر پر باندھیں۔ (ص)
- ۱۱۔ حضرت نے میت کے عمامہ کے متعلق فرمایا کہ اسے ٹھوڑی کے نیچے لاکر سینہ پر ڈالو۔
- ۱۲۔ فرمایا حضرت نے حنوط سے مراد کافور ہے۔
- ۱۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔

- ابو عبیدہ ہذا کے کفن کے سلسلے میں فرمایا حنوط تو کافور ہی ہوتا ہے لیکن جاؤ جیسا لوگ کرتے ہیں تم بھی کرو۔ (مجمول)
- ۱۴۔ جب مدینہ میں ابو عبیدہ ہذا کا انتقال ہوا تو میں وہاں موجود تھا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پاس ایک دینار بھیجا کہ اس کا حنوط خریدو اور سمجھ لو کہ حنوط کافور ہی کا نام ہے لیکن کرو وہی جیسا لوگ کرتے ہیں جب میں چلا تو میرے پیچھے آئے اور ایک دینار لے کر کہا۔ اس کا کافور خرید لینا۔ (ص)
- ۱۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے حنوط میت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا مقامات سجدہ کو حنوط کرو۔ (موثق)
- ۱۶۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جنازہ کے اوپر حنوط نہ رکھا جلتے۔

## باب عورت کی تکفین

- ۱۔ میں نے عورتوں کے کفن کے متعلق پوچھا۔ فرمایا پانچ کپڑوں میں، ان میں ایکہ اوٹھنی ہے۔ (ص)
- ۲۔ میں نے عورت کے کفن کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ جیسے مرد کو کفن دیتے ہیں اسی طرح عورت کو دیا جلتے۔ ہم اس کے پستان پر سینہ بند باندھتے ہیں تاکہ چھاتیوں سینہ سے علی جائیں اور گڑھ پیچھے کا طن رہے پھر ان دونوں پر کپڑا اس کر باندھیں (ص)
- ۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مرد کے لئے تین کپڑوں میں کفن ہے۔ عورت بڑی ہوتی پانچ کپڑوں میں۔ پشکا، اوٹھنی اور دو لٹانے۔

## باب

# گرم پانی اور انگلیشی کی کراہت

- ۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے کفن کو دھوئی مت دو۔
- ۲۔ منبر یا حضرت نے غسل میت کے لئے پانی گرم نہ کیا جائے اور نہ اس کے آس پاس آگ روشن کی جائے اور نہ مشک سے حنوط کیا جائے۔ (رض)
- ۳۔ منبر فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ کفنوں کو دھوئی مت دو اور نہ کافر کے سوا کوئی اور خوشبو لگاؤ۔ کیونکہ بمنزلہ محرم (احرام باندھنے والا) ہے۔ (رض)
- ۴۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے منہ کیا ہے انگلیشی کو جنازہ کے ساتھ نہ کر چلنے سے۔ (رض)

## باب

# مستحب و مکروہ کفن

- ۱۔ فرمایا مردوں کو نئے کفن دو یہ ان کے لئے باعث زینت ہے۔ (حسن)
- ۲۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ سفید لباس سے تمہارے لئے کوئی اچھا لباس نہیں لہذا اپنے مردوں کو اسی کا کفن دو۔ (ضعیف)
- ۳۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا سفید لباس سے بہتر تمہارے لئے کوئی لباس نہیں، پس اسی رنگ کا لباس خود پہنو اور اپنے مردوں کو اسی کا کفن دو۔ (ضعیف)
- ۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے ہاتھ میں جو لباس کعبہ کا ایک ٹکڑا خریدے اس میں سے کچھ اپنے طرف میں لائے آیا یا تم کو بیچ سکتا ہے۔ فرمایا ہاں اور یہ کہ سکتا ہے اس کو جو روئے کرے۔ اور ساتھ ساتھ حاصل کر سکتا اور طالب برکت ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا میت کو کفن سے سکتا ہے فرمایا نہیں۔ (درسن)
- ۵۔ فرمایا اپنے مردوں کو نئے کفن دو کیونکہ تم ان میں ہیں جسوقت ہو گے۔ (درسن)
- ۶۔ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو شوگر پانچوں میں دشت مہر کا ایک گاؤں ہے جس میں آپ (احرام باندھنے تھے اور حضرت علی بن امین کی قمیص اور عمامہ میں اور ایک چادر میں جو اب چار سو دینار کی برابر

ہے میں نے اسے چالیس دینار میں خریدا تھا۔

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، امام حسن علیہ السلام نے اسامہ بن زید کو سرو کی سرخ چادر میں کفن دیا۔ (ض)

۹۔ فرمایا کفن بردیانی کا ہونا چاہئے اگر نہ لے تو روئی کا ہو اگر عمدہ روئی کا نہ ملے تو ساہرا کا بنا ہوا ہو۔ (ض)

۱۰۔ فرمایا کانے پرٹسے کا کفن نہ دیا جائے۔ (موتوق)

۱۱۔ میں نے پوچھا ایسے پرٹسے کے متعلق جو مہیچ چادر کی طرح بعمرہ میں تیار ہوتا ہے رشیم اور روئی سے، آیا اس کا کفن دیا جاسکتا

ہے جبکہ رشیم کا حصہ روئی سے زیادہ ہو۔ (برسل)

## باب ۱۲

### غسل میت کے لئے پانی اور کافور کی مقدار

۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ غسل کے لئے پانی کی کوئی مقدار ہے۔ فرمایا رسول اللہ نے حضرت علی

سے فرمایا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو چھ مشک پانی غرس (مدنیہ کا کنواں) کنویں سے لینا اور مجھے غسل دینا کف تا

اور حنوط کرنا، جب غسل رکفن اور حنوط سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بٹھا دینا اور جو چاہے پوچھنا، میں تمہاری

ہر بات کا جواب دوں گا۔ (ض)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا جب میں مر جاؤں تو مجھے

چاہ غرس سے نو مشک پانی لے کر غسل دینا۔ (حسن)

۳۔ راوی نے ابو محمد علیہ السلام کو لکھا کہ غسل میت کے لئے پانی کی حد کیا ہے حضرت نے جواب میں لکھا کہ میت کو اسی

غسل دیا جائے کہ وہ پاک ہو جائے نہ زاوی نے پھر لکھا۔ غسل میت کا پانی اگر کثیف پانی والے کنویں میں چلا جائے

تو ناجائز تو نہیں یا ایک شخص نماز کے لئے دھو کرے اور وہ پانی کثیف کنویں میں چلے تو کیا حکم ہے۔ سنہ آیا ایسا پانی تو

چہ بچوں میں جانا چاہیے۔ (صحیح)

۴۔ فرمایا امام نے حنوط سنت میں زیادہ سے زیادہ ۱۳ درہم ہے اور نوا با جبرئیل حضرت رسول خدا کے پاس چالیس

درہم وزنی حنوط لائے، حضرت نے تین حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اپنے لئے رکھا، ایک حضرت علی کے لئے اور ایک

فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے لئے (مرفوع)

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے



## باب

### جریدے

۱۔ فرمایا میثت کے لئے دو جریدے ہوں ایک داہنی طرف رکھا جائے دوسرا بائیں طرف، اور فرمایا جریدہ مفید ہے مومن و کافر کے لئے یہ حدیث ضعیف ہے کافر جریدہ رکھنے کا ہی کیوں یہ تو مکہ اسلام ہے پھر کفر کے ہوتے ہوئے جریدہ کیا فائدہ لے گا۔ (مجمول)

۲۔ سفیان ثوری نے امام سے پوچھا تخفیر کیا ہے فرمایا انصار میں ایک شخص مر گیا۔ حضرت رسول خدا کو اطلاع دی گئی آپ نے مرنے والے کے قریبی رشتہ دار سے فرمایا۔ اپنے ساتھی کے لئے تازگی فراہم کرو، اس نے کہا ہاں کیا فرمایا تازہ جریدے دونوں ہاتھوں کی بغل سے ہتھیلی تک رکھو۔ (مجمول)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرا جریدہ بقدر ایک ہاتھ کے ہو اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی سے اپنے ہاتھ تک، پکڑے کے اندر رکھا جائے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں حضرت ابو عبد اللہ سے بعد میں ملا اور اسی مسئلہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ہاں میں نے عیسیٰ بن عبادہ سے بیان کیا تھا۔ (مرسل)

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یہ کیا بات ہے کہ جب کوئی مرتد ہے تو اس کے ساتھ جریدہ رکھا جاتا ہے فرمایا جب تک وہ تازہ رہتا ہے اس سے حساب و عذاب رکارتا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ بڑا عذاب ایک دن اور ایک ساعت میں ہوتا ہے۔

جب مرتد قبر میں جاتا ہے اور لوگ بعد دفن واپس آتے ہیں تو ہم میثت کی حفاظت کے لئے یہ سامان رکھتے ہیں کہ بعد خشک ہونے کے بھی انشاء اللہ عذاب نہ ہوگا۔ (حسن)

۵۔ فرمایا جریدہ بقدر ایک ہاتھ تک کے ہو ایک ہتھیلی کے پاس جلد بدن سے متصل رکھا جائے اور دوسرا بائیں جانب ہتھیلی کے پاس کفنی سے ملا کر۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ایک جریدہ داہنی طرف رکھا جائے دوسرا بائیں طرف۔ (حسن)

۷۔ میں نے پوچھا جریدہ کیوں رکھا جاتا ہے۔

فرمایا تاکہ جب ہر آپے عذاب سے دور رہے۔ (حسن)

۸۔ حضرت سے کسی نے کہا باب اذنا میثت کے کفنائے وقت ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جن سے مخالفت کا خون کرتا ہوں۔

تو ایسی صورت میں جریدہ کیسے رکھا جائے۔ فرمایا جہاں تک ممکن ہو رکھا جائے۔ (حسن)

۹۔ میں نے کہا کیا جریدہ قبر میں بھی رکھا جاتا ہے۔ فرمایا ہاں رکھ سکتے ہیں۔ (مرسل)

۱۰۔ ہم سوال کیا اگر جریدہ نہ ملے تو کیا کیا جائے۔ فرمایا ہیری کی نکو دی کا بناؤ، ہم نے کہا اگر وہ بھی نہ ملے۔ سنو یا یا بیدکی لکڑی کا لے لو۔ (رض)

۱۱۔ راوی نے کہا جہاں درخت خرم نہ ہو تو کیا جریدہ اس درخت کا بنایا جاسکتا ہے جو وہاں پایا جاتا ہو۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اگر خرم کا جریدہ نہ ملے تو جایز تو ہے لیکن افضل وہی ہے جیسا کہ روایت میں ہے اگر اس کے بدلے انار کی نکو دی ہو تو بہتر ہے۔ (رض)

۱۲۔ میں نے پوچھا جریدہ کفن کے نیچے رکھا جائے یا اوپر فرمایا فیض کے نیچے ناف سے ملا ہوا۔ میں نے کہا کس طرف سنو یا یا داہنی جانب۔ (احسن)

## باب

### میت اگر جنب، حائض یا نفاس والی ہو

۱۔ میں نے کہا اگر میت جنب ہو تو کیسے غسل دیا جائے اور ہانی کتنا ہوا فرمایا۔ اگر کسی غسل جمع ہوں تو ایک غسل جنابت کافی ہوگا اور غسل میت بھی کیونکہ دو چیزیں ایک حرمت میں جمع ہو گئی ہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق زمانہ نفاس میں مر جائے اسے کیسے غسل دیا جائے۔ فرمایا جیسے بجا لت حیات اسے ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے یہی صورت حائض اور جنب کی ہے صرف ایک غسل۔ (موتق)

۳۔ پوچھا ایسی عورت کے پاسے میں جو نفاس میں مری ہو اور کثرت سے خون نکلا ہو اور جلد بدن پر بھی موجود ہو تو فرمایا اسے صاف کرنے کے بعد کفنا یا جائے۔ (رض)

## باب

### جب بچہ عورت کے شکم میں مر جائے

۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس عورت کے متعلق جو مر جائے اس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ سنو یا یا پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال لیا جائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا اگر عورت مر جائے اور بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہو تو شکم چاک کر کے بچہ نکال لیا جائے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بچہ نکال کر شکم کو سس دیا جائے۔

۳۔ فرمایا حضرت علیؑ نے اگر عورت مر جائے اور بچہ اس کے پیٹ میں حرکت کرتا ہو ماسن کا پیٹ چاک کر کے بچہ نکال لیا جائے

اور فرمایا اس عورت کے بلے میں جس کے پیٹ میں بچہ مر گیا ہو اور اس کی جان جانے کا خوف ہو تو کوئی حرج نہیں ایک شخص ہاتھ ڈال کر بچہ کے ٹکڑے کرے اور نکالے۔ (ص)

## باب ۲۵

### میت کے بال یا ناخن کاٹنا مکروہ ہے

- ۱- فرمایا حضرت نے میت کے بال اور ناخن نہ کاٹو اور اگر کوئی شخص ان میں سے گر جائے تو اسے کفن میں رکھ دو۔ (حسن)
- ۲- فرمایا حضرت نے امیر المؤمنین علیہ السلام نے مکروہ جاننا ہے وقت غسل میت کے مونڈنا مونڈنے زہار کا اور بال کاٹنا۔ (حسن)
- ۳- میں نے پوچھا اگر میت کے بدن پر بال ہوں تو انہیں مونڈا جائے اور ناخن تراش دیئے جائیں۔ منسرایا نہیں کچھ نہ کرو غسل سے کر دن کر دو۔ (ص)

## باب ۲۶

### غسل کے بعد اگر کوئی چیز بدن سے نکلے

- ۱- فرمایا اگر غسل کے بعد میت کے سمفوں سے خون یا کوئی اور شے نکلے اور عمامہ یا کفن کو لگ جائے تو وہ جگہ تیغی سے کاٹ دو۔ (ص)
- ۲- فرمایا غسل کے بعد اگر کوئی شے از قسم پیشاب یا پاخانہ نکلے تو اسے دھو ڈالو۔ اعادہ غسل کی ضرورت نہیں۔ (مرسل)

## باب ۲۷

### مرد عورت کو غسل دے سکتا ہے اور عورت مرد کو

- ۱- فرمایا حضرت نے اگر کوئی مرد مر جائے اور غسل دینے والا عورتوں کے سوا کوئی نہ ہو تو اس کی زوجہ غسل دے یا کوئی قریب رشتہ دار عورت اگر موجود ہو۔ ہاں عورتیں بانی ڈال سکتی ہیں اور اگر عورت مر جائے تو اس کا شوہر قریبی سے نیچے ہاتھ ڈال کر غسل دے۔ (حسن)
- ۲- میں نے حضرت سے پوچھا آیا مرد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ مرتے وقت یا غسل دیتے وقت اپنی زوجہ کے اعضاء مخصوصہ پر نظر کرے اگر کوئی غسل دینے والی عورت نہ ہو۔ اسی طرح اگر شوہر مر جائے یا با حرج تو نہیں لیکن زوجہ کے اعضاء

اس کو بڑا سمجھیں گے۔ (ص)

۳۔ فرمایا اپنی زوجہ کو غسل دینے کے لئے لیکن لباس کے اندر۔ (ص)

۴۔ میں نے کہا اگر مرد مر جائے اور عورتوں کے سوا کوئی غسل دینے والا نہ ہو تو، فرمایا اس کی بی بی غسل دے یا محرم عورت، ہاں عورتیں پانی ڈال سکتی ہیں کپڑے کے اوپر سے۔ (رسل)

۵۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اس عورت کے متعلق جو مر جائے اور مرد ہی مردہوں اور ان میں اس کا کوئی محرم نہ ہو تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اس پر کپڑا ڈال کر اسے غسل دیں۔

فرمایا اس عورت میں غسل دینے والے کو لوگ عیب لگا نہیں گئے۔ ہاں نا محرم مرد اس کے ہاتھ دھو سکتا ہے۔ (ص)

۶۔ میں نے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو مر جائے، اس کا شوہر اپنا ہاتھ کہنیوں تک اس عورت کی قمیض کے نیچے ڈال کر غسل دے سکتا ہے۔ (موتقی)

۷۔ فرمایا حضرت نے اس مرد کے ہاتھ میں جو سفر میں مر جائے یا ایسی جگہ جہاں عورتوں کے سوا کوئی مرد نہ ہو تو اس کو بے

غسل دفن کر دیا جائے اور فرمایا اس عورت کے بارے میں چھٹی مرد ہی مردہوں کہ وہ اس منزل میں ہے لیکن اگر شوہر موجود ہو تو وہ خود غسل دے عورت مرد کی طرح نہیں اس کے مرنے کا منظر بڑا ہوتا ہے۔ (ص)

۸۔ میں نے کہا اگر کوئی مرد سفر میں ہے اور اس کی زوجہ اس کے ساتھ ہو اور زوجہ مر جائے تو وہ اسے غسل دے سکتا

ہے اور فرمایا اپنی ماں، بہن اور ان کی مثل کو بھی، لیکن ان کی شہد گاہ پر کپڑا ڈال دے۔ (ص)

۹۔ کسی نے اس عورت کے متعلق پوچھا جو ایسی جگہ مرے جہاں مردوں کے سوا کوئی عورت ہی نہ ہو اور سب نا محرم ہوں تو وہ غسل دے سکتے ہیں فرمایا جیسے کہ ہیں در آنحالیکہ عورت کے بدن پر لباس ہو۔ فرمایا ان پر الزام عاید ہوگا بصورت مجبوری یہ بہتر ہوگا کہ وہ صرف اس کے ہاتھ دھو دیں۔ (ص)

۱۰۔ فرمایا جب عورت مر جائے اور غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہ ملے تو اس کے شوہر کو چاہیے کہ اس کی قمیض میں ہاتھ داخل کر کے اسے غسل دے۔ (ص)

۱۱۔ میں نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا، کیا مرد اپنی زوجہ کو غسل میت دے سکتا ہے فرمایا ہاں۔ مگر عورت کے رشتہ دار ازراہ تعصب ایسا کرنے سے اسے روکیں گے (ص)

۱۲۔ حضرت سے پوچھا گیا اس مرد کے متعلق جو سفر میں مر جائے اور کوئی مرد اس کے ساتھ نہ ہو۔ مسلمان نہ ہو بلکہ یا تو نصاریٰ

ہوں یا اس کی مسلمان بیوی، خالہ، ایسی حالت میں اسے غسل کون دے فرمایا بیوی یا خالہ، در آنحالیکہ بدن میت پر کپڑا ہو اور نصاریٰ کو اس کے پاس نہ آنے دیا جائے۔ اسی طرح عورت اگر سفر میں مرے اور نصاریٰ عورتوں کے سوا

کوئی مسلمان عورت نہ ہو اور اس کے مسلمان چچا یا ماموں ہوں تو وہ غسل دینا چاہیے مسلمان عورت غسل دیتی مگر صاف اس کے اوپر لباس ہو اسی کے اوپر بانی ڈالا جائے۔

میں نے کہا اگر کوئی مسلمان مرجائے اور اس کے ساتھ کوئی رشتہ دار عورت نہ ہو بلکہ یا تو نصرانی مرد ہوں یا ایسی عورتیں جن سے کوئی رشتہ نہ ہو۔ فرمایا ایسی صورت میں نصرانی غسل نہ لیکن اگر ممکن ہو تو دوبارہ غسل دیا جائے کیونکہ وہ اضطراری حالت تھی۔

اگر مسلمان عورت مرجائے اور وہاں نہ کوئی مسلمان عورت ہو اور نہ اس کا رشتہ دار مسلمان مرد یا تو نصرانی عورت ہو یا ایسے مسلمان جن کے درمیان کوئی قربت نہ ہو، فرمایا مجبوراً نصرانیہ غسل نہ لیکن ممکن ہو تو دوبارہ غسل دیا جائے۔ اگر کوئی نصرانی مسلمان کا ہم سفر ہو اور مرجائے تو مسلمان اسے نہ غسل دے نہ اس کا احترام کرے اور نہ اسے دفن کرے اور نہ قبر پر کھڑا ہو۔

۱۳۰۔ میں نے پوچھا حضرت واطحہ کو کس نے غسل دیا تھا۔ فرمایا امیر المؤمنین نے جیسا کہ ان کے غم انگیز کلمات سے ظاہر ہوتا ہے تم بھلی سن کر دل تنگ ہو گئے۔ میں نے کہا ضرور ایسا ہی ہے فرمایا دل تنگ نہ ہو وہ صدیق تھیں صدیق کے سوا ان کوئی غسل نہیں دے سکتا تھا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ نے غسل دیا تھا۔ میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس عورت کے لئے جو سفر میں مر گئی ہو اور اس کے ساتھ جو مرد ہوں وہ ناخوش ہوں عورت کوئی نہ ہو تو اسے کون غسل دے۔ فرمایا وہی غسل دیا جائے جو اللہ نے واجب کیا ہے یعنی تم لیکن چھوٹے وقت ان مقامات خاصہ کو نہ کھولنے جن کے چھپانے کا اللہ نے حکم دیا ہے میں نے کہا پھر کیا ہو۔ فرمایا اس کے اعضاء تیمم اور چہرہ کو دھویا جائے اور ہاتھوں کے اوپر کا حصہ بھی۔ (رض)

## باب

لڑکے کی وہ عمر جس میں عورت اسے غسل دے سکتی ہے

۱۔ میں نے پوچھا کس عمر کے لڑکے کو عورت غسل دے سکتی ہے فرمایا تین سال والے کو۔

## باب

غسل میت اور غسل

۱۔ حضرت نے فرمایا جو میت کو غسل دے اسے غسل کرنا چاہیے۔ میں نے کہا اگر وہ بدن ایسی حالت میں چھوئے جبکہ وہ گرم ہو فرمایا تو غسل نہیں اگر بدن ٹھنڈا ہو جائے تو غسل ہے۔ میں نے کہا جو قبر میں آئے فرمایا اس پر نہیں وہ تو پڑا چھوٹا ہے (رض)  
۲۔ میں نے پوچھا جو میت کی آنکھیں بند کرے کیا اس پر غسل ہے۔ فرمایا اگر بدن گرم ہوئے گا صورت میں کہ ہے تو نہیں۔

اور اگر سرد ہو جانے کے بعد بند کدے تو غسل کرے۔ میں نے کہا اگر غسل غسل سے پہلے کفن پہنانے تو کوئی حرج تو نہیں۔ فرمایا غسل دینے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک دھوئے پھر کفن پہننے پھر خود غسل کرے میں نے کہا جو میت کو اسکا کرجنازہ پر لائے اس پر غسل ہے فرمایا نہیں، میں نے کہا جو قبر میں آنا سے اس پر غسل ہو گا یا نہیں؟ فرمایا نہیں۔ اقیاناً قرنی مٹی سے تیم کرے یہ ضروری نہیں ہے۔ (ص)

۳۔ فرمایا حضرت نے جو میت کو غسل دے وہ غسل میت کرے اگر کوئی میت کو ایسی حالت میں بوسہ دے کہ وہ گرم ہو تو اس پر غسل نہیں اور اگر سرد ہونے کے بعد بوسہ دے تو اس پر غسل واجب ہو گا۔ ہاں بعد غسل اگر چھو لے اور بوسہ لے تو مضائقہ نہیں۔ (ص)

۴۔ میں نے پوچھا اگر کوئی مردہ جانور کو چھو لے تو اس پر غسل ہے یا نہیں، فرمایا نہیں، یہ حکم تو صورت انسان کے لئے ہے میں نے پوچھا اگر کسی کا کپڑا جسد میت پر جا پڑے تو فرمایا آتا ہی حقدہ دھو ڈالو۔ (حسن)

۵۔ فرمایا قبر میں داخل ہونے والے کے لئے غسل کی ضرورت نہیں۔ (ص)

۶۔ رسول اللہ نے عبد اللہ بن مسعود کو مرنے کے بعد بوسہ دیا۔ (ص)

۷۔ فرمایا اگر قبیل غسل میت کسی کا کپڑا جسد میت سے لمس ہوا ہو تو اسے دھونا چاہیے اور اگر بعد غسل ہے تو نہیں۔ (ص)

۸۔ میں نے پوچھا کیا اس پر غسل واجب ہے جو میت کو غسل دے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا جو قبر میں آنا سے۔ فرمایا اس پر نہیں وہ تو کپڑوں کو چھوتا ہے۔ (ص)

## باب

## علت غسل میت و غسل جنابت

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبد اللہ بن قیس الماص امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یہ بتائیے کہ میت کو غسل جنابت کیوں دیا جاتا ہے فرمایا میں نے کچھ نہیں بتاؤں گا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا اور ایک شیعہ سے مل کر کہنے لگا کہ وہ شیعہ تم پر تعجب ہے۔ تم نے ایسے شخص کو اپنا ولی بنا رکھا ہے اور اس کی اطاعت اس حد تک کرتے ہو کہ اگر وہ تم سے کہے کہ میری عبادت کرو تو ضرور کرنے لگو گے۔ میں نے ایک مسند پوچھا تو جواب دیتے نہ بن پڑا وہ مسند سال وہ پھر حضرت کے پاس آیا اور وہی سوال کیا۔ حضرت نے پھر وہی فرمایا۔ میں نے کچھ نہ بتاؤں گا۔ عبد اللہ ابن قیس نے اپنے ایک ساتھی سے کہا تو شیعہوں کے پاس جا اور ان سے میں جوں کر اور اپنی دوستی کا اظہار کرتے ہوئے تجھ پر لعنت کر اور تیرا کہ جب موسم حج ہو تو میرے پاس آنا۔ میں تیری ضرورت کو پورا کروں گا۔ شیعہ دوستوں سے کہنا وہ تجھے محمد بن علی کے پاس لے جائیں اور جب ان کے پاس جانا تو ان سے پوچھنا میت کو غسل جنابت کیوں دیا جاتا

ہے۔ پس وہ شخص شیعوں کے پاس آیا اور حج کے زمانہ تک ان کے ساتھ رہا اور اس نے شیعوں کے مذہب پر غور کیا اور اسے قبول کر لیا۔ مگر ابن تیس سے اس امر کو چھپائے رہا۔ اس خوف سے کہ حج سے محروم نہ رہ جائے۔ جب حج کا زمانہ آیا تو وہ ابن تیس کے پاس آیا اور اس نے اس کو حشر پر سفر دیا۔ پھر وہاں سے مدینہ کو چلا۔ اس کے شیعہ ساتھیوں نے کہا اپنا راستہ چھوڑ تاکہ ہم حضرت سے تیرا ذکر کریں اور تیری حاضری کے لئے اجازت حاصل کریں۔ جب وہ لوگ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تمہارا ساتھی کہاں ہے تم نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ انھوں نے کہا آپ نے کیسے جانا کہ اس کا معاملہ آپ کے موقوف ہے۔ حضرت نے ایک شخص سے کہا اسے بلاؤ۔ جب وہ آیا تو فرمایا میرا جہنم جس حالت میں پہلے تھے اور اب جس حالت میں، اس میں فرق دیکھا۔ اس نے کہا پہلی حالت تو کچھ سہی رہتی تھی۔ فرمایا تم نے جس کہا۔ تمہاری پہلی عبادت اب کی عبادت سے ہلکی تھی جن بات کو قبول ہی کیا جاتا ہے شیطان ہمارے شیعوں پر مسلط ہے۔ ان کے علاوہ اور لوگ، چونکہ وہ شیطان کی نشانہ کے مطابق کام کرتے ہیں لہذا ان کے اعمال کے بگاڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ میں تمکے بتائے دیتا ہوں جو تم سے قیس سامع نے کہا ہے قبل اس کے کہ تم مجھ سے بیان کرے اور وہ ایسی صورت میں ہو گا۔ گویا تو نے ہی بیان کیا۔

اگر تو چاہے تو بیان کروں ورنہ نہیں۔

خدا نے کچھ فرشتے پیدا کئے ہیں۔ جب کسی مخلوق کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو ان کو حکم دیتا ہے وہ اس مٹی کو لاتے ہیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ "اس مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اس میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر دوسری بار اسی سے تم کو نکالیں گے پس نطفہ انسانی کا شمار اسی مٹی سے ہوتا ہے جس سے یہ پیدا ہوتا ہے اس کے بعد یہ نطفہ رحم میں ۴۰ روز رہتا ہے جب چار ماہ ہو جاتے ہیں تو وہ ملائکہ کہتے ہیں۔ لے میرے رب تو کیا پیدا کرنا چاہتا ہے پس جو ارادہ رکھتا ہے اس کا حکم دیتا ہے۔ مذکر یا مؤنث، سفید یا سیاہ، جب روح بدن سے نکلتی ہے تو یہ نطفہ بعینہ جس حالت میں ہوتا ہے خارج ہوتا ہے چھوٹا ہوا یا بڑا، مذکر ہو یا مؤنث، یہ وجہ ہے کہ میت کو غسل جنابت دیا جاتا ہے۔ اس نے کہا یا ابن رسول اللہ خدا کی قسم میں ابن ماکر کو یہ راز نہ بتاؤں گا۔ فرمایا۔ تجھے اختیار ہے۔ (ص ۶)

۲۲۔ میں نے پوچھا مٹی سے کیا مراد ہے۔ فرمایا وہ نطفہ جس سے وہ پیدا ہوتا ہے نکال دیا جاتا ہے یعنی خارج ہوتا ہے وہ غلط پانی جو مٹی سے مشابہ ہوتا ہے۔ (ص ۶)

۲۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کوئی ذی روح نہیں مرنے تک وہ نطفہ خارج نہ ہو جس سے وہ پیدا ہوا ہے خزاہ وہ منہ سے نکلے یا کہیں اور سے۔ (مسئل)

## باب ۳۱

### جو مومن کو غسل دے

۱۔ فرمایا مومن کو مومن غسل دے جب اس کو کوٹ دلائے تو کچھ یا اللہ یہ تیرے مومن بندہ کا بدن ہے۔ اس کی روح اس سے نکل گئی ہے اور دونوں کے درمیان جدائی ہو گی عفو کرم عفو کرم سوائے گناہان کبیرہ کے، باقی ایک سال کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ض)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو میت کو غسل دے تو حق انت ادا کرے۔ میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے فرمایا میت کی جو حالت دیکھے اس سے کسی کو آگاہ نہ کرے۔ (مختلف فیہ)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی مومن کو غسل دیتے وقت کہے رب عفو کرم عفو کرم تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے (مزل)

۴۔ فرمایا۔ موسیٰ نے وقت مناجات اپنے رب سے کہا کیا تو اب سے مردہ کو غسل دینے کا۔ فرمایا۔ اللہ اس کے گناہ اس طرح دھو دیتا ہے جیسے وہ بطن مادر سے پیدا ہوا ہو۔ (ض)

## باب ۳۲

### مومن کو کفن دینے کا ثواب

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کسی مومن کو کفنائے، وہ اس شخص کا مانند ہے جو اس کے لباس کا قیامت کے لئے ضامن ہو جائے۔ (مختلف فیہ)

## باب ۳۳

### ثواب قبر کھودنے کا

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کسی مومن کی قبر کھودے وہ اس شخص کا مانند ہے جو قیامت تک کے لئے اسے گم ہوا دے۔



## باب ۳ حد قبر ولی

۱- ہمارے بعض اصحاب نے روایت کی ہے کہ حد قبر منسلک ہے بعض نے کہا چھاتی تک۔ بعض نے کہا ہے قد آدم ہو اس طرح کہ جو قبر میں ہو اس کے سر پر چادر تان دی جائے اور کھدائی گہری ہو کہ اس میں آدمی بیٹھ جائے اور ردی ہے کہ جب علی بن ابی طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک ساعت آپ پہ ہوش ہے پھر حضرت کے اوپر سے کپڑا ہٹایا گیا۔ پھر تریا گیا۔ جس سے اس خدا کی جس نے ہم کو جنت کا وارث بنایا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں۔ پس عمل کرنے والوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے پھر فرمایا۔ میرے لئے اتنی گہری قبیر کھودو کہ زمین کی تری نمایاں ہو جائے پھر آپ نے کپڑا اپنے اوپر ڈال لیا اور انتقال فرمایا۔ (رض)

- ۲- امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا جب میں مروں تو میری قبر کھودنا اور کھدانا اور اگر لوگ کہیں کہ رسول اللہ کی کھد کھودی گئی تھی تو انہوں نے سچ کہا۔ (رض)
- ۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابو العلی انصاری نے رسول اللہ کی کھد کھودی تھی۔ (حسن)
- ۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے منع فرمایا ہے میں ہاتھ سے اونچی قبر کو۔ (رض)

## باب ۳ اعلان میت

- ۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میت کے دیوں کو چاہیے کہ میت کے بھائی بندوں کو اس کی موت سے آگاہ کریں تاکہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں اور اس پر نماز پڑھیں اور اس کے لئے استغفار کریں تاکہ ان کے لئے اجر ہو اور میت کے لئے استغفار، اور اس کا اجر ان کو ملے اور میت کو استغفار کا۔ (حسن)
- ۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جنازہ کی اطلاع لوگوں کو دی جائے۔ (رض)
- ۳- فرمایا حضرت نے جنازہ کی شرکت کے لئے لوگوں کو بلایا جائے۔ (رض)

## باب ۳

### جنازہ کو دیکھ کر کیا کلمات کہے جائیں

۱۔ امام زین العابدین علیہ السلام جب کسی جنازہ کو آتا دیکھتے تو فرماتے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے مرنے والوں میں قرار دیا۔ (درسل)

۲۔ ترجمہ اور ہے۔ (مرفوع)

۳۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی استقبال جنازہ کرے یا اسے دیکھے تو کہے اللہ اکبر وہ ہے جن کا اللہ نے اور اس کے رسول نے وعدہ کیا ہے اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے یا اللہ ہمارے ایمان اور تیمم کو زیادہ کر، حمد ہے اس خدا کے لئے جو اپنی قدرت سے عزت والی ہے اور موت سے اپنے بندوں پر غالب ہے اور کوئی فرشتہ ایسا نہ رہے گا مگر اس آواز پر اذرے رحمت رودے گا۔

## باب ۳

### جنازہ اٹھانے میں امور مستونہ

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جنازہ میں سنت ہے کہ جنازہ کو اس طرف کندھا لے کہ پہلے اپنے دل پہنے کندھے پر سر ہانے کی طرف سے پھر اپنے پیر کی طرف آئے پھر پیر کی طرف سے ہوتا ہوا بائیں پیر کی طرف کندھا لے پھر آگے جا کر سر ہانے کی جانب اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ چاروں طرف سے جنازہ اٹھانا سنت ہے اور اس کے بعد کندھا و نیا خوشی پر موقوف ہے۔ (رض)

۳۔ میں نے امام علیہ السلام سے کندھا لینے کے متعلق پوچھا فرمایا۔ در صورت تقید داہنی طرف سے ابتداء کرو۔ پھر اپنے پاؤں کی طرف آؤ۔ پھر میت کے آگے کی طرف جاؤ پچھلے کی طرف نہ جاؤ، جنازہ کے سامنے ہو کر بائیں طرف آؤ اور بائیں ہاتھ کو کندھا دو، پھر بائیں پیر کی طرف آؤ پھر ابنی جگہ پر بٹھرو، جنازہ کے پیچھے کی بجائے آگے جاؤ اور پھر وہی عمل کرو جو پہلے کیا ہے اور اگر تقید کی صورت نہ ہو تو تربع جنازہ کی وہی صورت ہوگی جو ہم میں جاری ہے یعنی پہلے داہنی طرف داہنے ہاتھ سے سر کی جانب پھر اپنے پیر کی طرف پھر بائیں پیر کی طرف، پھر بائیں کندھے کی طرف اس طرف ایک دور پورا کیا جائے۔ (رض)

۴۔ فرمایا حضرت نے جنازہ اٹھانے کی ابتداء داہنی طرف سے کرو پھر پچھلے کی طرف سے ہو کر دوسری طرف آؤ۔ اور سر ہانے کی طرف پہنچو اسی طرف چکی کا سا دور ہو۔ (درسل)

## باب ۳۸

### جنازہ کے ساتھ چلنا

- ۱- فرمایا جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے بہتر ہے۔
- فرمایا مومن عارف کے جنازہ کے آگے چلو اور مشرک خدا کے۔
- ۲- جنازہ کے آگے نہ چلو مسلمان کے جنازہ کے آگے ملائکہ تیزی سے جنت کی طرف لے جاتے ہیں اور کافر جنازہ کے آگے تیزی سے دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں۔ (ص)
- ۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول خدا ایک جنازہ کے پیچھے گھروں میں رہے نئے کسی نے کہا آپ پیچھے کیوں چل رہے ہیں فرمایا میں ملائکہ کو دیکھ رہا ہوں وہ آگے چل رہے ہیں ہم ان کے پیچھے ہیں۔ (ص)
- ۴- میں نے جنازہ کے ساتھ چلنے کے تعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اس کے آگے داپنے بائیں اور داپھے چلو۔ (ص)
- ۵- فرمایا جو کرام کا تبین کے ساتھ چلنا چاہتا ہے وہ جنازہ کے دونوں پہلوؤں میں چلے۔ (مرسل)
- ۶- کسی نے پوچھا جنازہ کے پیچھے کیسے چلوں فرمایا اگر مخالف کا جنازہ ہے تو اس کے آگے نہ چلو، کیونکہ ملائکہ طرح طرح کا عذاب دیتے ہوئے اس کے آگے چلتے ہیں۔

## باب ۳۹

### جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

- ۱- فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے کچھ لوگوں کو ایک جنازہ کے پیچھے سوار دیکھا تو مشرک یا ان لوگوں کو مشرک نہیں آتی کہ اپنے ساتھی کے پیچھے سوار ہو کر چل رہے ہیں حالانکہ انہوں نے خود کو اس حالت کا سپرد کیا ہے۔ (ص)
- ۲- مشرک یا حضرت نے ایک انصاری اصحاب رسول میں سے مرگیا۔ حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے جنازہ کے ساتھ پیہل چل رہے تھے کسی نے کہا، حضور آپ سوار کیوں نہیں ہوتے، مشرک یا میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ میں سوار ہوں اور ملائکہ پیادہ ہوں۔ (حسن)

۲۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کو دو بیاتین جنازوں کی نماز پڑھنا ہو۔ فرمایا ایسی صورت میں چاہے کتنے ہی جنازے ہوں ان پر ایک ہی نماز پانچ تکبیروں کے ساتھ اسی طرح پڑھے جیسے ایک میت پر پڑھتا۔ جانے اس طرح رکھے جائیں کہ دوسرے جنازے کا سر پہلی میت کے کولے کے مقابل ہو اور تیسرے کا سر دوسری میت کے کولے کے مقابل ہو، اسی طرح چلنے جنازے ہوں درجہ بدرجہ رکھے جائیں۔ پھر نماز پڑھنے والا بیچ میں کھڑے ہو کہ اسی طرح سے پانچ تکبیروں سے نماز پڑھے جیسے ایک جنازے کی پڑھتا۔ پوچھا گیا۔ اگر مردوں اور عورتوں دونوں کے جنازے ہوں فرمایا پہلے یہ ترتیب سابق مردوں کی میتیں رکھی جائیں پھر اس کے بعد اسی ترتیب سے عورتوں کی یعنی ایک میت کے بعد دوسری میت کا سر پہلی عورت کی کمر کے مقابل اور تیسری کا دوسری کی کمر کے مقابل۔ جب سب جنازے ٹھیک طور سے رکھے جائیں تو مردوں کے جنازوں کے وسط میں کھڑا ہوا اور اسی طرح نماز پڑھے جیسے ایک میت پڑھی جاتی ہے اگر نماز کے بعد معلوم ہو کہ وقت نماز سرانے کی جگہ میت کی پائنتی تھی تو صحیح کر کے دوبارہ نماز پڑھے اور اگر دفن کے بعد معلوم ہو تو پھر نماز پڑھی جائے گی۔ (موتقی)

۳۔ فرمایا جب عورت اور مرد دونوں کی نماز جنازہ پڑھنی ہو تو عورت کو مرد پر مقدم کیا جائے اور اگر غلام اور آزاد کے جنازے ہوں تو غلام کو مقدم کیا جائے اور اگر چھوٹے اور بڑے دو جنازے ہوں تو بڑے پہلے چھوٹے پر نماز پڑھی جائے۔  
۴۔ میں نے کہا اگر مرد و عورتیں ہوں تو کیسے نماز پڑھی جائے۔ فرمایا امام سے مل کر مرد کھڑے ہوں اور ایک دوسرے کے پیچھے صفیں باندھیں۔ (ص)

۵۔ فرمایا اگر مردوں بچوں اور عورتوں کے جنازے بیک وقت جمع ہوں تو آگے عورتوں کے جنازے رکھے جائیں پھر بچوں کے پھر مردوں کے، اور امام مردوں کے جنازوں کے متصل کھڑے ہو کہ نماز پڑھائے۔ (مرسل)  
۶۔ حضرت نے مردوں اور عورتوں کے جنازوں کے متعلق فرمایا۔ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ مردوں کے جنازے آگے رکھے جائیں۔

## باب

## نواذر

۱۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو نماز پڑھے، جنازہ کی تہا نماز پڑھے سکتا ہے۔ میں نے کہا اگر دو ہوں۔ فرمایا ایک دوسرے کے پیچھے کھڑا ہو برابر نہیں۔

۲۔ فرمایا جنازے کی نماز جو تہہ پہن کر نہیں پڑھنی چاہیے ہاں موزہ پہن کر پڑھے سکتے ہیں۔ (ص)

۳۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا نماز میں بہتر صفت اول میں ہونا ہے اور نماز جنازہ میں آخری صفت میں ہونا کسی نے کہا کیوں؟ فرمایا یہ آخری صفت پردہ بن جاتی ہے ان عورتوں کے لئے جو شریک نماز ہوں۔

## باب ۳۰۶

### نماز جنازہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ

- ۱- فرمایا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عورت کے جنازہ کی نماز پڑھانے والا اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہوا اور مرد کے لئے اس کے سینہ کے پاس۔ (موسل)
- ۲- فرمایا جب عورت کی نماز پڑھو تو اس کے سر کے پاس کھڑے ہوا اور مرد کے جنازہ میں اس کی کمر کے مقابل۔ (صن)

## باب ۳۰۷

### نماز میت پڑھانے کا زیادہ حقدار

- ۱- نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ مستحق ان کا بہترین آدمی ہے جس نے اپنے دوست کو مرتے والے نے حکم دیا ہے۔ (صن)
- ۲- میں نے کہا عورت کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار کون ہے فرمایا اس کا شوہر، میں نے کہا کیا وہ باپ بیٹے اور بھائی سے زیادہ مستحق ہے۔ فرمایا ہاں وہی اس کو عمل دے۔ (ضعیف)
- ۳- ترجمہ (و پر ہے)۔ (مجمول)
- ۴- اگر امام علیہ السلام موجود ہوں تو نماز جنازہ پڑھانے کے سب سے زیادہ مستحق وہی ہیں۔ (صن)
- ۵- ترجمہ میں دیکھئے۔ (صن)

## باب ۳۰۸

### کیا بے وضو نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے

- ۱- میں نے حضرت سے پوچھا کیا نماز جنازہ بے وضو پڑھ سکتے ہیں فرمایا ہاں وہ تکبیر و تیسرے و تیسرے و تیسرے ہے جسے تم اپنے گھر میں بے وضو پڑھ لیا کرتے ہو۔ (موسل)
- ۲- میں نے کہا ایک شخص بے وضو نماز جنازہ میں شریک ہو سکتا ہے، یہی صورت میں کہ اگر وضو کرنے لگے تو نماز ختم ہو جائے گی۔
- ۳- میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اگر جنازہ آجئے اور میں بے وضو ہوں اگر وضو کرتا ہوں تو نماز جنازہ اس وقت تک ختم ہو جائے گی تو کیا ہو۔ فرمایا میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ باطہارت ادا کرو۔ (مجمول)

۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص بے وضو ہو اور اس کے سامنے جنازہ آجائے تو کیا کرے فرمایا ان کے ساتھ تکبیر کی۔

۵۔ ترجمہ اور ہے۔

## باب ۲۸

### عورتوں کی نماز جنازہ

۱۔ حضرت سے پوچھا گیا اگر مرد نہ ہوں تو کسی جنازہ پر عورتیں کیسے نماز پڑھیں۔ فرمایا وہ سب صاف باندھ کر کھڑی ہوں مگر ان میں کوئی بطور پیش نماز آگے نہ کھڑی ہو۔ (ص)

۲۔ فرمایا جب نماز جنازہ پڑھنے والے مرد نہ ہوں تو ایک عورت عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر اس طرح پڑھائے کہ عورتیں اس کے دائیں بائیں ہوں اور ان کے پیچ میں ہوں تکبیریں کہہ کر نماز تمام کرے۔ (ص)

۳۔ عایض عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے لیکن صاف نہیں کھڑی نہ ہو بلکہ علیحدہ کھڑی ہو۔ (موفق)

۴۔ فرمایا عایض عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے کیونکہ نہ اس میں رکوع ہے نہ سجدہ، اور جب عورت تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھے۔ (حسن)

## باب ۲۹

### وقت نماز جنازہ

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا کوئی چیز اوقات شب و روز میں آپ کو نماز جنازہ سے روکتی ہے فرمایا نہیں۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا امام علیہ السلام نے نماز جنازہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ اس میں رکوع و سجدہ نہیں ہے ہاں سورج کے طلوع و غروب کے وقت پڑھنا مکروہ ہے ان دونوں وقتوں میں شیطان حرکت میں آتا ہے اور لوگوں سے سوچ کی پرستش کراتا ہے۔ (ص)

## باب ۳۰

### نماز جنازہ میں پانچ تکبیروں کی علت

۱۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ پانچ تکبیریں کیوں ہیں۔ فرمایا ہر نماز پانچ تکبیروں کے بدلہ کی ایک تکبیر۔ (مرثعہ)

۲۶۔ رسول اللہ بعض لوگوں کی نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہتے تھے اور بعض پر چار ما ان لوگوں پر نفاق کی تہمت لگائی جاتی تھی۔ (حسن)

۳۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرت رسول خدا نماز میت پر پڑھتے تھے تو تکبیر کہہ کر کلمہ شہادت پڑھتے تھے پھر تکبیر کہہ کر انبیاء پر درود بھیجتے تھے اور دعا کرتے تھے تیسری تکبیر کے بعد مومنین کے لئے دعا کرتے تھے اور چوتھی کے بعد میت کے لئے اور پانچویں پر ختم۔

۴۲۔ جب خدائے منافعوں پر نماز پڑھنے کے لئے منع کیا تو بعد ازاں پانچ کے چار تکبیریں کہیں، پہلی کے بعد شہد، دوسری کے بعد انبیا پر صلوات، تیسری کے بعد مومنین کے لئے دعا، چوتھی کے بعد ختم، میت کے لئے دعا نماز اور۔ (مجمول)

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے اور ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر رکھنے ہے۔ (مسئل)

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو بکر تم جانتے ہو کہ نماز میت میں کتنی تکبیریں ہیں میں نے کہیں نہیں۔ فرمایا پانچ ہی کیا جانتے ہو یہ پانچ میں نے کہاں سے اخذ کیا ہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ نمازیں پانچ ہی ہذا ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر ہے۔ (مجمول)

## باب

### مساجد میں نماز جنازہ

۱۔ میں مسجد میں تھا کہ ایک جنازہ آگیا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بھی آئے۔ اپنی کہنی میرے سینہ پر رکھی اور مجھے ہٹایا اور خود بھی مسجد سے نکل آئے اور فرمایا۔ مساجد میں نماز جنازہ نہیں ہونی چاہیے۔ (صحیح)

## باب

### مومن پر نماز تکبیر اور دعا

۱۔ میں نے پوچھا نماز میت میں کتنی تکبیریں ہیں۔ فرمایا پانچ پہلی تکبیر کے بعد کہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، اللهم صل على محمد وآل محمد وعلى الأمة الهداة واغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غملاً للذين آمنوا ربنا إنك رؤوف رحيم، اللهم اغفر لأحيائنا وأمواتنا من المؤمنين والمؤمنات والمؤمنات وألف قلوبنا على قلوب أحيائنا وأمواتنا

www.muhammadilibrary.com

اختلف فيه من الحق بإذك إنك تهدي من تشاء إلى صراط مستقيم.

اگر تکبیر ثانی قطع ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر کچھ تیسری تکبیر کے بعد،

« فان قطع عليك التكبيرة الثانية فلا يضرك تقول : « اللهم عبدك ابن برك و ابن أمك أنت أعلم به مني افتقر إلى رحمتك و استغفبت عنه ، اللهم فتجاوز عن سيئاته و زد في إحسانه و اغفر له و ارحمه و نور له في قبره و لقمته حجبته و أحقه بنبيه ﷺ و لا تحرمنا أجره و لا تفتننا بعده»

پھر جو تہنی تکبیر کے بعد پڑھے اور پانچویں تکبیر پڑھ کر کہے۔

۲۔ فرمایا حضرت نے نماز جنازہ میں تکبیر کے اور آل محمد پر درود بھیجے اور کہے۔

« اللهم عبدك ابن عبدك ابن أمك لا أعلم منه إلا خيراً و أنت أعلم به مني ، اللهم إن كان حسناً فزد في إحسانه و تقبل منه و إن كان مسيئاً فاغفر له ذنبه [ و ارحمه ] و افسح له في قبره و اجعله من رفقاء محمد ﷺ

پھر دوسری تکبیر کے بعد کہو۔ (حسن)

« اللهم إن كان زاكياً فزكّه و إن كان خاطئاً فاغفر له»

پھر تیسری تکبیر کے بعد کہے

« اللهم لا تحرمنا أجره و لا تفتننا بعده»

اور جو تہنی تکبیر کے بعد کہے۔

« اللهم اكتبه عندك في عليين و اخلف على عقبه في الغابرين و اجعله من رفقاء محمد ﷺ

پھر پانچویں تکبیر کے نماز تمام کرے (وضو)

یہ میں نے نماز میت کے تکبیروں کے متعلق پوچھا فرمایا پانچ ہیں پہلے کہو۔

« أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له اللهم صل على محمد و آل محمد پھر کہو۔

« اللهم إن هذا المسجدي قد آمننا عبدك و ابن عبدك و قد قبضت روحه إليك و قد احتاج إلى رحمتك و أنت غني عن عذابه ، اللهم إنا لا نعلم من ظاهره إلا خيراً و أنت أعلم بسريرته ،

« اللهم إن كان حسناً فزد في إحسانه و إن كان مسيئاً فتجاوز عن سيئاته»

پھر دوسری تکبیر کہو اور تیسری تکبیر میں یہی کہو۔ (حسن)



۳۲

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ صَلَّى عَلَى خَدِّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ ، جَزَا اللَّهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ بِمَا صَنَعَ بِأُمَّتِهِ وَبِمَا بَلَغَ مِنْ رِسَالَاتِ رَبِّهِ  
پھر کہو۔

اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أُمَّتِكَ نَاصِيئَتُهُ بِيَدِكَ ، خَلَا مِنَ الدُّنْيَا وَاحْتِاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ ، اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ حَسَنًا فَرِّدْ فِي إِحْسَانِهِ وَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَاعْفُ رَحْمَةً وَارْحَمَهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ بِرَحْمَتِكَ ، اللَّهُمَّ الْحَقُّهُ بِتَبِيَّتِكَ وَنَيْتِهِ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ بِمَا وَبِهِ سَبِيلَ الْهُدَى وَوَعْدَنَا وَإِيَّاهُ صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ ، اللَّهُمَّ عَفْوُكَ عَفْوُكَ

پھر دوسری تکبیر کہہ کر یہی کہو اسی طرح پانچ تکبیریں پوری کرو۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرت نے نماز جنازہ میں کہو۔

یا اللہ تو نے ہی نفس کو پیدا کیا اور تو نے ہی مارا ہے تو ہی اس کے ظاہر و باطن کا بننے والا ہے ہم تجھ سے اس کی سفارش کرتے ہیں ہماری سفارش قبول فرما ، اے اللہ ولی بنا ، جس نے اے ولی بنا یا اور مشور کر اس کے ساتھ جسے وہ دوست رکھتا تھا۔ (رض)

## باب ۵۳

### نماز میں میت کے لئے دعا کا حکم

۱۔ حضرت نے فرمایا نماز میت میں دعوات ہے نہ کوئی وقتی دعا جو چاہے کہے ، مردہ کا حق ہے کہ اس کے لئے دعا کرے

اور محمد وآل محمد پر درود کے ساتھ شروع کرے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا نماز میت میں سلام نہیں ہے۔ (ضعیف)

۳۔ نماز میت میں سلام نہیں۔ (حسن)

## باب ۵

### پانچ تکبیر سے زیادہ کی صورت

- ۱- حضرت رسول خدا نے حضرت حمزہ کے جنازہ پر ستر نمازیں پڑھیں۔ (رض)
- ۲- حضرت امیر المومنین نے سہل بن حنیف کے جنازہ پر جو بدری صحابی تھے پانچ تکبیر کہیں، پھر ذرا دو رکعت کر جنازہ رکھا اور پانچ تکبیریں کہیں۔ اسی طرح ۲۵ تکبیر کہیں۔ (حسن)
- ۳- رسول اللہ نے جناب حمزہ پر ستر تکبیریں کہیں اور حضرت علی نے سہل بن حنیف پر پچیس، اور ایک قول ہے پچیس، صورت یہ ہوئی کہ پہلی نماز کے بعد لوگوں نے کہا امیر المومنین ہم سہل کی نمازیں ستر کیسے نہ ہو سکے، آپ نے جنازہ رکھ کر پھر نماز پڑھا اور فرض اس طرح پانچ نمازیں پڑھی گئیں۔ (رض)

## باب ۵

### ضعیف الایمان پر نماز

- ۱- فرمایا ضعیف ایمان اور اس شخص کی نمازیں جو محمد و آل محمد پر درود بھیجا نہیں جانتا اور مومن و مومنات کے لئے دعا نہیں کرتا۔ اس کے ٹپکے۔ اے ہمارے رب ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے جہنم کے عذاب سے انہیں بچا دے۔ آخری دو آیتوں تک پڑھے وہ یہ ہیں۔

ربنا و ادخلنا جنت عدن النعم و عدتھم و من مسلم من آباءھم و ازواجھم  
و ذریاتھم انک انت العزیز الحکیمہ و قلمہ السیات و تلق السیات  
یومیذ فقد رحمتہ ذلک لھما الفوز العظیم ۵۔

۲۔ فرمایا حضرت نے اگر مومن کے جنازے پر نماز پڑھو تو اس کے لئے اچھی طرح دعا کرو، اگر وہ واقفہ فریقے کا ہو یا  
ضعیف الایمان ہو تو کہو یا اللہ بخش سے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کا اور تیرے لئے پرچلے جہنم کے عذاب سے انھیں بچائے۔  
۳۔ فرمایا اگر وہ ضعیف الایمان ہے تو کہو یا اللہ بخش سے ان لوگوں کو جو تائب ہوئے اور تیرے راستے پر چلے جہنم سے انھیں  
بچائے اور اگر اس کا حال نہیں جانتے تو کہو یا اللہ اگر یہ نیکی اور نیکی کرنے والے کو درست رکھتا تھا تو اسے بخش دے اور رحم کر  
اس کی خطاؤں سے درگزر کر اور اگر یہ ضعیف الایمان ہے تو اسے بذریعہ شفاعت بخش دے نہ از روئے محبت۔ (رحمن)

۴۔ فرمایا حضرت نے رحم کی دو صورتیں ہیں یا تو از روئے محبت ہو گا یا از روئے شفاعت۔ (مرسل)  
۵۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا اللہ کے رسول ہیں رحمت نازل کر محمدؐ و آل  
محمدؐ پر اور ان کی شفاعت کو قبول کر، اور اس کا چہرہ روشن رکھ اور اس کی پیروی کو زیادہ کر اور یا اللہ مجھے بخش دے  
اور نیک پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر یا اللہ توبہ کرنے والوں اور اپنے راستے پر چلنے والوں کو بخش دے، عذاب جہنم  
سے بچائے اگر مومن ہے تو اس دعائیں داخل ہو گا درجہ خارج۔ (مرسل)

۶۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا کہ ایک جنازہ آیا۔ آپ نے شرکت، آپ نے فرمایا یا اللہ تو نے ہی ان نفوس کو  
پیدا کیا۔ تو ہی مارتا اور چلا تا ہے اور تو ہی ان کے باطن اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور ان کے قرار پکڑنے اور سوچنے جانے  
کی جگہ کا علم رکھتا ہے یا اللہ یہ تیرا بند ہے میں اس کی برائیوں کو نہیں جانتا تو ان کا جاننے والا ہے ہم تیری  
بارگاہ میں سفارش نہ کر گئے ہیں اس کے مرتے کے بعد اگر یہ بخش کا سزاوار ہے تو ہماری سفارش اس کے حق میں قبول  
فرما اور جن کو یہ دوست رکھتا تھا ان کے ساتھ محشور کر۔

## باب

## نواصب کی نماز جنازہ

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب عبد اللہ ابن ابی کا انتقال ہوا اور حضرت رسولؐ خدا اس کے جنازہ میں شریک ہوئے  
عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ کو اللہ نے اس کی قبر پر کھڑا ہونے سے منع نہیں کیا۔ حضرت نے فرمایا واے ہوتم پر اتم کیا  
جانوں نے کیا کہا۔ میں نے کہا ہے یا اللہ اس کے شکم کو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کو داخل جہنم کر۔  
۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ اعتراف کرنا حضرت کو بڑا معلوم ہوا۔ (رض)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک منافق مرگیا۔ امام حسین علیہ السلام اس کے جنازہ کے ساتھ چلے، آپ نے اس غلام سے پوچھا تو کہاں جا رہا ہے اس نے کہا، میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگ رہا ہوں تاکہ نماز جنازہ نہ پڑھوں امام علیہ السلام نے فرمایا

تو میری داہنی طرف کھڑا ہوا اور جو میں کہوں کہتا جا۔ جب میت کے دل نے تکبیر کہی تو حضرت نے فرمایا۔ اللہ اکبر یا اللہ اپنے اس بندہ پر ہزار بار لعنت کر ایک ساتھ مختلف طور نہیں یا اللہ اپنے اس بندہ کو بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل کر اور اس کو آتش جہنم کے سپرد کر اور سخت عذاب کا مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت کرتا تھا اور تیرے دوستوں کا دشمن تھا۔ اور اہلبیت نبی سے بغض رکھتا تھا۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرت نے، اگر منکر حق ہو تو کہو۔ لے خدا اس کے شکم کو اور قبر کو آگ سے بھرے اور اس پر سانپ اوز کچھ مسلط کر، ایسا ہی کہا تھا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک بنی امیہ کی بہ عورت کے لئے کہ میرے والد نے جب اس کی نماز پڑھی تو یہی کلمات کہے اور یہ بھی فرمایا کہ شیطان کو اس کا ساتھی۔ قرار دے، محمد بن مسلم نے پوچھا کہ قبر میں سانپ اوز کچھ کے ہونے سے کیا فائدہ فرمایا سانپ اس کو ڈیس کے اور کچھ اسے کاٹیں گے، میں نے کہا کیا وہ تکلیف محسوس کریں گے، فرمایا شاید تکلیف راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا

۵۔ یا اللہ اپنے اس بندہ کو اپنے شہروں اور بندوں میں ذلیل کر اور واصل جہنم کر اور سخت عذاب کا مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دوستوں کا دشمن اور تیرے دشمنوں کا دوست تھا اور تیرے نبی کے اہلبیت سے بغض رکھتا تھا۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ کی ایک عورت مر گئی لوگ جمع ہوئے، جب نماز پڑھ چکے اور جنازہ کندھوں پر اٹھایا تو حضرت نے فرمایا۔ اللہ اسے پست کر بلند نہ کر اور اسے شرم نہ کر یہ اللہ کا دشمن ہے راوی کہتا ہے اس کے بعد اتنا میں نے اور سنا اور ہزار دشمن ہے۔ دراصل

## باب ۱۱

### دو کے جنازہ پر نماز

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو ایک جنازہ پر ایک یا دو تکبیر کہہ چکے ہیں کہ دوسرا جنازہ رکھا گیا تو اب کیا صورت نماز ہوگی۔ فرمایا اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کو ترک کر کے شروع سے تکبیریں کہیں اور اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کے ساتھ باقی تکبیروں کو پورا کریں اس میں کوئی حرج نہیں۔ (حسن)

## باب

# قبر کے پاس جنازہ رکھنا

۱- فرمایا یکایک میت کو قبر میں داخل نہ کرو، قبر سے دو تین ہاتھ کے فاصلے پر رکھو اور ہلکے ہلکے قبر تک لے جاؤ۔ (رض)  
۲- سادی کہتا ہے جب میں نے حضرت سے ذکر کیا تو میں بہت دل تنگ تھا۔ فرمایا جب تم میت کو قبر کے کنارے لاؤ تو دروازہ پر ٹھہرو اور سوال کے لئے ہلکے ہلکے قبر میں آنا دو۔ (مجمول)

## باب

### نادر

۱- میں امام محمد باقر کی خدمت میں تھا اور ایک انصاری بھی تھا کہ ایک جنازہ ادھر سے گورا انصاری کھڑا ہو گیا مگر حضرت بیٹھے رہے میں بھی حضرت کے پاس بیٹھا رہا۔ لیکن انصاری کھڑا ہی رہا۔ جب جنازہ آگے بڑھ گیا تب بیٹھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم حسین علیہ السلام نے کبھی ایسا نہیں کیا اور نہ ہم اہلبیت میں سے کبھی کسی نے ایسا کیا۔ انصاری نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ آپ نے مجھے شک میں ڈال دیا۔ میرا گمان ہے کہ میں نے ایسا دیکھا ہے۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹھنا واجب ہے اور بعض سے ظاہر ہوتا ہے کہ سبب ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنازہ کسی غیر مسلم یا نابھی کا تھا جس کی تعظیم کو امام کھڑے نہ ہوئے۔ (ص)

۲- حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کسی جگہ بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا۔ لوگ کھڑے ہو گئے۔ حضرت نے فرمایا ایک یہودی کا جنازہ جو جس راستے سے گزر رہا تھا۔ حضرت رسول خدا وہاں بیٹھے تھے آپ نے مکروہ سمجھا کہ آپ کے اوپر یہودی کا جنازہ گولے آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ (رض)

## باب

# دخول خروج قبر

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کسی کے لئے لائق نہیں وہ قبر میں۔ جو تاج یا سوزہ پہن کر داخل ہو یا عامہ برسر اور رد اور بر ہو اس کے سر پر ٹوپی بھی نہ ہونی چاہیے۔ (رض)

۲- میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ قبر میں جب داخل ہو تو سر پر نہ تو عمامہ ہونے چاہیے اور نہ پیر میں جوتا ہونے چاہیے

پر روا اور اپنے پانچے اٹھا لواءے سنت رسول ہے اور عوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور سورہ فاتحہ اور موعودین اور قل ہو اللہ احد اور آیت الکرسی پڑھو اور من ہو قومیت کا چہرہ کھول کر زمین سے ملائے اور ایسا ضرور کرے اور کلمہ شہادت زبان پر جاری کرے اور جو چاہتا ہے ذکر الہی کرنا ہو امتیت کے پاس پہنچے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا مت اتر قبر میں عمامہ اور ٹوپی یا ردا اور جوتے کے ساتھ اور پانچے اوپر کو چڑھا لو۔ ہاں وقت ضرورت موزے ہوں تو مفاقتہ نہیں۔ (مجمول)

۴۔ فرمایا داخل ہونے والا پیروں کی طرف سے باہر نکلے۔ (رض)

۵۔ فرمایا قبر میں داخل چاہے کسی طرف سے ہو جائے، لیکن نکلے پیروں کی طرف سے، ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہر گھر کا دروازہ ہوتا ہے، قبر کا دروازہ پیروں کی طرف ہے۔ (رض)

## باب

### کون قبر میں داخل ہو کون نہیں

۱۔ فرمایا حضرت نے، بیٹا اپنے باپ کی قبر میں اترے، لیکن باپ بیٹے کی قبر میں نہ اترے۔ (مجمول)

۲۔ فرمایا مرد کے لئے مکروہ ہے کہ اپنے بیٹے کی قبر میں اترے۔ (حسن)

۳۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند اسمعیل کا انتقال ہوا تو حضرت دنگیر ہوئے اور ان کی قبر کے پاس بیٹھ کر کہا اللہ تجھ پر رحم کرے اور رحمت نازل کرے، آپ ان کی قبر میں اترے نہیں اور فرمایا۔ رسول اللہ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر ایسا ہی کیا تھا۔ (مرسل)

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قبر کے متعلق سوال کیا گیا کہ قبر میں کتنے آدمی داخل ہوں۔ فرمایا یہ ولی میت کی مرضی پر موقوف ہے چاہے داخل کرے یا دو۔ (رض)

۵۔ حضرت نے فرمایا امیر المؤمنین نے بیان فرمایا کہ یہ سنت رسول ہے کہ عورت کی قبر میں وہ داخل ہو جس کے سامنے وہ بحالت حیات آتی ہو۔ (رض)

۶۔ فرمایا عورت کا شوہر زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو قبر میں اتا لے۔ (رض)

۷۔ میں حضرت ابو عبد اللہ کے پاس تھا جب ان کے فرزند اسمعیل کا انتقال ہوا آپ قبر میں اترے پھر (قبر سے نکل کر) قبلہ رخ ہو کر اپنے کو زمین پر گرا دیا پھر منہ یا رسول خدا نے ایسا ہی کیا تھا اپنے فرزند اسمعیل کی وفات پر اور فرمایا بیٹا باپ کی قبر میں نہ اترے۔ (مجمول)

۸۔ فرمایا حضرت نے کہ باب بیٹے کو دفن نہ کرے ہاں اگر بیٹا باب کو دفن کرے تو حرج نہیں۔ (رض)

## باب

### میّت کا قبر میں اتارنا

۱۔ فرمایا جب قبر کے پاس لاؤ تو پیروں کا طرت سے آہستہ آہستہ قبر میں اتارو، جب قبر میں رکھ دو تو آیت انکرسی پڑھ کر کہو۔ بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملّة رسول اللہ ﷺ، اللّٰهُمَّ افسح له فی قبره و ارحمه اور کہو جیسے نماز میں کہتے ہو ایک بار اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ حَسَنًا فَرُدِّ فِيْ اِحْسَانِهٖ و اِنْ كَانَ عَسَافًا فَافْرِقْهُ و ارحمه و تجاوزا عنه و استغفر له ما استطعت

اور حضرت علی بن الحسین علیہما السلام جب میّت کو قبر میں رکھتے تو یہ کلمات فرماتے۔ (حسن)

اللّٰهُمَّ جاف الأرض عن جنّیه و مساعد عمله و لقمه منك و رضواناً .

۲۔ حضرت نے فرمایا جب میّت کو قبر میں اتارو تو کہو۔ (رض)

بسم اللّٰه و باللّٰه و علی ملّة رسول اللّٰه ﷺ، اللّٰهُمَّ اِلٰی رَحْمَتِكَ لَا اِلٰی عَذَابِكَ

جب لحد میں رکھو تو اپنے ہاتھ اس کے کانوں پر رکھ کر کہو۔

اللّٰهُ رَبِّكَ و الْاِسْلَامُ دِيْنُكَ و عَمَلُكَ نَبِيِّكَ و الْقُرْآنُ كِتَابُكَ و عَلِيٌّ اِمَامُكَ .

۳۔ میں نے امام محمد یا تقریباً امام جعفر صادق علیہما السلام سے پوچھا۔ میّت کے متعلق فرمایا۔ قبر میں ہلکے سے اتارو پیروں کی جانب سے اور قبر کو چار انگلیوں کے برابر بلند کرو۔

۴۔ فرمایا حضرت نے بہت آہستہ سے قبر میں اتارو اور جب اسے لحد میں رکھو تو جو سب سے بہتر آدمی ہو وہ اس کے سر سے قریب

ہو کر اللہ کا ذکر کرے اور نبی پر درود بھیجے اور شیطان و جہنم سے پناہ مانگے۔ سورہ حمد، معوذتین، قل ہو اللہ اور

آیت انکرسی پڑھے اور اگر قادر ہو تو اس کا رخسار گھول کر زمین پر رکھے اور جو کچھ آتا ہو ذکر اپنی کرے تاکہ اس

میّت کو اس کا ثواب ملے۔ (رض)

۵۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میّت کو دفن کرو تو ایک اچھا گھدار آدمی قبر میں اتارو اور اس کے سر سے ہاتھ

جا کر اس کا دایا رخسار گھول کر زمین پر رکھو اور اپنا منہ اس کے کان کے پاس لے جا کر کہو۔

سمع افسحہمین بار اللّٰه تیرا رب ہے محمد تیرے نبی ہیں اسلام تیرا دین ہے اور فلاں تیرا نام ہے سن اور سمجھا اور

بسم اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

اس کا تین بار اعادة کرے۔  
۶۔ جب قبر میں رکھی جائے تو کہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ اِبْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ  
مَنْزُوْلٍ بِهِ ، اَللّٰهُمَّ اَفْصَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا  
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ

جب اس کے سر پر ایٹھ رکھو تو کہو  
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَحَدِّثْهُ وَاَنْسِ وَحِشْتَهُ وَاَسْكُنْ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تَغْنِيهِ عَنْ رَحْمَةِ  
مَنْ سِوَاكَ

اور جب قبر سے نکلو تو کہو۔  
«اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاْجِعُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ اَرْفَعْ دَرَجَتَهُ فِيْ اَعْلَىٰ عِلِّيِّیْنَ  
وَاخْلَفْ عَلٰی عَقْبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

۷۔ جب میت کو گھسیں رکھ دو تو آیت الکرسی پڑھو اور اپنا ہاتھ اس کے داہنے کندھے پر رکھ کر کہو۔  
«يَا فُلَانُ قُلْ : رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيًّا  
وَبِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِمَامًا»  
اور امام زمانہ کا نام لو۔

۸۔ میں نے پوچھا جب میں میت کو قبر میں داخل کروں تو کیا کہوں۔  
فرمایا کہو۔

اللّٰهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ فُلَانٌ وَاِبْنُ عَبْدِكَ قَدْ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ  
مَنْزُوْلٍ بِهِ وَقَدْ اِحْتَاٰجُ اِلَيْ رَحْمَتِكَ ، اَللّٰهُمَّ وَلَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّيَّتِهِ وَخَيْرِ  
الشَّهَادَةِ بِعَلَانِيَّتِهِ ، اَللّٰهُمَّ فَجَنِّفِ الْاَرْضَ عَنْ جَنِيْبِهِ وَلَقِّنْهُ حَبِيْبَتَهُ وَاَجْعَلْ هَذَا الْيَوْمَ  
خَيْرَ يَوْمٍ اَتَى عَلَيْهِ وَاَجْعَلْ هَذَا الْقَبْرَ خَيْرَ بَيْتٍ نَزَلَ فِيْهِ وَصِيْرَهُ اِلَىٰ خَيْرِ



جس میں وہ ہے اور داخلہ کی جگہ کشادہ کر، اس کی وحشت کو انس سے ہلکے، اس کے گناہ بخش دے اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔ (موتقی)

۹- جب میت کو قبر میں پہنچا دو تو اس کے سر سے کفن ہٹا دو۔ (حسن)

۱۰- میت کو آہستہ قبر میں اتار دو (موسلم)

۱۱- فرمایا جب میت کو قبر میں رکھو تو کہو۔

اللَّهُمَّ [هَذَا] عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ نَزَلَ بِكَ  
اللَّهُمَّ افْصَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهُ وَبَيْتَهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَإِيَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ

جب مٹی ڈالو تو کہو۔  
اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنِ جَنَّتِيهِ وَأَصْعِدْ رُوحَهُ إِلَى أَرْوَاحِ  
الْمُؤْمِنِينَ فِي عَلَيِّينَ وَالْحَقَّةِ بِالصَّالِحِينَ

## باب ۳

### حد کافرش

- ۱- راوی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم میں سے کوئی مر جاتا ہے اور قبر کی زمین تر ہوتی ہے۔ ہم لکھو یا اینٹ کافرشن بچھا دیتے ہیں کیا یہ جائز ہے آپ نے جواب میں لکھا جائز ہے۔
- ۲- فرمایا شعراں غلام نے رسول اللہ کی قبر میں چادر بچھانی گھاٹی تھی۔
- ۳- فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے قبر رسول پر اینٹ بچھائی تھی راوی نے کہا کہ کوئی اس پر اینٹ بچھا دے تو میت کے لئے نقصان رساں تو نہیں۔

باب

قبر پر مٹی ڈالنا

- ۱۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو کچھ سینا جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے بندوں کا چاہا نہیں ہوتا۔ جب قبر کے پاس آئے تو ایک طرف بیٹھ جائے۔ جب بیعت کو دفن کر دیتے تو تین بار اپنے ہاتھ سے اس پر مٹی ڈالتے۔ (مسن)
- ۲۔ فرمایا جب قبر پر مٹی ڈالو تو کہو

إيماناً بك و تصديقاً ببعثك هذا ما وعدنا الله ورسوله ﷺ

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ جو کوئی میت پر مٹی ڈالے اور یہ کلمات کہے تو اللہ ہر ذرہ کے عوض ایک نیکی لکھتا ہے۔ (مسن)

۳۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک شخص کے جنازہ میں تھا جب لوگ دفن کر چکے تو حضرت قبر کے پاس آئے اور مرا نے سے مٹی مٹی لے کر ڈالی پھر اپنا ہاتھ قبر پر رکھا کہ فرمایا

اللهم جاف الأرمض عن جنبيه وأصد إليك روحه ولفه منك رضواناً  
واسكن قبره من رحمتك ماتغنيه به عن رحمة من سواك  
پھر وہاں سے چلے آئے۔ (مسن)

۴۔ میں نے حضرت کو دیکھا قبر پر مٹی ڈال رہے تھے کچھ دیر ہاتھ میں روک کر ڈالتے تھے۔ لیکن تین مٹی سے زیادہ نہیں۔ میں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ اسے عمر میں یہ پڑھ کر ڈالتا ہوں۔

إيماناً بك و تصديقاً ببعثك هذا ما وعدنا الله ورسوله - إلی قولہ - نسائياً

رسول اللہ ایسا ہی کرتے تھے اور حضرت کا یہ سنت چارہا ہے۔ (مسن)

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسی کا لڑکا مر گیا دفن کے بعد وہ مٹی ڈالنے لگا۔ حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم مٹی نہ ڈالو اور نہ وہ لوگ جو قریبی رشتہ دار ہیں رسول اللہ نے منع کیا ہے باپ اور رشتہ داروں کو مٹی ڈالنے سے۔ راوی نے کہا یا بن رسول اللہ کیا آپ نے اس میت پر مٹی ڈالنے سے روکا ہے۔ فرمایا میں تو رشتہ داروں کی قبر پر مٹی ڈالنے سے منع کرتا ہوں اس لئے کہ اس سے دل میں قسادت پیدا ہوتی ہے اور جس کے دل میں سختی پیدا ہو جائے

## باب ۶

وہ اپنے رب سے دور ہو جائے۔ (موتق)

### قبرستان اس پر پانی چھڑکنا اور اس کو بلند کرنا

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے اپنے فرزند ابراہیم کو قبر میں اتارا اور ان کی قبر میں بستانا  
۲۔ فرمایا امام علیہ السلام نے مستحب ہے کہ میت کے ساتھ قبر میں ہری لکڑی کا ایک جریدہ رکھا جائے اور قبر کو بعد چار مہلی ہونی  
انگلیوں کے برابر بلند کیا جائے اور اس پر پانی چھڑکا جائے۔ (موتق)

۳۔ میں نے پوچھا قبر پر ہاتھ کیوں رکھا جائے۔ فرمایا رسول اللہ نے اپنے بیٹے کی قبر پر پانی چھڑکے جانے کے بعد اب ہی کیا تھا۔ میں نے  
پوچھا کہ قبر میں پر کیسے ہاتھ رکھا جائے۔ حضرت نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا کہ بتایا اور پھر اسے اٹھایا اور آپ کا  
رخ قبیلہ کی طرف تھا۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ جب بنی ہاشم میں کوئی عزت مند تھا تو رسول اللہ ایک بات ایسی کرتے تھے جو اوسلمانوں کے  
لئے نہ تھی۔ جب نماز جنازہ ہو چکی اور پانی چھڑکا جاتا تو حضرت اپنا ہاتھ اس طرح قبر پر رکھتے کہ انگلیاں مٹی میں ڈر  
آئیں جب مدینہ کا کوئی مسافر ادھر سے گزرتا اور رسول اللہ کے دست مبارک کا نشان دیکھتا تو کہتا آل محمد  
میں سے کوئی مر گیا ہے۔

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے اپنی بیماری میں مجھ سے فرمایا۔ بیٹا مدینہ کے قرشی خاندان کے کچھ لوگو  
کو بلا لاؤ تاکہ میں انہیں گواہ بناؤں، میں بلا لایا پھر مجھ سے فرمایا جب میں مر جاؤں تو تم مجھے غسل دینا، کفننا اور میری  
قبر کو چار انگلی بلند کرنا اور پانی چھڑکنا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے کہا بابا جان آپ نے اس کام کے لئے لوگوں کو  
کیوں بلا لیا آپ حکم دیتے تو میں یہ خدمت سجالاتا۔ فرمایا اس لئے کہ میرے بعد اس امر میں کوئی جھگڑا نہ کرے۔ (حسن)  
۶۔ میں نے حضرت سے قبر پر پانی چھڑکنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا جب تک مٹی میں تری رہتی ہے۔ صاحب قبر سے عذاب

دور رہتا ہے۔ (حسن)

۷۔ فرمایا قبر پر پانی چھڑکنے کا رواج عبد رسول سے برابر چلا آ رہا ہے۔ (حسن)

۸۔ فرمایا جب قبر میں چلے تو اپنا ہاتھ سر ہانے کی طرف رکھو اور تری کے بعد اپنی انگلیاں مٹی میں داخل کرو۔

۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام ایک شجرہ کی قبر کے پاس آئے اور فرمایا اللهم صل وحدتہ و آنس وحدتہ

۱۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا میت کے لئے دعا کی جائے۔ (مرسل)

حفرته و یرفع القبر فوق الارض اربع اصابع

۱۱- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ابی میت کو قبر میں منکر نکیر کے آنے تک تنہا نہ چھوڑو، میں نے کہا پھر کیا کیا جائے فرمایا ایک بہتر آدمی کو جب اور سب چلے جائیں قبر کے پاس چھوڑا جائے وہ اپنا منہ قبر کے سر پرانے رکھ کر بلند آواز سے کہے لے فلاں بن فلاں یا لے فلاں بنت فلاں۔  
 هل أنت على العهد الذي فارقنا عليه من شهادة أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً عبده ورسوله سيد النبيين وأن علياً أمير المؤمنين وسيد الوصيين وأن ما جاء به محمد ﷺ حق وأن الموت حق وأن البعث حق وأن الله يبعث من في القبور

یہ سن کر منکر نکیر کہتا ہے کہتا ہے چھوڑو اسے حجت کی تلقین ہو گئی۔ (مرسل)

## باب

### قبر کو مٹی سے بنانا اور پختہ کرنا

- ۱- فرمایا حضرت جو جس مٹی سے پیدا ہوا ہے اسی مٹی میں دفن ہوگا۔
- ۲- فرمایا حضرت نے رسول خدا کی قبر پر سرخ کنسکریاں ڈالی گئی تھیں۔ (مرسل)
- ۳- امام موسیٰ کاظم جب بغداد سے مدینہ آ رہے تھے تو مقام نبیہ میں آپ کی لڑائی کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ قبر بنینے کو اور ایک تختی پر اس کا نام لکھ کر قبر پر لگا دے۔ (رض)
- ۴- حضرت رسول خدا نے فرمایا سوائے قبر کی مٹی کے دوسری مٹی نہ ڈالی جائے۔ (رض)

## باب

### وہ مٹی جس میں میت دفن کی جاتی ہے

- ۱- فرمایا جس مٹی سے آدمی پیدا کیا جاتا ہے اسی میں دفن کیا جاتا ہے۔ (رض)
- ۲- فسرا یا لطفم جب رحم میں واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس مٹی کو لائے جس وہ دفن ہوگا۔ پس فرشتہ اس (کے جوہر) کو لطف میں ملا دیتا ہے اس لئے قلب انسان مشتاق ہوتا ہے اس کا جہاں اسے دفن ہوتا ہے۔ (رض)

## باب

### تعزیت اور مصیبت

- ۱- تعزیت میت کے دفن ہونے کے بعد ہے اس کے بعد لوگ چلے جائیں اور میت کے متعلق کوئی بات چیت نہ کریں۔ اگر کوئی آواز سنی ہو۔ (رض)
- ۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تعزیت اہل مصیبت سے بعد دفن ہے۔
- ۳- ترجمہ اوپر ہے۔ (موتقی)

۴- فرمایا واجب تعزیت بعد دفن ہے۔ (مسل)

- ۵- جب امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند اسماعیل کا انتقال ہوا تو حضرت جنازہ کے پاس برسہم پا اور بغیر برد آئے۔ (رض)

۶- فرمایا صاحب مصیبت کو چاہیے کہ وہ ردا نہ اوڑھے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ صاحب مصیبت ہے۔ (حسن)

- ۷- ایک شخص کا ردا کا رنگ امام جعفر صادق علیہ السلام اس کی تعزیت کو گئے اور فرمایا اللہ کی ذات تیرے لئے اور تیرے بیٹے کے لئے بہتر ہے اور اللہ کا ثواب تیرے فرزند سے زیادہ اچھا ہے۔ جب حضرت چلے گئے تو اس نے سپر بہت ساری ظاہر کی آپ نے پلٹ کر اس سے کہا۔ جب رسول اللہ اس دنیا میں نہ رہے تو مجھے صبر کرنا چاہیے اس نے کہا وہ تمہیں برگناہ تھا فرمایا اس کی بخشش کے لئے تین چیزیں ہیں اول توحید کی گواہی، دوسرے اللہ کی رحمت تیسرے رسول کی شفاعت، ان میں سے ایک تو انشاء اللہ اسے نصیب ہوگا۔ (مجمول)

۸- امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تعزیت قبل دفن بھی کرتے تھے اور بعد دفن بھی۔ (حسن)

- ۹- امام علیہ السلام نے ایک شخص کو لکھا تو نے اپنے فرزند علی کے مرنے کا حال لکھا اور یہ کہ وہ تیرا محبوب فرزند تھا اللہ تمہیں اولاد میں سے ان کو موت دیتا ہے جو اس کے نزدیک بائزہ نفس ہوتے ہیں تاکہ بڑی مصیبت پر بڑا اجر ملے۔ اللہ نے تیرا اجر زیادہ کیا۔ تیرے دل کو صبر و قہمٹا کی قوت دی، وہ قدرت والا ہے۔ اور اللہ مجھے پیشانے گا اور امید ہے کہ انشاء اللہ وہ ہوگا۔ (صیغ)

## باب

### تعزیت کا ثواب

۱۔ حضرت نے اپنے آباؤ اجداد پر سے روایت کی ہے کہ جو کسی رنجیدہ کو تسلی دے روز قیامت خدا اس کو ایسا لباس پہنائے گا جس سے وہ خوش ہوگا۔ (رض)

۲۔ فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے تو اس مصیبت زدہ کے اجر کے برابر ثواب ملے گا۔ (رض)

## باب

### اگر عورت مر جائے اور بچہ شکم میں متحرک ہو

۱۔ فرمایا اگر عورت مر جائے اور بچہ شکم میں متحرک ہو تو بچہ کو بیٹے سے نکال کر رکھی دیا جائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب عورت مر جائے اور بچہ شکم میں متحرک ہو تو شکم چاک کر کے بچہ کو نکال لیا جائے اور اگر عورت کے پیٹ میں بچہ مر گیا ہو اور عورت کے مر جانے کا خوف ہو تو اگر عورتیں یہ کام کر سکیں تو

بہتر و درندہ باطنہ خالی کر بچہ کے ٹھکانے کے نکالے۔ (رض)

## باب

### بچوں کا غسل اور ان پر نماز

۱۔ فرمایا اگر چار ماہ کا حمل ساقط ہو تو اسے غسل دیا جائے۔ (رض)

۲۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ بچہ پر نماز میت کیب پڑھی جائے فرمایا جب وہ نماز کو سمجھنے لگے۔ پھر سانس لے پوچھا لڑکے پر نماز کیب

واجب ہوتی ہے فرمایا جب چھ سال کا ہو جائے اور روزہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب روز رکھنے کی طاقت آجائے (حسن)

علاوہ مجلس علیہ الرحمۃ مرآة العقول میں فرماتے ہیں کہ علمائے شیعہ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ

درجہ نماز کا حکم سن عمر میں ہوتا ہے۔ اکثر کاسکسک یہ ہے کہ بلوغ کے بعد ہوتا ہے۔ دیکھتے ہیں غالباً وجوب نماز سے

سائن کا مقصد مستحب نماز ہونا ایک حدیث میں ہے سورۃ احصیا نکمہ ان بلغوا عشر اذ اپنے لڑکوں

کو نماز کا حکم دو جب سات برس کے ہو جائیں اور نہ پڑھے تو دس برس کا ہو جانے پر اسے مارو غالباً اسی

حدیث کے پیش نظر لکھا گیا ہے۔

۳۔ زہارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک لڑکا تھا جس کا نام عبد اللہ قلیم تھا وہ چلنے پھرنے لگا تھا میں نے

کہا یہ تھا کہ پہلو میں کون ہے کہا یہ میرا غلام ہے۔ غلام نے از روئے مزاج کہا۔ میں تمہارا غلام نہیں ہوں لڑکے نے کہا یہ تیرے لئے بدبختی ہے۔ غلام نے عقلمندی میں نیز وہ مارا۔ جس سے لڑکا مر گیا۔ کسی چیز پر لڑکے کو بقیع میں لائے۔ امام محمد باقر علیہ السلام اس طرح کفر سے نکلے کہ زرد جبہ پہنے تھے اور زرد ریشمی عمامہ اور چادر تھی پاپیادہ مجھ پر سہارا دیتے ہوئے بقیع کی طرف چلے۔ لوگ حضرت کے پوتے کی تعزیت کرتے جاتے تھے۔ بقیع پہنچ کر آپ نے اس سچ پر چار تکبیر سے نماز پڑھی پھر دفن کر دیا۔ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور فرمایا میں، بچوں پر نماز نہیں پڑھا کرتا حضرت علی علیہ السلام بچوں کو بے نماز پڑھے دفن کر دیتے تھے۔ میں نے کراہتہ اہل مدینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے پڑھی ہے تاکہ یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ اپنے بچوں پر نماز نہیں پڑھتے۔ (حسن)

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام کے ایک صاحب زادہ نے انتقال کیا۔ حضرت کو اس کی موت کی خبر دی گئی آپ نے حکم دیا غسل و کفن دیا جائے۔ آپ جنازہ کے ساتھ چلے اور اس پر نماز پڑھی۔ میں نے چٹائی کا مٹیلے کھچا دیا۔ آپ اس پر کھڑے ہو گئے۔ بعد دفن قبر کے پاس آئے۔ اس کے بعد آپ واپس ہوئے۔ میں آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ ایسے بچوں پر نماز نہیں پڑھی جاتی میرا چوبیس سال کا تھا لیکن لوگوں اپنی طرفت میں تعزیت کر لیا۔ یعنی کم سن بچوں پر نماز پڑھنے لگے ہم کو مجبوراً ان کا سال عمل کرنا پڑا۔ میں نے بچھا کتنی عمر کے سچ پر نماز پڑھی جلتے۔ فرمایا جب نماز کو سمجھنے لگے اور چھ سال کا ہو جائے۔ میں نے کہا۔ آپ لڑکوں کے باپے میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ سے ان کے بارے میں پوچھا گیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے ہوں۔ (ص)

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا۔ اگر کھل الخلق ہو کہ ساقط ہو تو اس پر غسل و کفن واجب ہے۔ سنر مایا یہ سب باتیں واجب ہیں۔ (موتق)

۶۔ میں نے حضرت ابو جعفر کو لکھا کہ ساقط شدہ سچ کے لئے کیا کیا جائے۔ فرمایا مع خون کے کسی جگہ دفن کر دیا جائے۔ (موتق)

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جب ابراہیم ابن رسول اللہ کا انتقال ہوا تو تین چیزیں ظاہر ہوئیں۔

ایک یہ ہے کہ وقت انتقال سورج کو گرہن لگا اور لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ ایسا فرد زندر رسول کے رتے کی وجہ سے ہوا ہے یہ سن کر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا۔ لوگو سورج اور چاند خدا کی آیتوں میں سے ہیں یہ دونوں حکم خدا سے گردش کرتے ہیں اور اس کے مطیع و فرمان ہیں اگر ان میں سے ایک یا دونوں کو گہن لگے تو نماز پڑھو، سچ منبر سے اتر آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز کوف پڑھی رستم نماز کے بعد فرمایا۔ اے علی! اٹھو اور تہجد و تکبیر کا بندوبست کرو۔ حضرت علی نے غسل دیا و حوض کیا اور کفن پہنایا اور میت کو لے کر نکلے، رسول اللہ قبر تک ساتھ رہے لوگ کہنے لگے رسول اللہ نے اپنے بیٹے پر نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ آپ اس کی موت پر رجمیدہ ہیں۔

آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا لوگو جو کچھ تم نے کہا ہے جبرئیل نے مجھے اس کی خبر دی ہے۔ تمہارا اگمان یہ ہے کہ میں نے اپنے بیٹے پر نماز

اس لئے نہیں پڑھی کہ میں اس غم میں مضطرب ہوں، آگاہ ہو ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے۔ خدائے لطیف و خبیر نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور ان کے بدلے مردوں پر پانچ تکبیریں ہیں۔

خدائے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز جت زہ اس پر پڑھوں جو نماز پڑھتا ہو، پھر فرمایا اسے علی قبر میں اترو اور براہیم کو لحد میں رکھو، چنانچہ حضرت علیؑ نے ایسا ہی کیا۔ لوگوں نے کہا۔ چونکہ رسول اللہؐ نے ایسا نہیں کیا، لہذا کسی کو اپنے پیٹے کی قبر میں اترا نہیں چاہیے۔ حضرت نے فرمایا۔ تمہارے لئے اولاد کی قبروں میں اترا حرام نہیں۔ مگر مجھے خوف ہے کہ باپ قبر میں کفن ہٹا کر جب اپنے پیٹے کا منہ دیکھے گا تو شیطان اپنے کرتوت دکھا کر کہیں تمہارے دلوں میں ایسی بقیہ راری پیدا نہ کر دے جس سے تمہارے اعمال جہٹ نہ ہو جائیں۔ (رض)

۸۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ لوگ ہمارے اس قول کی تردید کرتے ہیں کہ کچھ چیزیں نکاح سے نہیں پڑھتا لہذا اس پر نماز نہیں پڑھنا چاہیے۔ ہم نے کہا ان وہ تو کہتے ہیں کہ اگر ایک نصرانی یا یہودی ایمان لے آئے اور اس کے بعد ہی نوراً مر جائے تو اس بارے میں کیا جواب ہوگا (یعنی اس پر نماز پڑھی جائے گی یا نہیں) حالانکہ اس نے نماز نہیں پڑھی۔ حضرت نے فرمایا۔ تم ان سے کہو یہ مسلمان اگر کسی پر فترا کرے تو اس پر فترا پر دازی کی تو آیا اسے سزا دی جائے گی یا نہیں۔ اگر وہ کہیں کہ اس پر حد جاری کی جائے گی تو ان سے پوچھا جائے کہ اگر یہ لڑکا جس نے نماز نہیں پڑھی کسی پر فترا پر دازی کرے تو اس پر حد جاری ہوگی یا نہیں۔ وہ کہیں گے نہیں تو ان سے کہا جائے تم نے ٹھیک کہا۔ پس معلوم ہوا کہ نماز کسی کی پڑھی جائے گی جس پر نماز و حد واجب ہے اور نہیں پڑھی جائے گی اس پر جس پر نماز و حد واجب نہیں (مخبروں)

## باب

### غریق اور برق زدہ

۱۔ حضرت نے فرمایا جو کوئی بجلی سے جل کر مرے یا ڈوب گیا ہو اگر اس کا جسم تغیر پذیر نہ ہو تو تین دن انتظار کے بعد دفن کریں۔

۲۔ میں نے پوچھا ڈوب کر مرنے والے کو غسل دیا جائے۔ فرمایا ہاں اور استیہ اور کیا جائے۔ میں نے کہا وہ کیلے فرمایا تین دن انتظار کے بعد دفن کیا جائے اور یہی حکم برق زدہ کے لئے ہے۔ بسا اوقات لوگ گمان کرتے ہیں مر گیا۔ حالانکہ وہ نہیں مرنے۔ (موتوق)

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا ہے کہ ڈوبنے والے کو غسل دیا جائے۔ (رض)

۴۔ فرمایا غریق کو روکا جائے۔ جب تک اس کے جسم میں تغیر ہو اور یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ مر گیا پھر غسل و کفن دیا جائے اور برق زدہ کے لئے فرمایا۔ دورہ زور کا جائے پھر غسل و کفن دیا جائے۔ (موتوق)



۵۔ فرمایا پانچ آدمیوں کے دفن میں تاخیر کرنی چاہیے اور جب تک جسم میں تغیر نہ ہو دفن نہ کیا جائے، پانی میں ڈوب کر مرنے والا، بگیل سے مرنے والا، استسقاء والا (علامہ مجلسی لکھتے ہیں غالباً اس سے مراد ہیضہ سے مرنے والا ہے) اور جو مکان وغیرہ گرنے سے مرے اور جو دھوئیں سے مرے۔ (ص)

۶۔ مکہ میں دو سال بہ کثرت بگلیاں گرنے سے بہ کثرت لوگ ہلاک ہو گئے، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، قبل اس کے کہ میں حضرت سے سوال کروں آپ نے فرمایا جو لوگ ڈوب کر مرے ہوں یا بگیل سے جل گئے ہوں تین دن ان کو دفن نہ کیا جائے بشرطیکہ ان کے بدن سے بُور نہ آئے، میں نے کہا حضور کے بیان سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ دفن ہو گئے جو قبر میں جا کر مرے ہیں۔ (رض)

## باب

### مقتول کا دفن

۱۔ میں نے مقتول فی سبیل اللہ کے متعلق پوچھا کہ آیا اسے غسل و کفن و جنود دیا جائے، فرمایا۔ آئین۔ وہ جس لباس میں ہو دفن کر دیا جائے لیکن اگر جنگ کے بعد رتی حیات باقی ہو اور بعد میں وہ مرے تو اسے غسل و کفن دیا جائے گا اور اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی۔

حضرت رسول خدا نے حضرت حمزہ پر نماز پڑھی اور کفن دیا۔ کیونکہ ان کی لاش برہنہ کر دی گئی تھی۔ (ص)

۲۔ میں نے پوچھا شہید کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کیا وہ اپنے خون میں دفن کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں خون آلود کپڑوں میں وہ بے جنود اور غسل، جس حال میں ہو دفن کیا۔ پھر فرمایا رسول اللہ نے اپنے چچا حمزہ کو اسی خون آلود کپڑوں میں دفن کیا اور اپنی چادر اوپر ڈال دی مگر چھوٹی تھی، پیر کھلے رچے آپ نے گھاس منگا کر اُسے ڈھکا اور ستر نمازیں اور ستر تکبیریں کہیں۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے اگر شہید میں رتی جان باقی ہو تو اسے غسل و کفن اور جنود دیا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے اور اگر رتی جان باقی نہ ہو تو اسٹین کپڑوں میں دفن کیا جائے۔

۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے شہیدوں کے بدن سے دستار، موزہ، ٹوپی، عمامہ، پٹکا اور پاجامہ اتارا جائے مگر جبکہ یہ چیزیں خون آلود ہوں تو ان کو چھوڑ دیا جائے اور جو چیز تبدیل ہوتی ہوئی ہوں اسے کھول دیا جائے اور سوتی

## باب

### دندوں اور پرندوں کا کھایا ہوا

- ۱۔ میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق ہے دندوں اور پرندوں نے کھایا ہوا اور ہڈی کے سوا گوشت کا نام نہ رہا ہوتا اسے کیا جائے۔ فرمایا غسل و کفن دے کر اس پر نماز پڑھی جائے اور دفن کر دیا جائے اور اگر دو حصے ہو گئے ہوں تو جس حصے میں دل ہو اس پر نماز پڑھی جائے۔ (اض)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی مقتول اس حالت میں پایا جائے کہ گوشت بلا ہڈی کے ہو تو اس پر نماز نہ پڑھی جائے۔ ہاں اگر ہڈی بلا گوشت کے ہو تو اس پر نماز پڑھی جائے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو سر بدن سے جدا ہو اس پر بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا اگر کسی مقتول کا عضو پورا پایا جائے اور اگر پورا نہ ہو تو بغیر نماز کے دفن کر دیا جائے۔
- ۴۔ فرمایا اگر کوئی عضو جسم انسان سے جدا ہو جائے تو وہ مُردار ہے اگر اس میں ہڈی ہے تو چھوڑنے والے پر غسل واجب ہو گا ورنہ نہیں۔ (اض)
- ۵۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو شخص جل کر مرے اس پر بہت سا پانی ڈالا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے۔
- ۶۔ فرمایا غری ہوئی ہر شے کو غسل دیا جائے خواہ ڈوب کر مرے یا دندے کھالیں۔ ہاں جو شخص میدان جنگ میں دونوں ہاتھوں کے درمیان مر جائے۔ اس کے لئے غسل نہیں۔ لیکن اگر دستِ جان باقی ہے تو غسل دیا جائے گا۔

## باب

### کشتی میں مرنے والا

- ۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اگر کوئی سفر دریا میں کشتی کے اندر مر جائے۔ تو اسے ایک ٹیکے میں رکھ کر اس کا منہ بند کر کے اسے دریا میں ڈال دیا جائے۔ (اض)
- ۲۔ فرمایا اگر کوئی لوگوں کے ساتھ بحری سفر میں مر جائے تو اس کو غسل و کفن دیا جائے اور نماز پڑھی جائے اور پھر اسے دریا میں ڈال دیا جائے۔ (مسل)
- ۳۔ فرمایا اگر کشتی میں مر جائے اور کنارہ پر پہنچا ممکن نہ ہو تو اسے کفن دیا جائے حنوط کیا جائے۔ اور کپڑے میں لپیٹ کر دریا میں

ڈال دیا جائے۔ (مسئل)

۳۔ میں نے کہا حکم ہے ان لوگوں کے ہاں جو ساحل بحر پر سفر کرے ہوں اور وہ ایک میت کو دیکھیں برہنہ جسے دریا والوں نے باہر پھینک دیا ہو اور ان کے پاس ازار کے سوا کوئی کپڑا نہ ہو تو اس صورت میں اس کی میت عرباں ہے وہ اس پر کیسے نماز پڑھیں اور کیسے کفن دیں جبکہ ان کے پاس زائد کپڑا ہی نہ ہو فرمایا ایک گڑھا کھود کر اس میں رکھیں اور اس شہرہ گاہ پر ایک اینٹ رکھ دیں اور پھر نماز پڑھ کر دفن کر دیں اور یہ بھی فرمایا کہ دفن کے بعد نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ برہنہ پر جب تک اس کی ستر پوشی نہ ہو۔ (موتقن)

## باب

### سولی دیئے ہوئے اور رجم والے پر نماز

۱۔ فرمایا حضرت نے رجم کیا ہو اور دھریا عورت، ان دونوں کو غسل دیا جائے گا اور حنوط کیا جائے گا۔ رجم سے پہلے ان کو کفن پہنایا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی اور قص کئے ہوئے کی بھی یہی صورت ہے غسل دیا جائے، حنوط کیا جائے اور کفن پہنایا جائے۔ اور نماز پڑھی جائے۔ (من)

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سولی دیئے ہوئے پر نماز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا، تو نہیں جانتا میرے جد امام جعفر صادق نے اپنے چچا زبیر شہید کے اوپر نماز پڑھی۔ میں نے کہا اس طریقہ نماز کی وضاحت کیجئے۔ فرمایا اگر مصلوب کا منہ قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے واپس کندھے کی طرف کھڑے اور اگر اس کی پشت قبلہ کی طرف ہو تو تم بائیں کندھے کی طرف کھڑے ہو کیونکہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ اگر اس کا بائیں شانہ قبلہ رو ہے تو داہنی طرف کھڑے ہو اور داہنی طرف ہے تو بائیں طرف قبلہ سے منحرف نہ ہونے کے لئے اس کے شانوں سے ہٹو نہیں تمہارا منہ مشرق و مغرب کے درمیان رہے نہ استقبال قبلہ ہو نہ استدبار قبلہ، البتہ رجم رادی کہتا ہے۔ میں نے کہا سمجھ گیا ضرور انشاء اللہ سمجھ لیا ہو گا۔ (من)

۳۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے سولی دیئے ہوئے کے پاس تین دن بعد جاؤ، جب تختہ دار سے اتر آئے اور دفن کیا جائے۔

## باب میّت کے ہمسایوں کا فرض

- ۱- جب جعفر ابن ابی طالب شہید ہوئے تو حضرت رسول خدا نے ناطقہ الزہراء سے فرمایا کہ اسما بنت عمیس (زوجہ جعفر) کے یہاں تین روز کھانا بچھو اور ان کے اوپر دیگر عورتوں کے پاس تین دن جا کر رہو۔ پس یہ امر سنت رسول قرار پایا تاکہ اہل مصیبت کے ساتھ ایسا کیا جائے۔ (حسن)
- ۲- فرمایا اہل میّت کے ساتھ تین روز شکر یکدم پڑھنا چاہیے موت کے دن سے۔ (مجموع)
- ۳- فرمایا کہ صاحب مصیبت کے ہمسایوں کو چاہیے کہ تین دن کھانا بچھیں۔ (مرسل)
- ۴- امام محمد باقر علیہ السلام نے آٹھ سو درہم کی وصیت اپنا غم منانے جانے کے لئے اور یہ سنت رسول ہے کیونکہ حضرت نے حکم دیا تھا جعفر کی شہادت پر کھانا بچھنے کا۔ (حسن)
- ۵- میں نے امام رضا علیہ السلام سے بیان کیا کہ میری اور ابن ارد کی بی بی ایک پرسہ کے لئے جانے لگیں۔ ہم نے منع کیا میری بی بی کہنے لگی اگر یہ فعل حرام ہے تو ہم رُکے جاتے ہیں اور اگر حرام نہیں تو آپ لوگ کیوں روکتے ہیں۔ اتفاقاً ہمارے یہاں ایک موت ہو گئی تو کوئی پرسہ کو نہ آیا۔ حضرت نے فرمایا تم حقوق کے متعلق پوچھتے ہو تو سنو میرے والد میری والدہ اور ام فروہ کو حقوق اہل مدینہ ادا کرنے کے لئے سمجھتے تھے۔ (حسن)
- ۶- فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنے گھر والوں کو حکم دو کہ وہ تمہارے مردوں کے لئے اچھی اچھی باتیں کریں جب ناطقہ کے باب کا انتقال ہوا تو زمان بنی ہاشم نے حضرت ناطقہ کے متعلق تعریفی کلمات کہے۔ فرمایا ان باتوں کو چھوڑو تمہارے اوپر دعائے خیر کرنا فرض ہے۔ (حسن)

## باب مرگ پسر

- ۱- فرمایا حضرت نے جو بیٹا باب کے سامنے مر جائے وہ افضل ہے ان ستر بیٹیوں سے جو اس کے بعد مریں اور وہ سب یکساں ہو کر راہ خدا میں جہاد کریں۔ (مجموع)
- ۲- فرمایا جب حضرت خدیجہ کے فرزند حضرت تاسم کا انتقال ہوا تو حضرت خدیجہ کو رونا دیکھ کر فرمایا کیوں روتی ہو انھوں نے کہا جھاتی سے دردہ بہتا ہے تو بچہ کی یاد میں روتی ہوں کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیامت کے دن جب تم باب جنت پر آؤ تو بیٹے کو وہاں گھر پاؤ اور وہ تم کو جنت کے بہترین مقام تک پہنچا دے اور یہی ہر مومن کے لئے ہے اللہ تعالیٰ

- کی شان انصاف و کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی کو بیٹا لے کر چھین لے اور پھر خدا پر کرے۔ (رض)
- ۳- ایک شخص نے امام علی نقی علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے مرنے اور اپنے شدید عجز کے متعلق دکھا۔ آپ نے اسے تحریر فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ مومن کے مال اور اولاد سے نفیس ترین کو انتخاب کرتا ہے تاکہ اس کو اجر دے۔ (رض)
- ۴- حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب کسی مومن کا لڑکا مرتا ہے تو جو کچھ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اللہ اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں کے بیٹے کی روح قبض کی۔ وہ کہتے ہیں ہاں! خدا کہتا ہے۔ پھر میرے بندے نے کیا کہا وہ کہتے ہیں اس نے میری حمد کی اور تیری طرت رجوع کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم نے اس کے دل کا چین لے لیا اور آنکھوں کی ٹھنڈک، مگر اس نے میری طرت رجوع کی۔ بس اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بہت الحمد رکھو۔ (رض)
- ۵- فرمایا اللہ تعالیٰ جس بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کے سب سے زیادہ محبوب بیٹے کو لے لیتا ہے۔ (مجموع)
- ۶- فرمایا جو مسلمان اپنے دو لڑکوں کو پہلے بھیج دیتا ہے تو وہ باذن خدا اس کے اور نافرستہ کے درمیان دوپڑے بن جاتے ہیں۔ (رض)
- ۷- فرمایا جب حضرت کے فرزند ظاہر کا انتقال ہوا تو آپ نے جناب رسول خدا نے خدیجہ کو رونے سے منع کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب اس کا دودھ چھاتی سے بہتا ہے تو روتی ہوں۔ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ اسے جنت کے دروازہ پر کھڑا پاؤ اور وہ تمہارا ساتھ پکڑ کر جنت کے پاک مقام اور بہترین مقام پر لے جائے۔ انہوں نے کہا کیا ایسا ہے۔ فرمایا۔ خدا کیسے خدا پر دے گا اسے جس کے دل کا چین کو چھین لیا ہو اور اس نے میرا کیا ہوا اور خدا کی حمد کی ہو۔ (رض)
- ۸- حضرت نے فرمایا مومن کا ثواب جب اس کا فرزند مر جائے جنت ہے اگر وہ صبر کرے مگر وہ اس پر بھی صبر نہیں کرتا۔ (رض)
- ۹- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ اور امام رضا علیہما السلام نے اللہ تعجب کرتا ہے اس شخص پر جس کا بیٹا مر جائے اور وہ حمد خدا کرے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لے میرے ملائکہ میں نے اس کی جان لے لی اور میری حمد کرتا ہے۔ (حسن)
- ۱۰- فرمایا جس کی اولاد اس کی حیات میں مر جاتی ہے وہ سبب بن جاتی ہے اس کے لئے حجاب نار بن جاتی ہے۔

## باب تعزیت

- ۱- فرمایا حضرت نے جس پر کوئی مصیبت آجائے تو حضرت رسول خدا کی مصیبتوں کو یاد کرے۔ کیونکہ وہ سب سے بڑی مصیبت تھی۔ (رض)
- ۲- فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اگر کوئی مصیبت تمہاری جان مال یا اولاد پر آجائے تو رسول کی مصیبت یاد کرو۔ (رض)

۳۔ فرمایا جب امیر المؤمنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسن نے مرنے کی خبر امام حسینؑ کو بھیجی جو مدائن میں تھے۔ جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا ہائے کیسے بڑی مصیبت ہے اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جب کوئی مصیبت تم پر آئے تو میری مصیبت کو یاد کر لیا کرو۔ اس سے بڑی کوئی مصیبت نہیں حضرت نے پسے فرمایا ہے۔

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب رسول اللہؐ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے ایک آواز سنیں اور کہنے والے کو نہ دیکھا وہ کہہ رہا تھا ہر نفس کے لئے مرنے سے تم روز قیامت اجر پاؤ گے جو آتش جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا اسے کامیابی ہوگئی اور اس نے کہا کہ تمام مخلوق مرنے والی ہے اور ہر مصیبت پر صبر کرنا لازم ہے اور جو چیز باقی رہی اس کا سمجھنا ہے پس اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید وابستہ رکھو۔ محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرت نے جب رسول اللہؐ کا انتقال ہوا تو جو بچپن آئے در آنحالیسکے حضرت کو کفن دیا جا چکا تھا اور گھر میں اس وقت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ تھے۔ انہوں نے کہا کہ لے اہلبیت، ہر نفس کے لئے موت کا ذائقہ ہے تم صبر کا اجر روز قیامت پاؤ گے پس جو نثار جہنم سے بچ گیا اور داخل جنت ہوا وہ کامیاب ہو گیا۔ زندگی دنیا تو متاع غرور ہے اور مصیبت میں صبر کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنی چاہیے اور ہر مرنے والا اس کی مخلوق ہے جو فوت ہو گیا ہے اسے پاؤ اللہ پر بھروسہ کرو اور اپنی ہر امید اسی سے وابستہ رکھو۔ ثواب سے محرومی سب سے بڑی مصیبت ہے یہ میرا دنیا میں آخری آنا ہے ہم نے آواز سنی اور اس کا وجود نہ دیکھا۔ (حسن)

۶۔ فرمایا جب حضرت رسولؐ خدا کا انتقال ہوا تو ایک آنے والا تعزیت کے لئے آیا جس کی ہلکی آواز تو سنی گئی مگر وجود نظر نہ آیا اس نے کہا سلام ہو تم پر اے اہلبیت، اللہ کی رحمت ہو، بے شک ہر ذی حیات مرنے والا ہے، تم روز قیامت صبر کا اجر پاؤ گے جو نثار جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا وہ کامیاب ہو گا اور زندگی دنیا متاع غرور ہے پس ہر نفس خدا کے لئے ہر مصیبت پر صبر کرنا چاہیے۔ اور احساس ناقصا میں اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو، محروم ہے وہ جو ثواب سے محروم ہے۔ والسلام۔ (ضعیف)

۷۔ ترجمہ دیکھئے جو اوپر کی حدیث میں لکھا۔

بعض نے کہا یہ تعزیت کرنے والا کوئی فرشتہ آسمانی ہے جس کو اللہ نے تمہارے پاس تعزیت کو بھیجا ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ خضر ہے جو تمہارے نبی کی تعزیت کے لئے آئے ہیں۔ (حسن)

## باب

### صبر و جزع و استرجاع

۱- فرمایا حضرت نے جب میں نے پوچھا جزع کیا ہے۔

اشد جزع رونائینا منہ پر طمانچے مارنا، سید کوٹھا سر کے بال نوچنا اور نوہ کرنا ہے یہ صورت ترک صبر کہ ہے اور صحیح طریقہ کو چھوڑنا ہے اور جس نے صبر کیا اور انا للہ وانا الیہ راجعون، کہا اور اللہ کی حمد کی، تو وہ اللہ کی مشیت پر راضی ہوا اور اپنا اجر اللہ پر رکھا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اللہ کا حکم تو بغیر جاری ہونے رہ نہیں سکتا۔ اس کا اجر جیسا ہو جائے گا۔ (رض)

۲- فرمایا حضرت نے صبر اور مصیبت مومن کی طرف آتے ہیں پس مصیبت کے وقت دُ صبر کرتا ہے اور جزع اور بلا جب کافر کی طرف آتے ہیں تو وہ وقت مصیبت جزع و جزع کرتا ہے۔ (ضعیف)

۳- فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ وقت مصیبت مسلمان کاران پر ہاتھ مارنا اس کے اجر کو کھو دیتا ہے۔ (رض)

۴- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو بندہ وقت مصیبت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ اس کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے اور جب کسی مصیبت اور زوال مصیبت کے وقت ایسا کہتا ہے تو جتنے گناہ مصیبت اور صبر کے درمیان ہوتے ہیں

۵- حضرت نے فرمایا جو مصیبت کا ذکر کرے اگرچہ ایک مدت بعد ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور الحمد للہ رب العالمین کہے اور کہے یا اللہ میری مصیبت پر مجھے اجر دے اور جو چیز مجھ سے جاتی رہی ہے اس سے بہتر مجھے عطا کر، تو اللہ تعالیٰ بقدر اس مصیبت کے چلے کتنی ہی کم ہو اجر دیتا ہے۔ (رض)

۶- فرمایا حضرت نے اسحاق اسے مصیبت شمار نہ کر جس پر تمہیں صبر دیا گیا ہے اور جس پر تم ثواب کے مستحق ہو۔ مصیبت تو وہ ہوتی ہے جس پر صبر کرنے سے اجر و ثواب نہ ملے۔ (حسن)

۷- فرمایا مصیبت پر بیچ چینی نہیں دونا چاہیے نہ کپڑوں کو پھاڑا جائے۔ (ضعیف)

۸- فرمایا مصیبت میں ران پر ہاتھ مارنا اپنے اجر کا ضائع کرنا ہے۔ (رض)

۹- حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی مصیبت کی شکایت کی۔ فرمایا اگر صبر کر کے تو اجر ملے گا اور اگر نہ کر کے تو جو حکم الہی ہے وہ تو قدر و جاری ہو کر رہے گا۔ اور تم بے اجر و ہونگے۔

۱۰- میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند کی عیادت کو گیا۔ حضرت کو مخمور و مغموم دروازہ پر کھڑا پایا۔ میں نے کہا لڑکا کیسے ہے فرمایا ویسے ہی ہے پھر آپ نے گھر میں چلے گئے اور کچھ دیر بعد تشریف لائے تو چہرے پر رونق تھی اور بغیر زان ہو گیا تھا۔ میں سمجھا لڑکا چھا ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا۔ لڑکا کیسے ہے فرمایا مر گیا۔ میں نے کہا جب وہ زندہ تھا تو آپ مخمور و مغموم

تھے لیکن مرنے کے بعد آپ کی وہ حالت نہیں فرمایا ہم اہلبیت قبل نزول مصیبت بیتقرار ہوتے ہیں لیکن جب آجاتی ہے تو قضائے الہی پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس کا حکم تسلیم کر لیتے ہیں۔ (ص)

۱۱۔ فرمایا حضرت نے چیخا جلتانا نہ بہتر ہے و سزا دار، لیکن لوگ اسے سمجھتے نہیں۔ صبر کرنا بہتر ہے۔ (مجموع)

۱۲۔ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ گھر میں کسی چیخنے کی آواز آئی، حضرت کھڑے ہوئے پھر بیٹھے اور اناللہ وانا الیہ راجعون کہا اور پھر اپنی بات شروع کر دی۔ جب بات ختم ہوئی تو سزا یا ہم یہ پشند کرتے ہیں کہ معافی چاہیں اپنے نفسوں، اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لئے لیکن جب قضائے الہی جاری ہو جاتی ہے تو ہم وہی پسند کرتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے۔ (ص)

۱۳۔ کچھ لوگ امام محمد باقر علیہ السلام کے میاں فرزند کی عیادت کو آئے دیکھا کہ آپٹ ٹھگیں ہیں اور آپ کو سزا نہیں لوگوں نے کہا اگر کوئی مصیبت آپ پر آگئی تو اندیشہ ہے کہ ہم آپ کو ایسی حالت میں دیکھیں جیسے نہیں دیکھنا چاہتے تمہوڑی دیر بعد گھر میں سے رونے کی آواز آئی حضرت باہر آئے تو چہرہ پر سکون تھا پہلا سا حال نہ تھا۔ انہوں نے کہا آپ کی پہلی حالت دیکھ کر خوف ہو گیا کہ یہ حادثہ ہو گیا تو آپ کی ایسی حالت ہو جائے گی جو ہمارے لئے باعثِ غم ہوگی۔ فرمایا اپنی محبوب چیز کی عاقبت چاہتے ہیں مگر جب امر خدا آجاتا ہے تو اسے تسلیم کر لیتے ہیں۔ (ص)

## باب

### ثواب تعزیت

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ موسیٰ علیہ السلام نے مناجات میں کہا۔ زن پسر مردہ کو مہر دلانے والے کی کیا جزا ہے۔ خدا نے فرمایا۔ میں اس کو اپنے سایہ میں اس دن جسکے دوں گا جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو کسی رنجیدہ کو مہر دلانے کو روز قیامت اس کو ایسا لباس پہنایا جائے گا جس سے وہ خوش ہو۔ (ص)

۳۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جو زن پسر مردہ کو مہر دلانے۔ خدا سے اپنے عرش کے سایہ میں اس روز لے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۴۔ حضرت نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو مصیبت زدہ کو مہر دلانے تو اللہ اس کو وہی اجر سے گا جو مصیبت زدہ کا ہے بغیر اس کے کہ اس کے اجر سے کچھ کم کیا جائے۔ (ص)



## باب تسلی دینا

۱۔ حضرت نے فرمایا جب کوئی مر جائے تو اللہ ایک فرشتہ کو اس کہنے کے سب سے زیادہ غناک کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کے قلب پر ہاتھ پھیرتا ہے جس سے غم کی سوزش مٹ جاتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا آباد ہی نہ ہوتی (یعنی فرشتہ غم سے لوگ اپنی عورتوں کے پاس جاتے ہی نہیں)۔ (مجمول)

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ نے اپنے بندوں پر تین چیزوں کو مسلط کیا ہے۔ روح نکل جانے کے بعد اجسام میں گوبید ہوتا دورنہ ایک عزیز اپنے عزیز کو دفن ہی نہ کرتا، دوسرے تسلی کا بندوبست، اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل تباہ ہو جاتی (لوگ اپنی ازواج کے پاس ہی نہ جاتے کہ یہ غم پھر نصیب نہ ہو، تیسرے قلم کے دانوں پر کیڑوں کو مسلط کر دیا، ورنہ بادشاہ سونا چاندی کی طرح قلم کا بھی ذخیرہ کر لیتے۔ (حسن)

۳۔ ترجمہ نمبر ۱ میں دیکھئے۔

## باب

## زیارت قبور

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیارت قبور کے متعلق کہ مرے تم سے مانوس ہوتے ہیں جب تم ان سے انگ ہوتے تو وہ گھبراتے ہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے زیارت قبور اور صاحب دینانے کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا زیارت قبور تو ٹھیک ہے لیکن وہاں مسجد نہیں بنانی چاہیے۔ (موتقی)

۳۔ فرمایا حضرت نے جناب فاطمہؑ رسول اللہ کے انتقال کے بعد ۵۵ دن زندہ رہیں کسی نے ان کو سگرتے نہ دیکھا اور نہ سینتے ہوئے۔ اُحد میں زیارت شہداء کو جاتی تھیں ہر جگہ کہ وہ مرتد اور پیر اور جمعرات کو اور وہاں بتاتی تھیں کہ یہ رسول اللہ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور یہ مشرکین کے (حسن)

۴۔ میں نے کہا کیا بتدہ مو من جانتا ہے اس شخص کو جو اس کی زیارت تیر کو جاتا ہے فرمایا۔ ہاں جب تک وہ قبر کے پاس رہتا ہے وہ اس سے مانوس رہتا ہے اور جب وہ چلا جاتا ہے تو اسے وحشت ہوتی ہے۔ (رض)

۵۔ میں نے حضرت پرچہ اہل قبور کو سلام کیسے کیا جائے، فرمایا، کہو سلام ہو مو من و مسلم اہل دیار پر تم ہم سے پہلے گئے ہو ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

- ۶۔ میں امام محمد باقر کے ساتھ یقین میں جا رہا تھا۔ آپ ایک قبر پر ٹھہر گئے، حجر کو فہ کے ایک شیعہ کی سنی اور فرمایا یا اللہ اس کی غربت پر رحم کر اس کی تنہائی کو دور کر، وحشت کو اس سے بدل سے ما اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے تاکہ وہ خیر کی رحمت سے بے پروا ہو جائے اور اس کو ملین کر اس سے جسے اس سے محبت ہو۔
- ۷۔ حضرت نے فرمایا یوں کہہ۔ لے (ابن ایساں تم پر سلام اور انشرا اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔) (مجموع)
- ۸۔ میں نے حضرت سے پوچھا کہ اہل قبور پر کیسے سلام کیا جائے۔ فرمایا کہو سلام ہو ان مومنوں اور مسلمانوں پر جو اس بستی کے رہنے والے ہیں یا اللہ ان پر رحم کر اور انشرا اللہ ہم ان سے ملنے والے ہیں۔ (ص)
- ۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے بھائی کی قبر پر جلتے اور اس پر ہاتھ رکھ کر ستر بار انا انزلنا پرٹھے تو روز قیامت بڑے خوف سے اور بہ طور کے خوف سے امن میں رہے گا۔ (ص)
- ۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے مردوں کی زیارت کر دو کہ وہ تمہاری زیارت سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے ماں باپ کی قبر کے پاس دعا کرو اور اپنی حاجت بھی خدا سے طلب کرو۔ (ص)

## باب

### مرنے والا اپنے گھر والوں کی زیارت کرتا ہے

- ۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی روح اپنے خاندان والوں کی زیارت کو آتی ہے اس کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور وہ چیزیں پوشیدہ رکھی جاتی ہیں جن کو بُرا جانتا ہے اور کافر کی روح بھی آتی ہے اسے دکھایا جاتا ہے جسے وہ دوست نہیں رکھتا اور چھپایا جاتا ہے ان چیزوں کو جنہیں وہ دوست رکھتا ہے مردے بعض جمع کو آتے ہیں بعض بقدر اپنے عمل کے۔ (ص)
- ۲۔ فرمایا ہر مومن دکانر ذوال آنتاب کے بعد اپنے اہل کے پاس آتا ہے اگر اپنے اہل کو نیک کام کرتے دیکھتا ہے تو خدا کی حمد کرتا ہے اور کافر اگر اپنے اہل کو نیک کام کرتے دیکھتا ہے تو اس پر حسرت چھا جاتی ہے۔
- ۳۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا مردہ اپنے اہل کی زیارت کے لئے آتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کتنی بار، فرمایا جمعہ کو یا ہینہ اور سال میں بقدر اپنی منزلت کے۔ میں نے کہا کس صورت میں آتا ہے فرمایا خوبصورت چار کی شکل میں جو ان کی دیواروں پر آکر بیٹھتا ہے اگر ان کو نیک کار یا آتا ہے تو رنجیدہ ہوتا ہے۔ (ص)
- ۴۔ فرمایا۔ ہاں مردہ خدا سے اذن لے کر آتا ہے خدا دفرشتے اس کے ساتھ سمجھتا ہے اور مردے کی صورت میں آتا ہے اور ان کو دیکھتا ہے۔ (ص)

۵۰ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن اپنے اہل پیار سے ملنے آتا ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کتنی مدت میں فرمایا بقدر اپنے فضائل کے، بعض ہر روز، بعض دو روز بعد، بعض تین روز بعد، پھر اٹھائے کلام میں فرمایا کہ منزلت والا ہر جمعہ کو، میں نے کہا کس وقت آتا ہے۔ فرمایا وقت زوال شمس یا اس کے قریب، میں نے پوچھا کس صورت میں، فرمایا چڑھایا یا اس سے کم والے پرندے کی صورت میں۔ اللہ تعالیٰ دو مشرکتوں کو ان کے ساتھ بھیجتا ہے۔ وہ اسے دکھانے میں وہ چیز جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور پوشیدہ رکھتے ہیں وہ چیز جسے وہ برا جانتا ہے پھر وہ خوش خوش لڑے جاتا ہے۔ (رض)

## باب

### مرنے سے پہلے مال و اولاد و عمل سامنے آتے ہیں

۱۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جب کسی کا آخری دن زندگی کا اور آخرت کا پہلا دن ہوتا ہے تو اس کا مال، اس کی اولاد اور اس کے اعمال مجسم ہو کر سامنے آتے ہیں وہ اپنے مال سے کہتا میں تیرا حریص بنا رہا۔ اب بتا تیرے پاس میرے لئے کیا ہے وہ کہتا ہے مجھ سے اپنا کفن لے لے، پھر وہ اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے میں تمہارا دوست اور حمایتی بنا رہا۔ اب بتاؤ تم میرے ساتھ کیا کر گئے۔ وہ کہیں گے ہم تجھے قبر تک پہنچا دیں گے اور اس میں دفن کر دیں گے پھر وہ اپنے عمل سے کہے گا میں تیرے باپ سے میں متاثر رہا اگرچہ تو میرے لئے بار تھا پس تو میرے ساتھ کیا کرے گا۔ وہ کہے گا میں قبر تک اور یوم نشتر تک اور جب تک کہ تو میں خدا کے سامنے ہوں۔ تیرا سانسلی ہوں حضرت نے فرمایا اگر تو فی ظنیرا تو اس کے پاس خوشبو سے دھکا ہوا قبول صورت بہترین لباس میں ایک مجسمہ اس کے پاس آئے گا اور کچھ گابھارت ہونگے راحت و آرام و جنت نعیم کہ تیرا آنا اچھا آتا ہے۔

وہ کہے گا تو کون ہے وہ جواب دے گا۔ میں تیرا عمل نیک ہوں وہ کہے گا دنیا سے اب جنت کی طرف چل اور وہ اپنے غسل دینے والے کو پہنچاتا ہوگا اور خوش ہوگا اپنے اٹھانے والوں سے، اور کہے گا جلدی کر۔ جب قبر میں جائے گا تو قبر والے دونوں فرشتے آئیں گے اپنا لباس کھینچتے ہوئے، زمین کو اپنے قدموں سے دہلاتے ہوئے ان کی آوازیں میں رعد کی سی گونج چمک ہوگی اور آنکھوں میں کھلی کی سی چمک، وہ کہیں گے بتا تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے، تیرے نبی کون ہیں، وہ کہے اللہ میرا رب ہے، اللہ میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں یہ کہیں گے اللہ ثابت قدم رکھے اس چیز جسے تو درست رکھتا ہے دنیا و آخرت میں، پھر حد تک اس کی قبر کو نشادہ کرتے ہیں اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھولتے ہیں اور کہتے ہیں آنکھوں کی سنڈک کے ساتھ عیش و راحت رائے جوان کی سی نیند سو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اصحاب جنت اس روز اچھے مقام پر ہوں گے اور فرمایا اگر مرنے والا دشمن خدا ہوتا ہے تو وہ اس طرح آئے گا کہ از روئے شکل و صورت بدترین مخلوق معلوم ہوگا اور اس کے بدن سے بدبو آتی ہوگی اس سے کہا جائے گا کہ تجھے گرم پانی پیئے اور دوزخ کی آگ میں جلنے کی بشارت ہو، وہ اپنے غسل مینے والے کو پہچانے گا اور اٹھانے والوں سے بھی کہے گا کہ اسے روک لیں، جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو دونوں فرشتے آتے ہیں اور اس کا کفن اتار لیتے ہیں اور کہتے ہیں۔

تبراب کون ہے تبرادین کیا ہے اور تبرانی کون ہے، وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا، وہ کہتے ہیں تو نے نہ سمجھا نہ ہدایت پائی۔ پھر وہ اس کے مغز سر پر آہنی ہتھوڑا مارتے ہیں جو ان کے ساتھ ہوتا ہے یہ ایسی ضرب ہوتی ہے کہ جتنے چوہائے خدا نے پیدا کئے ہیں سب ڈر جاتے ہیں جن داس کے کانوں میں یہ آواز نہیں پہنچتی، پھر وہ دوزخ کی طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں بشارت ہو تجھے اس میں رہنے کی جو ننگ تر ہے نیزہ کی بھال سے، اس کا بھیجنا، ناخون، اور گوشت سب باہر آجاتا ہے۔

اور پھر اس پر سلسلہ ہوتے ہیں زمین کے سانپ اور کیرٹے، کورے جو اس کو وقت بوقت تک لپٹے رہیں گے اور وہ قیامت کے جلد آنے کی تمنا کرے گا اس تکلیف سے بچنے کے لئے جو اسے پہنچ رہی ہوگی۔

جابرؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں بھولوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا اور ان کو چرا یا کرنا تھا اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں قبل نبوت میں ان کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ بکریاں اپنی رہائش گاہ میں تھیں اور کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ ان کو بھجان میں لاقی اور وہ ڈر کر بھاگ جائیں۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ یہ خوفزدہ ہیں جبرئیل نے آکر بتایا کہ کسی کافر کی پٹائی ہو رہی ہے جس کو سوائے اللہ و جن کے ہر شے سنتی ہے ہم نے کہا تو یہ کافر کے پٹنے کا آواز ہے۔ خدا عذاب قبر سے پناہ سے ملے۔

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روایت کی جابرؓ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب دشمن خدا کو قبر کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اپنے اٹھانے والوں سے کہتا ہے۔ اے میرے بھائیو! کیا تم نہیں سنتے میں تم سے بیان کرتا ہوں ان مصائب کو جو تمہارے اس شقی بھائی پر نازل ہو رہے ہیں واللہ تجھے دشمن خدا شیعہاں نے دھوکہ دیا۔ اس نے مصیبت میں پھانسا مگر نکالا نہیں۔ اور اس نے قسم کھا کر کہا کہ وہ میرا ناصح ہے پس اس نے مجھے دھوکہ میں لیا اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے دنیا کی کہ اس نے مجھے دھوکہ دیا اور جب میں اس کی طرف سے مطمئن ہو گیا تو اس نے مجھے سے پشکا اور میں شکایت کرتا ہوں اپنے خود غرض دوستوں کی کہ انھوں نے اظہار محبت کیا، میں نے ان کی حمایت کی اور اپنے نفس پران کو ترجیح دی۔ انھوں نے میرا مال کھایا اور مجھ سے الگ ہو گئے اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے مال کی میں نے حق اللہ کو اس کی وجہ سے منافع کیا اس کا وبال میرے اوپر ہے اور اس سے نفع غیر حاصل کر رہے ہیں۔

اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے گھر کی لاس پر میں نے اپنا مال صرف کیا اور اس کے ساکن میرے غیر ہو گئے اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے قبر کی طولانی قبر کی نما کرتے ہیں کیڑے کوڑوں کا گھر ہوں میں بیت خلعت و وحشت ہوں اور تنگ مقام ہوں۔ اور لے میرے بھائیوں نے اپنی طاقت بھر دو کر اور جو مجھے پیش آیا ہے اس سے بچو، مجھے خبر دی گئی ہے نارہنہ کی، ذلت کی حقارت کی، اور خدائے عزیز و جبار کے غضب کی۔

ہائے اشوس میں نے عجیب اللہ کے بارہ میں کیسی بے پروائی کی۔ ہائے اب میرا نہ کوئی شفیع ہے کہ جس کی کوئی اطاعت کی جائے اور نہ کوئی دوست ہے جو مجھ پر رحم کرے اگر بار در گھر مجھے دنیا میں لوٹنا مل جاتا تو میں مومنین سے ہو جاتا۔ (ص ۱)

۴۔ فرمایا علی بن الحسین نے تم کیا جاؤ لوگوں کا کیا حال ہے اگر تم وہ حدیث بیان کریں جو رسول اللہ سے سنا ہے تو لوگ ہنستے ہیں اور اگر تم چپ رہیں تو ہم سے پوچھتے نہیں۔ فمروہ نے کہا آپ بیان کریں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو دشمن خدا اپنے جنازہ اٹھانے والوں سے کیا کہتا ہے۔ ہم نے کہا نہیں، وہ کہتا ہے کیا تم نہیں سنتے۔ میں تم سے دشمن خدا کی شکایت کرتا ہوں اس نے مجھے دھوکا دیا، مجھے مصیبت میں پھنسا یا اور نکالا نہیں، اور شکایت کرتا ہوں تم سے بھائی اور بہنوں کی جنتوں نے مجھے رسوا کیا اور شکایت کرتا ہوں تم سے اپنی اولاد کی، اس کی میں نے حمایت کی اشوس نے مجھے رسوا کیا اور شکایت کرتا ہوں تم سے گھر کی جس پر میں نے مال صرف کیا اور اس کے ساکن میرے غیر بن گئے۔ پس تم مجھ پر ہیرانی کرو اور لے جانے میں جلدی نہ کرو۔

یہ سن کر فمروہ نے کہا۔ اے ابو الحسن اگر یہ صورت ہے کہ وہ اس طرح کلام کر لے تو کیا بید ہے کہ وہ لوگوں کی گردنوں پر آکٹے جو اسے اٹھائے ہوئے ہیں فرمایا یا اللہ اگر فمروہ نے حدیث رسول کا مذاق اڑایا ہے تو تو اسے سخت پکڑو۔ چالیس دن بعد فمروہ مر گیا اس کا غلام موجود تھا جب وہ دفن ہو گیا وہ امام علیہ السلام کے پاس آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا آپ نے پوچھا کہاں سے آئے ہیں اس نے کہا فمروہ کی قبر کے پاس سے۔ جب اس کی قبر بن چکی تو میں نے اپنا سر اس پر رکھا، میں نے اس کی آواز سنی اور وہ وہی آواز تھی جو میں اس سے زندگی میں سنتا تھا وہ کہہ رہا تھا دانتے ہو تجھ پر لے فمروہ ہر صاحب عزت کی نظر میں تو ذلیل ہے اور جہنم میں تیرا مسکن اور خواہ گاہ قرار دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں اللہ سے طالب عافیت ہوں یہی سزا ہے حدیث رسول کے خفاق اٹانے والے کی۔ (ص ۱)

## باب ۸۶

### قبر میں کس سے پوچھا جاتا ہے اور کس سے نہیں

- ۱- حضرت نے فرمایا قبر میں مرت ایمان محض اور کفر محض کے متعلق پوچھا جاتا ہے دوسری باتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (ص)
- ۲- ترجمہ اوپر ہے۔ (ص)

۳- ترجمہ اوپر ہے۔ (موتق)

۴- //

۵- فرمایا سوال ہوگا در آنحوالیکہ وہ ضغطہ میں ہوگا۔ (ص)

۶- ابو یبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کیا ضغطہ (ترنگی) قبر سے کوئی چھوٹ بھی جاتا ہے۔ فرمایا نعوز باللہ بہت کم چھوٹتا ہے رقبہ کو جب عثمان نے قتل کیا تو رسول اللہ ان کی قبر پر آئے۔ سر کو آسمان کی طرف اٹھایا تو آنکھوں میں آنسو بھلائے اور لوگوں سے کہا۔ میں نے جب اس کا ذکر کیا تو دل میں رقت پیدا ہوئی اور میں نے فتار قبر کے لئے خدا سے بخشش چاہی پس خدا نے بخش دیا۔

رسول اللہ سعد کے جنازہ کے ساتھ تھے۔ فرمایا مائیت کی اس کی ستر ہزار فرشتوں نے، حضرت نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا سعد میرے لوگوں کے لئے بھی ہے۔ میں نے کہا ہم نے سنا ہے وہ خفیف الحركات تھے۔ فرمایا معاذ اللہ نہ اپنے اہل سے پرستھی پیش آتے تھے۔ سعد کی ماں نے کہا مبارک ہو تمہارے لئے اے سعد، رسول اللہ نے فرمایا ایسے حتی طور پر خدا کے مقابل نہ کہو۔ (ص)

۷- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دفن ہونے کے بعد دو فرشتے شکر و نیکو سبت کے پاس آتے ہیں ان کی آواز میں رعد کی سی کوک اور آنکھوں میں بھی کی سی چمک ہوتی ہے وہ آوازوں سے زمین پر خط دیتے جاتے ہیں اور اپنے بالوں پر چلتے ہیں۔

وہ میت سے سوال کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے اگر مومن ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے پھر وہ کہتے ہیں وہ کون ہے جو ترے پاس ہدایت کو یاد دہانتا ہے کیا تم رسول کے متعلق پوچھتے ہو وہ کہیں گے کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں وہ کہتا ہے بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں وہ کہتے ہیں اچھا تو اب تو جن کی نیند سو اور اس کی قبرسات ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔ (مجمول)

اور اگر کافر ہوتا ہے تو دونوں فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور شیطان اس کے پاس ہوتا ہے اس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں فرشتے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور کیا کہتا ہے اس شخص کے پاس میں جو ہدایت کو تیرے پاس آیا تھا۔ وہ کہتا ہے میں اسے نہیں جانتا۔ پس اسے اور شیطان کو چھوڑتے ہیں اور مسلط کرتے ہیں اس پر ننانوے ایسے اژدہ ہوں گے کہ اگر زمین پر سونگ ماریں تو پھر اس پر کوئی درخت نہ لگ سکے اور اس کی قبر میں ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے ہیں۔

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اس امر کے متعلق سوال کیا جانتے ہے۔ فرمایا محض ایمان و محض کفر کے متعلق، میں نے کہا اور باقی باتوں کے متعلق کیا ہوتا ہے۔ فرمایا وہ چھوڑ دی جاتی ہیں۔ میں نے کہا اور کس امر کے متعلق پوچھا جانا ہے۔ فرمایا حجت قائم کے متعلق مومن سے کہا جائے گا۔ تیرا اعتقاد کیا ہے فلاں بن فلاں کے متعلق، وہ کہے گا وہ میرا امام ہے پس اس سے کہا جائے گا سو رہو اللہ تیری آنکھوں کو سلائے اور ایک دروازہ جنت کی طرف اس کے لئے کھول دیا جائے گا۔ اور روز قیامت تک اس کے لئے تسخیر آئیں گے۔

اور اگر کافر ہے تو اس سے پوچھا جائے گا کہ تو فلاں بن فلاں کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہے گا میں نے سنا تو تھا لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اس سے کہا جائے گا اچھا تو نہیں جانتا۔ پس اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور دوزخ کی حرارت کے تحفے ناقیامت اس تک پہنچیں گے۔ (ص)

۹۔ فرمایا ابو جعفر اللہ علیہ السلام نے جب آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس سے عقیدہ کا سوال ہوتا ہے اگر صحیح العقیدہ ثابت ہوتا ہے تو قبر کو بقدر رسالت ہاتھ کشادہ کیا جاتا ہے اور جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے سکون کے ساتھ دہنوں کی طرح سو رہو۔

۱۰۔ دفن کے بعد قبر میں دو فرشتے آتے ہیں ایک دہنے ہاتھ پر ہوتا ہے دوسرا ہاتھ پر اور شیطان اس کے سامنے ہوتا ہے جس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں اس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس کے پاس میں جو ہدایت کے لئے آیا تھا وہ تو فرود ہو جاتا ہے اگر مومن ہے تو کہتا ہے کہ تم مجھ سے محمد کے متعلق پوچھتے ہو۔ وہ اس سے کہتے ہیں اب آرام سے سوؤ، اور تو ہاتھ تبرکثہ کر دیتے ہیں اور وہ اپنی جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو تولد ثابت پر ایمان لائے

اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور آخرت میں اور اگر کافر ہوتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے۔ تو اس کو جانتا ہے جو تیری ہدایت کے لئے آیا تھا وہ کہتا ہے نہیں پس اس کو اور شہطان کو غلوت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (ص ۱۱۱) امام علیہ السلام نے فرمایا لوگوں سے قبر میں پوچھا جائے گا کہ کون ہے وہ کہے گا اللہ پھر پوچھا جائے گا کہ کون ہے وہ کہے گا اللہ پھر پوچھا جائے گا کہ کون ہے وہ کہے گا اللہ پھر سوال ہوگا امام کون ہے۔ وہ کہے گا فلاں سوال ہوگا تو نے کیسے جانا وہ کہے گا اللہ نے مجھے ہدایت کی اور ثابت قدم رکھا۔ اس سے کہا جائے گا اب دلہنوں کا سا سونا سوہا سوہا پھر اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھولا جائے گا وہ داخل ہو کر کہے گا۔ اے میرے رب قیامت جلدی لانا تاکہ میں اپنے اہل اور مال کی طرف لوٹوں۔ اور کافر سے کہا جائے گا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا اللہ، پھر کہا جائے گا تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا محمد، پھر پوچھا جائے گا تیرا دین کیا ہے وہ کہے گا اسلام، پوچھیں گے کیسے جانا۔ کہے گا لوگوں کو کہتے سنا۔ پس میں نے بھی کہہ دیا، یہ سن کر وہ فرشتے گزرا رہیں گے جس کی سہار کی تمام جن وانس میں طاقت نہیں، وہ کافرانگ کی طرح پگھل جائے گا پھر اس کی روت کو لٹائیں گے اور اس کے دل کو دواگ کے تختوں کے درمیان رکھیں گے۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب اب قیامت میں تانیر نہ کرنا) ۱۱۔ فرمایا امام نے جب لوگوں کو جنازہ نکلتا ہے تو ملا کہ قبر تک اس کے پیچھے چلتے ہیں اور ان کا ہجوم ہوتا ہے جب وہ قبر کے پاس آتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے خوش آمدید واللہ میں پسند کرتی تھی کہ تجھ جیسا انسان مجھ پر چلے۔ اب تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں، پھر وہ حد نظر تک اس کے لئے کھڑا رہتا ہے۔ پھر وہ فرشتے منکر و منیر قبر میں داخل ہونگے وہ اٹھ بیٹھے گا۔ فرشتے کو کھوں سے اس کے اندر شرح ڈالیں گے اور اس سے پوچھیں گے تیرا رب اور دین کیا ہے وہ کہے گا۔ اللہ اور اسلام۔

وہ پوچھیں گے تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا محمد، پھر سوال ہوگا تیرا امام کون ہے وہ کہے گا فلاں، تب ایک منادی آسمان سے ندا دے گا۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کی قبر میں جنت کا فرش بچھاؤ، جنت کا دروازہ کھولو اور اسے لباس جنت پہناؤ یہاں تک کہ یہ ہمارے پاس آئے اور جو بیگیا اس کی ہمارے پاس ہے اسے لے لے۔

پھر اس سے کہا جائے گا دلہنوں کا سا سونا سوہا سوہا۔

اور اگر کافر ہوتا ہے تو ملا کہ قبر تک لعنت کرتے آتے ہیں زمین اس سے کہتی ہے براؤنلے تیرا، میں ناخوش تھی اس بات سے کہ تجھ جیسا آدمی مجھ پر چلے۔ اب تو دیکھ تیرے ساتھ میں کیا کرتی ہوں پس وہ اتنا تک ہوتا ہے کہ اس کے پہلوؤں سے جامنی ہے۔ پھر منکر و منیر قبر میں آتے ہیں۔

ابو یعلیٰ کہتے ہیں کیا مومن و کافر دونوں کی قبر میں فرشتے آتے ہیں اور ایک ہی صورت میں آتے ہیں فرمایا نہیں، وہ میت کو سمجھاتے ہیں اور اس میں روح ڈال کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہے گا۔ میں نے لوگوں سے سنا ہے وہ کہیں گے تو نے خود نہیں سمجھا، پھر پوچھیں گے تیرا دین کیا ہے وہ کہے گا۔ فرشتے کہیں گے تو نے سمجھا نہیں۔ پھر پوچھیں گے تیرا نبی کون



ہے۔ وہ کہے گا میں نے لوگوں کو کہتے سنا تھا وہ کہیں گے تو نے سمجھا نہیں، پھر امام کے متعلق پوچھیں گے اس وقت ایک منادی آسمان سے ندا ہے گا میرا بندہ جھوٹا ہے اس کی قبر میں آگ کا فرش بچھاؤ اور آگ کے پڑے پہناؤ اور دوزخ کی طرف ایک دروازہ اس کی قبر میں کھول دو جب یہ ہمارے پاس آئے گا تو ہمارے پاس اس کے نیک عمل سے کوئی چیز نہ ہوگی وہ اپنے گرز سے ایسی تین ضربیں مارے گا کہ ہر ایک ضرب میں قبر آگ سے بھر جائے گی اور اگر کوہ تہامہ پر بڑھ جائے تو چکنا چور ہو جائے۔ فرمایا اس کی قبر میں سانپوں کو مسلط کیا جاتا ہے جو اس کو بچے ہیں اور خدا کی تمام مخلوق سولہ نے جن و انس کے اس عذاب کو سنتی ہے اگر آدمی سن لیتے ہیں تو اس کے جوتے چرانے لگتے ہیں اور ہاتھ جھڑپڑتے ہیں اللہ فرماتا ہے جو ایمان والے قول ثابت پر ثابت قدم رہے اللہ اس کو دنیا و آخرت میں برقرار رکھتا ہے۔ (ص)

۱۳۔ فرمایا حضرت نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے واسطی طرف ہوتی ہے اور زکوٰۃ اس کے بائیں طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوئے ہوتی ہے اور صبر ایک طرف ہوتا ہے۔ جب فرشتے سوال کرتے ہیں تو صبر نماز اور روزہ سے کہتا ہے تم اس کے پاس سے ہٹ جاؤ اگر تم اس کے معاملے میں عاجز ہو تو میں موجود ہوں۔ (ص)

۱۴۔ فرمایا حضرت نے جب میت کو قبر میں رکھا جائے تو ایک وجود اس سے کہتا ہے اے شخص تم جہنم میں تیرے ساتھی ہیں تیرا روزہ تیری موت سے قطع ہو گیا اور تیرے اہل نے تجھے چھوڑ دیا۔ میں (عمل) تیرے ساتھ ہوں اگرچہ تو مجھ کو حقیر سمجھا تھا۔ (مجموع) ۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قبریں پانچ چیزوں سے سوال ہوگا، نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور سہم اہلبیت کی ولایت، ولایت تبرک جانب سے ان چار سے کہے گا تم میں جو نقص ہوگا میں اسے پورا کر لوں گی۔ (مجموع)

۱۶۔ میں نے پوچھا جسے سولی دی جائے کیا اس پر بھی عذاب قبر ہوگا فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اسے فشار کو دوسری روایت ہے کہ جب حضرت سے یہی سوال کیا گیا تو فرمایا جو زمین کا رب ہے وہی ہوا کا رب ہے اللہ تعالیٰ ہوا کو حکم کرتا ہے کہ فشار دے، پس ہوا کا فشار، فشار قبر سے زیادہ ہوتا ہے۔ (مجموع)

۱۷۔ فرمایا جب رقیہ پروردہ رسول کا انتقال ہوا تو رسول اللہ نے دعا کی یا اللہ اس کو ہمارے نیک لوگوں سے ملا دے عثمان بن عفان اور اس کے اصحاب کے ساتھ اور فاطمہ علیہا السلام رو رہی تھیں اور رسول اللہ قبر پر کھڑا ڈالے ہوئے دعا کر رہے تھے۔ یا اللہ میں اس کی کوفریوں کو جانتا ہوں اس کو فشار قبر سے پناہ دے۔ (ص)

اس حدیث میں رقیہ کو جو بنت رسول کہا گیا ہے یا تو بنا، برقیہ ہے یا عرب کے دستور کے مطابق کہنے کے پالک کو بیٹا، یا بیٹی کہتے تھے۔ چنانچہ لوگ زید بن حارثہ کو ابن رسول اللہ کہنے لگے تھے یا جناب ابراہیم کو فرزند آذر کہتے تھے یہ سنا جزاوی پروردہ رسول تھیں نہ صلب رسول سے۔

## باب قبر کی کہتی ہے

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی قبر کی جگہ ایسی نہیں جو ہر روز زمین مرتبہ یہ نہ کہتی ہو میں معی کا گھر ہوں میں مصیبتوں کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ فرمایا جب بندہ مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے خوش آمدید واللہ میں خوش ہوتی تھی جب تو میری پشت پر چلتا تھا اور کیا ذکر ہے اس خوشی کا جب تو میرے اندر داخل ہوا تو بہت جلد دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ پھر ہڈی گاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے وہ اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ فرمایا یہ شخص ایسا حسین ہو گا کہ اس سے پہلے ایسا نہ دیکھا ہو گا۔ وہ کہے گا کہ بندہ خدا میں نے تجھ سے حسین آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ وہ کہے گا میں تیری وہ صاحبہ راتے ہوں جس پر تو قائم رہا تھا اور میں تیرا وہ نیک عمل ہوں پھر فرشتہ اس کی روح کو جنت میں داخل کرے گا۔ جہاں وہ اپنا مقام دیکھے گا۔ پھر کہا جائے گا اب ہمیں سے سو پرہیزگاروں کو جنت تک لے کر آئیے اس کو لگتی رہیں گی وہ خوش ہو گا اور جب کا فردا داخل ہو گا تو قبر کہے گی تیرا میرا ہو۔

واللہ جب تو میرے اوپر چلتا تھا تو مجھے سمت ناگوار ہوتا تھا اور اب کہ تو میرے اندر آ گیا ہے تو دیکھے گا میں کیا کرتی ہوں پس وہ فشار دینا شروع کرتی ہے اور یہی گرجا کستر بنا دیتی ہے اور اس کے لئے ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھل جاتا ہے اور اپنا مقام دوزخ کی طرف دیکھ لیتا ہے پھر ایک شخص نہایت بد صورت نکلتا ہے جس سے زیادہ بد صورت اس نے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ وہ کہتا ہے اے بندہ خدا تو کون ہے میں نے تجھ سے زیادہ بد صورت کسی کو نہیں پایا۔ وہ کہے گا میں تیرا عمل بد ہوں اور تیری قبیلت راتے ہوں پھر اس کی روح نکالی جائے گی اور پھر وہ دوزخ میں اپنی جگہ کو دیکھے گا پھر قیامت تک اس کے شعلے اس کے بدن کو بھونکنے لگے اور اس پر نسا دے اڑدے مسلط کئے جائیں گے ہر اڑدھا ایسا ہو گا کہ زمین پر چھنکار مار دے تو پھر وہاں گھاس نہ اگے گی۔ (مختلف فیہ)

۲- فرمایا حضرت نے قبر ہر روز تین کلام کرتی ہے، میں غربت و وحشت اور کیڑوں کا گھر ہوں۔ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو گا یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ص)

۳- میں نے حضرت سے کہا میں نے آپ کو کچھ سنا ہے کہ تم شیعوں جنت میں جائیں گے فرمایا ٹھیک ہے واللہ سب جنت میں جائیں گے جس نے کہا چلے گناہ بہت سے اور بڑے بڑے ہوں فرمایا۔ قیامت میں وہی نبی کی شفاعت سے لوگ جنت میں جائیں گے تم لوگوں کے معلق جو خوف ہے وہ بوزن سے ہے میں نے کہا۔ برنخ کیا ہے۔ فرمایا وہ قبر ہے جہاں موت کے بعد سے قیامت تک رہنا ہو گا۔

4/11

## باب

### ارواحِ مومنین کے بارے میں

۱۔ حجۃ عربیہ سے مروی ہے کہ وقتِ نہر میں امیر المومنین کے ساتھ تھا آپ وادیِ اسلام میں کھڑے گویا آپ لوگوں سے باتیں کرتے رہتے تھے جب میں کھڑے کھڑے تھک گیا تو بیٹھ گیا اور جب بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تو پھر کھڑا ہو گیا مگر پھر وہی پہلی سی صورت پھر بیٹھا جب تھک گیا تو پھر کھڑا ہوا آخر میں نے اپنی چادر کھائی اور کہا۔ امیر المومنین آپ کھڑے کھڑے تھک گئے ہوں گے، تھوڑی دیر آرام کر لیجیے، حضرت نے فرمایا۔ اے جسہ یہ مومنوں سے بات چیت تھی یا ان سے موانست کہو میں نے کہا۔ اے امیر المومنین ایسا ہے فرمایا ہاں اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم گروہ کے گروہ آپس میں محبت سے باتیں کرتے ہوئے پاؤ گے میں نے کہا یہ اجسام ہیں یا ارواح، فرمایا ارواح، کوئی مومن جہاں کہیں مرتا ہے اس کی روح سے کہا جاتا ہے کہ وادیِ اسلام میں چلی جاوے جنت کے عقابوں میں ہے۔ (زنجبوں)

۲۔ میں نے حضرت ابو جبریل علیہ السلام سے کہا میرا بھائی بغداد میں ہے مجھے ڈر ہے کہ مر جائے گا۔ فرمایا کچھ پروا نہیں کوئی مومن مشرق میں مرے یا مغرب میں اللہ اس کی روح وادیِ اسلام میں محسوس کرتے گا۔  
میں نے پوچھا وادیِ اسلام کہاں ہے فرمایا پشت کو فہر، پس میں دیکھ رہا ہوں یہ لوگ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ (ضعیف)

## باب

### ارواحِ مومنین کہاں رہتی ہیں

۱۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ مومنین کی روحیں سبز پرندوں کے پونوں میں عرش کے گرد رہتی ہیں فرمایا نہیں، مومن کی روح اس سے کہیں زیادہ ہے کہ اس کی روح پرندوں کے پونے میں رکھے۔ وہ ایسے ہی ابدان میں رہتی ہیں جیسا ان کا تھا۔ (حسن)

۲۔ حضرت نے فرمایا ارواحِ جنت کے درخت پر رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں یا رب قیامت کو جلد لے اور جو وعدہ تو نے کیا ہے اسے پورا کر اور ہمارے آخر کو ازل سے ملا ہے۔ (ضعیف)

۳۔ فرمایا حضرت نے روحیں اپنے جسموں کے ساتھ درختِ جنت میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور سوال کرتی ہیں جب کوئی روح دیگر ارواح کے پاس آتی ہے تو اس سے پوچھتی ہے فلاں نے کیا کہا۔ وہ کہتی ہے میں نے اسے زندہ چھوڑا ہے تو خوش رہتی ہیں اور اگر کہتی ہے فلاں ہلاک ہو گیا تو وہ کہتی ہیں ہلاک ہو گیا؟ ہلاک ہو گیا۔ (ضعیف)

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ارواحِ مومنین کے متعلق فرمایا وہ جنت کے حجر میں رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی ہیں اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں اے ہمارے رب قیامت کو جلد لا اور اپنا وعدہ پورا کر اور ہمارے آخر کو اول سے ملا۔

۵۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی مر جاتا ہے تو ارواحِ مومنین جمع ہو کر اس سے پوچھتی ہیں کون کون مر گیا اور کون کون باقی ہے اگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مر گیا اور ان تک نہیں پہنچا تو کہتی ہیں ہلاک ہو گیا اور بعض، بعض سے کہتی ہیں اسے چھوڑ دو تاکہ وہ سکون حاصل کرے موت کی آس سستی سے جو اس پر گرا رہی ہے۔ (مجموع)

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا لوگ ارواحِ مومنین کے بارے میں کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ عرش کے زیر سایہ سبز رنگ کے طیور کے پلوں میں رہتے ہیں۔ فرمایا سبحان اللہ مومن کی عورت عذرا اللہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کی روح پرندے کے پوٹے میں رکھے لے جو بس جب کوئی مرنے والا ہوتا ہے تو حضرت رسولؐ خدا، حضرت علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ملائکہ مقررین اس کے پاس آتے ہیں موت کے بعد اس کی روح ایک جسم میں جاتی ہے جو اس کے قیومی جسم کی مانند ہوتا ہے۔ وہ کھاتے پیتے ہیں اور اگر کوئی پاس آتا ہے تو اسے پہچانتے ہیں اسی صورت میں جو دنیا میں اس کی تھی۔ (مواثق)

۷۔ میں نے حضرت سے کہا ہم ارواحِ مومنین کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ وہ جنت میں طیور کے پلوں میں رہتی ہیں۔ فرمایا نہیں ان کا طیور کے پلوں سے کیا تعلق، وہ جنت میں ایسے ہی اجسام کے ساتھ رہتی ہیں جیسے دنیا میں تھے۔

## باب

### ارواحِ کفار کا مقام

۱۔ میں نے ارواحِ مشرکین کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ دوزخ میں معذب ہوں گی اور کہیں گی ہمارے رب قیامت کو ہمارے لئے قائم نہ کر اور جو لوگ ہمارے لئے عذاب کا وعدہ کیا اسے پورا نہ کر اور ہمارے اول کو آخر سے نہ ملا (حسن)

۲۔ اور حضرت نے فرمایا ارواحِ کفار نارحیم میں ہوں گی اور کہیں گی اے ہمارے رب قیامت کو برباد نہ کر اور ہمارے لئے اپنے وعدہ کو پورا نہ کر۔ (رض)

۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے دوزخ کا بدترین کنواں برہوت ہے جس میں ارواحِ کفار رہیں گی۔ (عمر)

۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے بدترین پانی برہوت کا ہے اور حضرت میں ہے جہاں کفار کا روحیں ہوں گی۔

۵۔ فرمایا رسولؐ اللہ نے بدترین یہودی بیسان فرشتہ کے ہیں اور بدترین نصرانی نجران کے، اور روئے زمین پر بہترین پانی زم زم

ہے اور بدترین پانی برہوت کا ہے جو حضرات کی ایک وادی جس میں ارواح کفار رہتی ہیں۔

## باب ۹

### دیگر احوال ارواح

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ دریلے فرات کا منبع جنت ہے یہ کیسے ممکن ہے یہ دریا تو مغرب سے آتا ہے اور صبح چلے اور دریا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اور میں پرستا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جنت مغرب میں پیدا کی ہے اور اسی سے تمہاری یہ فرات نکلے ہے ہر شام ارواح عوفین اپنی قبروں سے نکل کر وہاں پہنچتی ہیں اور جنت کے چل کھا کر لذت اندوز ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے سے ملتی اور تعارف کرتی ہیں، صبح ہوتے ہی جنت سے چل دیتی ہیں اور بائیں آسمان وزمین ہو امیں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کے پاس آتی جاتی ہیں اور پھر صبح ہوتے ہی قبروں میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اور فرمایا اللہ نے مشرق میں ایک دوزخ کو پیدا کیا ہے جہاں ارواح کفار رہتی ہیں وہ وہاں کڑے پھل کھاتی اور گرم پانی پیتی ہیں، رات میں رہتی ہیں صبح ہوتے ہی زمین کی وادی برہوت میں چلی جاتی ہیں برہوت کی آگ دنیا کی ہر آگ سے تیز تر ہوتی ہے یہ روحیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور یہ قیامت تک جہنم کی آگ میں اسی طرح رہیں گی۔

میر نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے کیا حال ہوتا ہے ان توحید پرستوں اور رسول کی رسالت کے اقرار کرنے والے مسلمانوں کا جو گنہگار ہوتے ہیں اور ایسی حالت میں مرے ہیں کہ نہ تو ان کا کوئی امام ہوتا ہے اور نہ آپ کی ولایت کو مانتے ہیں فرمایا ایسے لوگ اپنی قبروں میں رہیں گے اور وہیں سے نکلیں گے یہ وہ ہوں گے جن کے اعمال نیک ہوں گے اور ہماری عداوت کا اظہار نہ کیا ہوگا۔

ایسے شخص کے لئے ایک راستہ بنایا جائے گا اس جنت تک جو مغرب میں ہے تاکہ اس سے اس کی روح داخل ہو کر اپنے قبر میں قیامت تک، پس جب خدا کا سامنا ہوگا تو اس سے حساب لیا جائے گا اور بلحاظ اپنے جنات اور اپنے سیئات کے یا جنت میں جائے گا یا دوزخ میں، یہ لوگ امر الہی کے امیدوار ہوں گے۔ ایسا ہی اللہ کرے گا۔ ضعیف الایمان، احمقوں، بچوں اور نابالغ مسلمان لوگوں کے ساتھ یہی حکم ہے جو اپنی قبلہ ہیں ان کے لئے آگ کی طرف راستہ بنایا جائے گا جس کو خدا نے مشرق میں پیدا کیا ہے اس سے شیعے چنگاریاں، دھواں اور کھولتے پانی کے فوارے ہوں گے اس میں داخل ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ تمہارے خدا جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے تھے کہاں ہے وہ امام جو اس امام سے آگ تھا جسے اللہ نے تمہارا امام بنایا تھا۔ (ص)

**توضیح :-** جنت ارضی مراد ہے جہاں انسان کو یوم بعثت تک رہنا ہرگز اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ روئے زمین پر وہ جنت ہے کہاں، جو اب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ قدرت اپنے کارخانہ کا ہر گوشہ آپ کو دکھائی ہی ہے۔ جو رُوح آپ کو نظر نہیں آتی آپ کو اس کے رہنے کا مقام آپ کو کیوں نظر آئے۔ آپ کو صرف وہی باغ دکھائے جاسکتے ہیں جن کا تعلق آپ کے وجود مادی سے ہے باقی سب وہ تمام معاملات جن کا تعلق آپ کی رُوح سے ہے وہ آپ کو ان گھٹی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتے۔ اس جنت ارضی ہی پر کیا موقوف ہے آپ کو خدا کی بہت سی مخلوق نظر نہیں آتی، جنات آپ کو کب نظر آتے ہیں شیطان آپ کو کب دکھائی دیتا ہے چہرہ آپ کی جہات کب آپ کی نظر کے سامنے ہے حیات بعد الموت کی تمام منازل بے شمار معالجہ کے تحت قدرت نے ہم سے پوشیدہ رکھی ہیں۔

دوسرے اس حدیث میں فرات کا منبع جنت ارضی کو بتایا ہے جو نظر ہر غیر معقولی ہی بات ہے کیونکہ اب تو ہر دریا کی ابتداء اور انتہا معلوم کر لی گئی ہے روئے زمین پر کوئی ایسا باغ نہیں جس کو دریلے فرات کا منبع کہا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب وہ جنت ہی آپ کی نظر سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو اس کا وہ دریا ہی آپ کو کیوں دکھایا جائے جہاں تک پانی کے دریا کا تعلق ہے آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں لیکن جو اس دریا کی خیر و برکت کا منبع ہے وہ آپ کو نظر نہیں آسکتا۔ آپ ہوا کی موجیں، برقی لہریں، مقناطیس کی کشش کب دیکھتے ہیں جو فرات کے پانی کے اندر سموتی ہوئی نہر حیرت کی موجوں کو دیکھ سکیں۔

۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا جنت آدم کے متعلق فرمایا وہ دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھا جس پر چاند سورج طلوع و غروب کرتے تھے اگر جنت قلد ہوتی تو اس سے کبھی نیکلے ہی نہیں۔

## باب اطفال

۱۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ سے اطفال کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ فرمایا ہاں پوچھا گیا تھا آپ نے فرمایا تھا اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ لے زرارہ تم اس کا مطلب سمجھ رہیں نے کہا نہیں۔ فرمایا ان کے بارے میں جو خدا کی مشیت ہوگی وہ کہے گا۔ وہ روز قیامت جمع کرے گا بچوں کو اور ان لوگوں کو جو زمانہ فرات میں مرے ہوں اور ان بڑھوں کو جو عہد رسول میں عقل کھو چکے ہوں تا سبھی بہرے اور گونگوں کو اور دیوانوں اور بیوقوفوں کو، پھر ایک فرشتہ کو ان

کے پاس بیٹھے گا۔ وہ آگ روشن کرے گا پھر ایک اور فرشتہ کو ان کے پاس بھیجے گا وہ ان سے کہے گا۔ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ اس آگ میں کود پڑو پس جو ایسا کرے گا آگ اس پر سلامتی سے ٹھنڈی ہو جائے گی اور جو اس سے خوف کرے گا وہ داخل دوزخ ہوگا۔

۲۔ اور حضرت سے سوال کیا گیا اطفال کے بارے میں، فرمایا روز قیامت ان کے لئے آگ روشن کی جائے گی اور کہا جائے گا تم اپنے کو اس میں ڈال دو، پس جو علم الہی میں سعید ہوگا وہ اپنے کو اس میں گرا دے گا اور آگ سرد ہو جائے گی اور اس کے علم میں شقی ہوگا وہ منع کرنے کا، خدا اس کے لئے آگ میں ڈالنے کا حکم دے گا۔ وہ کہیں گے اچھا تو ہمیں آگ میں ڈالنے کا حکم ہے لیکن ہمارے لئے حکم کو جاری نہ کر۔ خدا کہے گا۔ میں نے اپنے سامنے تم کو حکم دیا، تم نے میری اطاعت نہ کی پس اگر میں نے تمہارے پاس اپنے رسول کو بھیجا ہوتا تو کیا تم میری اطاعت کرتے۔

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے لڑکوں کے متعلق پوچھا فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ مومن کی اولاد ان کے ساتھ کر دی جائے گی اور مشرکین کی اولاد ان کے ساتھ جیسا کہ اس

آیت میں فرمایا ہے۔ **بِاِيْمَانِ الْحَقَّانِيْمِ ذَرِيَّتِهِمْ** ۵۲/۲۱ طور  
۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے لڑکوں کے متعلق پوچھا فرمایا اس سوال کے جواب میں رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

۵۔ ترجمہ اوپر گزرا۔ (حسن)

۶۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

پھر علی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ ذرا دسم سمجھے حضرت نے کیا فرمایا۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا حضرت کا مقصد یہ ہے کہ ان کے بارے میں خاموش رہو کچھ نہ کہو اور ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ (حسن)

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان سے ملا دیا پھر فرمایا انحصار بے بیٹیوں کا باپ کے عمل پر، بیٹے باپ کے ساتھ رکھے جائیں گے تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ (حسن)

۸۔ حضرت سے پوچھا گیا اس کے بارے میں جو زمانہ فرقت (دو بیویوں کے درمیان) مرا ہو اور عقل سے خالی ہو جیسا ناقص العقل ہو، فرمایا۔ ان پر رحمت اس طرح تمام ہوگی کہ آگ روشن کی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا اس میں داخل ہو جاؤ پس جو داخل ہو جائے گا اس پر سلامتی سے ساتھ ٹھنڈی پڑ جائے گی اور جو نکار کرے گا اس سے کہا جائے گا۔ میں نے تجھے حکم دیا تو نے نہ مانا۔ لہذا تو داخل ہوا ہی اسناد کے ساتھ فرمایا یہ جنت تین کروہ پر قائم

ہوگی۔ گوئیے بہرے پچے اور ان پر جو زمانہ قدرت میں پیدا ہوئے اگ دشمن کر کے ان سے داخلہ کے لئے کہا جائے گا جو داخل ہوگا اگ اس پر ٹھنڈی پڑ جائے گی اور جو انکار کرے گا۔ خدا اس سے کچھ گا۔ میں نے تجھے حکم دیا۔ تو نے نافرمانی کی۔ (حسن)

## باب ۹

### نوا اور

۱- میں نے کہا کیا بحالت جناب میت کو غسل لے سکتا ہے یا جو میت کو غسل لے وہ اپنے اپنی وعیال کے پاس جا کر پھر غسل کرے فرمایا کیا مضائقہ ہے۔ جناب کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ دھوئے، اور وضو کرنے کے بعد میت کو غسل لے اور وضو کر کے ہی اپنے بال بچوں کے پاس جائے۔ (حسن)

(ضعیف)

۲- فرمایا حضرت نے جب کسی کے مرتے کا وقت آتا ہے تو لنگھاموت اسے تسلی دیتے ہیں اگر ایسا نہ ہو تو اپنی جگہ ٹھہر نہیں سکتا۔ سو۔ میں نے حضرت سے اس سوزش قلبی کا حال بیان کیا جو میرے اللہ میرے بیٹے کے مرتے سے پیدا ہوئی جس سے مجھے اپنی عقل کے جانے کا خوف پیدا ہوا فرمایا رو لینا چاہیے اس سے تسکین ہو جاتی ہے (محبوب)

۳- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فرزند ذر نے انتقال کیا تو انھوں نے اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر فرمایا۔ تمہارا اللہ تو میرے ساتھ ٹیک کر کے ولا تھا تو ایسی حالت میں مرا کہ میں تجھ سے راضی ہوں واللہ تیرا میرے لئے باعث ذلت نہیں اور نہ خدا کے سوا میری کسی سے حاجت ہے اگر روز قیامت کا خوف نہ ہوتا تو میں خوش ہوتا۔ یہ کہہ کر میں تیری جگہ صحت آنا مجھے تیری موت کے غم نے اس خوف سے بے پروا کر دیا جو تیرے لئے ہے۔ میں تیرے فائدے پر نظر کر کے نہیں روایا بلکہ تیری مصیبت پر نظر کر کے روایا ہوں کاش مجھے یہ خبر ہوتی کہ میں نے کیا کہا اور تیرے لئے کیا کیا۔ یا اللہ جو میرا حق اس پر تھا۔ میں نے اس کو بخش دیا اب جو تیرا حق اس پر ہے تو بھی اسے بخش لے۔ تو مجھ سے بڑھ کر صاحب جو دو کو کم

(مرفوع)

۵- جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس گھر میں چراغ جلانے کا حکم دیا جن میں حضرت رہا کرتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ لیکن جب وہ عراق گئے تو پتہ نہ چلا کہ کیا ہوا۔ (ضعیف)

۶- میں نے پوچھا سب سے پہلے کس کا گہوارہ بنایا گیا۔ فرمایا حضرت فاطمہ علیہ السلام کا۔ (حسن)

۷- حضرت سے سوال کیا گیا ایسی میت کے متعلق جو گل سرد جاتا ہے اگر گوشت پڑی سے کچھ بھی نہ رہے تب بھی وہ طینت (اجڑے اصلید) باقی رہے گی جس سے اللہ نے پیدا کیا ہے قیامت میں اسی سے پھر پیدا کر دے گا جس طرح ازل بار پیدا کیا تھا۔ (مرفوع)



۸- کسی نے کہا کیا عورتیں جنازہ کے ساتھ نکل سکتی ہیں۔ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہوئے اور فرمایا: سنو! جب عثمان نے اپنے چچا مغیرہ بن العاص کو جس کا خون رسول اللہ نے بدر کر دیا تھا تو اپنے گھر میں پناہ دی تو اپنی بی بی بردردہ رسول سے کہا خبردار اس کی اطلاع رسول اللہ کو نہ دینا گویا ان کو رسول اللہ پر وحی آنے کا اعتبار نہ تھا انھوں نے کہا کیا میں رسول کے دشمن کو اپنے گھر میں چھپا رکھوں؟ انھوں نے مغیرہ کو میت کا سا گوارہ بنا کر چھپا دیا اور اس کے اوپر لحاف ڈال دیا۔ وحی نے رسول کو خبر دے دی۔ آپ نے امیر المؤمنین سے فرمایا تلوار لے کر جاؤ اور مغیرہ بن جاحظ کو اسے قتل کر ڈالو، حضرت وہاں گئے اور مغیرہ کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ آپ نے رسول اللہ کو آ کر خبر دی۔ فرمایا۔ وحی نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ لحاف کے اندر ایک ڈھانچہ میں ہے۔ جب حضرت علیؑ نے عثمان سے نکل گئے تو عثمان اپنے چچا کا ہاتھ پکڑے رسول خدا کے پاس آئے۔ جب حضرت نے اسے دیکھا تو منہ پھیر لیا تو توجہ نہ کی۔ حضرت جیسا دار اور کریم تھے خاموش رہے۔ عثمان نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا چچا مغیرہ بن العاص ہے اور اس پر جو اسے پناہ دے اور جو اسے اٹھائے اور جو اسے کھلائے پلائے اور جو اسے سامان لے اور جو اسے سیراب کرے اور جو اسے جوتائے اور لباس دے یا کوئی ظلمت لے۔ وہ ان باتوں کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر گنتا رہا۔ عثمان اپنے ساتھ اسے لے گئے اور وہ سب کیا جو حضرت نے فرمایا تھا۔

اور اس پر جو اسے پناہ لے اور جو اسے اٹھائے اور جو اسے کھلائے اور جو اسے سامان لے اور جو اسے سیراب کرے اور جو اسے جوتائے اور لباس دے یا کوئی ظلمت لے وہ ان باتوں کو اپنے ہاتھوں پر گنتا رہا۔ عثمان آئے ساتھ لے گئے اور وہ سب کیا جو حضرت نے فرمایا تھا پھر جو تھے روز اسے باذکر کی طرف نکال دیا ابھی مدینہ کی حدود سے باہر بھی نہ ہوا فرمایا تھا کہ اللہ نے اس کی سواری کو ہلاک کر دیا اور اس کا جوتا پھٹ گیا اور اس کے پیروں سے خون بہنے لگا اب اس نے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلنا شروع کیا اور اس کا سامان اس کے لئے بھاری بوجھ بن گیا اور وہ خوفزدہ ہو گیا اسی حالت وہ ایک درخت کے پاس آیا تاکہ وہ اس کے سایہ میں دم لے اور کوئی آجائے تو مدد لے۔ باوجود کمی مسانت وہ کافی تھک گیا تھا رسول اللہ کے پاس وحی آئی اور اس واقعہ کی خبر دی۔ حضرت نے علیؑ کو بلایا اور فرمایا تلوار لے اور تم اور عمار وہاں جاؤ۔ مغیرہ فلاں درخت کے نیچے ہے اسے قتل کر دو۔ چنانچہ حضرت نے اسے قتل کر دیا۔ عثمان نے اپنی بی بی کو لے کر رسول، مارا کہ تو نے اپنے باپ کو یہ حال بتایا ہے۔ رقیہ نے کسی کو حضرت کے پاس بھیجا اور اس ظلم کی شکایت کی حضور نے کہلا کر بھیجا کہ تم نے اپنی حیا کھو دی، ایک شریف اور دیندار عورت کے لئے کتنی معیوب بات ہے کہ وہ ہر روز اپنے شوہر کی شکایت کرے، اس نے بار بار حضور کے پاس آئی بھیجے اور ان سب باتوں کی اطلاع دی جو شوہر نے کئی تھیں حضرت نے حضرت علیؑ کو بلایا اور فرمایا تلوار لے کر جاؤ اور رقیہ کا ہاتھ پکڑ کر لے آؤ اور اگر کوئی مانع آئے تو تلوار سے اس کی خیر لو۔ پھر حضرت نے تباہ خانہ عثمان کی طرف چلے اور پھر علیؑ کو بلایا اور فرمایا رسول اللہ کو دیکھ کر رقیہ نے زور زور سے روننا شروع کیا۔ رسول اللہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے اور آپ رونے لگے اور رقیہ کو اپنے گھر لے آئے۔

جب پیڑھ کھول کر زخم دیکھے تو تین بار فرمایا۔ مار ڈالا تجھے۔ اللہ اسے قتل کرے۔ یہ یکشنبہ کا دن تھا اور عثمان اس رات ایک کینز کے ساتھ شب باس تھے دو شنبہ اور سہ شنبہ کو یہی حال رہا۔ چوتھے روز انتقال ہوا۔ جب جنازہ تیار ہوا تو حضور نے جنابِ فاطمہؑ کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ وہ نساء مومنین کے ساتھ چلیں۔ جنازہ کی شایعت عثمان بھی کر رہے تھے جب حضرت نے دیکھا تو فرمایا۔ جو کل رات اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کر چکا ہوا اور کینزوں کے جھرمٹ میں رہا ہو۔ وہ جنازہ کے ساتھ نہ چلے۔ یہ حضور نے مین بار فرمایا۔ مگر وہ چلے نہیں۔

جو سختی باز فرمایا اگر واپس نہ جائے گا تو میں اس کا نام لے کر کہوں گا۔ تب عثمان ایک غلام پر نکیہ کئے ہوئے حضور کے سامنے آئے اور کہنے لگے میرے پیٹ میں درد ہے اجازت ہو تو واپس جاؤں فرمایا جاؤ جاؤ۔ جب وہ چلے گئے تو جنابِ فاطمہؑ اور زنان مومنین و حجابیرین نے نماز جنازہ پڑھی۔ (بخاری)

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنا کفن تیار رکھے۔ جب بھی اسے دیکھے گا اجر حاصل کرے گا اور اسی اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت علیؑ کو درد چشم کی شکایت ہوئی۔ حضرت رسولؐ فدا عیادت کے لئے تشریف لائے آپ کو کراہتے پایا۔ فرمایا یہ قلت ممبر ہے یا درد ہے حضرت علیؑ نے کہا شدید درد ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ فرمایا اسے علیؑ جب ملک الموت کا فری قبض روح کو آتا ہے تو اس کے پاس آگ کی ایک سیخ ہوتی ہے اس سے اس کا ریح اس طرح نکلتا ہے کہ جہنم چیخ اٹھتا ہے یہ سن کر حضرت علیؑ سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا اس کا اعادہ فرمائیے اس نے میرے درد کو بھلا دیا۔ کیا آپ کی امت میں ایسا کسی اور کے ساتھ بھی ہوتا ہے فرمایا ہاں، حاکم جابر، مال تیمم کو ظلم سے کھانے والا اور جھوٹی گواہی دینے والا۔

۱۰۔ فرمایا جو کوئی اپنے لئے کفن چھپا کرے تو جب اس پر نظر کرے گا اجر پائے گا۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا جب مومن مر جاتا ہے تو اس ملائکہ روتے ہیں اور زمین کے وہ حصے جن پر وہ عبادت کرتا تھا اور آسمانوں کے وہ دروازے جن سے اس کے اعمال اوپر چڑھتے تھے اور اسلام میں آیا رخصت ہوتا ہے کہ کوئی شے اسے بند نہیں کر سکتی کیونکہ مومنین اسلام کے قلعے ہیں وہ اسی طرح حفاظت کرتے ہیں جیسے شہر پستہ کی دیواریں شہر کا۔ (رض)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے ابراہیم بن رسولؑ اللہ کی قبر پر کھجور کا ایک بڑا درخت تھا جو سایہ کئے رہتا تھا ہر سو ریح گھونٹتا وہ اسی طرف گھوم جاتا جب وہ سوکھا گیا تو قراس طرح بیٹھ گئی کہ اس کا نشان باقی نہ رہا۔

۱۳۔ حضرت نے فرمایا ہر ابن مسعودؓ بھی مدینہ میں تھا اور رسولؐ اللہ مکہ میں تھے جب وہ مر گیا تو اس وقت حضرت رسولؐ گھبرا اور مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ براہ نے وصیت کی کہ جب میں دفن کیا جاؤں تو میرا رخ رسولؐ اللہ کے قبیلہ کی طرف کر دینا یہی چیز سنت قرار پائی اور اس نے تمہاری مال کے متعلق وصیت کی اس کے

- متعلق آیت نائل ہوئی اور یہ چیز بھی سنت قرار پائی۔ (ض)
- ۱۲۔ فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل رسول خدا کے پاس آئے اور کہا۔ اے محمد جب تک چاہو رہو لیکن ایک دن مرنا ہے جس سے چاہو محبت کرو لیکن ایک دن جبرائی ہے جو چاہو عمل کرو ایک دن تم کو اپنے اس عمل سے ملنا ہے۔ (ض)
- ۱۵۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کوئی چیز ایسی بیان کیجئے جس سے مجھے فنا ہر پہنچے۔ فرمایا موت کا ذکر زیادہ کیا کرو اس سے آدمی کا دل دنیا سے بترار ہو جاتا ہے۔ (ض)
- ۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ہر روز منادی ندا دیتا ہے پیدا کرو موت کے لئے جمع کرو فنا ہونے کے لئے اور تعبیر کرو خراب ہونے کے لئے۔ (حسن)
- ۱۷۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے شیطانی وسوسے کی شکایت کی۔ فرمایا۔ اے ابو محمد تم باد کیا کرو قبر میں تمہارا جوڑ جوڑ الگ ہو جائے گا اور دفن کے بعد احباب پلٹ آئیں گے اور تمہارے تھنوں سے نباتات اُگے اور کمرے تمہارا گوشت کھائیں گے اس ذکر سے نہیں وسوسوں سے نجات مل جائے گی۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے جسم دنیا سے نجات مل گئی۔ (ض)
- ۱۸۔ میں نے حضرت سے پوچھا ملک الموت اس شخص کو جانتے ہیں جس کی روح قبض کرنا ہوتی ہے فرمایا نہیں آسمان سے ایک تحریر آتی ہے کہ فلاں فلاں کی روح قبض کرو۔ (ض)
- ۱۹۔ فرمایا جس نے اپنا کفن اپنے گھر میں رکھ چھوڑا ہو وہ عقلمند کرنے والوں میں نہ لکھا جائے گا اور جب اس پر نگاہ ڈالے گا باعث اجر ہوگا۔
- ۲۰۔ فرمایا کسی گھر میں ایک بال یا ایک ارواں بھی ایسا نہیں جسے ہر دن میں پانچ مرتبہ ملک الموت نہ دیکھ لیتے ہوں۔ (ض)
- ۲۱۔ کسی نے پوچھا ملک الموت کے متعلق کہا جاتا ہے یہ دنیا اس کے سامنے ایک پیالہ کی مانند ہے جدھر چاہتا ہے اپنا ہاتھ بیٹھا تا ہے فرمایا ہاں۔
- ۲۲۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ان کے فرزند اسمعیل کی تعزیت کے لئے آئے۔ حضرت نے نزول کی دعا کے بعد فرمایا اللہ نے اپنے نبی کو مرنے کی خبر دی۔ فرمایا تم بھی مرنے والے ہو اور لوگ بھی۔ ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے اس کے بعد حضرت باتیں کرنے لگے۔ پھر فرمایا سب اہل زمین مرجائیں گے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ پھر آسمان والے مرنے کے سوائے ملک الموت، جبرئیل، میکائیل اور حاملان عرش کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ ملک الموت سے خدا پوچھے گا دنیا کیا ہے وہ جانتا ہو گا کہ اب کون باقی ہے وہ کہے گا سولے ملک الموت و جبرئیل و میکائیل اور کون باقی نہیں اس سے کہا جائے جبرئیل و میکائیل سے کہو تم بھی مر جاؤ۔ ملائکہ کہیں گے یہ تو میرے رسول و امین ہیں خدا کہے گا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے ہر ذی روح کو مارنے کا، پھر ملک الموت سے کہے گا اب کون باقی ہے وہ کہے گا ملک الموت اور حاملان عرش کے سوا کوئی باقی نہیں، خدا کہے گا حاملان عرش تم بھی مر جاؤ۔

پھر ملک الموت رنجیدہ آئے گا اور نیچی نظر کئے ہوئے ہوگا۔ خدا پوچھے گا اب کون باقی ہے وہ کہے گا صرف ملک الموت خدا کہے گا اب تو کبھی مر جاؤ گی کبھی مر جائے گا۔

پھر اپنے بید قدرت سے زمین و آسمان کو پھینک دے گا اور فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرا شریک دوسروں کو بتاتے تھے کہاں ہیں وہ جو میرے سوا دوسروں کو اپنا مہبود سمجھتے تھے۔ (حسن)

۲۳۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ ایک فرشتہ کی عند اللہ بڑی عظمت تھی اتفاقاً کس بات پر وہ عقاب میں آگیا اور آسمان سے زمین پر اتار دیا گیا وہ حضرت ادریس کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کی پیش خدا بڑی مندرت ہے آپ اپنے رب سے میری سفارش کیجئے انھوں نے تین رات بے تکان نماز پڑھی اور دنوں کو پے در پے بغیر کھانے روزہ رکھے۔ وقت سحر فرشتہ کے لئے دعا کی اور کہنے لگا آپ کی دعا قبول ہوئی اور میرے بازو قوی ہو گئے اب میں آپ کو کچھ عرض دینا چاہتا ہوں۔ پس اب آپ مجھ سے کچھ طلب کیجئے ادریس نے کہا مجھے ملک الموت کو دکھانے تاکہ میں اس سے مانوس ہو جاؤں کیونکہ اس کے ذکر کے بعد کوئی چیز مجھے پسند نہیں آتی۔ فرشتہ نے اپنے پر پھیلا کر ان کو بٹھایا اور پرواز کر گیا۔ ملک الموت پہلے آسمان پر بڑھے۔ کہا گیا اوپر جاؤ، چوتھے پانچویں آسمان کے درمیان ملاقات ہوئی۔ فرشتہ نے کہا۔ اے ملک الموت میں نے تم کو ہر جگہ تلاش کیا۔ انھوں نے کہا عرض الہی کے سایہ تلے رہتا ہوں اب مجھے حکم ہوا ہے کہ ایک آدمی کی ریح چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان قبض کروں ادریس نے سنا اور ان کے پیٹ میں درد ہوا اور وہ فرشتہ کے بازو سے گر گئے اور وہیں ان کی روح قبض ہو گئی خدا فرماتا ہم نے ان کو ایک مقام پر اٹھایا۔ (مجمول)

۲۴۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا الموت الموت، موت سے چارہ نہیں، جس بدن میں ریح ہے وہاں موت ہے پھر جنت کی طرت جاتا ہے اور وہ اہل جنت کے ہمیشہ رہنے کا گھر ہے یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی کوشش و رغبت جنت کی طرف ہوگی اور وہ ان لوگوں تک بھی پہنچے گی جو بد بختی اور ندامت واسے ہیں یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو ناکافی کا منہ دیکھنا ہوگا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے یہ مفرد لوگوں کی جگہ ہے کیونکہ کوشش اور رغبت اسی کے حاصل کرنے کے لئے کی تھی اور فرمایا، جس کے لئے ولایت خدا اور سعادت ثابت ہے اس کے سامنے موت ہوتی ہے اور امید پس پشت اور جس کے لئے ولایت شیطاں اور شقاوت ہوتی ہے تو امید اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے اور موت پس پشت، رسول اللہ سے سوال کیا گیا کہ عقلمند مومن کون ہے فرمایا جو موت کا ذکر زیادہ کرے اور اعمال خیر نہیا کرنے میں زیادہ کوشاں ہو۔ (مجمول)

۲۵۔ فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے منکر موت پر سخت تعجب ہے حالانکہ وہ ہر روز صبح و شام مرنے والوں کو دیکھتا ہے اور سب سے بڑا تعجب ہے اس شخص پر جو آخرت کی زندگی سے انکار کرتا ہے حالانکہ وہ پیدا ہونے

دالوں کو دیکھتا ہے۔ (حسن)

۲۶۔ فرمایا امام علیہ السلام نے اے ابوصالح جب تم کسی جنازہ کو اٹھاؤ تو یہ خیال کر دو گویا تم اٹھائے جا رہے ہو اور تم نے گویا خدا سے دعا کی کہ وہ پھر تمہیں دنیا کی طرف پلٹا دے۔ پس اس نے پلٹا دیا ہے تو اب سوچو اپنی زندگی کا آغاز کس طرح کرنا ہے۔ پھر فرمایا تعجب ہے ان لوگوں پر جن کے اٹل جانے والے کھیلوں کی وجہ سے رکے ہوتے ہیں اور ان کے درمیان تدارسی جا رہی ہے کوچ کوچ اور وہ کھیل رہے ہیں۔ (حسن)

۲۷۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جس نے اپنی موت کا دن آنے والے دن کو شمار کیا اس نے موت کی عزت نہیں کی اور یہ بھی فرمایا امیدوں کے طول نے بندوں کے برے اعمال کتنے بڑھا دیئے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ آدمی موت کو اور اس کے جلدی آنے کو دیکھ لے تو حمل دنیا سے ہیزا ہو جائے۔ (حسن)

۲۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ملک الموت کے نگاہ کرنے کی صورت یہ ہے کہ جیسے لوگ بیٹھے ہوں اور انہیں سکتا ہو جائے اور وہ بات کرنے کے قابل نہ رہیں یہ حالت ہوتی ہے جب ملک الموت ان کو دیکھتا ہے۔ (حسن)

۲۹۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اب کوئی چھاڑ پھونک کرنے والے اور مرنے کا گمان کرے گا اب فراق کا وقت آگیا۔ فرمایا حضرت نے یہ وہ وقت ہو گا جب آدمی کے پاس موت آئے گی اور وہ کہے گا کوئی طیب ہے بچانے والا اور وہ یقین کرے گا مقاربت اہبار کا اور تب پنڈلی پر پنڈلی چڑھے گی اور دنیا چھوٹے گی اور رب العالمین کی طرف کوچ ہو گا۔ (حسن)

۳۰۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ ہم پورا شمار کریں گے۔ فرمایا تم نے کیا سمجھا ہے۔ میں نے کہا عدد ایام فرمایا یہ شمار تو ماں باپ کیا کرتے ہیں۔ اللہ تو ساتوں کا شمار کرنے والا ہے

۳۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے زندگی اور موت اللہ کی دو مخلوق ہیں جب موت پیکر ان میں داخل ہوتی ہے تو زندگی اس سے باہر نکل جاتی ہے (حسن)

۳۲۔ حضرت نے اس شخص سے فرمایا جو کہتا تھا کہ فلاں کو اللہ نے مارا۔ یہ کہنا مکروہ ہے اس نے کہا پھر کیا کہا جائے فلاں نے اپنی جان دے دی۔ فرمایا اس میں مضائقہ نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ موت کے وقت ایک بار دو بار تین بار اپنا منہ کھول دیتا ہے اور تو اب خدا پر نظر رکھتے ہوئے اس جان کو جس کے دینے میں تمہیں تھا اپنے منہ سے نکال دیتا ہے

۳۳۔ فرمایا حضرت نے نماز گزشتہ میں ایک قوم نے اپنے نبی سے کہا کہ خدا سے دعا کریں کہ موت کو ہم سے اٹھالے۔ نبی نے دعا کی اللہ نے موت کو ان سے اٹھایا۔ پس ان کی تعداد اتنی بڑھی کہ گھروں میں سنانے کی جگہ نہ رہی۔ نسل بڑھتی ہی چلی گئی۔ اب حال یہ ہو گیا کہ ایک شخص پر لازم ہوا کھانا دینا اپنے ماں باپ دادا، دادی اور پردادی کی، اور ان کی خبر داری کے لئے لوگوں سے کہنا سننا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے لوگوں کو معین کرنا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کسب معاش سے

جاتے رہے گھبرا کر نبی سے کہا کہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ ہمیں اپنی حالت پر لوٹائے۔ چنانچہ نبی نے دعا کی اور ہم پہلی حالت پر لوٹا دیئے گئے۔ (حسن)

۳۲۲۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت عیسیٰ حضرت یحییٰ بن زکریا کی قبر پر آئے اور خدا سے دعا کرو وہ ان کو زندہ کرے۔ خدا نے زندہ کر دیا اور وہ قبر سے نکل آئے اور کہنے لگے آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں فرمایا وہی اسن و محبت جو دنیا میں مجھ سے کہتے تھے۔ انھوں نے کہا اے عیسیٰ اگلی موت کی حرارت بھی مجھ سے نہیں گئی ہے اس کے بعد وہ اپنی قبر میں چلے گئے۔ (ص)

۳۲۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ثابان بنی اسرائیل میں کچھ جوان عبادت گزار تھے اولاد ملوک کی یہ عادت تھی کہ وہ ایک بار حصولِ عبرت کے لئے مشہروں کی سیر کو نکلے راستہ میں ایک قبر دیکھی۔ جس پر کسی نے پانی پھیرا کا تھا اور اس کا معمول سا نشان باقی تھا انھوں نے کہا ہم کو خدا سے دعا کرنی چاہیے کہ اس صاحبِ قبر کو زندہ کر کے اٹھا لے تاکہ ہم پوچھیں کہ تو نے موت کو کیسا پایا۔ پس انھوں نے خدا سے یوں دعا کی۔ یا اللہ تو ہمارا رب ہے ہمارا معبود ہے تیرے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں، تو نبی سے نئی چیزیں پیدا کرنے والا ہے، عالم ہے، غافل نہیں، زندہ ہے مرنے والا نہیں ہر روز حیرتی نئی شان ہے تو بشر کی ک تعظیم کے ہر شے کا جاننے والا ہے اپنی قدرت سے اس صاحبِ قبر کو زندہ کرے۔ اس قبر سے ایک شخص نکلے جس کا سر اور داڑھی سفید تھی اور اس کے سر سے مٹی گر رہی تھی خود فرزند آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا ان سے کہنے لگا تمہارا اس قبر سے کیا مطلب ہے انھوں نے کہا ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ تو نے موت کو کیسا پایا اس نے کہا ۹۹ سال سے اس قبر میں ہوں ابھی تک موت کا کرب دور نہیں ہوا اور نہ موت کی تلخی گئی۔ انھوں نے کہا مرنے تو تم کہیں ہو کیا اس وقت سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اس نے کہا نہیں بلکہ جب میں نے ایک چرخ سنی کہ قبر سے باہر نکلے تو میری ہڈیاں میری ریح کے ساتھ جمع ہوئیں اور میں بصورتِ اصلی بن گیا۔ جب نکلا تو مجھ پر خوف طاری تھا اور میری آنکھیں پٹی ہوئی تھیں پکارنے والے کی صورت دیکھنا چاہتی تھیں اس لئے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔

۳۲۶۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے شرائطِ قیامت میں سے پہلے کہ لوگوں پر فحاشی زیادہ کرے گا اور ناگہانی موت زیادہ ہوگی۔

۳۲۷۔ امیر المؤمنین علیہ السلام اشعث بن قیس کے اس کے بیٹے کی تعویذ کے لئے گئے۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے سیرقاری ظاہر کی تو رشتہ داری کا حق ادا کیا اور اگر صبر کیا تو اللہ کا حق ادا کیا۔ اگر صبر کرے گا تو میں حکم خدا جاری ہوگا مگر تیری تعریف ہوگی اور اگر بے صبری ظاہر کرے گا تو میں حکم خدا جاری ہوگا اور تو قابلِ مذمت ہوگا یہ سن کر اشعث نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا حضرت نے فرمایا اس کا مطلب یہی سمجھے، اس نے کہا نہیں، آپ غایتِ امتنائے علم ہیں فرمایا تیرا انا للہ کہنا اسرار ہے خدا کے مالک ہونے کا۔ اور انا الیہ راجعون کہنا اقرار ہے اس کے معبود ہونے کا۔

۳۸۔ فرمایا امیر المؤمنین نے کسی نبی نے اپنی قوم کے لئے بد دعا کی اس سے کہا گیا میں ان پر ان کے دشمن کو مسلط کرتا ہوں نبی نے کہا نہیں، خدا نے کہا پھر بھوک کو مسلط کر دوں کہا نہیں۔ فرمایا پھر کیا چاہتے ہو۔ کہا پے در پے موت تاکہ ان کا دل محزون ہو اور تعداد گھٹتی جائے۔ پس خدا نے طاعون کو بھیج دیا۔ (ضعیف)

۳۹۔ فرمایا وقت مصیبت کہنا چاہیے حمد ہے اس خدا کی جس نے میری مصیبت کو دین کی مصیبت نہ بنایا اور حمد ہے اس خدا کی جو اگر چاہتا تو اس مصیبت کو اور زیادہ سخت بنا دیتا۔ حمد ہے اس خدا کی جو جیسا چاہتا ہے وہی ہر جانا ہے۔ ۴۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی ایک ڈاڑھ نکلواری اس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا الحمد للہ جب مجھے دفن کرو تو اسے بھی میرے ساتھ دفن کر دینا۔ کچھ عرصہ بعد جب دوسری ڈاڑھ اکھڑائی تو ہتھیلی پر رکھ کر کہا الحمد للہ کہا اور امام جعفر صادق نے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو اسے بھی میرے ساتھ دفن کر دینا۔ (ضعیف)

۴۱۔ فرمایا حضرت نے خدا فرماتا ہے جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تم کو پالے گی آخر آیت تک، پھر فرمایا برس شمار کئے جاتے ہیں پھر بیٹے، پھر دون، پھر گھٹے پھر سانس، جب موت آتی ہے تو نہ ایک گھڑی (مرنے والے) آگے بڑھتے ہیں نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹتے ہیں۔ (حسن)

۴۲۔ فرمایا حضرت نے کہ عثمان بن مظعون کے مرنے پر حضرت رسول خدا نے ایک عورت کو کہتے سنا۔ اے ابو صائب تمہیں جنت مبارک ہو۔ حضرت نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں۔ یاں تیرے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ خدا اور رسول اللہ کو دوست رکھتا تھا۔

جب ابراہیم بن رسول اللہ کا انتقال ہوا تو آنحضرت کی آنکھوں آنسو ٹھہر آئے آپ نے فرمایا آنکھیں دردی نہیں اور ناپ محزون ہوتا ہے۔ ایسی بات نہ کہی جلدے، جو خدا کے غضب کا باعث ہو۔ اے ابراہیم ہم تمہاری موت پر محزون ہیں پھر حضرت نے ان کی قبر میں ذرا سا رخنہ دیکھا تو اپنے ہاتھ لے کر درست کیا اور فرمایا جب تم کوئی عمل کرو تو یقین کے ساتھ کرو۔ پھر فرمایا اے ابراہیم تم جا ملو مرد صالح بزرگ عثمان بن مظعون سے۔ (موتی)

۴۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو ایک شخص نے اپنے بیٹے کے مرنے اور شدت غم کا حال لکھا آپ نے جواب میں تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے مال اور اولاد سے جو زیادہ اچھا ہوتا ہے اسی کا انتخاب کرتا ہے تاکہ اس کے لئے باعث اجر ہو۔ (۴)